حج وعمرہ

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

جلد دوم

(چ - س)

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

0333-3136872

حج و عمرہ

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

(ح-س)

جلدِ دوم

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

نام کتاب: حج وعمرہ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

طباعت: طبع ثانی: ۱۴۳۸-۲۰۱۷

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔ 74400

فون: 0302-2205466 , 0333-3136872, 0333-3845224

ای میل: baitulammar2004@gmail.com
qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com

کراچی:

الحجاز پبلشرز، بنوری ٹاؤن۔ 0314-2139797
اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن۔ 021-34727159
دارالبشائر، بنوری ٹاؤن۔ 0334-2659744
ادارۃ النور، بنوری ٹاؤن۔ 0324-2855000
مکتبہ القرآن، بنوری ٹاؤن۔ 021-34856701
زم زم پبلشرز، اردو بازار۔ 021-32729089
مکتبہ ندوہ، اردو بازار۔ 0321-8936511
مکتبہ المعارف، دارالعلوم کراچی۔ 021-35032020

کوئٹہ:

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ۔ 081-26622631
مکتبہ ماجدیہ۔ 0333-7434142

پنجاب:

مکتبہ رحمانیہ۔ 042-37224228
الفلاح پبلشرز۔ 0333-4101085
مکتبہ عائشہ۔ 0321-9233714
دارالناشر۔ 0333-8335011

خیبر پختونخواہ (KPK):

مکتبہ عمر فاروق، قصہ خوانی بازار، پشاور۔ 0311-8845717
مکتبہ بنوری ٹاؤن، لکی مروت۔ 0336-9731158
مکتبہ فاروقیہ، بنو۔ 0334-8825488
مکتبہ حقانیہ، اکوڑہ خٹک۔ 0337-7445290
مکتبہ محمودیہ، صوابی۔ 0312-9430416
مکتبہ الحرمین، اکوڑہ خٹک۔ 0313-8680501
مولوی ظہور، مردان۔ 0334-8414660

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر

صفحہ نمبر	عنوان

حاجت اصلیہ سے زائد چیزیں ہوں

زرعی زمین، مکانات اور دیگر جائیداد وغیرہ اگر حوائج اصلیہ سے زائد ہوں تو اس پر حج فرض ہے۔(۱)

حاجی

☆ جس شخص نے بھی حج کیا ہو اسکو ''حاجی'' کہتے ہیں۔
☆ جو شخص حج بدل کر کے واپس آیا وہ بھی ''حاجی'' ہے۔
اپنا حج کئے بغیر بھی اس کو ''حاجی'' کہنا صحیح ہے۔(۲)

حاجی حج کے دوران احرام کی حالت میں مرگیا

اگر حاجی حج کے دوران احرام کی حالت میں مرگیا، تو اس کو غسل اور پورا کفن دے کر دفن کرنا چاہیئے یعنی غیر محرم عام میت کی طرح اس کا سر ڈھانک دیا جائے گا،

---

(۱) فالحاصل أنّ الحوائج الأصلية إذا كانت موجودة له لايجب الحج فلاتباع للحج وإن لم تكن موجودة عنده وهو محتاج إليها ، يقدم الحج عليها إن حضر وقت خروج أهل بلده ، فلايصرف المال إليها بل يحج به ، كذا أفاده في " الكبير " . وإن كان له من الضياع مالوباع مقدار مايكفي الزاد والراحلة ، يبقى بعد رجوعه من ضيعته قدرما يعيش بغلته الباقي يفترض عليه الحج ، وإلّا فلا ، كذا في الخانية . (غنية الناسك : (ص: ۲۰ ، ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل: أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

الهندية: (۱/۲۱۷) كتاب المناسك ، الباب الأوّل في تفسير الحج ، وفرضيته ، ووقته ، وشرائطه ، ط: رشيديه.

إرشاد الساري : (ص: ۶۰ ، ۶۱) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.

(۲) الحاج: حاجی کے ارکان ادا کرنے والا، ج : حجاج ، و حجيج ، القاموس الوحيد: (ص: ۳۱۳) باب الحاء ، إداره اسلاميات، لاهور كراچی.

کافور خوشبو وغیرہ بھی لگائی جائے گی، کیونکہ مرنے کے بعد احرام کی پابندیاں اس سے ختم ہوگئی ہیں۔(۱)

حاجی غور کرے

حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد غور کرنا چاہیئے اور اپنے اندرونی حالات کا جائزہ لینا چاہیئے کہ حج کے بعد والی نئی زندگی میں حاجی صاحب نے کیا کمایا اور کیا کھویا، جذبات، اچھائی، اصلاح، خلوص اور محبت میں اضافہ ہوا یا کمی ہوئی؟ نفع نقصان اور اچھے برے کا حاجی خود حساب کرے، کیونکہ حاجی حج کے بعد ایک ترازو بن گیا ہے، اب ترازو سے خود ہی فیصلہ کرے۔(۲)

(۱) مسئلة:إذا مات المحرم يصنع به أى فى التجهيز و التكفين مايصنع بالحلال من تغطية الرأس والوجه أى ومن استعمال السدر والكافور ونحو ذٰلک ، خلافًا للشافعى . (إرشاد السارى : (ص: ۱۹۱) باب المتفرقات ، مسئلة : إذا مات المحرم ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)
ولو مات المحرم يغطى رأسه ، ووجهه لبطلان إحرامه بموته لقوله ﷺ : " إذا مات ابن آدم انقطع عمله الّا الثلاث " ، والإحرام عمل فهو منقطع ، ولذا لايبنى المأمور بالحج على إحرام الميت اتفاقًا . (غنية الناسک : (ص: ۸۸ ، ۸۹) باب الإحرام ، فصل : فى محرمات الإحرام ومحظوراته الّتى فى غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن)

(۲) وينبغى أن يجتهد فى محاسنه فى باقى عمرهٖ ، وأن يزداد خيره بعد العود ، فعلامة الحج المبرور وقبول زيارة خير مزور ، أن يعود خيرا مماكان فى جميع الأمور ، فإن رأى فى نفسهٖ نزوعًا عن الأباطيل وتجافيًا عن دار الغرور و إنابة إلى دار الخلود فليحترز أن يدنس ذٰلک بطلب الفضول ويستبشر بحصول خلعة القبول وهو غاية المطلوب والمسؤول ونهاية المقصود والمأمول وبه يتم لباب المرام . (إرشاد السارى : (ص: ۷۵۴) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، فصل فى آداب الرجوع من سفر الحج ، ط: الإمكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)
غنية الناسک : (ص: ۳۸۹) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، فصل فى آداب الرجوع ، ط: إدارة القرآن .
الفقه الإسلامى وأدلّته : (۳/۳۵۵) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الثالث: آداب السفر للحج وغيره و آداب الحاج العائد ، المبحث الثانى : آداب رجوع الحاج من سفره ، ط: دار الفكر ، بيروت .

حاجی کا انتقال ہو گیا

''حاجی حج کے دوران احرام کی حالت میں مر گیا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ۳۶)

حاجی کا قدم

آفاقی حاجی کو ہر قدم پر ستّر ہزار نیکیاں ملتی ہیں۔(۱)

حاجی کس قربانی کا گوشت کھا سکتا ہے

☆ حج تمتع یا حج قران کرنے والا ایک ہی سفر میں حج وعمرہ ادا کرنے کی بنا پر جو قربانی کرتا ہے اسے ''دم شکر'' کہا جاتا ہے، اس کا حکم بھی عام قربانی جیسا ہے، اس سے خود قربانی کرنے والا، امیر غریب، سید اور غیر سید سب کھا سکتے ہیں، البتہ جن لوگوں پر حج وعمرہ میں کوئی غلطی کرنے کی وجہ سے دم واجب ہوتا ہے وہ ''دم جبر'' کہلاتا ہے اس سے مالدار اور دم دینے والا خود نہیں کھا سکتا، اس کا گوشت فقراء اور مساکین میں صدقہ کرنا ضروری ہے۔

قربانی کا گوشت قربانی کرنے والے کے لئے کھانا مستحب ہے، لیکن نذر منت اور دم کی قربانی کا گوشت نہیں کھا سکتا، اگر کھالیا تو اس قدر گوشت کی قیمت فقیروں کو صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) وفی روایة الطبرانی : ان للحاج الراکب بکل خطوة یخطوها ناقته سبعین حسنة ، وللماشی بکل خطوة یخطوها سبعین ألف حسنة رواه برجال ثقاة . (المعجم الکبیر للطبرانی) هٰذا فی حق الآفاقی . (غنیة الناسک : (ص: ۱۷) فصل : وأمّا شرائط الوجوب فسبعة علی الأصح ، السادس : الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن)

🗁 المعجم الکبیر للطبرانی : (۱۲/ ۶۷) رقم الحدیث : ۱۲۵۲۲ ، سعید بن جبیر عن ابن عباس ، ط: مکتبه ابن تیمیه .

(۲) ولایجوز للمفکّر أی مفکّر الجنایة فی ذبح الهدی أی یأکل شیئًا من الدماء أی الواجبة علیه للجزاء الا دم القران والتمتّع والتطوّع استثناء منقطع ؛ لأنّ دم القران والتمتّع وإن کان مما یجب علیه إلّا أنّه دم شکر . ودم التمتّع ممالایجب علیه ، فالمعنی : لکنّ دم القران والتمتّع والتطوع له =

’’حاجی‘‘ لکھنا

حج کرنے کے بعد اپنے نام کے ساتھ ’’حاجی‘‘ کا لقب لگانا بھی ریا کاری ہے، حج تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیا جاتا ہے، لوگوں سے ’’حاجی‘‘ کہلوانے کے لئے نہیں دوسرے لوگ ’’حاجی صاحب‘‘ کہیں تو مضائقہ نہیں، لیکن خود اپنے نام کے ساتھ ’’حاجی‘‘ کا لفظ لکھنا غلط ہے۔(۱)

= أن يأكل شيئًا منه ، بل يستحب له أن يأكل بعضه كما في الأضحية. (إرشاد الساري: (ص: ۵۷۰) باب في جزاء الجنايات وكفاراتها ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ والمستحب في هدى الشكر والتطوّع أن يتصدّق بالثلث ويطعم الأغنياء الثلث ويأكل و يدخر الثلث، أو يهدى الثلث بدل أن يطعمه كما مرّ في القران...... وأمّا ما عدا هٰذه الثلاث كدماء الكفارات كلها والنذور وهدى الإحصار وهدى التطوّع إذا لم يبلغ الحرم، فلايجوز له الأكل منه، ولو فقيرًا، ولا لمن بينهما ولادًا وزوجية ولالغنى بل لكل من لايحل له الزكاة إلا الذمى عندهما، فلو أكل منها ضمن ما أكل وكذا لو أطعم، أو اعطى لمن لايجوز له أكله. (غنية الناسک: (ص: ۳۵۲) باب الهدايا، فصل في أحكام الهدايا بعد الذبح وأحكام ذبحها، ط: إدارة القرآن)

☜ الهندية: (۱/ ۲۶۲) كتاب المناسک، الباب السادس عشر في الهدى، ط: رشيديه.

(۱) يجب أوّلاً على من أراد الحج إخلاصه لله تعالىٰ سبحانه فإنّه لايقبل إلّا الخالص لوجهه الكريم، فيصحّح قصده ويخلّص نيّته ويجرّدها عن الرياء والسمعة، وليحذر عن دقائق غرور النفس من حبّها مدح النّاس إيّاه وتسميتهم له بالعابد وغير ذٰلک، والإخلاص شرط في جميع العبادات. (إرشاد الساري: (ص: ۷) مقدّمة: في آداب مريد الحج، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ قال رسول الله ﷺ : قال الله تعالى : أنا أغنى الشركاء عن الشرک من عمل عملاً أشرک فيه معى غيرى تركته و شركه وفي رواية : فأنا منه برئ هو للّذى عمله رواه مسلم . (مشكاة المصابيح : (ص: ۴۵۴) باب الرياء والسمعة ، الفصل الأوّل ، ط: قديمى)

☜ غنية الناسک : (ص: ۳۶) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن .

☜ الرابع: من تبطن نفسه الرياء وتخفيه عنه حتى لايكاد يحس به، وذٰلک حبه لقول النّاس: قد حجّ فلان، ولتقلّبه وتسميته بالحج فهى تتوق إلى ذٰلک وتبهرج عليه بحب الحج، وهٰذا من دقائق الغرور، فيجب الحذر منه. (البحر العميق: (۱/ ۲۹۰) الباب الثانى: في الرقائق المتعلّقة بالحج وأسراره، الفصل الأوّل: في العزم على الحج ومايتعلق بالسفر، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة)

☜ العجب: عبارة عن تصور استحقاق الشخص رتبة لايكون مستحقا لها. (قواعد الفقه: (ص: ۳۷۳).

(لطیفہ) حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کسی دیہات میں نماز کے وقت مسجد پہنچے، مولانا مرحوم نے مسجد میں نمازیوں سے معلوم کیا تمہارا کیا نام ہے؟ جواب دیا: حاجی ابراہیم، مولانا نے دوسرے شخص سے معلوم کیا تو بتایا حاجی یعقوب، کئی افراد سے معلوم کیا تو ہر ایک نے اپنے اپنے نام کے ساتھ لفظ ''حاجی'' لگا کر ہی نام بتایا۔

بعد میں ان لوگوں نے مولانا سے معلوم کیا اجی! تھارا (تمہارا) کیا نام ہے؟ (مولانا حکیم الامت'' ہی کہلاتے تھے، اور واقعی اللہ تعالی نے آپ کو امت کا نباض بنایا تھا) فرمایا میرا نام ''اشرف علی نمازی'' ہے۔

گاؤں والے یہ سن کر چونکے اور بولے اجی! نماجی (نمازی) کیا ہوتا ہے؟ مولانا نے فرمایا کہ بتاؤ کہ تم نے کتنے حج کئے اکثر نے ایک ہی حج بتایا، اس پر مولانا نے فرمایا کہ جب تم ایک حج کرنے کے بعد اپنے نام کے ساتھ ''حاجی'' کا لفظ لگاتے ہو، میں تو دن میں پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہوں میں کیوں اپنے نام کے ساتھ ''نمازی'' نہ لگاؤں۔

اس بات پر گاؤں والے شرمندہ ہوئے اور مولانا تھانویؒ نے اس طریقہ سے ان کی اصلاح فرمائی۔

خلاصہ یہ کہ حج کرنے کے بعد اپنے نام کے ساتھ از خود ہی لفظ ''حاجی'' لگانا صحیح نہیں ہے، اگر کوئی دوسرا شخص احترام اور عزت کی بنا پر ''حاجی صاحب'' کہہ دے تو کوئی مضائقہ بھی نہیں۔

حاجیوں کا استقبال کرنا

☆ حاجیوں کا استقبال کرنا، ان سے ملاقات، مصافحہ اور معانقہ کرنا نہ صرف

جائز بلکہ کارِثواب ہے اوران سے دعا کرانے کا بھی حکم ہے لیکن گلے میں پھول کا ہار ڈالنا اورنعرے لگانا قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہونے کی وجہ سے حدود سے تجاوز ہے، اگر خدانخواستہ حاجی کے دل میں عجب اورخود پسندی پیدا ہوجائے تو حج ضائع ہوجانے کا خطرہ ہوگا اس لئے ان چیزوں سے احتراز کرنا چاہیئے۔

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی حاجی سے ملو، تو سلام کرو، اس سے مصافحہ کرو، اوراپنے لئے مغفرت کی دعا کراؤ، اس سے پہلے کہ گھر پہنچ جائے بیشک وہ بخشے ہوئے ہیں۔(۱)

اورحضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاجی حج کے لئے روانہ ہوں تو ان کو چھوڑنے کے لئے جاؤ، اور دعائے خیر کیلئے ان سے درخواست کرو، اور جب حج سے آئیں تو ان سے ملو اور مصافحہ کرو، اس سے پہلے کہ وہ دنیاوی کاروبار میں لگ کر گناہ میں مبتلا ہوجائیں، بے شک ان کے ہاتھ میں برکت ہے۔(۲)

آنحضرت ﷺ نے دعا فرمائی ہے:

اللھم اغفر للحاج ولمن استغفر له الحاج

(اے اللہ حاجی کی مغفرت فرما اوراس کی بھی جس کے حق میں حاجی مغفرت

---

(۱) عن ابن عمر رضی اللّٰه عنه قال :قال رسول اللّٰه ﷺ : إذا لقيتَ الحاج فسلم عليه وصافحه ومره أن يستغفرلک قبل أن يدخل بيته فإنّه مغفور له . رواه أحمد : (مشکوٰة المصابيح: (ص: ۲۲۳) کتاب المناسک ، الفصل الثالث ، ط: قديمی)

البحر العميق : (۱/ ۶۹) الباب الأوّل : فی الفضائل : فضل فی الحج والعمرة وذم تارک الحج ، ط: مؤسّسة الريّان المکتبة المکيّة .

مسند أحمد بن حنبل : (۲/ ۶۹) رقم الحديث : ۵۳۷۱ ، مسند المکثرين من الصحابة ، مسند عبد اللّٰه بن عمر الخطاب رضی اللّٰه عنهما ، ط: مؤسّسة الريّان ، قرطبة ، قاهرة .

(۲) وعن الحسن أنّه قال : إذا خرج الحاج فشيّعوهم ، وزوّدوهم الدعاء ، وإذا أقبلوا فالتقوهم وصافحوهم قبل أن يخالطوا الذنوب . (البحر العميق : (۱/ ۷۲) الباب الأوّل : فی الفضائل ، فضل الحج والعمرة ، ذم تارک الحج ، ط: مؤسّسة الريّان ، المکتبة المکيّة)

کی دعا کرے)۔(۱)

لیکن عورتوں کا گاؤں اور آبادی سے باہر نکلنا یا ایئر پورٹ یا اسٹیشن پر جانا اختلاط اور بے پردگی کی وجہ سے درست نہیں ہے۔(۲)

حاجیوں کو تحفے تحائف دینا

اکثر لوگ جب عمرہ یا حج کے لئے جاتے ہیں تو ان کے عزیز رشتہ دار، دوست احباب انھیں تحفہ میں مٹھائی، نقد روپے وغیرہ دیتے ہیں، اور جب یہ لوگ حج کر کے واپس آتے ہیں تو تبرک کے طور پر کھجوریں، زمزم، تسبیح اور ٹافی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں، اگر یہ محض اخلاص، للّٰہیت اور دل کی خوشی سے کرتے ہیں تو بالکل درست ہے، ہاں اگر رسم ورواج کے طور پر کرتے ہیں، یا نام اور شرم کی وجہ سے یہ کام مجبوراً کرتے ہیں تو درست نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) أنّ النبیّ ﷺ لما وقف بعرفات قال: اللّٰهم اغفر للحاج ولمن استغفر له الحاج. (البحر العمیق: (۱/۷۰) الباب الأوّل: فی الفضائل، فضل الحج والعمرة وذم تارک الحج، ط: مؤسّسة الریّان، المکتبة المکیّة)

▭ المعجم الصغیر للطبرانی: (۲/۲۳٦) رقم الحدیث: ۱۰۸۹، حرف المیم، من اسمه منتصر، ط: المکتب الإسلامی دار عمار بیروت.

▭ المعجم الأوسط للطبرانی: (۸/۲٦٦) رقم الحدیث: ۸۵۹۴، من اسمه منتصر، دار الحرمین، قاهره.

(۲) ﴿وقرن فی بیوتکنّ ولا تبرّجن تبرّج الجاهلیة الأولیٰ﴾ سورة الأحزاب، رقم الآیة: ۳۳.

▭ فتاوی رحیمیہ: (۸/۱۳٦) متفرقات حج، حجاج کو رخصت کرنے کے لئے عورتوں کا اسٹیشن جانا، ط: دارالاشاعت کراچی۔

▭ ومن منکراتهم أیضًا خروج النّساء عند ذهابهم وعند مجیئهم، فإن الواجب علی المرأة قعودها فی بیتها وعدم خروجها من منزلها وعلی الزوج منعها عن الخروج ولو اذن لها وخرجت کانا عاصیین. (مجالس الأبرار ومسالک الأخیار، للشیخ أحمد بن محمّد الرومی الحنفی [المتوفّی: ۱۰۴۳ھ] المجلس العشرون فی بیان فضائل الحج المبرور و بیان البدعة فیه، (ص: ۱۷٦) ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

(۳) "من یسمّع یسمع اللّٰه به، ومن یرائی یرائی اللّٰه به". (سنن ابن ماجه: (ص: ۳۱۰) کتاب الزهد، باب الریاء والسمعة، ط: قدیمی) =

حاجیوں کی دعوت کرنا

اگر رشتہ دار صلہ رحمی کی نیت سے یا کوئی قریبی تعلق والا اس مبارک سفر کی نسبت سے حاجی کے اعزاز میں اخلاص کیساتھ اس کی دعوت کرے یا ہدیہ پیش کرے، بشرط یہ کہ دونوں اس کو ضروری نہ سمجھتے ہوں، دینے والا صرف اللہ کی رضا کے لئے پیش کرے، دکھاوا، شہرت اور بڑائی ہرگز مقصود نہ ہو، اور لینے والے کو بھی پورا اطمینان ہو کہ یہ دل سے اخلاص کے ساتھ ہدیہ پیش کر رہا ہے یا دعوت کر رہا ہے بدلہ چکانے یا آئندہ وصول کرنے کا بالکل شائبہ نہ ہو تو یہ جائز ہے اور اجر کا باعث ہے۔

اور اگر حج میں جانے والا دعوت نہ کرے، یا لوگ اس کی دعوت نہ کریں تو دونوں جانب سے برا مانتے ہیں، اور دعوتوں کو اس قدر ضروری سمجھتے ہیں کہ نہ کرنے پر شکایتیں ہوتی ہیں، طعنے سنائے جاتے ہیں، فضول خرچی کرتے ہیں خوب دھوم دھام ہوتی ہے تو اس صورت میں اس قسم کی دعوتوں سے احتراز کرنا ضروری ہے تاکہ یہ رسم ورواج بند ہو جائے۔(۱)

حالت حیض میں طواف زیارت کیا

''جنابت کی حالت میں طواف زیارت کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۱۵)

حاملہ عورت حج کرسکتی ہے

حاملہ عورت محرم کیساتھ حج کرسکتی ہے، حج کرنے سے حج ہو جائے گا البتہ پیٹ کے بچے کا حج نہیں ہوگا، اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد بڑا ہو کر مالدار صاحب

= قال النبيّ ﷺ ''من أحدث فی أمرنا هٰذا ما لیس منه فهو ردٌّ'' (صحیح البخاری: (۱/ ۳۷۱) کتاب الصلح، باب إذا اصطلحوا علی صلح جور فهو مردود، ط: قدیمی)

مشکاة المصابیح: (ص: ۴۵۴، ۴۵۵) باب الریاء والسمعة، الفصل الأوّل، والثانی، ط: قدیمی.

(۱) راجع الحاشیة السابقة رقم: ۳، فی الصفحة رقم: ۴۲. (''من یسمّع یسمع اللّٰه به،)

استطاعت ہوگا تو اس کو اپنا حج خود کرنا ہوگا۔(۱)

حائضہ حج کیسے کرے

حائضہ حج کرنا چاہے تو حیض کی حالت میں ہی وضو یا غسل کرنے کے بعد نماز کے بغیر نیت اور تلبیہ پڑھ کر احرام باندھے گی، اور احرام ہی کی حالت میں رہے گی، اگر حیض سے پاک ہونے سے پہلے حج کے ایام شروع ہوگئے تو اب بال کاٹ کر عمرے کا احرام کھول دے اور حج کا احرام باندھ کر منیٰ کو چلی جائے اور حج کے افعال ادا کرے، حج سے فارغ ہونے کے بعد عمرہ کرسکتی ہے، احرام خواہ تنعیم سے باندھے یا عمرہ کی دوسری میقات سے دونوں صحیح ہیں البتہ پہلے عمرے کا احرام توڑنے کیوجہ سے اس پر دم لازم ہوگا، اور اگر پاک ہونے کے بعد کسی میقات پر آکر دوبارہ احرام باندھ کر تلبیہ پڑھ کر عمرہ کرلے تو دم ساقط ہوجائے گا بشرطیکہ مکہ مکرمہ میں اس سے پہلے عمرہ یا حج نہ کیا ہو۔(۲)

---

(۱) (فرض)...... (مرة)...... (على مسلم)...... (حر مكلف)...... (صحيح)...... (بصير)...... (ذى زاد)...... (وراحلة)...... مع أمن الطريق)...... ومع (زوج أو محرم)، ولو عبدًا أو ذميًا أو برضاعٍ (بالغ)...... (الدر مع الرد: (۲/۴۵۵ إلى ۴۶۴) كتاب الحج، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۳۱۱، ۳۱۴) كتاب الحج ، ط: سعيد .

فتح القدير : (۲/۳۲۶، ۳۳۰) كتاب الحج ، ط: رشيديه .

ومنها البلوغ ، فلا يجب الحج على الصبى المسلم ، حتى لو حج ثم بلغ فعليه حجة الإسلام. (البحر العميق : (۱/۳۶۲) الباب الثالث : فى مناسک الحج ، شرائط الحج ، ومنها البلوغ ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

غنية الناسک : (ص: ۱۳) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، الثالث والرابع : البلوغ والعقل ، ط: إدارة القرآن .

شامى : (۲/۴۶۶) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۲) فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت وشهدت جميع المناسک إلّا الطواف والسعى؛ لأنّ سعيها بدون طواف غير صحيح. (شامى: (۲/۵۲۸) كتاب الحج، قبيل باب القران، ط: سعيد)

غنية الناسک: (ص: ۹۴، ۹۵) باب الإحرام، فصل فى إحرام المرأة، ط:إدارة القرآن.=

حائضہ عورت قرآن کی تلاوت نہیں کرسکتی

☆ عورت حیض یا نفاس کی حالت میں قرآن مجید کی کوئی بھی آیت تلاوت کی نیت سے نہیں پڑھ سکتی، البتہ قرآن مجید کی وہ آیت یا سورت جس میں دعا یا اللہ کی حمد وثنا ہو، دعا اور ذکر کی نیت سے پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتی ہے، اس لئے عرفات وغیرہ میں دعا اور حمد وثنا والی آیات کو دعا اور ذکر کی نیت سے پڑھتی رہا کرے۔

☆ حائضہ عورت سورۂ فاتحہ کو دعا کی نیت سے پڑھ سکتی ہے تلاوت کی نیت سے نہیں، اسی طرح اور دعائیں جو قرآن شریف میں آئی ہیں، ان کو دعا کی نیت سے پڑھ سکتی ہے تلاوت کے ارادہ سے نہیں، جیسے یہ دعا:

"ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار"

اور یہ دعا **"ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا"** آخر تک جو سورہ بقرہ کے آخر میں ہے، یا اور کوئی دعا جو قرآن شریف میں آئی ہو، دعا کی نیت سے سب کا پڑھنا

= ▭ خانية على الهندية: (۱/۳۰۰، ۳۰۱) كتاب الحج ، فصل فى كيفية أداء الحج، قبيل: فصل فى العمرة ، ط: رشيديه .

▭ فلما كان بسرف حاضت عائشة ، وكانت قد أهلت بعمرة وروى بحج فدخل عليها النبيّ ﷺ وهى تبكى، فقال: "مايبكيك، لعلك نفست؟" قالت: نعم، قال: "هٰذا شيئ كتبه اللّٰه على بنات آدم افعلى ما يفعل الحاج غير أن لا تطوفى حتى تطهرى" وفى رواية من روى إحرامها بالعمرة أنّه قال لها: "اغتسلى ثم أهلّى بالحج". (البحر العميق: (۴/۱۹۵۳) الباب الثانى عشر فى الأعمال المشروعة يوم النحر، فصل: صفة حجّ النبىّ ﷺ، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة)

▭ كل من لزمه رفض الحجة فى البابين (أى فى باب الجمع بين النسكين و باب إضافة أحدهما إلى الآخر بجميع أقسامها) فعليه لرفضها دم و قضاء حجة وعمرة ...... وكل من لزمه رفض العمرة فعليه دم و قضاء عمرة أى لا غير . (إرشاد السارى : (ص: ۴۱۹) باب إضافة أحد النسكين ، فصل : فى القضايا الكلية من هٰذا الباب ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسك : (ص: ۲۳۸) باب الجمع بين النسكين أو أكثر ، فصل : فى الجمع بين إحرامى عمرتين فأكثر ، تتمة فى ضوابط هٰذا الباب ، ط: إدارة القرآن .

درست ہے۔(۱)

☆عورت حیض ونفاس کی حالت میں میدان عرفات میں ذکر اور دعا کی نیت سے سورۂ اخلاص پڑھ سکتی ہے تلاوت کی نیت سے نہیں۔(۲)

☆عورت حیض ونفاس کی حالت میں آیت کریمہ **لا الـــــه الاانـــت سبحـانک انـی کنت من الظلمین** کو بھی ذکر کی نیت سے پڑھ سکتی ہے البتہ قرآنی دعاؤں کے حروف کو نہ چھوے ذکر کے طور پر صرف زبانی پڑھے۔(۳)

حائضہ عورت کے لئے حج کرنے کا طریقہ

اگر حج کے دوران کسی عورت کو حیض شروع ہو جائے تو وہ بیت اللہ کے طواف

(۱، ۲) ویحرم القراء ة القرآن إلّا بقصد الذکر إذا اشتملت علیه لا علی حکم أو خبر ، قوله : إلّا بقصد الذکر أی : أو الثناء أو الدعاء إن اشتملت علیه فلا بأس به فی أصح الروایات . قال فی العیون : ولو أنّه قرأ الفاتحة علی سبیل الدعاء ، أو شیئًا من الآیات الّتی فیها معنی الدعاء ، ولم یرد به القرآن ، فلا بأس به ، واختاره الحلوانی ...... (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح : (ص: ۱۴۲ ، ۱۴۳) کتاب الطهارة ، باب الحیض والنفاس ، والاستحاضة ، ط: قدیمی)

وقراءة القرآن بقصده ، أی ولو دون آیة من المرکبات لا المفردات ، لأنّه یجوز للحائض المعلّمة تعلیمه کلمة کلمة ...... قوله : بقصده ، فلو قرأت الفاتحة علی وجه الدعاء ولم ترد القراءة لا بأس به ......ولا بأس للحائض وجنب بقراء ة أدعیة ومسها وحملها وذکر اللّٰه تعالیٰ وتسبیح ...... (الدر مع الرد : (۱/۲۹۳) کتاب الطهارة ، باب الحیض ، ط: سعید)

الهندیة : (۱/۳۸) کتاب الطهارة ، الباب السادس : فی الدماء المختصة بالنّساء ، الفصل الرابع فی أحکام الحیض والنّفاس والاستحاضة ، ط: رشیدیه .

(۳) ولو أنّه قرأ الفاتحة علی سبیل الدعاء أو شیئًا من الآیات الّتی فیها معنی الدعاء ولم یرد به القراء ة فلا بأس به...... (قوله: ومسه إلا بغلافه) أی تمنع الحائض مس القرآن...... وتعبیر المصنف بمس القرآن أولیٰ من تعبیر غیرہٖ بمس المصحف لشمول کلامه ما إذا مس لوحا مکتوبا علیه آیة وکذا الدرهم والحائط، وتقییده بالسورة فی الهدایة اتفاقی بل المراد الآیة. (البحر الرائق: (۲/۱۹۹، ۲۰۱) کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید)

حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح : (ص: ۱۴۲ ، ۱۴۳) کتاب الطهارة ، باب الحیض والنفاس والاستحاضة ، ط: قدیمی .

شامی: (۱/۲۹۳) کتاب الطهارة ، باب الحیض ، ط: سعید .

اور صفا مروہ کی سعی کے علاوہ حج کے باقی تمام ارکان ادا کرے گی، مثلاً وقوف عرفات، مزدلفہ، رمی جمار اور ذبح وغیرہ سب کرے، اور پاک ہونے کے بعد غسل کر کے طواف زیارت اور سعی کرے۔(۱)

حجاج کرام کی خدمت کے لئے جانے والوں کا حج

''سرکاری ڈیوٹی پر جانے والے کا حج'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ۴۲۱)

حجاج کو رخصت کرنے کے لئے عورتوں کا جانا

''عورتوں کیلئے حجاج کو رخصت کرنے کیلئے جانا'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۲۳۵)

حج ادا نہ کرنے والے کو یہودی اور نصرانی کیساتھ تشبیہ دینے کی وجہ

یہود اور نصاری نماز پڑھتے تھے لیکن حج نہیں کرتے تھے، اور عرب کے مشرکین حج کرتے تھے، لیکن نماز نہیں پڑھتے تھے، اس لئے حج فرض ہونے کے بعد بلا عذر حج ادا نہ کرنے والے کو یہودی اور نصرانی کے ساتھ تشبیہ دی گئی، اور نماز نہ پڑھنے والے کو مشرک کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔(۲)

---

(۱) وحيضها لايمنع نسكا الا الطواف ، فهو حرام من وجهين : دخولها المسجد ، وترک واجب الطهارة ، فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت ، وشهدت جميع المناسک الا الطواف والسعي ؛ لأنّه لايصح بدون الطواف . (غنية الناسک : (ص: ۹۴ ، ۹۵) باب الإحرام، فصل في إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

شامي : (۲/ ۵۲۸) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب في مضاعفة الصلاة بمكّة ، قبيل : باب القران ، ط: سعيد .

الفتاوى الخانية على هامش الهندية : (۱/ ۳۰۰ ، ۳۰۱) كتاب الحج ، فصل في كيفية أداء الحج ، قبيل : فصل في العمرة ، ط: رشيديه .

البحر : (۲/ ۳۷۰) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

(۲) (أقول) ترک رکن من أركان الإسلام يشبه بالخروج عن الملّة، وإنّما شبه تارک الحج باليهودي والنصراني و تارک الصلاة بالمشرک؛ لأنّ اليهود والنصارىٰ يصلون ولايحجون ومشركو العرب يحجون ولايصلون. (حجة الله البالغة: (۲/ ۵۷) من أبواب الحج، ط: كتب خانه رشيديه دهلی)

حج افراد	
احرام	سُنّت
طوافِ قدوم	سُنّت
وقوفِ عرفہ	رکن
وقوفِ مزدلفہ	واجب
رمی جمرہ عقبہ	واجب
قربانی	اختیاری
سَر منڈانا	واجب
طوافِ زیارت	رکن
سعی	واجب
رمی جمار	واجب
طوافِ وداع	واجب

حج افراد

☆ ''افراد'' کے لغوی معنیٰ ''اکیلا کرنا'' تنہا کام کرنا وغیرہ۔(۱)

اور شریعت کی اصطلاح میں افراد سے مراد وہ حج ہے جس کے ساتھ عمرہ نہ کیا جائے، صرف حج کا احرام باندھا جائے اور صرف حج کے ارکان وغیرہ ادا کئے جائیں، اس قسم کے حج کا نام افراد ہے، اور ایسے حج کرنے والے کو ''مفرد'' کہتے ہیں، ''مفرد'' احرام باندھتے وقت صرف حج کی نیت کرے، اور حج کے سارے ارکان ادا کرے۔(۲)

نیز مفرد پر قربانی واجب نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) القاموس الوحيد لمولانا وحيد الزمان القاسمي الكيرانوى : (ص: ۱۲۱۴) المادة : فرد ، ط: إدارۂ اسلاميات، لاهور، وانظر الحاشية الآتية.

(۲) فالمفرد بالحج: أن يحرم بالحج وحده ويأتي بأفعاله ، وسيأتي ذكرها إن شاء الله تعالى: ولا يضيف إليه العمرة . (البحر العميق فى مناسك المعتمر والحاج إلى بيت الله العتيق: (۲/ ۷۷۸) الباب السابع فى الإحرام ، الفصل التاسع فى وجوه الإحرام ، الفصل الثالث فى الإفراد ، ط: المكتبة المكيّة ، مؤسّسة الريّان ، مكّة المكرّمة)

☐ الإفراد أن يحرم بالحج وحده، ثم لايعتمر حتى لايفرغ من حجه. (الفقه الإسلامى وأدلّته لدكتور وهبة الزحيلي: (۲۱۵/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة، الفصل الأوّل: أحكام الحج والعمرة ، المبحث الثامن : كيفية أداء الحج والعمرة ، اولا : كيفية الإفراد ، ط: دار الفكر)

☐ فالمفرد بالحج أن يحرم بالحج من الميقات أو قبل الميقات فى أشهر الحج أو فى غير أشهر الحج ويذكر الحج بلسانه عند التلبية مع قصد القلب، ويقول: "لبيك بحجة". (الفتاوىٰ التاتارخانية: (۳۳۳/۲) كتاب الحج ، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج ، ط: قديمى)

☐ المحيط البرهاني: (۳۹۷/۳) كتاب المناسك، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن.

☐ كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۶۹۳/۱) كتاب الحج، مبحث القران والتمتّع والإفراد، ط: دار الفكر.

(۳) (قوله: ثم اذبح) أى على وجه الأفضلية؛ لأنّ الكلام فى المفرد وهو ليس بواجب عليه وإنّما يجب على القارن والمتمتّع. (البحر الرائق: (۳۴۶/۲) كتاب الذبح، باب الإحرام، ط: سعيد)

☐ الدر المختار مع رد المحتار : (۵۱۵/۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ، مطلب فى رمى الجمرة العقبة، ط: سعيد.=

☆حج افراد کرنے والا مکہ مکرمہ پہنچ کر پہلے عمرہ نہیں کرے گا بلکہ طواف قدوم کرنے کے بعد حج کے افعال پورے کرنے تک احرام کی حالت میں باقی رہے گا۔(۱)

☆حج افراد کرنے والا بیت اللہ میں حاضری کے بعد فورا طواف قدوم کرے، اور اس کے بعد ذی الحجہ کی دس تاریخ کو بڑے شیطان کو رمی کرنے کے بعد حلق یا قصر کرنے تک اسی احرام میں رہے، احرام کا کپڑا تبدیل کرسکتا ہے احرام ختم نہیں کرسکتا۔(۲)

☆اور اگر حج افراد کرنے والا طواف قدوم کے بعد ہی حج والی سعی کرنا چاہے

= الفتاوٰی الخانية على هامش الهندية : (۱/۲۹۶) كتاب الحج ، فصل فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .

الهداية مع فتح القدير : (۲/۳۸۵) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: رشيديه .

(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۲ . على الصفحة رقم: ۴۹.

(قوله : ثم أقم بمكّة حراما لأنک محرم بالحج) فلا يجوز له التحلل حتى يأتى بأفعاله . (البحر الرائق : (۲/۳۳۴) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۲۲۷) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

الفتاوىٰ الخانية على الهامش الهندية : (۱/۲۹۳) كتاب الحج ، فصل فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه .

(۲) (قوله : وطف ...... للقدوم) أى طف هٰذا الطواف لأجل القدوم ...... (ثم إلى منىٰ بعد ما أسفر جدًا) ...... (فارم الجمرة العقبة من بطن الوادى ......) ...... ثم احلق الخ . (البحر الرائق : (۲/۳۲۷ ، ۳۴۶) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

(قوله : ثم أقم بمكّة حراما لأنک محرم بالحج) فلا يجوز له التحلل حتى يأتى بأفعاله . (البحر الرائق : (۲/۳۳۴) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

انظر الحاشية السابقة، رقم: ۲ . على الصفحة رقم: ۴۹ . ايضًا.

ويجوز الإحرام فى ثوب واحدٍ ...... أو أكثر من ثوبين بأن يجعل واحدٌ فوق واحد أو يبدّل أحدهما بالآخر . (إرشاد السارى : (ص: ۱۳۹) باب الإحرام ، فصل : فى التجرد عن الملبوس المحرم ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۷) باب الإحرام، فصل: فيما ينبغى لمريد الإحرام، ط: إدارة القرآن.

منحة الخالق على البحر : (۲/۳۲۱) كتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : سعيد .

تو اسے بھی طواف قدوم میں رمل اور اضطباع کرنا پڑے گا۔(۱)

واضح رہے کہ رمل اور اضطباع مردوں کیلئے ہر اس طواف میں مسنون ہے جس کے بعد سعی کا ارادہ ہو۔(۲)

☆ اور اگر حج افراد کرنے والا طواف قدوم کے بعد حج والی سعی کرنا نہیں چاہتا ہے بلکہ سعی طواف زیارت کے بعد کرنا چاہتا ہے تو اس صورت میں طواف قدوم میں اضطباع اور رمل نہ کرے۔(۳)

---

(۱) (قوله : وطف مضطجعًا وراء الحطيم ......) ...... (ترمل فى الثلاثة الأول فقط) بيان للسنة أى فى الأشواط الثلاثة الأول دون غيرها ...... وأشار بقوله بعد ذٰلک ثم اخرج إلى الصفا إلى أنّه لايرمل الا فى طواف بعده سعى ، فلو أراد تأخير السعى إلى طواف الزيارة لايرمل فى طواف القدوم ...... (قوله : ثم إلى مكّة يوم النحر أو غد أو بعده فطف للركن سبعة أشواط بلارمل وسعى ان قدمتهما والا فعلا) ...... وأفاد أنّه مخير فى تقديم الرمل والسعى إذا طاف للقدوم و فى تأخيرهما لطواف الركن وانّهما لا يتكرران فى الحج . (البحر الرائق : (۲/ ۳۲۷ ، ۳۴۷) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

☐ الهندية : (۱/ ۲۲۵ ، ۲۲۶) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .

☐ الفتاوٰى الخانية على هامش الهندية : (۱/ ۲۹۲ ، ۲۹۶) كتاب الحج ، فصل فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .

☐ المحيط البرهانى : (۳/ ۴۰۰ ، ۴۰۸) كتاب المناسک ، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج ، ط: إدارة القرآن .

(۲) والأصل أن كل طواف بعده سعى ، فمن سننه الاضطباع والرمل ، والا فلا . (غنية الناسک: (ص: ۱۱۹) باب ماهية الطواف وأنواعه وأركانه ، فصل : سنن الطواف ، ط: إدارة القرآن)

☐ شامى: (۲/ ۴۹۸) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، مطلب فى طواف القدوم ، ط: سعيد .

☐ وأمّا الرمل فالأصل فيه ان كل طواف بعده سعى فمن سننه الاضطباع والرمل فى الثلاثة الأشواط الاول منه ، وكل طواف ليس بعده سعى فلارمل فيه ، وهٰذا قول عامة الصحابة رضى اللّٰه تعالىٰ عنهم . (بدائع الصنائع : (۲/ ۱۴۷) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان سنن الحج وباين ترتيب أفعاله ، ط: سعيد)

(۳) انظر الحاشية السابقة رقم الحاشية : ۱ .

☆حج افراد میں احرام کے وقت صرف حج کی نیت کی جاتی ہے۔(۱)

حج افراد کرنے والا مکہ پہنچ کر پہلے طواف قدوم کرے اور اپنے احرام پر برقرار ہے، پھر رمی کے بعد حلق یا قصر کر کے حلال ہو، حج افراد میں قربانی واجب نہیں۔(۲) البتہ طواف زیارت سے پہلے بیوی حلال نہیں ہوگی۔

حج افراد میں قربانی واجب نہیں

حج افراد میں ''دم شکر'' یعنی حج کی قربانی واجب نہیں، خواہ پہلا حج ہو یا دوسرا یا تیسرا، تمتع یا قران ہو تو ہر دفعہ ''دم شکر'' یعنی حج کی قربانی لازم ہوگی، خواہ پہلا ہو یا دوسرا یا تیسرا اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۳)

حج اکبر

☆''حج اکبر'' (بڑا حج) حج اصغر (چھوٹا حج) حج کو ''حج اکبر'' کہتے ہیں اور عمرہ کو ''حج اصغر'' کہتے ہیں، یعنی حج اکبر کا لفظ عمرہ کے مقابلہ میں استعمال ہوتا ہے۔(۴)

---

(۱) (وقال المفرد بالحج) بلسانہٖ مطابقًا بجنانہٖ (اللّٰھم إنّی أرید الحج فیسّرہ لی) لمشقتہٖ وطول مدّتہٖ (وتقبّلہ منّی)...... (الدر مع الرد: (۲/۴۸۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام و صفۃ المفرد بالحج، ط: سعید)

☐ المحیط البرھانی: (۳/۳۹۷) کتاب المناسک، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج، ط: إدارۃ القرآن.

☐ الفتاوٰی التاتارخانیۃ: (۲/۴۳۹) کتاب المناسک، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج، ط: إدارۃ القرآن.

(۲) ثمّ یرجع إلی منٰی فإن کان معہ نسک ذبحہ وإن لم یکن فلایضرہ لأنّہ مفرد بالحج. (الھندیۃ: (۱/۲۳۱) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیۃ أداء الحج وأمّا سننہ، ط: رشیدیہ)

☐ البحر الرائق: (۲/۳۴۶) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

☐ المحیط: (۳/۴۰۸) کتاب المناسک، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج، ط: إدارۃ القرآن.

(۳) فلیراجع إلی الحاشیۃ السابقۃ رقم: ۳، علی الصفحۃ السابقۃ، رقم: ۵۱.

(۴) قال العلامۃ نوح فی رسالتہ المضفۃ فی تحقیق الحج الأکبر: قیل: إنّہ الّذی حج فیہ رسول اللّٰہ ﷺ وھو المشھور، وقیل: یوم عرفۃ جمعۃ أو غیرھا...... وقیل: إنّہ أیّام منٰی کلھا...... =

☆عوام کی زبان میں جمعہ دن کے حج کو ''حج اکبر'' اور جمعہ کے علاوہ دوسرے دنوں کے حج کو ''حج کہتے ہیں۔(۱)

☆آنحضرت ﷺ نے جو ایک ہی حج کیا تھا وہ جمعہ کے دن ہوا تھا۔(۲) اور اس کے بارے میں قرآن مجید میں آیت نازل ہوئی تھی ''یوم الحج الاکبر'' اس وجہ سے عام لوگ جمعہ کے دن کے حج کو ''حج اکبر'' کہتے ہیں، حالانکہ شریعت کی زبان میں عمرہ کے مقابلہ میں ہر حج کو ''حج اکبر'' کہتے ہیں۔(۳)

☆جمعہ کے دن حج ہو تو وہ ستر حج سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے، اس قسم کی روایت طبرانی میں موجود ہے۔(۴)

صاحب درمختار نے بھی اس کو اختیار فرمایا ہے۔(۵) اور روح البیان کے

= و قال مجاهد: الحج الأكبر القران والأصغر الإفراد، وقال الزهرى والشعبى و عطاء: الأكبر الحج والأصغر العمرة. (شامى: ۲/ ۶۲۲) كتاب الحج، فروع: مطلب فى الحج الأكبر، ط: سعيد)

▭ الحظ الأوفر فى الحج الأكبر لعلى القارى على هامش المسلك المتقسط فى المنسك المتوسط مع إرشاد السارى: (ص: ۶۷۴ إلى ص: ۶۸۳) باب المتفرقات، مسئلة: لوفقة الجمعة مزية على غيرها، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

(۱، ۲، ۳) راجع الحاشية السابقة رقم: ۴، فى الصفحة رقم: ۵۲. (قال العلامة نوح فى رسالته)

(۴) ....

....

....

(۵) لوقفة الجمعة مزية سبعين حجة، ويغفر فيها لكل فرد بلاواسطة، (قوله: لوفقة الجمعه الخ) فى الشرنبلالية عن الزيلعى: أفضل الأيّام يوم عرفة إذا وافق يوم الجمعة وهو أفضل من سبعين حجة فى غير جمعة، لكن نقل المناوى عن بعض الحفاظ أن هٰذا حديث باطل لاأصل له. (الدر مع الرد: (۲/ ۶۲۱) كتاب الحج، فروع، مطلب: فى فضل وفقة الجمعة، ط: سعيد)

▭ البحر العميق: (۱/ ۲۲۳) الباب الأوّل: فى الفضائل، فضل فى وقفة الجمعة، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة.

▭ إرشاد السارى: (ص: ۶۷۴) باب المتفرقات، مسئلة: لوقفة الجمعة مزية على غيرها، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

مصنف نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔(۱)

حجامت

☆حج کرنے والوں کے لئے احرام سے نکلنے کے لئے دسویں ذی الحجہ سے بارہویں ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے حرم کی حدود کے اندر حلق یا قصر کرنا ضروری ہے اگر بارہویں ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے کے بعد حجامت کرائے گا تو حلال ہوجائے گا لیکن ایک دم دینا لازم ہوگا، اور اگر حرم کی حدود کے باہر احرام سے نکلنے کے لئے حجامت کرائے گا تو بھی ایک دم دینا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) ﴿وأذان من اللّٰه ورسوله إلى النّاس يوم الحج الأكبر برئ من المشركين ورسوله﴾...... والثانی : أنّه يوم عرفة لقوله عليه الصلاة والسلام : " الحج عرفة " حصر النبیّ ﷺ أفعال الحج فی الوقوف بعرفة ؛ لأنّه معظم أفعاله من حيث أن من أدرک الوقوف بعرفة فقد أدرک الحج ومن فاته الوقوف فاته الحج ووصف الحج الأكبر ؛ لأنّ العمرة تسمى الحج الأصغر ولاجتماع المسلمين والمشركين فی ذٰلک اليوم وموافقته لأعياد أهل الكتاب ولم يتفق ذٰلک قبله وبعده فعظم ذٰلک اليوم فی قلوب جميع الطواف والمِلَل و ورد إن الوقفة يوم الجمعة تعدل سبعين حجة وهو الحج الأكبر . (تفسير روح البيان : (۳/۴۹۱، ۴۹۲) تحت قوله تعالىٰ : وأذان من اللّٰه...... الآية ، سورة توبة ، آية : ۳ ، ط: دار إحياء التراث العربی ، بيروت)

▭ وقال بعض السلف : إذا وافق يوم عرفة يوم جمعة غفر لكل أهل عرفة ، وهو أفضل يوم فی الدنيا . (إحياء العلوم : (۱/۲۴۰) كتاب اسرار الحج ، الفصل الأوّل : فی فضائل الحج ، ط: دار المعرفة بيروت ، لبنان)

(۲) يختص حلق الحاج بالزمان والمكان ، وحلق العمرة بالمكان ، فالزمان أيّام النحر الثلاثة والمكان الحرم ، والتخصيص للتضمين لا للتحلل فلو حلق أو قصر فی غير ما توقّت به لزمه الدم ولكن يحصل به التحلل فی أی مكان وزمان أتی به بعد دخول وقته . (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری : (ص: ۳۲۵) باب مناسک منی ، فصل : فی زمان الحلق ومكانه وشرائط جوازه ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۷۵) باب مناسک منی يوم النحر ، فصل فی الحلق ، مطلب : يختص حلق الحاج بالزمان والمكان ، ط:إدارة القرآن .

▭ التاتارخانية: (۲/۴۰۵) كتاب الحج، الفصل الرابع عشر فی الحلق والقصر، ط: قديمی.

☆اگر بارہ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے کے بعد حرم کی حدود سے باہر احرام سے نکلنے کے لئے حجامت کرائے گا تو دو دم واجب ہوں گے، ایک تاخیر کا اور ایک حرم کی حدود سے باہر حجامت کرنے کا۔(۱)

☆اگر عمرہ کرنے والا یا حج کرنے والا حلق کرنے سے پہلے حرم کی حدود سے باہر نکل گیا پھر حرم کی حدود کے اندر واپس آ کر سر منڈوایا تو دم وغیرہ کچھ واجب نہیں ہوگا، لیکن اگر حاجی بارہ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے کے بعد حرم کی حدود میں واپس آ کر سر منڈوائے گا تو تاخیر کی وجہ سے ایک دم دینا واجب ہوگا۔(۲)

☆اگر مفرد یا قارن یا تمتع کرنے والے نے رمی سے پہلے سر منڈوایا تو ایک

---

(۱) وكذا لو حلق للحج فى الحلّ أيّام النحر فلو بعدها فعليه دمان عند أبى حنيفة منفردًا كان أو غيره....... (غنية الناسك : (ص: ۲۷۹) باب الجنايات ، الفصل السابع فى ترك أفعال الحج، المطلب التاسع : فى ترك الواجب فى الذبح والحلق ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۵۰۶ ، ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : فى أفعال الحج ، فصل فى الجناية فى الذبح والهلق ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

▭ البحر العميق : (۱۷۹۸/۳) الباب الثانى عشر : فى الأعمال المشروعة يوم النحر ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة.

1 الفقه الإسلامى وأدلّته: (۲۰۹/۳) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الأوّل، المبحث السادس: واجبات الحج، المطلب الثالث: الحلق أو التقصير، ثالثًا: زمان الحلق ومكانه، دار الفكر بيروت.

(۲) لأنّ الحاج إذا خرج من الحرم قبل التحلّل ، ثم عاد إلى الحرم بعد أيام النحر فحلق أو قصر يجب عليه الدم عند أبى حنيفة رحمه الله تعالىٰ بسبب تأخير الحلق ، كذا فى النهاية و غيرها ، ومقتضى هٰذا أن الحاج إذ اخرج ثم عاد إلى الحرم فى أيّام النحر لا دم عليه ؛ لأنّه أتىٰ بالحلق فى زمانه . (البحر العميق : (۱۸۱۲/۳) الباب الثانى عشر فى الأعمال المشروعة يوم النحر ، الحلق ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

▭ عناية شرح الهداية مع فتح القدير والكفاية : (۴۷۱/۲ ، ۴۷۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، فصل ، ط: رشيديه كوئٹه .

▭ التاتارخانية: (۴۰۶/۲) كتاب الحج، الفصل الرابع عشر فى الحلق والقصر، ط: قديمى.

▭ وانظر أيضًا الحاشية ، رقم : ۲، على الصفحة السابقة ، رقم : ۵۴.

دم دینا واجب ہوگا۔(۱)

☆ اگر قارن یا تمتع کرنے والے نے ذبح سے پہلے سر منڈوایا یا رمی سے پہلے ذبح کیا تو ترتیب کے خلاف کرنے کی وجہ سے ایک دم دینا لازم ہوگا۔(۲)

حجامہ کروانا

''پچھنے لگوانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۳۹)

حج اور زکوۃ کی فرضیت میں فرق

حج کی فرضیت اور زکوۃ کی فرضیت میں فرق یہ ہے کہ زکوۃ تو صاحب نصاب پر ایک سال پورا ہونے کے بعد فرض ہوتی ہے، اگر پورا مال سال سے پہلے ختم یا نصاب سے کم ہو جائے تو زکوۃ واجب نہیں ہوگی، جب کبھی مال نصاب کے برابر ہو کر سال گزر جائے گا تو زکوۃ واجب ہو جائے گی، اور جب تک مال نصاب کے برابر رہے گا ہر سال زکوۃ ادا کرنی ہوگی۔

حج کی فرضیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ اگر قرض ہے تو قرض ادا کرنے کے بعد زندگی میں ایک بار مکہ مکرمہ تک آمد و رفت کا سفر اور وہاں پر قیام و طعام و قربانی وغیرہ کا خرچ اور اہل و عیال کے لیے حج سے واپسی تک کے خرچہ کی رقم کا ہونا ضروری ہے۔

دوسرے الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ حکومت کی طرف سے حج کرنے لے لئے جتنی رقم کا اعلان ہوتا ہے (اگر قرض ہے تو قرض اور اہل و عیال کے لیے حج سے

(۱،۲) ولو حلق المفرد أو غيره قبل الرمى أو القارن أو المتمتّع قبل الذبح أو ذبحا قبل الرمى فعليه دم عند أبى حنيفة بترک الترتيب. (غنية الناسک: (ص: ۲۷۹، ۲۸۰) باب الجنايات، الفصل السابع: فى ترک الواجب فى أفعال الحج ، المطلب العاشر فى ترک الترتيب، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل : فى ترک الترتيب بين أفعال الحج ، فصل ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

🗀 شامى : (۲/۵۵۵ ، ۵۵۶) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

واپسی تک کے خرچہ کی رقم منہا کرنے کے بعد) اتنی رقم موجود ہے تو زندگی میں ایک بار حج کرنا فرض ہوگا۔(۱)

اگر کسی آدمی کو زندگی میں اتنی رقم ملی اور اس نے حج نہیں کیا اور اس دوران یہ رقم خرچ یا چوری ہوگئی تو بھی اس آدمی کے ذمہ حج کی فرضیت باقی رہے گی، اگر آئندہ مرتے دم تک اتنی رقم جمع نہ ہوسکی تب بھی حج کی فرضیت بدستور باقی رہے گی، اور اس آدمی کے لئے حج بدل کرانے کی وصیت کر کے جانا ہوگا ورنہ وہ گنہگار ہوگا۔(۲)

حج زندگی میں اتنی رقم ہونے پر ایک بار فرض ہوتا ہے اور زکوۃ صاحب نصاب

---

(۱) ونصاب الوجوب أی مقدار مایتعلق به وجوب الحج من الغنی لیس له حد من نصاب شرعی علی ما فی الزکاة بل هو ملک مال یبلّغه بالتشدید أو التخفیف أی یوصله إلی مکّة بل إلی عرفة ذاهبًا...... وجائیًا...... راکبًا فی جمیع السفر لاماشیًا...... بنفقة متوسطة فاضلاً...... عن مسکنه وخادمه...... وفرسه...... وسلاحهٖ...... وآلات حرفه...... وثیابهٖ...... وأثاثهٖ...... ومرمّة مسکنه...... ونفقة من علیه نفقته وکسوتهٖ...... وقضاء دیونه...... وأصدقة نسائه...... ولو مؤجلة...... إلی حین عوده متعلق بفاضلاً أی من ابتداء سفرهٖ إلی وقت رجوعه...... (إرشاد الساری: (ص:۵۷، ۵۸، ۵۹) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۹ ، ۲۰) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب، السادس : الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن .

البحر العمیق : (۱/۳۷۷) الباب الثالث : فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، النوع الثانی : الاستطاعة ، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة .

(۲) من جاءہ وقت خروج أهل بلده ، أو أشهر الحج ، وقد استکمل سائر شرائط الوجوب والأداء وجب علیه الحج من عامه و وجب أدائه بنفسه فیلزمه التأهب والخروج معهم فلولم یحج حتیٰ مات فعلیه الإیصاء به...... وکذٰلک لو لم یحج حتی افتقر تقرّر وجوبه دینا فی ذمته بالاتفاق ولایسقط عنه بالفقر سواء هلک المال أو استهلکه و وسعه أن یستقرض ویحج وإن کان غیر قادر علی قضائه...... (غنیة الناسک: (ص: ۳۲، ۳۳) باب شرائط الحج، فصل: فیما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۸۹ ، ۹۰ ، ۹۱) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، فصل : وجوب الحج علی الفور ، ط: المکتبة الإمدادیة مکة المکرّمة .

البحر العمیق : (۱/۳۸۶) الباب الثالث فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، النوع الثانی : الاستطاعة ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة .

پر ہر سال فرض ہوتی ہے۔(۱)

حج اور عمرہ میں فرق

''عمرہ اور حج میں فرق'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۳/۱۸۲)

حج اور نماز میں غلطی معاف نہیں

روزہ کی غلطی (بھول) معاف ہے لیکن حج اور نماز کی غلطی (بھول) معاف نہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ روزے کے اندر کوئی ایسی ہیئت وصورت نہیں ہے جو روزہ کو یاددلاتی ہو، اس لئے روزہ میں غلطی معاف ہے، البتہ نماز میں استقبال قبلہ، ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا وغیرہ نماز کی ہیئت اور صورت کو یاددلانے والی چیزیں ہیں، اور حج میں احرام، بغیر سلا ہوا کپڑا پہننا، تلبیہ، کعبۃ اللہ، منیٰ، مزدلفہ اور عرفات نیز دوسرے حجاج کرام کی ہیئت وکیفیت حج کو یاددلانے والی چیزیں ہیں، اس لئے حج اور نماز میں معذور نہیں سمجھا جاتا اور غلطی معاف نہیں ہوتی، شریعت کے مطابق اس کی تلافی لازم ہوتی ہے۔(۲)

---

(۱) الحج فرض مرة بالاجماع على كل من استجمعت فيه الشرائط . (إرشاد السارى : (ص: ۳۴) باب شرائط الحج ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

وقد نقل ابن المنذر الإجماع على أنّ الحج لايجب فى العمر الّا مرّة واحدة. (البحر العميق: (۱/۳۵۸) الباب الثالث: فى مناسك الحج، واجبات الحج، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة)

غنية الناسك : (ص: ۱۰) مقدّمة فى تعريف الحج ومايتعلق بفرضيته ، ط: إدارة القرآن .

(وسببه) أى سبب افتراضها (ملك نصاب حولى) نسبة للحول لحولانه عليه (تام) بالرفع صفة ملك . (الدر مع الرد : (۲/۲۵۹) كتاب الزكاة ، ط: سعيد .

(۲) وحقيقة النسيان عدم استحضار الشيئ وقت حاجته، قالوا: وليس عذر فى حقوق العباد وفى حقوقه تعالىٰ عذر فى سقوط الإثم أمّا الحكم فإن كان مع مذكر ولا داعى إليه كأكل المصلى، لم يسقط لتقصيره بخلاف سلامه فى القعدة فإنه ساقط لوجود الداعى، وإن لم يكن من مذكر وله داع كأكل الصائم سقط، وإن لم يكن معه مذكر ولا داعٍ فأولىٰ بالسقوط كترك الذابح التسمية. (البحر الرائق: (۲/۲۷۱) كتاب الصوم، باب مايفسد الصوم ومالايفسده، ط: سعيد) =

حج ایک مرتبہ فرض ہوتا ہے

استطاعت کے بعد پوری زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے، جب ایک مرتبہ حج کرلیا تو دوسری مرتبہ حج فرض نہ ہوگا، نیز ایک مرتبہ سے زیادہ حج کرے گا تو وہ نفل ہوگا۔(۱)

حج بدل اجازت کے بغیر کرنا

''اجازت کے بغیر حج بدل کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۸۳/۱)

حج بدل اس کی طرف سے کرنا جس پر حج فرض نہیں

جس زندہ یا مردہ آدمی پر حج فرض نہیں، اس کی طرف سے بھی حج بدل کرنا جائز ہے، مگر یہ نفلی حج ہوگا۔(۲)

= شامی: (۳۹۵/۲)

هداية مع فتح القدير والكفاية: (۲۵۵/۲) كتاب الصوم، باب مايوجب القضاء والكفارة، ط: رشيديه.

فتاوی رحیمیہ: (۲۵۸/۷) کتاب الصوم، روزہ کی غلطی معاف ہے لیکن نماز اور حج کی غلطی معاف نہیں، ط: دارالاشاعت۔

(۱) انظر الحاشية السابقة ، رقم: ۱ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ۵۸ .

(۲) أمّا حج التطوّع، فتجوز الإنابة فيه حال القدرة؛ لأنّ باب النفل أوسع، حتى أنّ صحيح البدن لو أحج رجلا بماله على سبيل التطوّع عنه يجوز. (البحر العميق: (۲۲۵۸/۴) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

وفى شرح الكنز "لملا مسكين" ثمّ الصحيح من المذهب فيمن يحج عن غيره أن أصل الحج يقع عن المحجوج عنه فرضا كان أو نفلاً، وعن محمد: أن الحج يقع عن الحاج، وللمحجوج عنه ثواب النفقة، والأوّل أصح اهـ. (غنية الناسک: (ص: ۳۳۷) باب الحج عن الغير، فصل: فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، قبيل: فصل: فيما ليس من شرائط النيابة فى الحج، ط: إدارة القرآن)

(قوله : كالنفل) مقتضاه أن النفل يقع عن المأمور اتفاقا ، وللآمر ثواب النفقة ، وبه صرّح بعض الشّراح ، ومشى عليه فى اللباب ، ورده الاتفاقى فى غاية البيان بأنّه خلاف الرواية لما قاله الحاكم الشهيد فى الكافى : الحج التطوّع عن الصحيح جائز، ثم قال : وفى الأصل يكون الحج عن المحج اهـ . (رد المحتار على الدر المختار : (۶۰۳/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، قبيل : مطلب فى حج الضرورة ، ط: سعيد)

حج بدل افضل ہے یا حج نفل

جس نے فرض حج ادا کیا ہے اس کیلئے نفلی حج کے بجائے دوسرے کا حج بدل ادا کرنا افضل ہے۔(۱)

حج بدل برائے ایصال ثواب

اگر کسی نے حج بدل کے لئے وصیت نہیں کی یا اس پر حج فرض نہیں تھا، اور کوئی بھی شخص اس کی طرف سے حج بدل کرتا ہے تو وہ حج نفل برائے ایصال ثواب ہے۔(۲)

(۱) وعلى قول من قال: إن الحج يقع عن الآمر، فلايخلو المأمور من ثواب يحصل له، بل حج الإنسان عن غيره أفضل من حجه عن نفسه بعد أن أدّى فرض الحج؛ لأنّه يصير نفعه متعدّيًا، وفى حجه عن نفسه يقع قاصرًا، والنفع المتعدّى أفضل من القاصر، كما تقدم فى باب الفضائل من حديث ابن عباس: "من حج عن ميت كتب للميت حجة وللحاج تسع حجات"، وفى رواية: "وللحاج براءة من النّار"، وغير ذٰلک من الأحاديث الواردة فى مثله، وتقدم فى باب الفضائل الحكاية عن ابن الموفق: أهدى ثمانين حجة إلى النبىّ ﷺ، وإلى الخلفاء الراشدين، وإلى المسلمين، واللّٰه أعلم. (البحر العميق: (٢٢٥٧/٤) الباب الثامن عشر: فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل: فى الحج عن الحى العاجز، قبيل: وأمّا شرائط جواز النيابة، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

وفيه أيضًا: (٩٦/١، ٩٧) الباب الأوّل: فى الفضائل، فصل فى فضل من حج عن أبويه، أو عن ميت، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

قلت: وعلى القول بوقوعه عن الآمر لايخلو المأمور من الثواب، بل ذكر العلامة نوح عن مناسک القاضى: حج الإنسان عن غيره أفضل من حجه عن نفسه بعد أن أدّى فرض الحج؛ لأنّ نفعه متعد، وهو أفضل من القاصر اهـ. (شامى: (٦٠٣/٢) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قبيل: مطلب فى حج الضرورة، ط: سعيد)

غنية الناسک: (ص: ٣٣٧) باب الحج عن الغير، فصل: فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، قبيل: فصل: فيما ليس من شرائط النيابة فى الحج، ط: إدارة القرآن.

(۲) والأصل أنّ الإنسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره من الأموات والأحياء عند أهل السنة والجماعة: صلاة كان أو صومًا، أو حجا، أو عمرة أو اعتكافا، أو صدقة...... إلى غير ذٰلک من أنواع البر، ويصل ذٰلک إلى الميت والحى، ينفعهما، وهو مذهب الإمامين الأعظمين أبى حنيفة و أحمد بن حنبل وأصحابهما رضوان اللّٰه عليهم أجمعين. (البحر العميق: (٢٢٤/٤) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة) =

وہ ہر جگہ سے احرام باندھ کر ہوسکتا ہے، اس میں جس کی طرف سے حج بدل کررہا ہے اس کے وطن سے احرام باندھنا ضروری نہیں ہے۔(۱)

حج بدل بلا وصیت

اگر میت نے حج بدل کرنے کے لئے وصیت نہیں کی اور کوئی شخص میت کی طرف سے حج بدل کرنا چاہتا ہے تو وہ حج افراد، حج تمتّع اور حج قران میں سے جو بھی حج کرنا چاہے کرسکتا ہے، وصیت کی وجہ سے حج بدل میں جو پابندی عائد ہوتی ہے وہ تبرّع کی صورت میں نہیں ہے۔(۲)

= رد المحتار على الدر المختار : (۵۹۵/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب فى إهداء ثواب الأعمال للغير ، ط: سعيد .

الهندية: (۲۵۷/۱) كتاب المناسک، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير، ط: رشيديه.

البحر الرائق : (۵۹/۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ،ط : سعيد .

(۱) الحادى عشر : أن يحج من بلده من ثلث ماله ان اوصى بالحج عنه ...... تتمة : وهٰذه الشرائط كلها فى الحج الفرض ، وأمّا فى الحج النفل : فلايشترط شيئ منها غالبا إلّا الإسلام والعقل والتمييز والنية ، ولو بعد الأداء . (غنية الناسک : (ص: ۳۲۹، ۳۳۶) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن)

مناسک الملا على القارى : (ص: ۶۲۰ ، ۶۳۷) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط جواز الإحجاج ، الثامن ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

شامى : (۶۰۰/۲ ، ۶۰۱) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب : شروط الحج عن الغير عشرون ، ط: سعيد .

(۲) الأصل فى هٰذا الباب أن الإنسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة كان أو صومًا ، أو صدقةً أو غيرها كالحج و قراء ة القرآن ، والأذكار ...... (الهندية : (۲۵۷/۱) كتاب المناسک ، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير ، ط: رشيديه)

شامى: (۵۹۵/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: فى إهداء ثواب الأعمال للغير.

إرشاد السارى : (ص: ۲۰۹) باب الحج عن الغير ، ط : الإمدادية مكّة المكرّمة .

وهٰذه الشرائط كلّها فى الحج الفرض وأمّا فى الحج النّفل : فلايشترط شيئ منها غالبًا إلا الإسلام والعقل والتمييز والنيّة ، ولو بعد الأداء . (غنية الناسک : (ص: ۲۳۶) باب الحج عن الغير، تتمة، ط: إدارة القرآن) =

حج بدل پر جانے والا نقصان معاش لے سکتا ہے یا نہیں

☆ حج بدل کرنے والا حج بدل کرانے والے سے اپنی معاش کے نقصان کا معاوضہ نہیں لے سکتا ہے۔(۱)

☆ اگر کسی شخص کے ذمہ اہل وعیال کا خرچہ دینا واجب ہے، اور دوسرا آدمی اس کو حج بدل پر بھیجنا چاہتا ہے اور یہ شخص یہ کہے کہ میں اگر حج بدل کے لئے جاؤں گا تو اہل وعیال کا اس مدت کا خرچہ نہیں دے سکتا، اگر آپ مجھے حج بدل کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں تو میرے اہل وعیال کا خرچہ بھی اس قدر ادا کریں۔

اور یہ باتیں معاوضہ اور معاملہ کے طور پر نہ ہوں بلکہ دوستانہ طور پر ہوں، اور اس کے بعد بھیجنے والا خوشی سے اہل وعیال کا خرچہ بھی ادا کردے تو جائز ہے، بشرطیکہ حج بدل کرانے والا خود زندہ ہو۔(۲)

اور اگر وہ وصیت کر کے مرگیا ہے تو اس کے حج بدل میں حکومت یا گروپ کی

= ▭ إرشاد الساری : (ص: ٦٣٧) باب الحج عن الغير ، فصل فی شرائط جواز الإحجاج والنيابة عن حجة الإسلام ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

▭ شامی : (٢/ ٦٠١) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب : شروط الحج عن الغير عشرون ، قبيل : مطلب فی الاستئجار على الحج ، ط: سعيد .

(١، ٢) الخامس: عدم اشتراط الأجرة...... وصورته كما قال المصنف: فلو استأجر رجلاً بأن قال له: استأجرتک على أن تحج عنی بكذا : لايجوز حجه عنه،...... وإن قال: أمرتک أن تحج عنی من غير ذكر الإجارة يجوز...... قال المحقق فی الحاشية: لايجوز الاستئجار على الحج، فلو دفع إليه الأجر فحج يجوز عن الميت، وله من الأجر مقدار نفقة الطريق وردّ الفضل على الورثة الاّ إذا تبرّع به الورثة أو أوصى للميت بأنّ الفضل للحاجّ. (إرشاد الساری: (ص: ٦١٤، ٦١٥) باب الحج عن الغير، فصل: فی شرائط جواز الاحجاج...... والنيابة عن حجة الإسلام، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ٣٢٢، ٣٢٣) باب الحج عن الغير ، فصل : فی شرائط النيابة فی الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر مع الرد : (٢/ ٦٠٠ ، ٦٠١) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ،ط: سعيد .

طرف سے اعلان کردہ خرچہ سے زیادہ دینے کا اختیار بالغ وارثوں کو ہوگا، نابالغوں کے حصہ میں سے اعلان کردہ خرچہ سے زیادہ دینا جائز نہیں ہوگا، اس لئے ایسی صورت میں زائد خرچہ بالغ ورثاء اپنے حصے میں سے دیں نابالغوں کے حصے سے نہ دیں۔(۱)

حج بدل پر عورت کو بھیجنا

''عورت کو حج بدل پر بھیجنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/۲۲۶)

حج بدل ترکہ کی تقسیم سے پہلے کرانا

''ترکہ کی تقسیم سے پہلے حج بدل کرانا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۶۲)

حج بدل زندگی میں کرایا

اگر کسی ایسے شرعی عذر کی بناء پر حج بدل کرایا (کہ جس عذر کے ختم ہونے کی عام طور پر امید ہوتی ہے) پھر اس کے بعد وہ عذر ختم ہوگیا اور خود حج کرنے کے قابل ہوگیا تو اب خود حج ادا کرنا اس پر فرض ہوگا، پہلا حج جو بدل کے طور پر کرایا تھا وہ نفلی ہوجائے گا اور اگر کسی ایسے عذر کی بناء پر حج بدل کرایا جس عذر کے ختم ہونے کی عام طور پر امید نہیں ہوتی، جیسے نابیناپن، پھر اتفاق سے وہ عذر ختم ہوگیا تو اب وہی پہلا حج جو بدل کے طور پر کرایا تھا وہ کافی ہوجائے گا، دوبارہ خود حج کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) راجع الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة رقم: ۲۶. (الخامس: عدم اشتراط الأجرة......)

(۲) الثالث: دوام العجز إلى الموت ان كان لعذر يرجى زواله عادة، كالحبس والمرض، ومنه الجنون، ولو عجز فأحج عنه فرضًا، كان أمره موقوفًا، فإن دام عجزه حتى مات ظهر أنّه وقع مجزئًا عن فرضه، وإن قدر عليه وقتا ما من عمره ظهر أنّه وقع نفلا له. (غنية الناسک: (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

ومنها: العجز المستلزم من وقت الإحجاج إلى وقت الموت، إن كان الحج فرضًا، فإن زال قبل الموت لم يجز حج غيره؛ لأنّ جواز حج الغير عن الغير ظبت بخلاف القياس بضرورة العجز الّذى لايرجى زواله، فيتقيد الجواز به. (البحر العميق: (۴/۲۲۵۹) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل: فى الحج عن الحى العاجز، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة) =

حج بدل سفر کی تکلیف کے ڈر سے کرانا

''سفر کی تکلیف کے ڈر سے حج بدل کرانا'' عنوان کو دیکھیں۔(٢/٤٦٦)

حج بدل صحیح ہونے کی شرطیں

☆ حج بدل صحیح ہونے کی چند شرطیں ہیں:

١۔اجرت کی شرط نہ ہو۔(١)

= بدائع الصنائع: (٢/٢١٣) كتاب الحج، فصل: وأمّا الّذى يرجى إلى النبات تحت قوله: ومنها : إذا أمن عليه بنفسه...... وجملة الكلام فيه أن العبادات فى الشرع الخ ، ط: سعيد .

الهندية: (١/٢٥٧) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير،ط : رشيديه.

ثم ظاهر ما فى المختصر أنّه لا فرق بين أن يكون المرض يرجى زواله أو لا يرجى زواله كالزمانة والعمى، فلو أحج الزمن أو الأعمٰى ثم صح وأبصر لزمه أن يحج بنفسه، وبسبب هٰذا صرح المحقق فى فتح القدير به، وليس بصحيح، بل الحق التفصيل، فإن كان مرضا يرجى زواله فأحج فالأمر مراعى، فإن استمرّ العجز إلى الموت سقط الفرض عنه وإلا فلا، وإن كان مرضا لايوجى زواله كالعمى فأحج غيره سقط الفرض عنه، سواء استمرّ ذٰلک العذر أو زال، صرح به فى المحيط، و فى فتاوٰى قاضيخان، والمبسوط، وصرح فى معراج الدراية بأنّه إذا أحج الأعمٰى غيره ثم زال العمى لايبطل الإحجاج اهـ. (البحر الرائق: (٣/٦١) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد)

شامى : (٢/٥٩٩) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ٣٢١) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن .

الفتاوٰى الخانية على هامش الهندية: (١/٣٠٩) كتاب الحج، فصل فى الحج عن الميت، ط: رشيديه.

(١) منها: عدم اشتراط الأجرة ، فلو استأجر رجلا ، بأن قال : استأجرتک على أن تحج عنى بكذا لم يجز حجه . (الدر المختار مع رد المحتار : (٢/٦٠٠ ، ٦٠١) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب فى الاستئجار على الحج ، ط: سعيد)

مناسک الملا على القارى : (ص: ٦١٤) باب الحج عن الغير فصل : فى شرائط جواز الإحجاج ، ط: الخامس : ، المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

البحر العميق : (٤/٢٢٦٩، ٢٢٧٣) الباب الثامن عشر : فى الحج عن الغير ، الفصل الأوّل : فى الحج عن الحى العاجز ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

۲۔ بھیجنے والے کے مال ہی سے حج کیا جائے، لیکن اگر زیادہ تر خرچہ بھیجنے والے کے مال سے یا جس کی طرف سے حج بدل کیا جارہا ہے اس کے مال سے ہو اور کچھ تھوڑا بہت جانے والے کا خرچ ہو تو بھی جائز ہے۔(۱)

☆۔ اگر حج بدل کرنے والا میت کی رقم یا جس کی طرف سے حج بدل کرایا ہے اس کی رقم کو اپنی رقم سے الگ رکھے گا تب تو امانت ہے، اس صورت میں اگر احتیاط کے باوجود رقم ضائع ہوجائے گی تو ضامن نہ ہوگا، اور اگر حج بدل کرنے والے نے اپنی رقم کے ساتھ ملادی اور ضائع ہوگئی تو ضامن ہوگا۔(۲)

۳۔ اگر میت کے ایک تہائی ترکہ میں وسعت ہے تو حج سوار ہوکر کرنا چاہئے اگر پورا حج کا سفر پیدل کرے گا اور کرایہ کی رقم اپنے لئے بچائے گا تو یہ رقم واپس کردینا لازم ہوگا، اگرچہ بھیجنے والے نے پیدل حج کرنے کی اجازت بھی دے دی

---

(۱) الخامس : أن يحج بمال المحجوج عنه ان أمره صريحًا ، والشرط كون أكثر النفقة من مال الميت،...... وإن أنفق أكثر النفقة من مال الميت ، والأقل من ماله جاز ، وله أن يرجع أو يتبرّع بماله. (غنية الناسک : (ص: ۳۲۳) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن)

الدر المختار مع رد المحتار : (۲/۶۰۰ ، ۶۰۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد.

مناسک الملا على القارى : (ص: ۶۱۶) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، السادس : ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.

(۲) ولو خلط المأمور للنفقة بمال نفسه يضمن فإن حج ، وأنفق مقدار كل مال الآمر المدفوع إليه ، أو مقدار أكثره جاز برئ من الضمان . (غنية الناسک : (ص: ۳۲۴) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، الخامس : ط: إدارة القرآن)

شامى : (۲/۶۰۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب فى الاستئجار على الحج ، ط: سعيد .

مناسک الملا على القارى : (ص: ۶۱۸) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، السادس ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

ہو۔(۱)

اور سوار ہونا مکہ مکرمہ سے عرفات تک اور وہاں سے مکہ مکرمہ کی واپسی تک واجب ہے، باقی سفر میں اگر بھیجنے والے کی اجازت سے پیدل چلے تو جائز ہے۔(۲)

۴۔ حج بدل میت یا جس زندہ آدمی کی طرف سے حج بدل کیا جارہا ہے اس کے وطن سے کرانا چاہیے کیونکہ میت اور زندہ معذور آدمی اگر خود حج کرتے تو اپنے وطن سے کرتے۔(۳)

---

(۱) (السابع: أن يحج راكبا ان اتسع المال) أى ثلثه (فلو حج ماشيا ولو بأمره) أى بالحج ماشيا (يضمن النفقة، وكذا لو لم يأمره) أى وحج المأمور ماشيا (أو أمسک مؤنة الكراء لنفسه) أى فإنّه يضمن النفقة ويحج عنه راكبا؛ لأنّ نفقة الركوب ؤكثر فكان الثوب أوفر. (مناسک الملا على القارى: (ص: ۲۱۸) باب الحج عن الغير، فصل: فى شرائط جواز الإحجاج، السابع: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۳۳۱) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، الثانى عشر، ط: إدارة القرآن.

▭ البحر العميق: (۲۲٦۳/۴)، و: (۲۳۳۸/۴، ۹۳۳۹) الباب الثامن عشر: فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل: فى الحج عن الحى العاجز، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

▭ البحر الرائق: (٦۱/۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

▭ بدائع الصنائع: (۲۱۳/۲) كتاب الحج، فصل: وأمّا الّذى يرجع إلى النيابة، ط: سعيد.

(۲) ونصاب الوجوب...... هو ملک مال يبلغه...... إلى مكة بل إلى عرفة ذاهبًا أى إليها وجائيًا أى عنها إلى وطنه، راكبا فى جميع السفر لاماشيًا أى فى جميعه ولا فى بعضه إلّا باختياره. (إرشاد السارى: (ص: ۵۷) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۹) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

▭ البحر الرائق: (۳۱۱/۲، ۳۱۳) كتاب الحج، ط: سعيد.

(۳) الحادى عشر: أن يحج من بلده من ثلث ماله إن أوصٰى بالحج عنه ...... لأنّ الواجب عليه الحج من البلد الّذى يسكنه. (غنية الناسک: (ص: ۳۲۹) باب الحج عن الغير، فصل: فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

▭ ومنها: أن يحج من بلده الّذى يسكنه؛ لأنّ الحج مفروض عليه من بلده. (البحر العميق: (۲۳٦٦/۴) الباب الثامن عشر، فى الحج عن الغير، الفصل الثانى: الحج عن الميت الّذى فاته الحج فى عمره، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة) =

۵۔احرام کے وقت حج کی نیت میت یا جس کی طرف سے حج بدل کررہا ہے اس کی طرف سے کرنی چاہیے یعنی احرام باندھتے وقت زبان سے یہ کہے کہ میں فلاں شخص کی طرف سے حج کی نیت کرتا ہوں، اور اگر نام بھول جائے تو یہ کہے کہ ''جس شخص کی طرف سے مجھ کو حج کے لئے بھیجا گیا ہے میں اس کی طرف سے حج کی نیت کرتا ہوں''۔(۱)

٦۔احرام میقات سے یا میقات سے پہلے سے باندھنا چاہیے۔(۲) بھیجنے والے کی اجازت کے بغیر میقات سے عمرہ کا احرام نہ باندھے، اور حج تمتع بھی نہ کرے۔(۳) ہاں اگر بھیجنے والا اجازت دیدے اور یوں کہہ دے کہ جس طرح چاہو

= شامی: (۲/ ۲۰۰) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب: شروط الحج عن الغیر عشرون، ط: سعید.

مناسک الملا علی القاری: (ص: ۲۲۰) باب الحج عن الغیر، فصل: فی شرائط جواز الإحجاج، الثامن، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة.

(۱) السادس: نیة الحج عن المحجوج عنه عند الإحرام أو تعیینه قبل الشروع فی الأعمال، فلو قال بلسانه: أحرمت عن فلان، أو بیک بحجة عن فلان، فهو أفضل، والا تکفی نیة القلب، ولو نسی اسمه فنوی عن الآمر صح. (نیة الناسک: (ص: ۳۲۵) باب الحج عن الغیر، فصل: فی شرائط النیابة فی الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

الدر المختار مع الرد: (۲/ ۵۹۸، ۵۹۹) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ط: سعید.

الفتاویٰ الهندیة: (۱/ ۲۵۷) کتاب المناسک، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغیر، ط: رشیدیه.

(۲) الرابع عشر: أن یحرم من میقات الآمر لو أمره بالحج، وأطلق عن ذکر المیقات؛ لأنّ الأمر بالحج تضمن الأمر بایقاع إحرامه من المیقات. (غنیة الناسک: (ص: ۳۳۲) باب الحج عن الغیر، فصل فی شرائط النیابة فی الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

مناسک الملا علی قاری: (ص: ۲۲۲) باب الحج عن الغیر، فصل: فی شرائط جواب الإحجاج، التاسع، المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة.

شامی: (۲/ ۲۰۰) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب شروط الحج عن الغیر عشرون، ط: سعید.

(۳) الخامس عشر: عدم المخالفة، فلو أمره بالحج، فتمتّع ولو عن الآمر، فهو مخالف ضامن إجماعًا؛ لأنّ الأمر بالحج تضمن الأمر بالسفر له وبإحرامه من المیقات، وبالعمرة ینتهی =

حج ادا کردینا تو حج تمتع کرنا جائز ہوگا۔(۱)

نوٹ: حج بدل والے کو جو روپیہ دیا جائے اس میں بہت زیادہ احتیاط لازم ہے ورنہ حق العباد کا مواخذہ سر پر ہوگا، سفر کے بعد جو رقم بچے وہ واپس کردے، اور بہتر یہ ہے کہ بھیجنے والا پہلے ہی کہہ دے کہ اگر خرچ میں کوئی بے عنوانی اتفاقاً ہوجائے میری طرف سے معاف ہے یا یہ کہدے کہ اگر کچھ رقم بچ جائے تو واپس کرنے کی ضرورت نہیں معاف ہے۔(۲)

= سفره إليها ويصير حجه مكيا ، فكان مخالفا من وجهين . (غنية الناسک : (ص: ۳۳۳) باب الحج عن الغير ، فصل فی شرائط النيابة فی الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن)

مناسک الملا علی قاری : (ص: ۶۲۶ ، ۶۲۷) باب الحج عن الغير ، فصل فی شرائط جواز الإحجاج ، الثالث عشر ، ط: المكتبة المكيّة الإمدادية مكّة المكرّمة .

شامی : (۶۰۰/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب شروط الحج عن الغير عشرون ، ط: سعيد .

(۱) (وينبغي للآمر أن يفوض الأمر إلى المأمور فيقول : حُجَّ عنی) أی بهٰذا (كيف شئت مفردا أو قارنا أو متمتّعا) . (مناسک الملا علی القاری : (ص: ۶۴۷) باب الحج عن الغير ، فصل فی النفقة ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۳۴۳) باب الحج عن الغير ، فصل فی النفقة ، ط: إدارة القرآن .

الفتاوٰی الخانية علی هامش الهندية : (۳۰۷/۱) كتاب الحج ، فصل فی الحج عن الميت، ط: رشيديه .

البحر العميق : (۲۳۸۱/۴) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغير ، الفصل الثانی فی الحج عن الميت الّذی فاته الحج فی عمره ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة .

(۲) فصل فی النفقة : هی مايكفی الحاج المأمور لذهابه وإيابه إلى بلد الميت منفقا على نفسهٖ بالمعروف من غير تبذير ولا تقتير ...... إما ان وسع عليه الميت ، فله أن يفعل جميع ما ذكرنا بلاخلاف ، ولهٰذا ينبغی له أن يستوسع عن الآمر فی كل شیئ كيلا يضيق الأمر عليه . (غنية الناسک : (ص: ۳۴۳) باب الحج عن الغير ، فصل فی النفقة ، ط: إدارة القرآن)

واعلم ان ما فضل من النفقة بعد رجوعه يرده إلى الورثة ؛ لأنّها لا يصير ملكا للحاج لعدم صحة الإجارة...... وفی قاضيخان : مريض أو شيخ دفع إلى رجل مالا ليحج عنه حجة الإسلام وأراد أنّ ما يفضل عن الحج من النفقة والثياب وغير ذٰلک يكون للمدفوع إليه، قال ابن شجاع: =

حج بدل صحیح ہے

حج بدل صحیح ہے، اوراس کے جواز پر صحیح احادیث موجود ہیں، اورعلماء امت کا اس کے صحیح ہونے پر اجماع ہے۔(۱)

حج بدل غریب والدین کی طرف سے کرنا

اگر ماں باپ غریب ہیں، اوران پر حج فرض نہیں، تو اولاد پران کی طرف سے

= الحیلة فی ذٰلک أن یقول دافع المال للمدفوع إلیه: وکلتک أن تهب الفضل من نفسک وتقبضه لنفسک، فیهبه من نفسه. وقال الشیخ الإمام أبوبکر محمد بن الفضل: إذا أمر غیره أن یحج عنه ینبغی أن یفوض الأمر إلی المأمور، فیقول: حج عنی بهٰذا المال کیف شئت، إن شئت حجة، وإن شئت فاقرن، والباقی من المال منی لک وصیة کیلا یضیق الأمر علی الحاج، ولایجب علیه رد ما فضل إلی الورثة. (البحر العمیق: (۴/ ۲۳۸۱، ۲۳۸۲) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر، الفصل الثانی: الحج عن المیت الّذی فاته الحج فی عمره، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

الفتاوٰی الخانیة علی هامش الهندیة: (۱/ ۳۰۷) کتاب الحج، فصل فی الحج عن المیت، ط: رشیدیه.

(۱) وأمّا المشتملة علی البدن والمال وهی الحج فلایجوز فیها النیابة عند القدرة، ویجوز عند العجز، والکلام فیه یقع فی مواضع: فی جواز النیابة فی الحج فی الجملة ...... وأمّا الأوّل فالدلیل علی الجواز حدیث الخثعمیة، وهو ماروی أن امرأة جاءت من بنی خثعم إلی رسول اللّٰه ﷺ، وقالت: یا رسول اللّٰه! أن فریضة الحج أدرکت أبی وأنّه شیخ کبیر لایثبت علی الراحلة، وفی روایة: لایستمسک علی الراحلة، أفیجزینی أن أحج عنه؟، فقال رسول اللّٰه ﷺ: حجی عن أبیک واعتمری، وفی روایة: قال لها: أرأیت لو کان علی أبیک دین فقضیتیه، اما کان یقبل منک، قالت: نعم، فقال النبیّ ﷺ: فدین اللّٰه تعالیٰ أحق. (بدائع الصنائع: (۲/ ۲۱۲) کتاب الحج، فصل: وأمّا الّذی یرجع إلی النبات، ط: سعید)

البحر العمیق: (۴/ ۲۲۵۰) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر، الفصل الأوّل فی الحج عن الحی العاجز، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة.

ففی هٰذه الأحادیث أبین البیان علی جواز حج الإنسان عن الحی الّذی لایستطیع الحج بنفسه، وأنّه لیس کالصلاة والصوم و سائر الأعمال البدنیة. (البحر العمیق: (۴/ ۲۲۵۱) الباب الثامن عشر فی الهج عن الغیر، الفصل الأوّل فی الحج عن الحی العاجز، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

حج بدل کرنا ضروری نہیں، اگر اولاد خوشی سے والدین کے لئے حج بدل کرے گی یا کرائیگی تو والدین کو ثواب ملے گا، اور یہ حج نفلی ہوگا۔(۱)

حج بدل کا احرام کس طرح باندھے

جس کی طرف سے حج ادا کرنا ہے اس کی طرف سے حج کرنے کی نیت کرنا کافی ہے، مثلاً یہ کہے کہ میں یہ حج فلاں کی طرف سے کر رہا ہوں، اور فلاں کی طرف سے لبیک کہہ رہا ہوں، یہ نیت وارادہ کر کے احرام باندھ لے کافی ہے۔(۲)

---

(۱) والأصل أنّ الإنسان له أن يجعل ثواب عمله من الأموات والاحياء عند أهل السنة والجماعة: صلاة كان أو صوما أو حجا، أو عمرة، أو اعتكافا، أو صدقة...... إلى غير ذلک من أنواع البر ويصل ذلک إلى الميت والحى ينفعهما. (البحر العميق: (۲۲۴۰/۴) الباب الثامن عشر: فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

عن جابر رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: " من حج عن أبيه أو عن أمّه، فقد قضى عنه حجته، وكان له فضل عشر حج ". ...... وعن زيد بن أرقم قال: قال رسول الله ﷺ: إذا حج الرجل عن والديه تقبل منه و منهما، واستبشرت أرواحهما، وكتب عند الله برا ". أخرجهما الدار قطنى. ...... وعن ابن عباس رضى الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: " من حج عن أبويه، أو قضى عنهما مغرما، بُعِثَ يوم القيامة من الأبرار " أخرجه الدار قطنى. (البحر المعيق: (۹۶/۱) الباب الأوّل: فى الفضائل، فصل: فى من حج عن أبويه، أو عن ميت، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

غنية الناسک: (ص: ۳۳۷) باب الحج عن الغير، فصل: فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، ط: قبيل: فصل: فيما ليس من شرائط النيابة فى الحج، ط: إدارة القرآن.

(۲) و بشرط (نية الحج عنه) أى عن الأمر فيقول: أحرمت عن فلان ولبيت عن فلان، ولو نسى اسمه فنوى عن الأمر صح و تكفى نية القلب. (الدر مع الرد: (۵۹۸/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد)

الهندية: (۲۵۷/۱) كتاب المناسک، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۵۴۵/۲) كتاب المناسک، الفصل الخامس عشر فى الرجل يحج عن الغير، ط: إدارة القرآن.

حج بدل کا جواز

☆عبادات کی تین قسمیں ہیں:

۱۔''محض بدنی عبادت'' جیسے نماز اور روزہ، ان دونوں کی غرض اللہ تعالی کی رضا کے لئے نفس کو عاجزی اور فروتنی میں ڈالنا ہے، اس عبادت میں مال کو دخل نہیں ہے۔

۲۔''محض مالی عبادت'' جیسے زکوۃ اور صدقہ، ان کی غرض خیرات لینے والوں کی مالی امداد ہے۔

۳۔''بدنی اور مالی دونوں سے مرکب عبادت'' جیسے حج ہے اس میں طواف اور سعی وغیرہ مناسک حج کی بجا آوری میں جہاں خشوع وخضوع ہے وہاں اللہ کی راہ میں مال بھی خرچ کیا جاتا ہے۔

پہلی قسم کی عبادت میں اپنی جگہ پر کسی دوسرے کو عبادت کے لئے نائب بنانا جائز نہیں ہے، چنانچہ کسی شخص کے لئے اپنی جگہ پر کسی اور کو نماز اور روزہ ادا کرنے کے لئے نائب بنا دینا جائز نہیں ہے، ایسا کرنے سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوگا، اور نماز کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی۔

دوسری قسم کی عبادت میں نائب بنانا جائز ہے، لہذا مال کے مالک کے لئے مال کی زکوۃ اپنی طرف سے نکالنے یا صدقہ دینے کے لئے کسی اور آدمی کو نائب بنا دینا جائز ہے اگر نائب زکوۃ ادا کردے گا تو اصل کی زکوۃ ادا ہو جائے گی۔

تیسری قسم کی عبادت حج، ایسی عبادت ہے جس میں شرائط کے ساتھ نائب بنانا جائز ہے، لہذا اگر کوئی شخص عذر یا شدید بیماری کی وجہ سے حج کرنے سے شرعا عاجز ہے تو حج بدل کے لئے اپنا نائب بنانا واجب ہے جو اس کے بدلہ میں حج

کرے۔(۱)

☆ شرعاً معذور ہونے یا قادر نہ ہونے کی صورت میں حج بدل کرانا صحیح ہے۔(۲)

---

(۱) وجملة الكلام فيه: أنّ العبادات فى الشرع أنواع ثلاثة: مالية محضة، وهى ما تتأدى بالمال، كالزكوٰة والصدقات والكفارات والعشور. وبدنية محضة: وهى ما تتأدى بالبدن، كالصلاة والصوم والجهاد والاعتكاف وقراءة القرآن والأذكار، ومركبة من البدن والمال كالحج، فإنّه مالى من حيث شرطية الاستطاعة، و وجوب الأجزية بارتكاب محظوراته، وبدنى من حيث الطواف والوقوف، فأمّا المالية، فيجوز فيها النيابة مطلقا، سواء كان من عليه قادرًا على الأداء بنفسه أو لا؛ لأنّ المقصود فيها سدُّخلة المحتاج بدفع المال إليه، وذا يحصل بنيابة، كما يحصل به، ويحصل به تحمل المشقة بإخراج المال، كما يحصل بفعل نفسه، فيتحقق معنى الائتلاف فيستوى فيه الحالتان. والبدنية المحضة لايجوز فيها النيابة مطلقًا؛ لأنّ المقصود منها اتعاب النفس الأمارة بالسوء طلبا لمرضاته تعالىٰ؛ لأنّها انتصبت لمعاداته...... وذٰلک لايحصل بالنائب أصلاً، فلايجزئ فيها النيابة بحال. (البحر العميق: (۲۲۳۹/۴، ۲۲۴۰) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

☐ غنية الناسک: (ص: ۳۲۰) باب الحج عن الغير ، ط: إدارة القرآن.

☐ الهندية: (۲۵۷/۱) كتاب المناسک، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير ، ط: رشيديه.

☐ الدر المختار مع رد المحتار : (۵۹۷/۲) كتاب الحج ، باب الهج عن الغير ، ط: سعيد .

☐ بدائع الصنائع : (۲۱۲/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا الّذى يرجع إلى النبات ، ط: سعيد .

☐ فتح القدير : (۶۷/۳) باب الحج عن الغير ، ط: رشيديه .

☐ البحر الرائق : (۶۰/۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

(۲) ولجواز النيابة فى الحج شرائط: (منها) أن يكون المحجوج عنه عاجزًا عن الأداء بنفسه وله مال. (الهندية: (۲۵۷/۱) كتاب المناسک، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير، ط: رشيديه)

☐ البحر الرائق : (۶۰/۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

☐ بدائع الصنائع : (۲۱۲/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا الّذى يرجع إلى النبات ، ط: سعيد .

☐ الدر المختار مع رد المحتار : (۵۹۸/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

☐ البحر العميق : (۲۲۵۷/۴) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير ، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة .

☐ غنية الناسک : (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن .

اور حج بدل کے جواز پر صحیح احادیث موجود ہیں اور علماء امت کا اس کے صحیح ہونے پر اجماع ہے۔(۱)

حج بدل کا فائدہ

☆ حج بدل کا فائدہ دنیا میں یہ ہے کہ حج بدل کرتے ہوئے بیت اللہ شریف اور روضۂ رسول ﷺ کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں، اور یہ سعادت ہر آدمی کو نصیب نہیں ہوتی، اور آخرت میں جو ثواب ملے گا اس کا علم قبر میں پہنچ کر ہو جائے گا۔

☆ دوسروں کی طرف سے حج کرنے کا ثواب بعض اعتبار سے اپنے حج کے ثواب سے بھی زیادہ ہے۔(۲)

☆ اگر کوئی شخص حج بدل کے لئے جانے میں کوئی فائدہ نہیں سمجھتا تو اس کو کوئی

---

(۱) فالأصل فی جواز الحج عن الغیر: حدیث الخثعمیة و هو ما روی عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما قال: کان الفضل بن عباس ردیف رسول اللّٰہ ﷺ، فجاء ته امرأة من خثعم تستفتیه، فجعل الفضل ینظر إلیها وتنظر إلیه، فجعل رسول اللّٰہ ﷺ یصرف وجه الفضل إلی الشق الآخر، فقالت: یا رسول اللّٰہ! إن فریضة اللّٰہ علی عبادہٖ فی الحج أدرکت أبی شیخًا کبیرًا لایثبت علی الراحلة أفأحج عنه؟ قال: نعم، وذٰلک فی حجة الوداع، متفق علیه واللفظ للبخاری. (البحر العمیق: (۴/ ۲۲۵۰) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر، الفصل الأوّل فی الحج عن الحیّ العاجز، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

☐ صحیح البخاری: (۱/ ۲۵۰) کتاب المناسک، أبواب العمرة، باب الحج عمن لایستطیع الثبور علی الراحلة، ط: قدیمی.

☐ مشکوٰة المصابیح: (ص: ۲۲۱) کتاب المناسک، الفصل الأوّل، ط: قدیمی.

(۲) قلت: وعلی القول بوقوعه عن الآمر لایخلو المأمور من الثواب، بل ذکر العلامة نوح عن مناسک القاضی: حج الإنسان عن غیرہ أفضل من حجه عن نفسهٖ بعد أن أدی فرض الحج؛ لأنّ نفعه متعد، وهو أفضل من القاصر اهـ. (شامی: (۲/ ۶۰۳) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، قبیل: فی حج الصرورة، ط: سعید)

☐ غنیة الناسک: (ص: ۳۳۷) باب الحج عن الغیر، فصل فی شرائط النیابة فی الحج الفرض، قبیل: فصل فیما لیس من شرائط النیابة فی الحج، ط: إدارة القرآن.

☐ البحر العمیق: (۴/ ۲۲۵۷) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر، الفصل الأوّل فی الحج عن الحی العاجز، قبیل: وأمّا شرائط جواز النیابة، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة.

فائدہ نہیں ہوگا اس لئے ایسے آدمی کو حج بدل کے لئے نہ بھیجا جائے۔(۱)

حج بدل کرانے والا عام اجازت دیدے

حج بدل کرانے والے کو چاہئے کہ حج بدل کرنے والے کو ہر قسم کا اختیار دیدے تاکہ حساب، خرچ، قربانی، تمتع یا کوئی حادثہ، بیماری یا عذر وغیرہ کے سلسلہ میں مزید اجازت کی ضرورت پیش نہ آئے۔

اور عام اجازت اس طرح دے کہ ''میری طرف سے جس طرح چاہو حج کردینا''۔(۲)

حج بدل کرانے والا کتنا خرچہ دے

حج بدل کرانے والا حج بدل کرنے والے کو جانے سے آنے تک تمام خرچہ دے اگر حکومت کی اسکیم کے تحت جارہا ہے تو اس کے اعلان کے مطابق اور اگر پرائیویٹ گروپ سے جارہا ہے تو اس کے اعلان کے مطابق خرچہ دے بلکہ واپسی تک اس کے گھر والوں کا خرچہ بھی دینا چاہیے۔(۳)

---

(۱) امداد الأحکام: (۲/ ۱۹۱) متعلق حج بدل، فصل فی الوصیة بالحج والحج عن الغیر، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی.

(۲) وقال الشیخ الإمام أبوبکر محمد بن الفضل رحمه اللّٰه تعالیٰ: إذا أمر غیره بأن یحج عنه ینبغی أن یفوض الأمر إلی المأمور، فیقول: حج عنی بهٰذا المال کیف شئت، إن شئت حجه وإن شئت حجة و عمرة وإن شئت قرانا والباقی من المال منی لک وصیة کیلا یضیق الأمر علی الحاج، ولا یجب علیه رد ما فضل إلی الورثة. (الفتاویٰ الخانیة علی هامش الهندیة: (۱/ ۳۰۷) کتاب الحج، فصل: فی الحج عن المیت، ط: رشیدیه)

البحر العمیق: (۴/ ۲۳۸۱، ۲۳۸۲) الباب الثامن عشر: فی الحج عن الغیر، الفصل الثانی: الحج عن المیت الّذی فاته الحج فی عمره، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة.

غنیة الناسک: (ص: ۳۴۳) باب الحج عن الغیر، فصل فی النفقة، ط: إدارة القرآن.

(۳) فصل فی النفقة: هی مایکفی الحاج المأمور لذهابه وإیابه إلی بلد المیت منفقا علی نفسهٖ بالمعروف من غیر تبذیر ولاتقتیر من طعام و أدام ومنه اللحم وشراب وثیاب فی الطریق وثوبی =

حج بدل کرنے سے اپنا حج ادا نہیں ہوگا

ایک شخص پر حج فرض ہوا اور دوسرا کوئی اس کو اپنے خرچہ سے حج کرادے تو اگر خرچہ دینے والے نے کسی اور کی طرف سے حج بدل کرایا تو کرنے والے کا فرض حج ساقط نہیں ہوگا۔(۱)

اور اگر خود کرنے والے ہی کو اس کے حج کے لئے پیسہ دیا ہے تو فرض حج ساقط ہو جائے گا، بعد میں دوبارہ حج کرنا فرض نہ ہوگا۔(۲)

= إحرام ومركوب...... واستئجار منزل ومحمل وقربة وأدواة وسائر الآلات الخ. (غنية الناسك: (ص: ۳۴۲) باب الحج عن الغير، فصل في النفقة، ط: إدارة القرآن)

▭ الهندية: (۱/۲۵۸) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ط: رشيديه.

▭ البحر العميق: (۴/۲۳۷۶، ۲۳۷۷) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الثاني: الحج عن الميت الّذي فاته الحج في عمره، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

▭ البحر الرائق: (۳/۶۴، ۶۵) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

(۱) و في شرح "الكنز" لملامسكين: ثمّ الصحيح من المذهب فيمن يحج عن غيره أن أصل الحج يقع عن المحجوج عنه فرضًا كان أو نفلاً، وعن محمد: أن الحج يقع عن الحج، وللمحجوج عنه ثواب النفقة، والأول أصح اهـ. (غنية الناسك: (ص: ۳۳۷) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، قبيل: فصل فيما ليس من شرائط النيابة، ط: إدارة القرآن)

▭ البحر العميق: (۴/۲۲۵۳، ۲۲۵۷) الباب الثاني عشر: في الحج عن الغير، الفصل الأوّل في الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

▭ البحر الرائق: (۳/۶۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

(۲) والفقير الآفاقي إذا وصل إلى الميقات صار كالمكي، فيجب عليه، وإن لم يقدر على الراحلة، وينبغي أن يراد به الفقير المتنفل لنفسه ليخرج الفقير المأمور، فإنّه إذا وصل إلى الميقات لا يصير كالمكي لأنّ قدرته بقدرة غيره وهي لاتعتبر، فلايجب عليه، بخلاف المتنفل لنفسه؛ لأنّه إذا وصل إلى الميقات صار قادرًا بقدرة نفسه...... ولا تثبت الاستطاعة بالعارية والإباحة...... فلو قبل وجب عليه الحج إجماعًا. (غنية الناسك: (ص: ۱۸، ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن)

▭ البحر الرائق: (۲/۳۱۳) كتاب الحج، ط: سعيد.

▭ إرشاد الساري: (ص: ۵۶، ۵۹، ۶۰) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

حج بدل کرنے سے اپنا حج ساقط نہیں ہوگا

☆ حج بدل کے لئے کسی ایسے آدمی کو بھیجنا بہتر ہے جس نے پہلے اپنا حج کر لیا ہو، تاہم اگر کسی نے اپنا حج نہیں کیا اور دوسرے کی طرف سے حج بدل کے لئے چلا گیا تو دوسرے کا حج ہو جائے گا لیکن اپنا حج ادا نہیں ہوگا اس لئے ایسے آدمی کے لئے بعد میں اپنے حج کے لئے دوبارہ جانا فرض ہوگا۔(۱)

☆ اگر کسی مفلس آدمی نے کسی کا حج بدل کیا لیکن وہ بعد میں مالدار ہو گیا اور اس پر حج فرض ہو گیا تو اپنا حج ادا کرنے کے لئے دوبارہ جانا لازم ہوگا ورنہ اپنا حج ادا نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولا فرق بين أن يكون الحاج عن الغير قد حج عن نفسه أو كان صرورة لم يحج عن نفسه، فإنّه يجوز فى الحالتين جميعا الا أنّ الأفضل أن يكون قد حج عن نفسه...... ولأنّ الأداء عن نفسه لم يجب فى وقت معين فالوقت كما يصلح لحجه عن نفسه يصلح لحجه عن غيره، فإذا عيّنه لحجه عن غيره وقع عنه...... إلاّ أنّ الأفضل أن يكون قد حج عن نفسه؛ لأنّه بالحج عن غيره يصير تاركا اسقاط الفرض عن نفسه، فيتمكّن فى هٰذا الإحجاج ضرب كراهة. (البحر العميق: (۴/ ۲۲۶۳، ۲۲۶۷) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۳۳۷) باب الحج عن الغير، فصل فيما ليس من شرائط النيابة فى الحج، ط: إدارة القرآن.

☜ شامى: (۲/ ۶۰۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فى حج الصرورة، ط: سعيد.

☜ البحر الرائق: (۳/ ۶۹) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قبيل: باب الهدى، ط: سعيد.

☜ فتح القدير: (۳/ ۷۹) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قبيل: باب الهدى، ط: رشيديه.

☜ بدائع الصنائع: (۲/ ۲۱۳) كتاب الحج، فصل: وأمّا الّذى يرجع إلى النبات، ط: سعيد.

(۲) (ويسقط عن الآمر الفرض)...... سواء قلنا إنّه وقع عنه أو عن الآمر (ولايسقط به) بالحج عن الغير (عن المأمور فرض الحج بالإجماع، سواء أداه على الموافقة) وهو ظاهر (أو المخالفة) أى قد صار الحج له (وسواء كان عليه الحج) أى فرضًا باقيا فى ذمّته بأن حج عن غيره وهو صرورة (أو لم يكن) أى الحج فرضًا عليه أى ابتداء. (مناسک الملا على القارى: (ص: ۴۵۱) باب الحج عن الغير، فصل: فى وقوع أصل الحج عن الآمر، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة) =

☆ حج بدل کرنے سے اپنا حج ساقط نہیں ہوتا کیونکہ حج بدل دوسرے کا تھا اپنی طرف سے نہیں تھا۔(۱)

حج بدل کرنے سے حج فرض ہوتا ہے یا نہیں

اگر کسی غریب آدمی نے کسی دوسرے آدمی کا حج بدل کیا تو اس پر اپنا حج فرض نہیں ہوگا۔(۲)

ہاں اگر ایسا آدمی حج بدل کر کے آنے کے بعد مالدار بن گیا اور حج کرنے کی

= شامی: (۲/۲۰۲) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب فی الاستئجار علی الحج، ط: سعید.

البحر الرائق: (۳/۶۲) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ط: سعید.

(۱) راجع الحاشیة السابقة رقم: ۲، علی الصفحة رقم: ۷۶. (ویسقط عن الآمر الفرض)

(۲) [تنبیه] قال فی نهج النجاة لابن حمزة النقیب بعد ما ذکر کلام البحر المار : أقول : وظاهره یفید أن الصرورة الفقیر لایجب علیه الحج بدخول مکّة ، وظاهر کلام البدائع بإطلاقه الکراهة أی فی قوله : یکره الحاج الصرورة لأنّه تارک فرض الحج یفید أنّه یصیر بدخول مکّة قادرًا علی الحج عن نفسهٖ وإن کان وقته مشغولاً بالحج عن الآمر ، وهی واقعة الفتوٰی ، فلیتأمل اهـ .قلت : وقد أفتٰی بالوجوب مفتی دار السلطنة العلامة أبو السعود ، وتبعه فی سکب الأنهر ، وکذا أفتٰی به السید أحمد بادشاه ، وألف فیه رسالة ، وأفتی سید عبد الغنی النابلسی بخلافه وألف فیه رسالة ؛ لأنّه فی هٰذا العام لایمکنه الحج عن نفسهٖ ؛ لأنّ سفره بمال الآمر فیحرم عن الآمر ویحج عنه ، و فی تکلیفه بالإقامة بمکّة إلی قابل لیحج عن نفسهٖ ویترک عیاله ببلده حرج عظیم ، وکذا فی تکلیفه بالعود وهو فقیر حرج عظیم أیضًا.

وأمّا فی البدائع فإطلاقه الکراهة المنصرفة إلی التحریم یقتضی أن کلامه فی الصرورة الّذی تحقق الوجوب علیه من قبل کمایفیده ما مر عن الفتح ، نعم قدمنا أوّل الحج عن اللباب وشرحهٖ أن الفقیر الآفاقی إذا وصل إلی میقات فهو کالمکی فی أنّه إن قدر علی المشی لزمه الحج ولاینوی النفل علی زعم أنّه فقیر ؛ لأنّه ماکان واجبا علیه وهو آفاقی ، فلما صار کالمکی وجب علیه ، حتی لو نواه نفلا لزمه الحج ثانیا اهـ ، لکن هٰذا لا یدل علی أن الصرورة الفقیر کذٰلک ؛ لأنّ قدرته بقدرة غیره ، کما قلنا ، وهی غیر معتبرة . (شامی : (۲/۲۰۳ ، ۲۰۴) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، مطلب فی حج الصرورة ، ط: سعید)

غنیة الناسک : (۳۳۸) باب الحج عن الغیر ، فصل : فیما لیس من شرائط النیابة فی الحج، ط: إدارة القرآن .

استطاعت ہوگئی تو اس پر استطاعت ہونے کی وجہ سے حج فرض ہو جائے گا۔(۱)

بیت اللہ کو دیکھنے یا حج بدل کرنے کی وجہ سے حج فرض نہیں ہوگا۔(۲)

اگر یہی شخص حج بدل کر کے آنے کے بعد موت تک غریب رہا تو اس پر اپنا حج فرض نہیں ہوگا۔(۳)

حج بدل کرنے والا اگلا حج بھی کر کے واپس آیا

اگر کوئی شخص کسی کی طرف سے حج بدل کرنے کے لئے گیا اور حج بدل کرنے کے بعد وہیں پر قیام کرنے کے بعد اگلا حج کر کے واپس آیا تو واپسی کا خرچہ تو بھیجنے والے کے ذمہ ہوگا لیکن مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران جو خرچہ ہوا ہے اور دوسرے حج کے دوران جو خرچہ ہوا ہے اس کا ذمہ دار حج بدل کے لئے جانے والا آدمی خود ہوگا۔(۴)

(۱،۳) السادس: الاستطاعة، وهی القدرة علی زاد یلیق بحاله، ولو لمکی، ملکاً لابالإباحة، وعلی راحلة مختصة به لغیر مکی ومن حولها بالملک أو الإجارة. (غنیة الناسک: (ص: ۱۶) باب شرائط الحج، فصل، ط: إدارة القرآن)

الهندیة: (۱/۲۱۷) کتاب المناسک، الباب الأوّل فی تفسیر الحج الخ، ط: رشیدیه.

البحر العمیق: (۱/۳۷۷) الباب الثالث فی مناسک الحج، شرائط الحج، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة.

(۲) انظر الحاشیة السابقة رقم: ۲، فی الصفحة رقم: ۷۷. ([تنبیه] قال فی نهج النجاة)

(۴) وفی المنتقی: الحاج عن المیت إذا قضی المناسک کلها وأقام بمکّة، إن أقام خمسة عشر یومًا فصاعدًا سقطت نفقته، وینقطع حکم ذٰلک السفر، وتکون النفقة فی الانصراف مال نفسه، وإن کان أقلّ من ذٰلک فنفقته فی الانصراف فی مال المیت. (البحر العمیق: (۴/۲۳۸۰) الباب الثامن عشر فی الحج عن المیت الّذی فاته الحج فی عمره، قبل: مسائل متفرقة فی الوصایا، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

غنیة الناسک: (ص: ۳۴۴) باب الحج عن الغیر، فصل فی النفقة، ط: إدارة القرآن.

مناسک الملا علی القاری: (ص: ۶۴۲) باب الحج عن الغیر، فصل فی النفقة، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة.

فتح القدیر: (۳/۶۹) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ط: رشیدیه.

بدائع الصنائع: (۲/۲۱۵، ۲۱۶) کتاب الحج، فصل: وأمّا الّذی یرجع إلی النبات، قبیل: وأمّا بیان مایفسد الحج وبیان حکمه، ط: سعید.

حج بدل کرنے والا بھی ''حاجی'' ہے

حج بدل کرنے والے کو بھی ''حاجی'' کہنا صحیح ہے، البتہ حج بدل کرنے کی وجہ سے اپنا فرض حج ساقط نہیں ہوگا جب تک کہ اپنا حج خود نہیں کرے گا۔(۱)

حج بدل کرنے والا بیمار ہوگیا

☆اگر حج بدل کرنے والا حج ادا کرنے سے پہلے ایسا بیمار یا معذور ہوگیا کہ از خود حج ادا کرنے کی طاقت وقدرت نہیں رہی، تو ایسی صورت میں اگر حج بدل کرانے والے نے اس طرح اجازت دے دی تھی کہ ''میری طرف سے جس طرح چاہو حج کردینا'' تو اس اجازت کی صورت میں حج بدل کرنے والا چاہے خود کرے یا دوسرے سے کروالے دونوں طرح درست ہوگا، اسی طرح وہ مریض یا معذور کسی دوسرے آدمی کو اسی جگہ سے حج بدل کرنے کے لئے اپنا وکیل بنا سکتا ہے، اور اگر اس طرح عام اجازت نہیں دی تھی تو حج بدل کرانے والے کو فون وغیرہ کے ذریعہ اپنی معذوری یا بیماری کی اطلاع کر کے اجازت حاصل کر کے دوسرے آدمی کو اسی جگہ سے اپنا نائب بنا کر حج بدل کرا سکتا ہے۔(۲)

---

(۱) راجع الحاشية السابقة رقم: ۲، فی الصفحة رقم: ۷۶. (ويسقط عن الآمر الفرض)

(۲) العاشر: أن يحج المأمور بنفسه، فلو مرض المأمور فی الطريق أو عرض له مانع آخر، كالحبس ونحوه، فدفع المال إلى غيره، فحج، لايجوز عن الميت، ولا عن وصيه، والحاج الأوّل والثانی ضامنان، إلّا إذا أذن له بذٰلک، بأن قال له الميت وقت الدفع، أو وصيه إن لم يعينه الميت: ''اصنع ما شئت''، كان له أن يدفع المال إلى غيره، مرض أو لم يمرض؛ لأنّه صار وكيلاً مطلقا. (غنية الناسک: (ص: ۳۲۹) باب الحج عن الغير، فصل فی شرائط النيابة فی الحج الفرض، العاشر، ط: إدارة القرآن)

🗀 مناسک الملا على القاری: (ص: ۶۲۵) باب الحج عن الغير، فصل فی شرائط جواز الإحجاج، الحادی عشر، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.

🗀 الدر المختار مع رد المحتار: (۲/۶۰۰، ۶۰۴) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

🗀 فتح القدير: (۳/۷۰) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قبيل: (قوله: ومن أمره رجلان الخ) ط: رشيديه.

🗀 الهندية: (۱/۲۶۰) كتاب المناسک، الباب الخامس عشر فی الوصية بالحج، ط: رشيديه.

☆حج بدل کرانے والے کو چاہیے کہ حج بدل کرنے والے کو ہر قسم کا اختیار دیدے تاکہ حساب، خرچہ، قربانی، تمتع یا کوئی حادثہ یا بیماری یا عذر وغیرہ کے سلسلہ میں مزید اجازت کی ضرورت پیش نہ آئے اور حج بدل کرنے والے کے لیے بھی ضروری ہے کہ انتہائی ایمانداری اور دیانت داری کا ثبوت دے، اور یہ خیال رکھے کہ اللہ تعالی سب کچھ دیکھ رہا ہے۔(۱)

حج بدل کرنے والا حج آمر کی طرف سے نیت کر کے کرے

حج بدل کرنے والے پر ضروری ہے کہ حج کا احرام باندھتے وقت اس آدمی کی طرف سے نیت کرے جس کی طرف سے حج بدل کے لئے جارہا ہے، اگر حج کا احرام باندھتے وقت اس آدمی کی طرف سے حج بدل کرنے کی نیت نہیں کریگا تو حج بدل ادا نہیں ہوگا، اور ضمان لازم ہوگا، کیونکہ اس نے حج بدل کے لئے پیسہ لے کر حج بدل

---

(۱) وفی شرح الکنز للزیلعی: المأمور بالحج له أن ینفق علی نفسهٖ بالمعروف ذاهبا وآیبا من غیر تبذیر ولاتقتیر فی طعامه و شرابهٖ...... وما فضل یرده علی ورثته أو وصیه الا إذا تبرّع به الوارث أوأوصٰی له المیت، ولیس له أن یدعو أحدا إلی طعامه، ولا یتصدق به...... ولایعطی أجرة الحلاق الحلاف منه إلّا أن یوسع علیه المیت أو الوارث...... وقال الشیخ الإمام أبوبکر محمد بن الفضل: إذا أمر غیره أن یحج عنه ینبغی أن یفوّض الأمر إلی المأمور، فیقول: حج عنی بهٰذا المال کیف شئت، إن شئت حجة، وإن شئت فاقرن، والباقی من المال منی لک وصیة کیلا یضیق الأمر علی الحاج، ولایجب علیه رد ما فضل إلی الورثة. (البحر العمیق: (۴/۲۳۷۷، ۲۳۸۱) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر، الفصل الثانی: الحج عن المیت الّذی فاته الحج فی عمره، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

▭ غنیة الناسک: (ص: ۳۴۲، ۳۴۳) باب الحج عن الغیر، فصل فی النفقة، ط: إدارة القرآن.

▭ وفیه أیضًا: (ص: ۳۲۹) باب الحج عن الغیر، فصل فی شرائط النیابة فی الحج الفرض، العاشر، ط: إدارة القرآن.

▭ وإذا أراد أن یکون ما فضل للمأمور من الثیاب والنفقة، یقول له: وکلتک أن تهب الفضل من نفسک وتقبضه لنفسک، فإن کان علی موت قال: والباقی منی لک وصیة. (فتح القدیر: (۳/ ۷۰) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، قبل: (قوله: ومن أمره رجلان الخ)، ط: رشیدیه.

نہیں کیا۔(۱)

حج بدل کرنے والا دوسرے کو بھیج سکتا ہے یا نہیں

اگر حج بدل کرانے والے نے حج بدل کرنے والے کو اس قسم کی اجازت دیدی ہے کہ چاہے تم حج بدل پر چلے جاؤ، چاہے تم کسی کو اپنی جگہ بھیج دو، تو وہ شخص دوسرے کو بھیج سکتا ہے، اور اگر یہ اجازت نہیں تھی تو رقم لینے والے کو خود جانا ضروری ہے، خود جائے یا رقم واپس کردے۔(۲)

حج بدل کرنے والا دیانت داری سے کام کرے

حج بدل کرنے والے کو چاہیے کہ انتہائی ایمانداری اور دیانت داری کا ثبوت

---

(۱) السادس: نية الحج عن المحجوج عنه عند الإحرام أو تعيينه قبل الشروع في الأعمال، فلو قال بلسانه: أحرمت عن فلان، أو لبيك حجة عن فلان، فهو أفضل، وإلاّ تكفي نية القلب، ولو نسي اسمه فنوى عن الآمر صح، ولو أطلق النيّة عن ذكر المحجوج عنه، فله أن يعينه قبل الشروع في الأعمال، وإن لم يعينه حتى شرع في الأعمال، تعذر التعيين، وتحققت المخالفة، فيقع الحج عنه، وعليه الضمان. (غنية الناسک: (ص: ۳۲۵) باب الحج عن الغير، فصل: في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

▭ مناسک الملا علی القاری: (ص: ۶۲۲) باب الحج عن الغير، فصل: في شرائط جواز الإحجاج، التاسع، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ الدر المختار مع رد المحتار: (۲/۵۹۸، ۵۹۹) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

(۲) العاشر: أن يحج المأمور بنفسه، فلو مرض المأمور في الطريق أو عرض له مانع آخر، كالحبس ونحوه، فدفع المال إلى غيره، فحج، لايجوز عن الميت، ولا عن وصيه، والحاج الأوّل والثاني ضامنان، إلّا إذا أذن له بذٰلک، بأن قال له الميت وقت الدفع، أو وصية إن لم يعينه الميت: "اصنع ما شئت"، كان له أن يدفع المال إلى غيره، مرض أو لم يمرض؛ لأنّه صار وكيلاً مطلقا. وينبغي للوصي أن يأذن له في أن يحج غيره إذا مرض، كذا في "الهندية" عن "السراج". (غنية الناسک: (ص: ۳۲۹) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، العاشر، ط: إدارة القرآن)

▭ مناسک الملا علی القاری: (ص: ۶۲۵) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط جواز الإحجاج، الحادي عشر، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ الدر المختار مع رد المحتار: (۲/۶۰۰) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

دے، اور یہ خیال رکھے کہ اللہ تعالی سب کچھ دیکھ رہا ہے۔(۱)

حج بدل کرنے والا راستہ میں فوت ہوگیا

اگر حج بدل کرنے والا راستہ میں فوت ہوگیا، اور مکہ مکرمہ تک پہنچ نہ سکا تو اس صورت میں حج بدل کے لئے بھیجنے والے کا حج ادا نہیں ہوا، اگر حج بدل کے لئے بھیجنے والے کے ذمہ حج فرض ہے اور وہ بدستور حج کرنے پر قادر نہیں ہے تو کسی دوسرے آدمی کو بھیج کر حج بدل کرانا لازم ہوگا۔(۲)

حج بدل کرنے والا کونسا حج کرے

☆ حج بدل کرنے والوں کو حج افراد کرنا چاہیے، یعنی وطن سے جاتے ہوئے صرف حج کا احرام باندھنا چاہیے اور دس ذی الحجہ کی رمی تک اس احرام میں رہنا

---

(۱) هی مایکفی الحاج المأمور لذهابه وإيابه إلى بلد الميت منفقا على نفسه بالمعروف من غير تبذير ولا تقتير الخ. (غنية الناسک : (ص: ۳۴۲) باب الحج عن الغير ، فصل فی النفقة ، ط: إدارة القرآن)

☐ مناسک الملا علی القاری : (ص: ۶۴۳ ، ۶۴۴) باب الحج عن الغير ، فصل فی النفقة ، المکتبة الإمدادية مکّة المکرّمة .

☐ البحر العميق : (۲۳۷۷/۴) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغير ، الفصل الثانی : الحج عن الميت الّذی فاته الحج فی عمر ،ط : مؤسّسة الريّان المکتبة المکيّة .

☐ قال اللّٰه تعالیٰ : ﴿ وما تکون فی شأنٍ وما تتلوا منه من قرآن وّلا تعملون من عملٍ إلّا کنّا عليکم شهيدًا إذ تفيضون فيه ، وما يعزب عن رّبّک من مّثقال ذرّة فی الأرض ولا فی السّماء ولا أصغر من ذٰلک ولا أکبر إلّا فی کتٰبٍ مّبينٍ ﴾ (يونس : ۶۱)

(۲) فالحاصل أنّ الآمر إمّا أن يکون حيا وقت الإحجاج أو ميتا فإن کان حيا ومات المأمور فی الطريق فإنّه يحج إنسانا آخر من منزله علی کل حال ؛ لأنّه حیٌّ يرجع إليه . (البحر الرائق : (۶۶/۳) کتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، (قوله: فإن مات فی طريقه الخ) ط: سعيد)

☐ غنية الناسک : (ص: ۳۳۱) باب الحج عن الغير ، فصل فی شرائط النيابة فی الحج الفرض ، الحادی عشر ، قبيل : الثانی عشر ، ط: إدارة القرآن .

چاہیے۔(۱)

☆حج بدل کے لئے بھیجنے والے کی اجازت سے حج بدل میں حج تمتع اور حج قران کرنا بھی جائز ہے۔(۲)

---

(۱) ففی الخانية: قال الشيخ الإمام أبوبكر محمد بن الفضل: إذا أمر غيره أن يحج عنه ينبغي أن يفوض الأمر إلى المأمور، فيقول: حج عنى بهٰذا المال كيف شئت، إن شئت حجة، وإن شئت حجة و عمرة...... وقوله: وإن شئت حجة و عمرة بتقديم الحجة، كما فى النسخ الصحيحة، بأن يحج أولا عنه، ثم يأتى بعمرة له أيضًا، فيكون إفرادًا بهما. (غنية الناسک: (ص: ۳۴۳) باب الحج عن الغير، فصل فى النفقة، ط: إدارة القرآن)

الفتاوىٰ الخانية على هامش الهندية: (۱/۳۰۷) كتاب الحج، فصل فى الهج عن الميت، ط: رشيديه.

البحر العميق : (۴/ ۲۳۸۱) الباب الثامن عشر : فى الحج عن الغير ، الفصل الثانى : الحج عن الميت الّذى فاته الحج فى عمره ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة .

(۲) (وينبغى للآمر أن يفوض الأمر إلى المأمور، فيقول: حج عنى) أى بهٰذا (كيف شئت مفردا أو قارنا أو متمتّعا) فيه أن هٰذا القيد سهو ظاهر، قال المحشى تحته فى إرشاد السارى: قوله (فيه أن هٰذا القيد سهو ظاهر): قال القاضى عيد فى "شرحه" لهٰذا الكتاب: ولا يخفىٰ أن هٰذا سهو منه (أى من القارى)؛ لأنّ الميت لو أمره بالتمتّع فتمتّع المأمور صحَّ، ولايكون مخالفا بلاخلاف بين الأئمة الأسلاف، فتدبّر اهـ كذا فى الحباب. (مناسک الملا على القارى: (ص: ۶۴۷) باب الحج عن الغير، فصل فى النفقة، المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

وأراد بالقران دم الجمع بين النسكين قرانا كان أو تمتّعا، كما صرّح به فى غاية البيان، لكن بالإذن المتقدم. (البحر الرائق: (۳/۶۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، تحت قوله: (ودم الإحصار على الآمر الخ)، ط :سعيد)

الرابع عشر: عدم المخالفة، فلو أمره بالإفراد فقرن أو تمتّع ولو للميت لم يقع عنه و يضمن النفقة كما سيأتى. (شامى: (۲/۶۰۰) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: شروط الحج عن الغير عشرون، ط: سعيد)

(ودم القران) والتمتّع (والجنايه على الحاج) إن أذن له الآمر بالقران والتمتّع وإلّا فيصير مخالفا فيضمن. (الد المخار مع رد المحتار: (۲/ ۶۱۱) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد)

جواہرالفقہ میں ہے: اگر چہ من حیث الدلیل رجحان اس کا معلوم ہوتا ہے کہ حج بدل میں آمر کی اجازت سے قران اور تمتع دونوں جائز ہوں، اور فقہاء متأخرین میں صاحب لباب اور اس کے حاشیہ ''حُباب'' وغیرہ میں اسی کو اختیار کیا گیا ہے، مگر ملاعلی قاری اور حضرت گنگوہی قدس اللہ سرہٗ کا فتوٰی اس سے مختلف ہے، وہ تمتع کو باذن آمر بھی جائز قرار نہیں دیتے، معاملہ ادائے فرض کا نازک ہے اس لئے احتیاط لازم ہے، جہاں تک ممکن ہو حج بدل میں افراد یا قران کیا جائے، =

اگر بھیجنے والا قربانی کی قیمت ادا کردے تو بہتر ورنہ اپنے پاس سے قربانی کرنی ہوگی۔(۱)

موجودہ زمانہ میں عرف کے اعتبار سے حج کے لئے بھیجنے والے کی طرف سے تمتع ،قران اورقربانی کی اجازت ثابت ہے، اس لئے واضح طور پر اجازت لینا ضروری نہیں، تاہم صراحۃً اجازت لے لینا زیادہ بہتر ہے۔(۲)

☆حج بدل میں جانے والا شخص بھیجنے والے سے ہرقسم کے حج کے احرام کی اجازت لے لے تاکہ وقت اورحالات کے اعتبار سے جوحج مناسب معلوم ہو،اس کا احرام باندھ لے۔(۳)

= تمتع نہ کریں،لیکن اس زمانے میں حج وعمرہ کرنے میں عام آدمی آزادنہیں کہ جب اورجس وقت چاہیں جاسکیں اورطول احرام سے بچنے کے لئے ایام حج کے بالکل قریب سفرکریں، ہرطرف حکومتوں کی پابندیاں شدید ہیں،اس لئے اگرکسی حج بدل کرنے والےکووقت سے زیادہ پہلے جانے کی مجبوری ہواوراحرام طویل میں واجبات احرام کی پابندی مشکل نظرآئے تواس کے لئے تمتع کرلینے کی بھی گنجائش ہے، واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم۔(جواہرالفقہ :(۵۱۶/۱) منہج الخیرفی الحج عن الغیر ، (حج بدل اوراس کےاحکام)حج بدل میں قران اورتمتع)،(خلاصۂ فتاویٰ:(ص:۲۲)ط: مکتبہ دارالعلوم)

(۱) (قوله: ودم الإحصار على الآمر ودم القران و دم الجناية على المأمور)...... وإنّما وجب دم القران على المأمور باعتبار أنّه وجب شكرا لما وفقه اللّٰه تعالىٰ من الجمع بين النسكين، والمأمور هو المختص بهٰذه النعمة؛ لأنّ حقيقة الفعل منه وإن كان الحج يقع عن الآمر؛ لأنّه وقوع شرعي و وجوب دم الشكر مسبب عن الفعل الحقيقي الصادر من المأمور...... وأراد بالقران دم الجمع بين النسكين قرانا كان أو تمتّعا كما صرّح به في غاية البيان، لكن بالإذن المتقدّم. (البحر الرائق: (۶۵/۳، ۶۶) كتاب الحج، باب الحج عن الغير. (الدر المختار مع رد المحتار: (۶۱۱/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قوله: (و دم القران) الخ، ط: سعيد)
🗀 غنية الناسک : (ص: ۳۴۵) باب الحج عن الغير ، فصل في النفقة ، ط: إدارة القرآن.

(۲) انظر الحاشية السابقة رقم، ۱، ۲. على الصفحة رقم: ۸۳.

(۳) وينبغي للآمر أن يفوض الأمر إلى المأمور، فيقول: حج عني كيف شئت مفردا أو قارنا زاد في "اللباب": أو متمتّعا...... ففي الخانية: قال الشيخ الإمام أبوبكر محمد بن الفضل: إذا أمر غيره أن يحج عنه ينبغي أن يفوّض الأمر إلى المأمور فيقول: حج عني بهٰذا المال كيف شئت إن شئت حجة، وإن شئت حجة و عمرة، وإن شئت قارنا والباقي من المال مني لک وصية، كي لايضيق الأمر على الحاج، ولايجب عليه رد ما فضل إلى الورثة اهـ. (غنية الناسک: (ص: ۳۴۳) باب الحج عن الغير، فصل في النفقة، ط: إدارة القرآن) =

حج بدل کرنے والا کیسا ہونا چاہیے

حج بدل کرنے والا دیندار اور قابل اعتماد ہونا چاہیے، اور حج بدل کے مسائل سے واقف بھی ہونا چاہیے، بلکہ عالم ہو تو زیادہ بہتر ہے، اور پہلے سے حج کیا ہوا ہونا چاہیے۔(۱)

حج بدل کرنے والا معذور ہوگیا

''حج بدل کرنے والا بیمار ہوگیا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۷۹)

حج بدل کرنے والا وقوف عرفہ کے بعد فوت ہوگیا

اگر میت کی طرف سے حج بدل کرنے والا وقوف عرفہ کے بعد مر گیا تو میت کا

= الفتاوٰی الخانية على هامش الهندية: (۱/۳۰۷) كتاب الحج، فصل فى الحج عن الميت، ط: رشيديه.

البحر العميق: (۴/۲۳۸۱، ۲۳۸۲) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الثانى: الحج عن الميت الّذى فاته الحج فى عمره، ط؛ مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

(۱) والأفضل للإنسان إذا أراد أن يحج رجلاً عن نفسه أن يحج رجلاً قد حج عن نفسه ومع هٰذا لو أحج رجلاً لم يحج عن نفسه حجة الإسلام يجوز عندنا وسقط الحج عن الآمر كذا فى المحيط، وفى الكرمانى: الأفضل أن يكون عالما بطريق الحج وأفعاله ويكون حرا عاقلا بالغا، كذا فى غاية السروجى شرح الهداية. (الهندية: (۱/۲۵۷) كتاب المناسک، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير، ط: رشيديه)

الدر المختار مع رد المحتار: (۲/۶۰۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فى الحج الصرورة، ط: سعيد.

مناسک الملا على القارى: (ص: ۶۳۷) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط جواز الإحجاج، قبيل: فصل: لو أوصٰى بالحج الخ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.

غنية الناسک: (ص: ۳۳۷، ۳۳۸) باب الحج عن الغير، فصل فيما ليس من شرائط النيابة، ط: إدارة القرآن.

البحر الرائق: (۳/۶۹) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

حج ہو جائے گا۔(۱)

حج بدل کرنے والے سے غلطی ہو گئی

اگر حج بدل کرنے والے سے کوئی کام ایسا سرزد ہو جائے جو حج کو فاسد کردے اور یہ کام عرفہ کے وقوف سے پہلے سرزد ہوا ہو، تو حج کے اخراجات کی واپسی کی ذمہ داری حج بدل کرنے والے پر عائد ہو گی۔(۲) لیکن اگر وقوف عرفہ کے بعد ایسا امر سرزد ہوا تو حج کے اخراجات واپس کرنا لازم نہیں ہو گا، کیونکہ حج کا سب سے بڑا رکن وقوف عرفہ ادا ہو گیا ہے۔(۳) تاہم تمام غلطیوں کا کفارہ حج بدل کرنے

(۱) أمّا لو مات بعد الوقوف قبل طواف الزيارة جاز عن الآمر ؛ لأنّه أدّى الركن الأعظم . (غنية الناسک: (ص: ۳۴۶) باب الحج عن الغير ، فصل فى النفقة ، ط:إدارة القرآن)

الهندية: (۱/ ۲۶۰) كتاب المناسک، الباب الخامس عشر فى الوصية بالحج، ط: رشيديه.

شامى: (۲/ ۶۰۴) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فى الحج الصرورة، ط: سعيد.

(۲) السادس عشر: أن لا يفسد حجه، فلو أفسده صار مخالفا، ويضمن ماأنفقه فى الطريق، ويرد ما بقى وعليه قضاء الفاسد بمال نفسه، ولايسقط به حج الميت. (غنية الناسک: (ص: ۳۳۴) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن)

(الثانى عشر : أن لايفسد حجه فلو أفسده) أى حجه بالجماع قبل الوقوف (لم يقع عنه) أى عن الآمر ، ويكون ضامنا لما أنفق من مال الميت ؛ لأنّه مخالفا ، وعليه المضى فى الحجة الفاسدة ، والدم فى ماله لا فى مال الميت ، كسائر دماء الجنايات ، يجب عليه القضاء ، ولايسقط حج الميت الخ . (مناسک الملا على القارى : (ص: ۲۲۵) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

(۳) ولو رجع إلى منزله بعد الوقوف قبل طواف الزيارة لا يضمن النفقة غير أنّه حرام على النساء، ويعود بنفقة نفسه ، ويقضى ما بقى عليه ؛ لأنّه جان فى هٰذه الصورة ، أمّا لو مات بعد الوقوف قبل طواف الزيارة جاز عن الآمر؛ لأنّه أدى الركن الأعظم . (غنية الناسک : (ص:۳۴۶) باب الحج عن الغير ، فصل فى النفقة ، ط: إدارة القرآن)

وإن جامع المأمور بالحج بعد الوقوف لم يفسد حجه، ولم يضمن النفقة؛ لأنّ مقصود الآمر الحج الصحيح وقد حصل، وعلى المأمور الدم فى ماله، كذا فى الهداية. (البحر العميق: (۴/ ۲۳۴۲) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل: فى الحج عن الحى العاجز، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

فتح القدير: (۳/ ۷۴) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، تحت (قوله: ودم الإحصار الخ) ط: رشيديه.

والے پر ہوگا، کیونکہ اس کا سبب وہ خود ہے۔(۱)

البتہ احصار یعنی حج سے روکے جانے کی قربانی حج کرانے والے پر ہے، کیونکہ احصار میں یعنی احرام باندھنے کے بعد حج سے روکے جانے پر حج بدل کرنے والے کو کچھ اختیار نہ تھا بلکہ وہ مجبور تھا اس لئے یہ دم حج بدل کرانے والے پر ہے۔(۲)

حج بدل کرنے والے کا خلاف ورزی کرنا

حج بدل کرنے والے پر لازم ہے کہ حج بدل کرانے والے کی ہدایات کے

---

(۱) ونوع يجب جزاء على جنايته : كدم الجماع ، وجزاء الصيد ، والحلق ، واللبس ، والطيب ، ومجاوزة الميقات بغير إحرام ، فذٰلک على المأمور أيضًا بلاخلاف ؛ لأنّه دم جناية ، وهو الجانى عن اختيار فعليه جزاؤه . (البحر العميق : (۲۳۴۱/۴) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل : فى الحج عن الحى العاجز ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

فتح القدير : (۷۴/۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، تحت (قوله: ودم الإحصار الخ) ط: رشيديه.

(غنية الناسک : (ص: ۳۴۶) باب الحج عن الغير ، فصل فى النفقة ، ط: إدارة القرآن)

شامى: (۲/۶۱۱) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، (قوله: وضمن النفقة الخ)، ط: سعيد.

(۲) والحاصل: أن جميع الدماء المتعلقة بالإحرام فى مال الحج الا دم الإحصار خاصة فإنّه فى مال المحجوج عنه كذا ذكر القدورى فى شرحه مختصر الكرخى...... ولم يذكر الإختلاف، وكذا ذكر القاضى فى شرحه مختصر الطحاوى ولم يذكر الخلاف...... وأمّا دم الإحصار فلأنّ المحجوج عنه هو الّذى أدخله فى هٰذه العهدة ، فكان من جنس النفقة والمؤنة، وذٰلک عليه، كذا هٰذا. (بدائع الصنائع: (۲/۲۱۵) كتاب الحج، فصل: وأمّا يرجع إلى النبات ، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد المحتار : (۲/۶۱۰) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب العمل على القياس دون الاستحسان هنا ، ط: سعيد .

البحر العميق : (۲۳۴۲/۴ ، ۲۳۴۵) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير ، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة .

البحر الرائق : (۶۵/۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

فتح القدير : (۷۳/۳ ، ۷۴) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: رشيديه .

غنية الناسک : (ص: ۳۴۵) باب الحج عن الغير ، فصل فى النفقة ،ط : إدارة القرآن .

مناسک الملا على القارى : (ص: ۶۵۰) باب الحج عن الغير ، فصل فى جميع الدماء المتعلقة ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

خلاف کوئی کام نہ کرے، اگر خلاف کرے گا تو اس کا حج بدل ادا نہیں ہوگا، بلکہ مشہور قول کے مطابق یہ حج خود حج بدل کرنے والے کی طرف سے نفلی ہوگا، اور حج بدل کرانے والے سے جتنی رقم لی ہے وہ واپس کرنا لازم ہوگا، اگر حج بدل پر جانے والے کے پاس بعد میں اتنا مال جمع ہوگا جو حج کے لئے کافی ہو، اور باقی شرائط بھی ہوں تو اس کو اپنا فرض حج دوبارہ کرنا ہوگا۔(۱)

---

(۱) (قوله : ومن حج عن آمريه ضمن النفقة) ؛ لأنّ كل واحد منهما أمره بأن يخلص النفقة له من غير اشتراک ولا يمكنه ايقاعه عن أحدهما لعدم الاولوية ، فيقع عن المأمور نفلا ، ولا يجزئه عن حجة الإسلام ، ويضمن النفقة ان أنفق من مالهما ؛ لأنّ صرف نفقة الآمر إلى حج نفسه. (البحر الرائق : (۶۲/۳ ، ۶۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد)

ولو أمره بالحج فقرن معه عمرة لنفسه لايجوز، ويضمن اتفاقًا...... ولا اشكال أنّه إذا بدأ بعمرة لنفسه يضمن للمخالفة ، ولا تقع الحج عن حجة الإسلام عن نفسه؛ لأنّها أقلّ مايقع باطلاق النية، وهو قد صرفها عنه فى النية ، وفيه نظر. (فتح القدير: (۷۳/۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، تحت: (قوله: وكذا إذا أمره واحد بأن يحج عنه والآخر ان يعتمر عنه الخ، ط: رشيديه)

(ولو أمره بالحج فاعتمر ضمن) أى لأنّه مخالف حيث صرف سفر الحج إلى العمرة، سواء نوى العمرة للآمر أو لغيره، وهٰذا معنى قوله فى "الكبير": ولو بدأ بالعمرة لنفسه ثم بالحج للميت صار مخالفا و ضمن، ولا تقع الحجة عن حجة الإسلام عن نفسه؛ لأنّها أقلّ ما تقع بإطلاق النية وهو قد صرفها عنه فى النية، قال ابن الهمام: "فيه نظر" لكن فى نظره نظر. (مناسک الملا على القارى: (ص: ۲۲۷) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط جواز الإحجاج، الثالث عشر، ط: إدارة القرآن)

وإذا تحققت المخالفة بمجرد الإحرام، أو بالشروع أنّها وقعت نفلا، ولاتجزئه عن حجة الإسلام؛ لأنّها أقل ما تقع بإطلاق النية، وهو قد صرفها عنه فى النية، لكن قال فى رد المحتار: والظاهر أنّها تجزئ عن حجة الإسلام؛ لأنّ المأمور وإن صرفها عن نفسه بجعلها للآمرين أو لأحدهما، لكن لما تحققت المخالفة، بطل ذٰلک الصرف، وإلا لم تقع عن نفسه أصلاً، فيكون حينئذٍ كما لو أحرم عن نفسه إبتداءً، ولم ينو النفل، فتقع عن حجة الإسلام، وقد نص الباقانى فى شرح "المتقى" و تبعه الشارح أى صاحب "الدر" فى شرحه عليه أيضًا بأنّه يخرج بها عن حجة الإسلام اهـ.

وأيضًا قال فى "الفتح" فيما لو أمره بالحج، فقرن معه عمرة لنفسه لايجوز، ويضمن اتفاقًا، ثم قال: ولاتقع عن حجة الإسلام عن نفسه لأنّها أقل من تقع بإطلاق النية، وقد صرفها عنه فى النية وفيه نظر اهـ. والظاهر أن وجه النظر ما قررناه انتهيى. (غنية الناسک: (ص: ۳۲۶، ۳۲۷) باب الحج عن الغير، فصل: فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، السابع: إدارة القرآن) =

حج بدل کرنے والے کے پاس رقم بچ جائے

اگر حج بدل کرنے والے کے پاس کچھ رقم بچ گئی تو وہ واپس کر دینا ضروری ہے ہاں اگر حج بدل کے لئے پیسہ دینے والا یہ اجازت اور اختیار دیدے کہ زائد رقم خود رکھ لینا تو واپس کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، یا حج کرانے والا یا وارث ثواب کی نیت سے زائد رقم چھوڑ دیں تو رکھنا جائز ہوگا اور واپس کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

حج بدل کرنے والے کے پاس رقم کم ہو جائے

حج بدل کرنے والے کو حج بدل کرنے کے لئے جو رقم دی گئی ہے اگر وہ کم پڑ جائے اور خرچ کرنے کے لئے رقم نہ رہے اور وہ اپنے پاس سے یا کسی سے قرض لے کر خرچہ کر کے آ گیا تو یہ دیکھنا ہے کہ حج کے سفر میں زیادہ خرچ بھیجنے والے کے مال سے ہوا ہے یا حج بدل کرنے والے کی رقم سے، اگر بھیجنے والے کے پیسے سے زیادہ خرچہ ہوئے ہیں تو حج بدل صحیح ہو جائے گا، اور اگر حج بدل کرنے والے کی رقم سے زیادہ خرچہ ہوا ہے تو حج بدل صحیح نہیں ہوا، بلکہ وہ حج خود کرنے والے کی طرف سے ہوگا، ہاں اگر حج بدل کے لئے بھیجنے والے نے اس کو اپنے پاس سے یا قرض لے کر

= ▭ رد المحتار علی الدر المختار: (۲/۶۰۷، ۶۰۸) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب العمل علی القیاس دون الاستحسان هنا، قوله: (ومن حج عن) کل من (آمریه الخ) ط: سعید.

(۱) وعلیه رد ما فضل من الزاد، والأمتعة علی الورثة، أو الوصی کثیرًا کان أو یسیرًا، وإن کان شرطه لنفسه فشرطه باطل، ویتعین الرد الا أن یتبرّع به الورثة وهم من أهل التبرع، أو قال له الآمر وقت الدفع؛ وکلتک أن تهب الفضل من نفسک، وتقبضه لنفسک، فیهبه من نفسه، فإن کان علی موت قال: والباقی منی لک وصیة. (غنیة الناسک: (ص: ۳۴۴) باب الحج عن الغیر، فصل فی النفقة، ط:إدارة القرآن)

▭ البحر الرائق: (۳/۶۴) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، تحت (قوله: ومن حج عن آمریه ضمن النفقة)، ط: سعید.

▭ شامی: (۲/۶۱۲، ۶۱۳) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، فروع: قبیل: باب الهدی، ط: سعید.

▭ البحر العمیق: (۴/۲۳۸۱) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر، الفصل الثانی الحج عن المیت الّذی فاته الحج فی عمره، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة.

خرچ کرنے کی اجازت دیدی تھی کہ اگر خرچ کم پڑے تو اپنے پاس سے یا کسی سے قرض لے کر خرچ کر لینا میں بعد میں دیدونگا، تو اس صورت میں بھیجنے والے کی دی ہوئی رقم کم پڑے یا زیادہ دونوں صورتوں میں حج بدل ہو جائے گا۔

اور اگر حج بدل کے لئے بھیجنے والے نے رقم کم پڑنے کی صورت میں اپنے پاس سے یا کسی سے قرض لے کر خرچ کرنے کی اجازت نہیں دی تھی، اور زیادہ خرچہ حج بدل کرنے والے کے پیسے سے ہوا تو حج بدل نہیں ہوگا۔(۱)

---

(۱) وقال فی المبسوط: رجل دفع إلی رجل مالایحج به عن المیت، فلم یبلغ مال المیت النفقة، فأنفق المدفوع إلیه من ماله و مال المیت، فإن کان أکثر النفقة من مال المیت، وکان ماله بحیث یبلغ الکراء و عامة النفقة، فهو جائز، وإلا فهو ضامن یرده، ویحج من حیث یبلغ؛ لأنّ المعتبر فی الحج عن الغیر الاتفاق من ماله فی الطریق، والأکثر له حکم الکل، و التحرز عن القلیل غیر ممکن، فاعتبرنا الأکثر، فقال: إذا کان أکثر النفقة من مال المیت صار کأنّ الکل من مال المیت، وإن کان أکثر النفقة من مال نفسه، صار کأنّ جمیع نفقته من مال نفسه، فیکون الحج عنه، ویضمن ماأنفق من مال المیت؛ لأنّه مخالف لأمره. (البحر العمیق: (۲۲۵۴/۴، ۲۲۵۵) الباب الثامن عشر: فی الحج عن الغیر، الفصل الأوّل فی الحج عن الحی العاجز، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

☜ وفیه أیضًا: وفی منسک الکرمانی: وإذا دفع المال إلی المجهز لیحج عن المیت، وقد انتقص عن نفقة الطریق، ولم یبلغ مال المیت النفقة فاستدان دینًا، أو أنفق من مال نفسه ینظر إن کان معظم النفقة وأکثرها من مال المیت، وکان یبلغ الکراء أو عامة النفقة فهو جائز، ویقع الحج عن المیت، وإلّا فهو ضامن، ولایقع الحج عن المیت بل عن الحاج، فجعل الفاصل بینهما الأکثر لما عرف أنّ للأکثر حکم الکل. (البحر العمیق: (۲۳۵۴/۴) الباب الثامن عشر: فی الحج عن الغیر، الفصل الثانی: الحج عن المیت الّذی فاته الحج فی عمره، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

☜ وإذا قال الوصی للحاج : إن فنی المال فاستقرض وعلی قضاء الدین ، فهو جائز . (غنیة الناسک : (ص: ۳۴۶ ، ۳۴۷) باب الحج عن الغیر ، فصل فی النفقة ، ط: إدارة القرآن)

☜ وانظر فیه أیضًا : (ص: ۳۲۳) باب الحج عن الغیر ، الخامس ، فصل فی شرائط النیابة فی الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن.

☜ الهندیة: (۲۶۰/۱) کتاب المناسک، الباب الخامس عشر فی الوصیة بالحج، ط: رشیدیه.

☜ الفتاوٰی الخانیة علی هامش الهندیة : (۳۱۱/۱) کتاب الحج ، فصل فی الحج عن المیت، قبیل: فصل: فی محظورات الحرم، ط: رشیدیه.

☜ مناسک الملا علی قاری: (ص: ۶۱۶ ، ۶۱۷) باب الحج عن الغیر ، فصل فی شرائط جواز الإحجاج ، السادس ، ط:الإمدادیة مکّة المکرّمة .

حج بدل کرنے والے نے دو احرام کی نیت کر لی

☆حج بدل صحیح ہونے کے لئے حج کرانے والے کی طرف سے ایک ہی احرام باندھنا ضروری ہے اگر بدل کرنے والے نے ایک احرام حج بدل کا اور دوسرا احرام اپنے حج کا باندھا یعنی ایک ساتھ دونوں حج کی ایک احرام میں نیت کر لی، تو اس طرح دونوں میں سے کسی کا بھی حج نہ ہوگا، ہاں اگر اعمال شروع کرنے سے پہلے اپنے حج کے احرام کی نیت ختم کر دے، اور صرف حج بدل کرانے والے کی طرف سے نیت کر لے تو حج بدل ادا ہو جائے گا، یا حج کے اعمال شروع کرنے سے حج بدل کی نیت ختم کر کے صرف اپنے حج کی نیت کرے تو اپنا حج ادا ہو جائے گا حج بدل ادا نہیں ہوگا۔(۱) اور حج بدل کرنے کے لئے جتنی رقم لی ہے وہ سب واپس کرنا

---

(۱) (الرابع عشر : أن يحرم بحجة واحدة) الظاهر أن هذا داخل فيما قبله من شرط عدم المخالفة (فلو أهل بحجتين : إحداهما عن نفسه والأخرىٰ عن الآمر) وكذا الأمر بالعكس (لم يجز) فإنّه مخالف (فلو رفض الّتي عن نفسه جاز) أى انقلب جوازا و جازت الأخرىٰ عن الآمر، فصار كأنّه أهل بها وحدها، على ما ذكره غير واحد من غير ذكر خلاف . قال في "الكبير" : وهو كذٰلک ان أحرم بهما على التعاقب ونوى بالأولىٰ منهما عن الآمر، وأمّا إذا نوى بالأولىٰ عن نفسه فينبغي أن لايجوز عند الكل ؛ لأنّ الأوّل لايمكن رفضه كما لايخفىٰ . انتهى . وهو بحث حسن و تفصيل مستحسن عند أولي النهى . ثم قال : وأمّا إذا أهله بهما معا فلايتصور الجواز عند أبي يوسف ومحمد ، أمّا عند أبي يوسف فلأنّه ترتفض إحداهما بلامهلة ، فلايمكن على قوله أن يعين المرفوض لنفسه قبل الرفض ، وأمّا عند محمد فلأنّه لاينعقد الإحرام الا لأحدهما ، وأمّا عند أبي حنيفة فيمكن أن يقال بالجواز لإمكان أن يعين المرفوض لنفسه قبل الرفض ؛ لأنّ عنده لايرتفض في الحال كما مر ، ويمكن أن يقال بعدمه ؛ لأنّه ليس ههنا أول ، وآخر ليعين ، انتهىٰ . ولايخفى أنّه يتصوّر الأول والآخر بحسب تصور النية المتعلقة بهما ، اللّٰهم إلّا إذا أبهمهما أيضًا في نيتهما . (مناسک الملا علی القاری : (ص: ۲۲۷ ، ۲۲۸) باب الحج عن الغير ، فصل في شرائب جواز الإحجاج ، الرابع عشر ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۳۲۸) باب الحج عن الغير ، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض ، الثامن ، ط: إدارة القرآن .

لازم ہوگا۔(۱) اور حج بدل کرانے والے کے لئے حج بدل کیلئے دوبارہ آدمی بھیجنا لازم ہوگا۔(۲)

حج بدل کس کی طرف سے کرایا جائے

☆ جس شخص پر استطاعت کی وجہ سے حج فرض ہوگیا اور اس نے حج کا زمانہ پایا مگر کسی وجہ سے حج نہ کرسکا، پھر کوئی عذر ایسا پیش آ گیا جس کی وجہ سے خود حج کرنے پر قدرت نہیں رہی مثلاً: ایسا بیمار ہوگیا جس سے شفا کی امید نہیں یا نابینا ہوگیا یا اپاہج ہوگیا یا فالج ہوگیا، یا بڑھاپے کی وجہ سے ایسا کمزور ہوگیا کہ خود سفر کرنے پر قدرت نہیں رہی، تو اس آدمی کے لئے اپنی طرف سے کسی دوسرے آدمی کو بھیج کر حج بدل کرانا یا حج بدل کیلئے وصیت کرنا فرض ہے۔(۳) اور وصیت کے الفاظ یہ ہیں کہ

(۱، ۲) (الثالث عشر: عدم المخالفة، فلو أمره بالإفراد)...... (فقرن)...... (أو تمتّع)...... (ولو للميت) يفيد مبالغة، وهو أنّه إذا نوى لغيره، فبالأولىٰ فى أنّه لم يقع حجه عن الآمر ويضمن النفقه...... (إرشاد السارى: (ص: ۶۲۶) باب الحج عن الغير، فصل: فى شرائط جواز الإحجاج، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ قوله: (ولا يسقط حج الميت): بل على ذٰلک المأمور حجة أخرىٰ للآمر سوى حج القضاء...... (إرشاد السارى: (ص: ۶۲۵) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط جواز الإحجاج، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ شامى: (۲/ ۶۱۰، ۶۱۱) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

☐ غنية الناسک: (ص: ۳۳۴، ۳۳۵) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، ط: إدارة القرآن.

(۳) اعلم أن من شرائط الحج أداء من عليه الحج بنفسهٖ حال قدرتهٖ على الأداء بنفسهٖ فلايجوز استنابة غيره مع قدرتهٖ على الحج بنفسهٖ وأمّا من يجب عليه أن يحج عنه فى حياتهٖ، وهو المسلم البالغ العاقل الحر العاجز عن الحج بنفسهٖ اما بكسر أو زِمانة لايرجى زوالها، أو مرض لايرجى برؤه، أو هرم لايستطيع الثبوت على الراحلة الا بمشقة شديدة...... فهٰذا يجب عليه الإحجاج عن نفسهٖ بشرطه. (البحر العميق: (۴/ ۲۲۳۹) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

☐ وفيه أئضًا: وإن كان عاجزا عن الفعل بنفسهٖ عجزا متقررا ويمكنه الأداء بماله بإنابة غيره مناب نفسهٖ بالوصية، فيجب عليه أن يوصى به، وإن لم يوص به حتى مات أثم بتفويتهٖ الفرض عن وقتهٖ مع إمكان الأداء فى الجملة فيأثم. (البحر العميق: (۴/ ۲۳۴۸) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الثانى فى الحج عن الميت الّذى فاته الحج فى عمره، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة) =

میرے مرنے کے بعد میری طرف سے میرے مال سے حج بدل کرادیا جائے۔

☆اگر زندگی میں ایسے عذر کی بنا پر حج بدل کرایا جس کے زائل ہونے کی امید تھی، پھر حج بدل کرانے کے بعد عذر ختم ہو گیا اور خود حج کرنے کے قابل ہو گیا تو اب خود حج ادا کرنا اس پر فرض ہوگا، پہلا جو حج بدل کے طور پر کرایا تھا وہ نفلی ہو جائے گا۔(۱)

= (اعلم أن كل من وجب عليه الحج) أى حجة الإسلام أو القضاء أو النذر وهو قادر على الأداء بنفسهٖ وحضره الموت أو خافه، يجب عليه الوصية بالإحجاج عنه بعد موتهٖ فإن قدر عليه أو لا (و عجز عن الأداء بنفسهٖ) أى بعده (يجب عليه الإحجاج) أى بأن يحج عنه فى حال حياتهٖ أو بعد مماتهٖ (ان فرط) أى قصر (فى التأخير) بأن وجب عليه فلم يخرج إليه فى عامه...... هٰذا ولما أطلق فيما سبق قوله: "وعجز" بينه بقوله: (ويتحقق العجز بالموت والحبس والمنع) أى وبحدوثهما بالإكراه (والمرض الّذى لايرجىٰ زواله) أى كالزمن والفالج (وذهاب البصر) أى بأن صار أعمى (والعرج) بفتحتين (والهرم) بفتحتين أى الكبر أى الّذى لايقدر على الاستمساك معه (وعدم المحرم) أى بالنسبة إلى المرأة (وعدم أمن الطريق) أى باعتبار الغلبة (كل ذٰلك إذا استمر إلى الموت). (مناسك الملا على القارى: (ص: ۲۱۱) باب الحج عن الغير، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

(۱) (الثانى: العجز المستدام من وقت الإحجاج إلى وقت الموت) أى فإن زال قبل الموت لم يجز حج غيره فرضا (فلو أحج المعذور) أى كالمريض سواء يرجى برؤه أم لا، وكالمحبوس (كان أمره) أى أمر وقوع حج غيره عنه (موقوفا. ان استمر عذره) أى مما يمنعه عن أداء حجه بنفسهٖ (إلى الموت) أى بأن مات وهو مريض أو محبوس (جاز، وإن زال عذره) أى بزوال حبسهٖ أو برئه من مرضه ونحوه قبل الموت فى وقت يمكن له أن يؤديه بنفسهٖ (وجب عليه الأداء بنفسهٖ) أى المباشرة بفعله (وظهرت نفليّة الأول) و هٰذا أولىٰ من عبارته فى "الكبير": لم يجز حج غيره، فتأمل. (مناسك الملا على قارى: (ص: ۲۱۳) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط جواز الإحجاج، الثانى، ط : المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

(...... والمركبة منهما) كحج الفرض (تقبل النيابة عند العجز فقط) لكن (بشرط دوام العجز إلى الموت)؛ لأنّه فرض العمر حتى تلزم الإعادة بزوال العذر، قال فى الرد: (قوله: حتى تلزم الإعادة بزوال العذر) أى العذر الّذى يرجى زواله كالحبس والمرض، بخلاف نحو العمى فلاإعادة لو زال على ما يأتى...... قال فى الرد: (هٰذا) أى اشتراط دوام العجز إلى الموت (إذا كان) العجز كالحبس و (المرض يرجى زواله) أى يمكن (وإن لم يكن كذٰلك كالعمى والزمانة سقط (الفرض) بحج الغير (عنه) فلا إعادة مطلقا سواء (استمر به ذٰلك العذر أم لا. قال فى الرد: (قوله فلاإعادة مطلقا الخ) ظاهر إطلاق المتون اشتراط العجز الدائم أنّه لافرق بين مايرجى زواله و غيره فى لزوم الإعادة بعد زواله، وعليه مشى فى الفتح. قال فى البحر: وليس بصحيح، بل الحق التفصيل، كما صرح به فى المحيط والخانية والمعراج اهـ، وأقره فى النهر، وتبعه المصنف، وحققه فى الشرنبلالية، =

حج بدل کون کرسکتا ہے

☆حج بدل کے لئے ایسے آدمی کو بھیجنا چاہیے جو پہلے اپنا حج کر چکا ہو خواہ وہ غریب ہو یا امیر دونوں میں کوئی فرق نہیں۔(۱)

= ونقل التصريح به عن كافى النسفى. (الدر المختار مع رد المحتار: (۵۹۸/۲، ۵۹۹) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فى الفرق بين العبادة والقربة والطاعة، ط: سعيد)

☜ البحر الرائق : (۶۰/۳ ، ۶۱) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، (قوله : والشرط العجز الدائم الخ) ، ط: سعيد .

☜ غنية الناسک : (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، الثالث ، ط: إدارة القرآن .

☜ بدائع الصنائع : (۲۱۳/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا الّذى يرجع إلى النبات ، قوله : "ومنها العجز المستدام" ، ط : سعيد .

☜ البحر العميق : (۲۲۵۹/۴) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير ، الفصل الأوّل : فى الحج عن الحى العاجز ، قوله : ومنها : العجز المستدام الخ ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

☜ الهندية: (۲۵۷/۱) كتاب المناسک، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير، ط : رشيديه.

(۱) ولايشترط البلوغ والحرية والذكورة، ولا أن يكون قد حج عن نفسه...... وكذا يجوز إحجاج الصرورة ويراد به الّذى لم يحج عن نفسه حجة الإسلام، قال فى البدائع: إلّا أنّ الأفضل أن يكون قد حج عن نفسه؛ لأنّه بالحج عن غيره يصير تاركا لإسقاط الفرض عن نفسه، فيتمكن فى هٰذا الإحجاج ضرب كراهة، ولأنّه أعرف بالمناسک، وأبعد عن محل الخلاف، فكان أفضل اهـ، ومثله فى فتاوٰى الظهيرية، وشرح الطحاوى. (كبير) تنبيه: لايخفى عليک أنّه بإطلاقه يقتضى أنّه بوصوله إلى الميقات يجب الحج عليه، كالمتنفّل لنفسه اهـ. قال فى "الفتح" و "البحر": والحق أنّها تنزيهية للآمر لقولهم: والأفضل إحجاج الحر العالم بالمناسک الّذى حج عن نفسه حجة الإسلام، تحريمية على الصرورة المأمور إن كان بعد تحقق الوجوب عليه بملک الزاد والراحلة والصحة؛ لأنّه يتضيق عليه والحالة هٰذه فى أوّل سنى الإمكان، فيأثم بتركه، وكذا لو تنفّل لنفسه اهـ، وكذا فى "كافى أبى الفضل" قال: إن كان بعد تحقق الوجوب عليه بملک الزاد والراحلة والصحة، فهو مكروه كراهة تحريم، وكذا لو تنفل عن نفسه (كبير). (غنية الناسک: (ص: ۳۳۷، ۳۳۸) باب الحج عن الغير، فصل فيما ليس من شرائط النيابة فى الحج، ط: إدارة القرآن)

☜ البحر العميق: (۲۲۶۳/۴، ۲۲۶۸) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل: فى الحج عن الحى العاجز ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة. =

☆ جس نے اپنا حج نہ کیا ہو، اس کو حج بدل پر بھیجنا مکروہ تنزیہی ہے، تاہم اگر حج بدل کے لئے چلا جائے گا تو حج بدل ادا ہوجائے گا، لیکن ایسے آدمی کو حج بدل کے لئے بھیجنا مناسب نہیں۔(۱)

☆ جس آدمی پر اپنا حج فرض ہے اس کے لئے اپنا فرض حج ادا کرنے سے پہلے دوسرے آدمی کی طرف سے حج بدل کے لئے جانا مکروہ تحریمی ہے، اور اگر حج بدل کے لئے جانے والے پر اپنا حج فرض نہیں ہے تو دوسرے آدمی کی طرف سے حج بدل کے لئے جانا مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

☆ خاتون کی طرف سے حج بدل کرنے کیلئے خاتون ہونا ضروری نہیں ہے، خاتون کی طرف سے خاتون اور مرد دونوں حج بدل کر سکتے ہیں۔(۳)

= البحر الرائق: (۳/ ۶۹) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، قبیل: باب الهدی، ط: سعید.

بدائع الصنائع: (۲/ ۲۱۳) کتاب الحج، فصل: وأمّا الّذی یرجع إلی النبات، تحت قوله: ومنها: الحج راکبا الخ، ط: سعید.

فتح القدیر: (۳/ ۷۹) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، قبیل: باب الهدی، ط: رشیدیه.

مناسک الملا علی القاری: (۶۳۷، ۶۳۸) باب الحج عن الغیر، فصل فی شرائط جواز الإحجاج، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة.

(لکنه یشترط) لصحة النیابة أهلیة المأمور لصحة الأفعال) ثم فرّع علیه بقوله (فجاز حج الصرورة) بمهملة: من لم یحج (والمرأة) ولو أمة (والعبد وغیره) کالمراهق، وغیرهم أولیٰ لعدم الخلاف، قال تحته فی الرد: (قوله: وغیرهم أولیٰ لعدم الخلاف) أی خلاف الشافعی فإنّه لایجوز حجهم کما فی الزیلعی ح، ولایخفی أن التعلیل یفید أن الکراهة تنزیهیة لأنّ مراعاة الخلاف مستحبة فافهم. (شامی: (۲/ ۶۰۳) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب فی حج الصرورة ط: سعید)

(۱، ۲) راجع الحاشیة رقم: ۱، فی الصفحة رقم: ۹۴. (ولایشترط البلوغ والحریة والذکورة،

(۳) ولا فرق أیضًا بین أن یکون الحاج عن الغیر رجلا أو امرأة، إلّا أنّه یکره إحجاج المرأة ویجوز، أمّا الجواز فلحدیث الخثعمیة، وأمّا الکراهة فلأنّه یدخل فی حجها ضرب نقصان لأنّ المرأة لاتستوفی سنن الحج، فإنّها لاترمل فی الطواف ولا تسعی بین الصفا والمروة ولا تحلق، وغیر ذٰلک من الأفعال الّتی جازت للرجل دونها. (البحر العمیق: (۴/ ۲۲۶۸) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر، الفصل الأوّل: فی الحج عن الحی العاجز، قبیل قوله: وأمّا الاستئجار علی الحج الخ، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة) =

☆ اور مرد کی طرف سے حج بدل مرد بھی کرسکتا ہے اور عورت بھی کرسکتی ہے۔(۱)

☆ نابالغ حج بدل نہیں کرسکتا۔(۲)

☆ حج بدل کے لئے باشعور عاقل اور بالغ ہونا ضروری ہے، بچے اور پاگل حج بدل نہیں کرسکتے۔(۳)

☆ غلام، ملازم، بیٹا، داماد، رشتہ دار، غیر رشتہ دار وغیرہ سب حج بدل کرسکتے

= ☜ ولایشترط البلوغ والحرية والذكورة ، ولا أن يكون قد حج عن نفسه ، فيجوز إحجاج المراهق والعبد والأمة بإذا المولىٰ ، وكذا المرأة بإذن زوجها ، ووجود محرم معها ، ولكنه يكره إحجاجهم إلّا إحجاج الحرة للمرأة ، ومع هٰذا الرجل أفضل لها . (غنية الناسک : (ص:۳۳۷) باب الحج عن الغير ، فصل فيما ليس من شرائط النيابة فى الحج ، ط: إدارة القرآن)

☜ مناسک الملا على القارى : (ص: ۶۳۹، ۶۴۰) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، قبيل : فصل : ولو أوصىٰ أن يحج عنه الخ ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.

☜ شامى: (۲/۶۰۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فى حج الصرورة، ط: سعيد.

☜ فتح القدير: (۳/۷۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، تحت: (قوله: ومن أمره رجلان الخ) ط: رشيديه.

☜ بدائع الصنائع: (۲/۲۱۳) كتاب الحج، فصل: وأمّا الّذى يرجع إلى النبات، ط: سعيد.

(۱) راجع الحاشية السابقة رقم:۳، فى الصفحة رقم: ۹۵. (ولا فرق أيضًا بين أن يكون الحاج)

(۲،۳) وأمّا الصبى إذا حج عن فرض الحج فلايجوز ، وكذا المجنون والكافر والذمى ؛ لأنّهم ليسوا بأهل للخطاب . وفى منسک الكرمانى : والأفضل أن يكون الحاج عن الغير قد حج مرّة يكون عالما بطريق الحج وأفعاله ، وأن يكون حرا بالغا عاقلا . (البحر العميق : (۴/۲۲۶۹) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير ، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز ، قبيل قوله : وأمّا الاستئجار على الحج الخ ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۳۳۶) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، التاسع عشر والعشرون ، ط: إدارة القرآن .

☜ مناسک الملا على القارى : (ص: ۶۳۵) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، السابع عشر ، الثامن عشر ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

☜ شامى: (۲/۶۰۳، ۶۰۴) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فى حج الصرورة، ط: سعيد.

☜ الهندية: (۱/۲۵۷) كتاب المناسک، الباب الرابع عشر: فى الحج عن الغير، ط: رشيديه.

ہیں البتہ حج بدل کے لئے پہلے سے حج کئے ہوئے عالم دین کو بھیجنا زیادہ بہتر ہے تا کہ وہ مسائل معلوم ہونے کی وجہ سے صحیح معنیٰ میں حج بدل کر سکے۔(۱)

حج بدل کہاں سے کرایا جائے

☆اگر زندہ معذور کی اجازت سے حج بدل کروایا جا رہا ہے تو اس کے وطن سے حج کروانا ضروری ہے۔(۲)

☆اگر مردہ کی وصیت سے حج بدل کروایا جا رہا ہے تو وصیت کرنے والے کے وطن سے حج کروانا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) (ويجوز إحجاج المرأة) بإذن زوج لها ووجود محرم معها (والعبد والأمة بإذن المولىٰ مع الكراهة) ...... (والأفضل إحجاج الحر العالم بالمناسک) أی والعامل بعلمه فی تلک المسالک. (مناسک الملا علی القاری: (ص: ۶۳۹، ۶۴۰) باب الحج عن الغير، فصل فی شرائط جواز الإحجاج، قبيل: فصل: ولو أوصىٰ أن يحج عنه، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۳۳۷) باب الحج عن الغير، فصل فيما ليس من شرائط النيابة فی الحج، ط: إدارة القرآن.

شامی: (۲/۶۰۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: فی حج الصرورة، ط: سعيد.

ومنها: الأمر بالحج، فلايجوز حج الغير بغير أمره، ولا بطريق الإجازة ...... إلّا الوارث يحج عن مورثه بغير أمره، فإنّه يجزئه إن شاء اللّٰه تعالىٰ بالنص، ولوجود الأمر هناک دلالة. (البحر العميق: (۴/۲۲۶۲) الباب الثامن عشر: فی الحج عن الغير، الفصل الأوّل فی الحج عن الحی العاجز، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

(۲) تنبيه: قد تحرر مما قدمنا أن الأمر بالحج تضمن الأمر بأمور: بالحج بنفسه، ومن بلده، وبماله، وبركوب أكثر الطريق، وبجعل السفر له الخ. (غنية الناسک: (ص: ۳۳۴) باب الحج عن الغير، فصل: فی شرائط النيابة فی الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

والنظر الحاشية الآتية، رقم: ۳. أيضًا.

(۳) ومنها أن يحج من بلده الّذی يسكنه؛ لأنّ الحج مفروض عليه من بلده، فمطلق الوصية تنصرف إليه. (البحر العميق: (۴/۲۳۶۶) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغير، الفصل الثانی: الحج عن الميت الّذی فاته الحج فی عمره، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة) =

☆اگر میت کا ایک تہائی مال میت کے وطن سے حج کرنے کے لئے کافی نہیں، اور ورثاء ایک تہائی سے زیادہ مال دینے کی اجازت نہ دیں تو جہاں سے بھی ایک تہائی مال سے حج ہو سکے حج بدل کرادے، درست ہوگا۔(۱)

☆اگر وصیت کرنے والے یا زندہ معذور آدمی نے خود کوئی جگہ یا کچھ مال متعین کردیا ہو تو وہیں سے حج کرایا جائے، اگرچہ مکہ مکرمہ سے ہی ہو، مگر صاحب

= غنية الناسک : (ص: ۳۲۹) باب الحج عن الغير ، فصل فی شرائط النيابة فی الحج الفرض ، الحادی عشر ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۲/۶۰۰) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب شروط الحج عن الغير عشرون ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۲۵۹) كتاب المناسک ، الباب الخامس عشر فی الوصية بالحج ، ط: رشيديه .

مناسک الملا علی القاری : (ص: ۶۲۰) باب الحج عن الغير ، فصل فی شرائط جواز الإحجاج ، الثامن ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

(۱) إذا أوصٰى بأن يحج عنه وهو فی منزله ، إن بين مكانا يحج عنه من ذٰلک المكان بالإجماع ، فإن لم يبين مكانا يحج عنه من وطنه عند علمائنا الثلاثة رحمهم اللّٰه تعالىٰ ...... وهٰذا إذا كان ثلث ماله يكفی للحج من وطنه ، فأمّا إذا كان لايكفی لذٰلک ، فإنّه يحج عنه من حيث يمكن الإحجاج عنه بثلثه ؛ لأنّه تعذر صرف مطلق الأمر ههنا إلى الإحجاج من وطنه ، وهٰكذا ذكر فی " الجامع الصغير"، وإليه أشار فی " الأصل " ، وذكر فی شرح القدور : " أن القياس أن يبطل الوصية فی هٰذه الصورة"، وفی الاستحسان: أن لايبطل، ويحج عنه من حيث يبلغ. (المحيط البرهانی: (۳/ ۴۸۰) كتاب المناسک ، الفصل السادس عشر فی الوصية بالحج ، ط: إدارة القرآن)

شامی : (۲/۶۰۴) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب : فی حج الصرورة ، ط: سعيد.

الهندية : (۱/۲۵۸) كتاب المناسک ، الباب الخامس عشر فی الوصية بالحج ، ط: رشيديه.

أمّا إذا أوصٰى بأن يحج عنه بثلث ماله ، وهو لايكفی للحج من بلده ، يحج عنه من حيث يبلغ استحسانا . (البحر العميق : (۴/۲۳۵۸) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغير ، الفصل الثانی: الحج عن الميت الّذی فاته الحج فی عمره ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

استطاعت کے لئے ایسا کرنا مکروہ ہے۔(۱)

☆اگر حج بدل کا حکم نہیں دیا یا وصیت نہیں کی بلکہ کسی کی طرف سے تبرع اور احسان کے طور پر کوئی شخص حج کرانا چاہتا ہے، تو مکہ مکرمہ سے بھی جائز ہے، البتہ صاحب استطاعت کیلئے میقات سے حج کرانا افضل ہے۔(۲)

---

(۱) (خرج) المكلف (إلى الحج ومات فى الطريق وأوصٰى بالحج عنه) إنّما تجب الوصية به إذا أخره بعد وجوبه ، أمّا لو حج من عامه فلا (فإن فسر المال) أو المكان (فالأمر عليه) أى على ما فسره (والا فيحج) عنه (من بلده) ، قال تحته فى الرد : (قوله : فالأمر عليه) أى الشأن منبى على ما فسره ، أى عينه ، فإن فسر المال يحج عنه من حيث يبلغ ، وإن فسر المكان يحج عنه منه، ح، قلت : والظاهر أنه يجب عليه أن يوصىٰ بمايبلغ من بلده إن كان فى الثلث سعة ، فلو أوصٰى بما دون ذٰلک أو عين دون بلده يأثم لما علمت أن الواجب عليه الحج من بلد يسكنه. (الدر المختار مع رد المحتار : (۲/۶۰۴ ، ۶۰۵) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، قبيل : مطلب العمل على القياس دون الاستحسان هنا ، ط: سعيد)

▭ الهندية: (۱/۲۵۹) كتاب المناسک، الباب الخامس عشر فى الوصية بالحج، ط: رشيديه.

▭ مناسک الملا على القارى : (ص: ۶۲۱) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، الثامن ، ط: إدارة القرآن .

▭ البحر الرائق : (۳/۶۷) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، (قوله : فإن مات فى طريقه يحج عنه من منزله بثلث ما بقى) ، ط: سعيد .

▭ وإن عين مالا بأن قال: أحجوا عنى بألف وهو يخرج من الثلث يحج عنه من حيث يبلغ...... ولو عين مكانا غير بلده، فكما أوصٰى قرب من مكة أو بعد (لباب و بدائع) وفى ضياء الأبصار: ولو من مكّة، كما صرّح به الملاسنان اهـ، والظاهر أنّه يجب عليه أن يوصى بمايبلغ من بلده إن كان فى الثلث سعة، فلو أوصٰى بما دون ذٰلک أو عين مكانا دون بلده يأثم. (رد المحتار) (غنية الناسک: (ص: ۳۲۹) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، الحادى عشر: ط: إدارة القرآن)

(۲) والأصل أنّ الإنسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره من الأموات والأحياء عند أهل السنة والجماعة، صلاة كان أو صوما أو حجا أو عمرة، أو اعتكافا أوصدقة...... إلى غير ذٰلک من أنواع البر، ويصل ذٰلک إلى الميت والحى ينفعهما، وهو مذهب الإمامين الأعظمين أبى حنيفة و أحمد بن حنبل و أصحابهما رضوان اللّٰه عليم أجمعين. (البحر العميق: (۴/۲۲۴۰) الباب الثامن عشر: فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة) =

اور مکہ مکرمہ سے حج کرانے کی صورت میں اس بات کا خاص اہتمام کیا جائے کہ حج بدل کرنے والا متقی، پرہیزگار، دین دار اور قابل اعتماد ہو۔(۱)

کیونکہ بعض لوگ متعدد حضرات کی طرف سے ایک ہی حج بدل کر لیتے ہیں،

= رد المحتار علی الدر المختار : (۲/۵۹۵) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، مطلب: فی إهداء ثواب الأعمال للغیر ، ط: سعید .

الهندیة : (۱/۲۵۷) کتاب المناسک ، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغیر ، ط: رشیدیه.

البحر الرائق :(۳/۵۹) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، ط: سعید .

ثم عندنا إذا مات بعد فرض الحج ولم یوص فحج رجل عن المیت من غیر وصیة ، أو تبرع الوارث بذلک ، فحجّ عن أبیه أو عن أمّه من حجة الإسلام من غیر وصیة أوصٰی بها المیت ، قال أبو حنیفة رحمه اللّٰه تعالٰی : یجزیه ذٰلک إن شاء اللّٰه تعالٰی . (البحر العمیق : (۴/۲۳۴۸) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر ، الفصل الثانی فی الحج عن المیت الّذی فاته الحج فی عمره ،ط : مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

مناسک الملا علی القاری : (ص: ۲۱۳ ، ۲۱۴) باب الحج عن الغیر ، فصل فی شرائط جواز الإحجاج، الرابع ، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة .

(الثامن : أن یحج عنه من وطنه ان اتسع الثلث ...... وهٰذه الشرائط کلها فی الحج الفرض ، وأمّا فی الحج النفل فلایشترط فیه شیئ من هٰذه الشرائط غالبا) أی فی أکثر المسائل (الا الإسلام والعقل والتمییز)...... (و النیة) الخ . (مناسک الملا علی القاری : (ص: ۲۲۰ و ۲۳۷) باب الحج عن الغیر ، فصل فی شرائط جواز الإحجاج ، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة)

(۱) (والأفضل إحجاج الحر العالم بالمناسک) أی والعامل بعلمه فی تلک المسالک . (مناسک الملا علی القاری : (ص: ۲۴۰) باب الحج عن الغیر ، فصل فی شرائط جوز الإحجاج، قبیل : فصل : ولو أوصٰی أن یحج عنه الخ ، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۳۳۸) باب الحج عن الغیر ، فصل فیما لیس من شرائط النیابة فی الحج ، ط: إدارة القرآن .

البحر العمیق : (۴/۲۲۶۹) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر ، الفصل الأوّل : فی الحج عن الحی العاجز ، قبیل قوله : وأمّا الاستئجار علی الحج الخ ،ط : مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة .

جس سے کسی کا بھی حج بدل نہیں ہوگا۔(۱)

(آج کل یہ تجارت بھی عروج پر ہے) نیز حج بدل میں اجارہ کی صورت نہ ہونے پائے۔(۲)

☆اگر وصیت یا فرضیت کے بغیر کوئی شخص اپنے عزیز کی طرف سے حج بدل کرتا ہے تو وہ ایصال ثواب کا نفل حج ہے، وہ ہر جگہ سے ہوسکتا ہے۔(۳)

---

(۱) السابع أن يفرد الإهلال لواحد معين ، فلو أهل بحجة عن آمريه ، ولو كانا أبويه أو الأجنبيين، كما في " الفتح " بطلت نيته عنهما ، ووقعت الحجة عنه ، وضمن نفقتهما ان أنفق من مالهما ؛ لأنّه خالفهما بترک التعيين ، ولا يقدر على جعله لأحدهما لعدم الأولوية . (غنية الناسک: (ص: ۳۲۵) باب الحج عن الغير ، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن)

▭ شامي : (۲/ ۶۰۱) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، شروط الحج عن الغير عشرون ، و: (۲/ ۶۰۷) مطلب العمل على القياس دون الاستحسان هنا ، ط: سعيد .

▭ فتح القدير : (۳/ ۷۰ ، ۷۱) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، (قوله : ومن أمره رجلان الخ) ، ط: رشيديه .

▭ البحر الرائق : (۳/ ۶۲ ، ۶۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، (قوله : ومن حج عن آمريه الخ) ، ط: سعيد .

(۲) وعلى هٰذا يخرج الاستئجار على الصلاة والصوم والحج إلّا أنّه لايصح؛ لأنّها من فروض الأعيان. (البحر العميق: (۴/ ۲۲۶۹) الباب الثامن عشر: في الحج عن الغير، الفصل الأوّل في الحج عن الحي العاجز، تحت قوله: وأمّا الاستيجار على الحج الخ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

▭ لكن الاستئجار لايصح عندنا في باب الحج ، على ماصرح به في التحفة ، وكذا صرّح بعد الجواز في " الوقاية " و " مجمع البحرين " و " المختار " و " المحيط " الخ . (مناسک الملا على القاري : (ص: ۶۰۹) باب الحج عن الغير ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ وفيه أيضًا: (وينبغي أن يكون منها) أى من الشرائط (عدم الاستئجار) أى لما سبق من أنّه لايجوز الإجارہ في العبادة (ولم نجده صريحًا في النفل) فيه أنّه لافرق بينهما في النفل ولا صارف عن إطلاقہ من العقل، فالحكم أعم، والله أعلم. (مناسک الملا على القاري: (ص:۶۳۷) باب الحج عن الغير، فصل: في الحج الفرض الخ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ البحر الرائق : (۳/ ۶۸) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، قبيل : (قوله : ومن أهل بحج عن أبويه فعين صح) ، ط: سعيد .

(۳) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۲، في الصفحة رقم: ۹۹ . (والأصل أنّ الإنسان له)

حج بدل کی اجرت مقرر نہ کرے

حج بدل کے لئے اجرت مقرر کرنا جائز نہیں ہے، اگر اجرت مقرر کی جائیگی تو ظاہر الروایۃ کے مطابق حج بدل صحیح اور اجرت مثل لازم ہوگی، ہاں حکومت یا گروپ کے ساتھ جانے کی صورت میں یہ لوگ جتنی رقم کا اعلان کریں گے اتنی ہی رقم دینا لازم ہوگا۔(۱)

حج بدل کی رقم کسی اور مصرف میں دینا

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے، اور وہ کسی عذر کی وجہ سے خود حج نہیں کرسکتا تو وہ اپنی طرف سے دوسرے شخص سے حج بدل کرادے، اور اس روپیہ کو حج کے علاوہ دوسرے کسی مصرف میں مثلاً مسجد، مدرسہ، ہسپتال اور رفاہی ادارے میں دینا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) رجل استأجر رجلا ليحج عنه ، قال لاتجوز الإجاره وله نفقة مثله . وتجوز حجة الإسلام عن المسجون إذا مات فيه قبل أن يخرج...... وله من الأجر مقدار نفقة الطريق. (إرشاد الساری: (ص: ٦١٤) باب الحج عن الغير، فصل فی شرائط الإحجاج، الخامس: عدم اشتراط الأجرة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (٦٠١/٢) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب فی الاعتئجار على الحج ، ط: سعيد .

جامع الصغير مع شرحه النافع الكبير : (١٦٦/١) كتاب الحج ، باب فيا لرجل يحج عن الآخر ، ط: عالم الكتب بيروت .

(٢) اعلم أنّ كل من وجب عليه الحج أی حجة الإسلام ...... وعجز عن الأداء بنفسهٖ أی بعده يجب عليه الإحجاج أی بأن يحج عنه فی حال حياتهٖ أو بعد مماتهٖ أن فرّط أی قصّر فی التأخير . (إرشاد الساری : (ص: ٦١١) باب الحج عن الغير ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ٣٣) باب شرائط الحج ، فصل : فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (٤٥٩/٢) كتاب الحج ، ط: سعيد .

حج بدل کی رقم لے کر حج بدل کروانا

☆ ایک شخص پاکستان، ہندوستان، اور بنگلہ دیش وغیرہ سے حج بدل کرانے کے لئے مختلف لوگوں سے رقم لے کر کچھ لوگوں کے ذریعہ مکہ مکرمہ یا اس کے آس پاس کے لوگوں سے حج بدل کرواتا ہے یہ طریقہ اور کاروبار درست نہیں، اس طرح حج کرانے سے حج بدل ادا نہیں ہوگا، اور جن لوگوں سے رقمیں لی ہیں ان کو پوری پوری رقم واپس کرنا واجب ہے۔(۱)

☆ حج بدل کرانے والوں کو بہت ہی احتیاط کی ضرورت ہے، ان کو چاہیے کہ خوب دیکھ بھال کر کے ایسے شخص کو تجویز کریں کہ جو عالم ہو اور اس ایک شخص کی طرف سے خود ہی حج بدل کرے، اور ایسے آدمی کو حج بدل کیلئے بھیجنا بہتر ہے کہ جو اپنا فرض حج ادا کر چکا ہو، اور اعتماد کے لائق ہو، اور حج کے اعمال ادا کرنے پر اچھی طرح قادر ہو، حج بدل کروانے کے عنوان سے لوگوں سے رقمیں جمع نہ کرتا ہو۔(۲)

---

(۱) العاشر أن يحج المأمور بنفسه، فلو مرض المأمور فى الطريق، أو عرض له مانع آخر، كالحبس ونحوه، فدفع المال إلى غيره، فحج، لايجوز عن الميت ولا عن وصيه، والحاج الأوّل والثانى ضامنان الا إذا أذن له بذٰلک الخ . (غنية الناسک : (ص: ۳۲۹) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

(الحادى عشر: أن يحج المأمور بنفسه فلو مرض المأمور) وكذا إذا عرض له مانع آخر من حبس و نحوه) فدفع المال إلى غيره) أى بغير إذن الآمر (فحج) أى غيره (عن الميت لايقع) أى حج غيره (عن الميت) ولا عن وصيه، والحاج الأوّل والثانى ضامنان الخ. (مناسک الملا على القارى: (ص: ۲۲۵) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط جواز الإحجاج، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

الدر المختار مع رد المحتار : (۲/۶۰۰، ۶۰۴) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قبيل: مطلب شروط الحج عن الغير عشرون، و: مطلب فى حج الصرورة، ط: سعيد.

(۲) (ولايشترط لجواز الإحجاج أن يكون الحاج المأمور قد حج عن نفسه) أى عندنا وعند مالک (فيجوز حج الصرورة) بفتح الصاد المهملة وضم الراء الأولىٰ: وهو الّذى لم يحج عن نفسه (الا أن الأفضل) كما قال فى البدائع (أن يكون قد حج عن نفسه) أى للخروج عن الخلاف الّذى هو مستحب بالإجماع، ولأنّه بالحج عن غيره يصير تاركا لإسقاط الفرض =

حج بدل کی شرائط

حج بدل کے لئے بیس شرائط ہیں:

❶ جس کی طرف سے حج کیا جارہا ہے اس پر مالداری اور صحت کی وجہ سے حج کا واجب ہونا۔ ❷ ہمیشہ کے لئے معذور ہونا۔ ❸ آمر کی طرف سے نیت کرنا۔ ❹ حج بدل کے لئے حکم کرنا۔ ❺ حج بدل کے اخراجات کا آمر کی طرف سے ہونا۔ ❻ جس کو حج بدل کرنے کا حکم دیا گیا ہے اسی کا بذات خود حج بدل کرنا۔ ❼ آمر کی طرف سے حکم کئے ہوئے حج کا تعین ہونا۔ ❽ اجرت کی شرط نہ ہونا۔ ❾ آمر نے اگر کسی خاص شخص کو متعین کیا ہو تو اسی متعین مأمور کا حج کرنا۔ ❿ آمر کا حج بدل کرانے سے پہلے خود حج کرنے سے معذور و قاصر ہونا۔ ⓫ سوار ہو کر حج کے لئے جانا۔ ⓬ آمر کے وطن سے حج کو جانا، اگر ایک تہائی ترکہ سے گنجائش ہو ورنہ جہاں سے ہو سکے وہاں سے حج کے لئے روانہ ہونا۔ ⓭ میقات سے یا اس سے پہلے احرام باندھنا۔ ⓮ حج کو فاسد نہ کرنا۔ ⓯ آمر کے حکم کی مخالفت نہ کرنا اور دی گئی ہدایات کے مطابق حج کرنا۔ ⓰ ایک حج کا احرام باندھنا، متعدد آدمیوں کی طرف سے متعدد حج کا احرام نہ باندھنا۔ ⓱، ⓲ آمر اور مامور دونوں کا مسلمان اور عاقل ہونا۔ ⓳ مامور کا ہوشیار اور باتمیز ہونا۔ ⓴ مامور کا اپنی مصروفیات میں مشغول ہو کر قطعاً حج

= عن نفسه، فيتمكن في هٰذا الإحجاج ضرب كراهة، ولأنّه أعرف بالمناسك فكان أفضل، ومثله في "فتاوٰى الظهيرية" (والأفضل إحجاج الحر العالم بالمناسك) أي والعامل بعلمه في تلك المسالك. (مناسك الملا على القاري: (ص: ٦٣٧ ـ ٦٤٠) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط جواز الإحجاج، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

شامي: (٢/٦٠٣) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في حج الصرورة، ط: سعيد.

البحر العميق: (٤/٢٢٦٧ ـ ٢٢٦٩) الباب الثامن عشر: في الحج عن الغير، الفصل الأوّل في الحج عن الحي العاجز، قبيل قوله: وأمّا الاستئجار على الحج الخ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

کو فوت نہ کرنا۔(۱)

حج بدل کی نیت

حج بدل میں احرام کے وقت حج کی نیت میت کی طرف سے کرے، یا جس زندہ معذور آدمی نے حج بدل کے لئے بھیجا ہے حج کی نیت اس کی طرف سے کرے، اور نیت کرتے وقت زبان سے یہ کہے کہ ''میں فلاں شخص کی طرف سے حج کی نیت کرتا ہوں اور اس کی طرف سے احرام باندھتا ہوں'' اور اگر نام بھول جائے تو یہ کہے'' کہ جس کی طرف سے مجھے حج بدل کیلئے بھیجا گیا ہے میں اس کی طرف سے

---

(۱) ولإجزاء النيابة فی حجة الإسلام ونحوها، كالقضاء والنذر عشرون شرطًا: (الأوّل) وجوب الحج على المحجوج عنه باليسار، والصحة...... (الثانی) عجزه عن الأداء بنفسهٖ بزوال أحدهما...... (الثالث) دوام العجز إلى الموت...... (الرابع) الأمر بالحج صريحًا من المحجوج عنه أو من وصيه لو كان ميتًا...... (الخامس) أن يحج بمال المحجوج عنه إن أمره صريحًا، والشرط كون أكثر النفقة من مال الميت...... (السادس) نية الحج عن المحجوج عنه عند الإحرام أو تعيينه قبل الشروع فی الأعمال...... (السابع) أن يفرد الإهلال لواحد معين...... (الثامن) أن يحرم بحجة واحدة...... (التاسع) تعيين المأمور المعين إن عيّنه الآمر...... (العاشر) أن يحج المأمور بنفسهٖ...... (الحادی عشر) أن يحج من بلدهٖ من ثلث ماله إن أوصٰی بالحج عنه...... (الثانی عشر) أن يحجّ راكبًا من بلدهٖ إن كان الثلث يتحمل الركوب، هٰذا لو أمره بالحج وأطلق عن ذكر الركوب...... (الثالث عشر) أن يجعل سفره للمأمور به حجًا كان أو عمرةً...... (الرابع عشر) أن يحرم من ميقات الآمر لو أمره بالحج و أطلق عن ذكر الميقات...... (الخامس عشر) عدم المخالفة...... (السادس عشر) أن لايفسد حجه...... (السابع عشر) عدم الفوات بتقصير منه، بأن تشاغل بحوائج نفسهٖ...... (الثامن عشر) إسلام الآمر و المأمور دون الوصی...... (التاسع عشر) عقلهما و عقل الوصی أيضًا...... (العشرون) تمييز المأمور لأعمال الحج...... (غنية الناسک: (ص: ۳۲۰ إلى ۳۳۶) باب الحج عن الغير، فصل: فی شرائط النيابة فی الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۶۱۲ إلى ۶۳۶) باب الحج عن الغير ، فصل : فی شرائط جواز الإحجاج ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☐ الدر مع الرد : (۲/ ۶۰۰) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب : شروط الحج عن الغير عشرون ، ط: سعيد.

حج کی نیت کرتا ہوں اور اس کی طرف سے احرام باندھتا ہوں''۔(۱)

حج بدل کی وصیت کرنے میں اولاد پر اطمینان نہیں

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے اور وہ کسی وجہ سے حج نہ کر سکا، اور اس کو حج بدل کی وصیت کرنے میں اپنی اولاد پر اطمینان نہیں کہ وہ وصیت کو پورا کریں گے تو اس کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ کسی دوسرے معتمد آدمی کو حج بدل کے لئے وصیت کر دے اور خود حج بدل کیلئے رقم دیدے۔(۲)

---

(۱) ومنها: نية المحجوج عنه عند الإحرام ؛ لأنّ النائب يحج عنه لا عن نفسه، فلا بد من نيته ، والحاج عن غيره إن شاء اللّٰه تعالىٰ قال : نويت الحج عن فلان وأحرمت به للّٰه تعالىٰ عنه لبيك عن فلان ، وهٰذا هو الأفضل كما إذا حج عن نفسه ، وإن شاء اكتفىٰ بالنية ؛ لأنّ اللّٰه تعالىٰ عالم بالسرائر والضمائر . ولو أمره رجل أن يحج عنه وأعلمه باسمه ، فنسى المأمور اسم الآمر عند الإحرام فنوى بقلبه أن يكون الحج عن الآمر ولم يعينه يصح . (البحر العميق : (۲۲۶۳/۴) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير ، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

غنية الناسک : (ص: ۳۲۵) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، السادس ، ط: إدارة القرآن .

الهندية : (۲۵۷/۱) كتاب المناسک ، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير ، ط: رشيديه.

شامى : (۵۹۸/۲ ، ۵۹۹) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب فى الفرق بين العبادة والقربة والطاعة ، قوله : وبشرط نية الحج عنه ، ط: سعيد .

(۲) العشرون : أن يحج الّذى عينه أى بخصوصه دون غيره ...... بأن قال : يحج عنى فلان ولا يحج غيره . (إرشاد السارى : (ص: ۶۳۲) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۳۲۸) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۶۰۰/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، قبيل : مطلب : شروط الحج عن الغير عشرون ، ط: سعيد .

حج بدل کی وصیت کی

اگر مرحوم نے حج بدل کرانے کی وصیت کی، تو اس کے تہائی مال میں سے حج بدل کرانا ضروری ہے، ورنہ ورثاء گنہگار رہوں گے، اگر تہائی مال حج بدل کے لئے کافی نہیں ہے تو تہائی مال سے جہاں سے حج ہوسکتا ہے حج کرادیں، مثلا جدہ سے حج کراسکیں اتنا ہی مال ہے تو وہاں سے حج بدل کرادیں، اور اگر ایک تہائی سے مکہ مکرمہ سے حج کرسکتے ہیں تو مکہ شریف سے حج کرادیں، اگر بالغ ورثاء اپنے مال میں سے باقی رقم ملاکر مرحوم کے وطن سے حج کرادیں تو بہتر ہے، لیکن نابالغ ورثاء کی رضامندی معتبر نہیں، اور نابالغ کے مال سے حج بدل کرانا جائز نہیں۔(۱)

حج بدل کے ایک حج میں دو کی طرف سے نیت کرنا

اگر دو آدمیوں نے ایک آدمی کو حج بدل کرنے کے لئے نائب بنایا اور پیسے دیئے اور حج بدل کرنے والے نے دونوں کی طرف سے احرام باندھ کر حج بدل کیا تو وہ حج بدل صحیح نہیں ہوگا، اور یہ حج حج کرنے والے کی طرف سے نفلی حج ہوگا، اور یہ

---

(۱) (أوصىٰ بالحج عنه) إنّما تجب الوصية به إذا أخّره بعد وجوبه ...... (فإن فسر المال) أو المكان (فالأمر عليه) أى ما فسره (وإلّا فيحج) عنه (من بلده) قياسًا لا استحسانًا ...... (وإن وفى به) أى بالحج من بلدهٖ (ثلثه) وإن لم يف فمن حيث يبلغ استحسانًا . (الدر مع الرد : (۲/ ۶۰۴ ، ۶۰۵) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد)

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۶۴۳) باب الحج عن الغير ، فصل : لو أوصٰى أن يحج عنه ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

🗁 غنية الناسک: (ص: ۳۴۰) باب الحج عن الغير، فصل: فى الوصية بالحج، ط: إدارة القرآن.

🗁 (وتجوز بالثلث للأجنبى) عند عدم المانع، (وإن لم يجز الوارث ذٰلک) لا الزيادة عليه، إلّا أن تجيز ورثته بعد موتهٖ...... وهم كبار. (الدر مع الرد: (۶/ ۶۵۰، ۶۵۱) كتاب الوصايا، ط: سعيد)

🗁 وأيضًا فيه : (إلا بإجازة ورثته) ...... (وهم كبار) عقلاء فلم تجز إجازة صغير ، ومجنون ، وإجازة المريض ...... (الدر مع الرد : (۶/ ۶۵۶) كتاب الوصايا ، ط: سعيد)

آدمی دونوں سے لئے ہوئے پیسے واپس کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔(۱)

حج بدل کے بعد حج بدل کرانے والے کے گھر آنا

حج بدل کرنے والے کے لئے حج بدل کر کے واپس آنے کے بعد حج بدل

---

(۱) السابع : أن يفرد الإهلال لواحد معين ، فلو أهل بحجة عن آمريه ، ولو كانا أبويه أو الأجنبيين ، كما فى " الفتح " بطلت نيته عنهما ، ووقعت الحجة عنه ، وضمن نفقتهما إن أنفق من مالهما ؛ لأنّه خالفهما بترک التعيين ولايقدر على جعله لأحدهما لعدم الأولوية . (غنية الناسک: (ص: ۳۲۵) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن)

(ومن حج عن) كل من (آمريه وقع عنه وضمن مالهما) لأنّه خالفهما (ولايقدر على جعله من أحدهما) لعدم الأولوية . قال المحقق فى الرد : (قوله : وقع عنه) أى عن المأمور نفلا ، ولايجزئه عن حجة الإسلام ، بحر ونهر . وفيه نظر يأتى قريبا ...... والظاهر أنّها تجزيه عن حجة الإسلام لأنّها تصح بالتعيين وبالإطلاق ، بخلاف ما لو نوى بها النفل ، والمأمور وإن كان صرفها عن نفسه بجعلها للآمرين أو لأحدهما ، لكن لما تحققت المخالفة بطل ذٰلک الصرف وإلا لم تقع عن نفسه أصلا فيكون حينئذٍ كما لو أحرم عن نفسه ابتداءً ولم ينو النفل فتقع عن حجة الإسلام ، ولذا قال فى الفتح أيضًا فيما لو أمره بالحج فقرن معه عمرة لنفسه لايجوز ويضمن اتّفاقًا ، ثم قال : ولاتقع عن حجة الإسلام عن نفسه ؛ لأنّ أقل ما تقع بإطلاق النية وهو قد صرفها عنه فى النية و فيه نظر اهـ كلامه . والظاهر أنّ وجه النظر ما قررناه من أنّه حيث تحققت المخالفة و وقعت عن نفسه بطل صرف النيّة فتجزيه عن حجة الإسلام ، فقوله فى البحر فيما مر تقع عن المأمور نفلا ولا تجزيه عن حجة الإسلام فيه نظر ، وقد صرح الباقانى فى شرح الملتقى ، وتبعه الشارح فى شرحه عليه أيضًا بأنّه يخرج بها عن حجة الإسلام ، فهٰذا ما تحر رلى فافهم والسلام . (رد المحتار على الدر المختار : (۲/۶۰۷ ، ۶۰۸) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب العمل على القياس دون الاستحسان ، ط: سعيد)

مناسک الملا على القارى : (ص: ۶۲۸) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، الخامس عشر ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

ولو أمره رجلان كل منهما بالحج عنه ، فأحرم لهما معًا لم يصحّ ، وضمن النفقة لكل منهما . (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (۱/۷۰۸) كتاب الحج ، مبحث الحج عن الغير ، الحنفية قالوا: الخ ، ط: دار إحياء التراث العربى ، بيروت)

کرانے والے کے گھر آنا ضروری نہیں ہے۔(۱)

حج بدل کے صحیح ہونے کی شرائط

☆ حج بدل کے صحیح ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ:

۱۔ حج بدل کرانے والا اور حج بدل کرنے والا دونوں مسلمان اور عاقل ہوں دیوانے اور پاگل نہ ہوں۔(۲)

حج بدل کے لئے کس کو بھیجنا چاہیے

''حج بدل کون کرسکتا ہے؟'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ۹٤)

حج بدل مجبوری کی وجہ سے کرنا

اگر کوئی شخص دل کا مریض ہے اور تکلیف برداشت سے باہر ہوگئی ہے اور حج کے لئے خود جانے کے قبل نہیں رہا، اور آئندہ بھی قابل ہونے کی امید نہیں ہے تو یہ شخص معذور ہے، کسی کو حج بدل کے لئے بھیج سکتا ہے، حج ہو جائے گا۔(۳)

---

(۱) ولو أحج رجلاً يؤدى الحج ويقيم بمكّة جاز ، والأفضل أن يحج ويرجع . (الهندية : (۱/ ۲۵۸) كتاب المناسك ، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير ، ط: رشيدية)

(۲) الثامن عشر: إسلام الآمر والمأمور دون الوصى كما فى الزكاة. التاسع عشر: عقلهما و عقل الوصى أيضًا...... العشرون: تمييز المأمور لأعمال الحج ، فلايصح إحجاج صبى غير مميز، ويصح إحجاج المراهق؛ لأنّه أهل لصحة الأفعال وإن لم يكن أهلا للوجوب، كما فى الدر وحواشيه. (غنية الناسك: (ص: ۳۳٦) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

🗁 مناسک الملا على القارى : (٦۳۴ ، ٦۳۵) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، السادس عشر ، السابع عشر ، الثامن عشر ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

🗁 شامى : (۲/ ٦۰۱ ، ٦۰۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، شروط الحج عن الغير عشرون ، و قبيل : مطلب فى الحج الصرورة ، ط: سعيد .

(۳) وعن عبد اللّه بن زبير قال: جاء رجل من خثعم إلى رسول اللّه ﷺ فقال: إنّ أبى أدركه الإسلام وهو شيخ كبير لايستطيع ركوب الرحل ، والحج مكتوب عليه، أفأحج عنه؟ قال: ''أنت أكبر ولده؟'' قال: نعم، قال: ''أرأيت لو كان على أبيک دين فقضيته عنه، أكان يجزئ عنه؟'' =

حج بدل مرحوم کی طرف سے کرنا

اگر مرحوم پر حج فرض تھا، اور وہ زندگی میں اپنا حج نہ کر سکا، اور کوئی شخص اس کی طرف سے حج بدل کرانا چاہتا ہے، تو حج بدل کرتے ہوئے مرحوم کی طرف سے احرام باندھنا لازم ہوگا، ورنہ مرحوم کا فرض حج ادا نہیں ہوگا، اور اگر مرحوم پر حج فرض نہیں تھا تو مرحوم کی طرف سے حج کا احرام باندھنا لازم نہیں ہوگا بلکہ حج کرنے کے بعد حج کا ثواب بخشنے سے مرحوم کو حج کا ثواب مل جائے گا۔(۱)

= قال: نعم، قال: "فاحجج عنه"، رواه أحمد والنسائی بإسناد جید، وأخرج ابن حبان معناه من حدیث ابن عباس ...... ففی هٰذه الأحادیث دلالة علی أن من کان له فی حال عضبه و زمانته یبلغ أجرة من یحج عنه لزمه فرض الحج ، وجه الدلالة : قول الخثعمیة : أن فریضة اللّٰه أدرکت أبی شیخًا کبیرًا ، فذکرت إدراک الفریضة لأبیها فی حال عجزه . (البحر العمیق : (۱/۳۷۳) الباب الثالث فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

وفیه أیضًا: وأمّا من یجب علیه أن یحج عنه فی حیاته: وهو المسلم البالغ العاقل الحر العاجز عن الحج بنفسه، إمّا بکسر أو زمانة لایرجی زوالها أو مرض لایرجی برؤه، أو هرم لایستطیع علی الراحلة الا بمشقة شدیدة، وتسمیة الفقهاء المعضوب ـ بالضاد المعجمة أو بالصاد المهملة ـ وتقدم تفسیره فی أوائل الباب الثلاث، فهٰذا یجب علیه الإحجاج عن نفسه بشرطه. (البحر العمیق:(۲۲۳۹/۴) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر، الفصل الأوّل فی الحج عن الحی العاجز، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

شامی: (۴۵۹/۲) کتاب الحج، مچلط فیمن حجبمال حرام، (قوله: صحیح البدن)، ط: سعید.

(۱) السادس : نیة الحج عن المحجوج عنه عند الإحرام أو تعیینه قبل الشروع فی الأعمال ، فلو قال بلسانه : أحرمت عن فلان ، أولبیک بحجة عن فلان فهو أفضل ، وإلا تکفی نیة القلب ...... تتمة : وهٰذه الشرائط کلها فی الحج الفرض ، وأمّا فی الحج النفل : فلایشترط شیئ منها غالبا إلا الإسلام ، والعقل والتمییز ،و النیة ، ولو بعد الأداء . (غنیة الناسک : (ص: ۳۲۵ ، ۳۳۶) باب الحج عن الغیر ، فصل فی شرائط النیابة فی الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن)

(التاسع: النیة) أی نیة المحجوج عنه عند الإحرام أو بعده عند الإمام قبل أن یشرع فی أفعال الحج، (وهٰذه الشرائط کلها فی الحج الفرض، وأمّا فی الحج النفل فلایشترط فیه شیئ من هٰذه الشرائط غالبا) أی فی أکثر المسائل (الا الإسلام والعقل والتمییز) وفیه بحث سبق (والنیة) أی تشترط النیة فی النفل أیضًا، وتعتبر فی حقه (ولو بعد الأداء) أی أداء الأعمال وفراغها، ثم ینویها له ویجعل له ثواب حجه، وهٰذا ظاهر إذا أبهم النیة، بخلاف ما إذا عین غیره فی نیته، =

حج بدل مکہ سے کرنا

اگر کسی کو حج بدل کرنے کے لئے کہا اور وہ رمضان المبارک میں مکہ مکرمہ جا کر عمرہ کرنے کے بعد وہیں ٹھہر گیا، پھر اس کے بعد وہاں سے حج بدل کیا تو حج بدل ادا نہیں ہوگا۔(۱)

حج بدل میں بقیہ رقم

حج بدل میں حج سے واپس آنے کے بعد جو رقم باقی رہے وہ واپس کر دے۔(۲)

= لکن إذا نوى لنفسه هل يجوز أن يجعل لغيره ثواب فعله نفلا ؟ الظاهر جوازه ، والله أعلم . (مناسک الملا علی القاری : (ص: ۶۲۲ ، ۶۳۷) باب الحج عن الغير ، فصل فی شرائب جواز الإحجاج ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ شامی : (۲/۶۰۱) کتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب شروط الحج عن الغير عشرون ، ط: سعيد .

(۱) ولو أمره بالحج فاعتمر ثمّ حجّ من مكّة فهو مخالف فی قولهم جميعًا كذا فی المحيط ، فی الخانية : ولايجوز ذٰلک عن حجة الإسلام . (الهندية : (۱/۲۵۸) کتاب المناسک ، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغير ، ط: رشيديه)

▭ الدر مع الرد : (۲/۶۰۰) کتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب : شروط الحج عن الغير عشرون ، الثانی عشر : أن يحرم من الميقات ، ط: سعيد .

▭ إرشاد الساری : (ص: ۶۲۷) باب الحج عن الغير ، فصل : فی شرائط جواز الإحجاج ، العاشر : أن يحرم من الميقات ، وكذا باب الحج عن الغير ، فصل : فی شرائط جواز الإحجاج ، الثالث : عدم المخالفة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

(۲) وما فضل من النفقة من الزاد والأمتعة بعد رجوعه يردّه علی الورثة أو الوصی إلاً أن يتبرّع الورثة ، أو أوصی له به الميتُ فيكون له . (إرشاد الساری : (ص: ۶۴۷) باب الحج عن الغير ، فصل فی النفقة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ شامی : (۲/۶۱۲) کتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، فروع : ، ط: سعيد .

▭ البحر الرائق : (۳/۶۴) کتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

▭ غنية الناسک : (ص: ۳۴۴) باب الحج عن الغير ، فصل : فی النفقة ، ط: ادارة القرآن .

حج بدل میں پورا خرچہ دینا ضروری ہے

حج بدل میں پورا خرچہ یا خرچہ کا اکثر حصہ دینا ضروری ہے ورنہ حج بدل فرض ادا نہیں ہوگا بلکہ نفل ہو جائے گا، اور جس کی طرف سے حج کرایا گیا ہے اس کا فرض حج ساقط نہیں ہوگا۔

موجودہ دور میں حکومت کی اسکیم سے جانے کی صورت میں حکومت کے اعلان کے مطابق اور پرائیویٹ گروپ سے جانے کی صورت میں ان کے اعلان کے مطابق خرچہ دینا ہوگا۔

کم از کم وطن سے مکہ مکرمہ اور مکہ مکرمہ سے وطن واپسی کا خرچہ حج بدل کرانے والے کی طرف سے ہونا ضروری ہے، ورنہ حج بدل فرض ادا نہیں ہوگا۔(۱)

---

(۱) الخامس: أنّ يحج بمال المحجوج عنه بأن أمره صريحًا، والشرط كون أكثر النفقة من مال الميت، فإن أنفق الكل، أو الأكثر من مال نفسه، و فى المال المدفوع إليه وفاء بحجة، رجع به فيه، ويجزئه؛ لأنّ اشتراطه للإحتراز عن التبرّع لا مطلقا، وإن لم يكن فيه وفاء، أو لم يدفع إليه مالا، وقد أمره بالحج رجع به فى مال الميت، ويجزئه؛ لأنّه لما أمره بالحج فقد أمره بأن ينفق عنه، فإن لم يرجع و تبرع به لايجزئه لفقد شرطه، وإن أنفق أكثر النفقة من مال الميت والأقل من ماله جاز، وله أن يرجع أو يتبرّع بماله. (غنية الناسک: (ص: ۳۲۳) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

☜ وفيه أيضًا: فصل فى النفقة: هى ما يكفى الحاج المأمور لذهابه وإيابه إلى بلد الميت منفقا على نفسه بالمعروف من غير تبذير ولاتقتير من طعام و إدام ومنه اللحم وشراب وثياب فى الطريق الخ. (غنية الناسک: (ص: ۳۴۲) باب الحج عن الغير، فصل فى النفقة، ط: إدارة القرآن)

☜ مناسک الملا علی القاری : (ص: ٦١٦) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، السادس ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

☜ شامی : (۲/ ٦٠٢) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب فى الاستئجار على الحج ، قوله : ولو أنفق من مال نفسه الخ ، ط: سعيد .

☜ البحر العميق : (۴/ ٢٢٦٣) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير ، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز ، قوله : منها أن يكون حج المأمور بمال المحجوج عنه الخ ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة. =

حج بدل میں پیسے کی کمی ہو جائے

حج بدل میں بھیجنے والے کے وطن سے حج کا سفر شروع کرنا ضروری ہے، لیکن اگر پیسے کم ہیں تو جہاں سے حج بدل کرانا ممکن ہو وہاں سے حج بدل کرادے۔(۱)

حج بدل میں سفر کا خرچہ کتنا دیا جائے

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے لیکن وہ معذور ہے حج کا سفر کرنے کے قابل نہیں ہے تو وہ شخص دوسرے آدمی کو مکمل خرچہ دے کر حج بدل کے لئے بھیج سکتا ہے، یعنی مکان سے مکہ مکرمہ پھر مکہ مکرمہ سے وطن آنے تک کا مکمل خرچہ دینا ضروری ہے، اگر وطن سے مکہ مکرمہ جانے کا اور مکہ مکرمہ سے وطن آنے کا خرچہ حج بدل کرانے والے کے پیسے سے نہیں ہوگا تو حج بدل فرض ادا نہیں ہوگا بلکہ نفل حج کا ثواب ملے گا۔(۲)

= وفيه أيضًا: ومنها: أن يكون الحج بمال الموصى أو أكثره لاتطوعا حتى لو أوصى الميت بأن يحج عنه بمال، فتبرع الوارث أو الأجنبى لايجوز، ولو قضى دينه عنه متطوعا جاز. (البحر العميق: (۲۳۵۲/۴) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير الفصل الثامن عشر: فى الحج عن الغير، الفصل الثانى: الحج عن الميت الّذى فاته الحج فى عمره، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

(۱) ومنها : أن يحج من بلده الّذى يسكنه ؛ لأنّ الحج مفروض عليه من بلده ، فمطلق الوصية تنصرف إليه ...... هٰذا إذا كان ثلث ماله لايكفى لذٰلك ، أمّا إذا كان لايكفى فمن حيث يبلغ . البحر العميق : (۲۳۶۶/۴) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير ، الفصل الثانى : الحج عن الميت الّذى فاته الحج فى عمره، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

(الثامن : أن يحج عنه من وطنه ان اتّسع الثلث) أى ثلث مال الميت (وإن لم يتّسع) أى الثلث يحج عنه من حيث يبلغ) أى استحسانا (وإن لم يمكن) أى أن يحج عنه بثلث ماله (من مكان بطلت الوصية) . (مناسك الملا على القارى : (ص: ۲۲۰) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

شامى: (۶۰۰/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب شروط الحج عن الغير عشرون، ط: سعيد.

الهندية: (۲۵۹/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس عشر فى الوصية بالحج، ط: رشيديه.

(۲) انظر الهامش السابق ، رقم : ۱. على الصفحة رقم: ۱۱۲ .

موجودہ دور میں حکومت کی اسکیم سے جارہا ہے تو حکومت کے اعلان کے مطابق پورا خرچہ دینا پڑے گا، اور اگر پرائیویٹ گروپ کے ساتھ جارہا ہے تو جس گروپ کے ساتھ جارہا ہے اس گروپ کے اعلان کے مطابق خرچہ دینا پڑے گا۔

حج بدل میں عام اجازت دیدیں

اگر حج بدل کرانے والا یہ اجازت دیدے کہ آپ تمتّع کریں، یا عمرہ اپنی طرف سے کریں اور حج میری طرف سے، یا وہ کہے کہ جیسا چاہو کرو تو پھر حج بدل کرنے والا جو بھی حج کرنا چاہے کرسکتا ہے۔(۱)

حج بدل میں قربانی کا حکم

☆ حج بدل کرنے والے کو حج افراد یعنی صرف حج کا احرام باندھنا چاہیئے۔(۲)

---

(۱) وينبغي للآمر أن يفوض الأمر إلى المأمور فيقول : حجّ عنّي : أي بهٰذا كيف شئت مفردًا أو قارنًا أو متمتّعًا فيه : أنّ هٰذا القيد سهوٌ ظاهرٌ ، وفي حاشيته : قوله : (أنّ هٰذا القيد سهوٌ ظاهرٌ): قال القاضي : عيد في " شرحه " لهٰذا الكتاب : ولايخفٰى أن هٰذا سهو منه ؛ لأنّ الميت لو أمره بالتمتّع فتمتّع المأمور صحّ ، ولايكون مخالفًا بلا خلاف بين الأئمة الاسلاف ، فتدبّر ، هٰكذا في الحباب . (المسلک المتقسط في المنسک المتوسط مع إرشاد الساري : (ص: ٦٤٧) باب الحج عن الغير ، فصل : في النفقة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵) باب الحج عن الغير، فصل في النفقة، ط: إدارة القرآن.

▭ کفایت المفتی: (۳۴۵/۴، ۳۴۶) کتاب الحج، الباب الثالث: الحج عن الغیر (حج بدل) حج کے بارے میں ایک تفصیلی فتوی، ط: دارالاشاعت، کراچی۔

(۲) وأمّا بيان مايصير به المأمور بالحج مخالفا و بيان حكمه إذا خالف فنقول: إذا أمر بحجة مفردة أو بعمرة مفردة فقرن فهو مخالف ضامن في قول أبي حنيفة...... ولأبي حنيفة أنّه لم يأت بالمأمور به لأنّه أمر بسفر يصرفه إلى الحج لا غير، ولم يأت به فقد خالف أمر الآمر فضمن. (بدائع الصنائع: (۲۱۳/۲، ۲۱۴) كتاب الحج، فصل وأمّا الّذي يرجع إلى النبات، ط: سعيد)

▭ مناسک الملا علی القاري : (ص: ٦٢٦) باب الحج عن الغير ، فصل في شرائط جواز الإحجاج، الثالث عشر ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ البحر العميق: (۲۳۲۹/۴) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الأوّل في الحج عن الحي العاجز، قوله: وأمّا بيان مايصير به المأمور بالحج مخالفا الخ، ط: مؤسسة الريّان المكتبة المكيّة.

اور حج افراد میں حج کی وجہ سے قربانی واجب نہیں ہوتی، اس لئے جس نے حج بدل کرایا اس کی طرف سے قربانی کی ضرورت نہیں۔(۱)

جو حج بدل کر رہا ہے اگر وہ مقیم اور صاحب استطاعت ہے تو اپنی طرف سے قربانی کرے اور یہ قربانی چاہے وطن میں کرے، چاہے مکہ مکرمہ میں دونوں صحیح ہیں، اور اگر حج بدل کرنے والا مسافر ہے یا مقیم ہے لیکن اس کے پاس حج کے اخراجات کے علاوہ نصاب کے برابر ذاتی رقم نہیں ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۲)

☆ اگر حج بدل کرنے والا حج بدل کرانے والے کی اجازت کے بغیر حج تمتع کرے گا تو تمتع کی قربانی کی رقم حج بدل کرنے والے کو اپنے مال سے دینا لازم ہوگا، حج بدل کرانے والے کے پیسے سے دینا لازم نہیں ہوگا۔

ہاں اگر حج بدل کرانے والے نے حج تمتع کرنے کی اجازت دی تو اس صورت

---

(۱) (ثم إن كان مفردًا) أى بالحج (يستحب له الذبح) أى مرتبا (فيذبح و يحلق) فلو حلق فذبح لاشيئ عليه (وإن كان قارنًا أو متمتّعًا يجب عليه الذبح). مناسک الملا علی القاری: (ص: ۳۱۸) باب مناسک متی، فصل فی الذبح، ط: المکتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۱۷۲) باب مناسک منی یوم النحر، فصل فی الذبح وأحکامه، ط: إدارة القرآن.

☜ البحر العميق: (۱۷۰۰/۳) الباب الثانی عشر فی الأعمال المشروعة يوم النحر، الثانی من الأعمال المشروعة يوم النحر: الذبح، قبيل: الكلام فی الأضحية، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

(۲) (وشرائطها: الإسلام والإقامة واليسار الّذی يتعلق به) وجوب (صدقة الفطر). قال المحقق تحته فی الرد: (قوله: والإقامة) فالمسافر لاتجب عليه وإن تطوّع بها أجزأته عنها...... (قوله: واليسار الخ) بأن ملک مائتی درهم أو عرضًا يساويها غير مسكنه وثياب اللبس (ومتاع يحتاج إلى أن يذبح الأضحية). (شامی: (۳۱۲/۶) کتاب الأضحية، ط: سعيد)

☜ (فتجب) التضحية ...... (على حر مسلم مقيم) بمصر أو قرية أو بادية، عينی، فلاتجب على حاج مسافر. (الدر المختار مع رد المحتار: (۳۱۵/۶) کتاب الأضحية، ط: سعيد)

☜ إن الرجل إذا كان فی مصر وأهله فی مصر فكتب إليهم ليضحوا عنه فإنّه يعتبر مكان التضحية فينبغی أن يضحوا عنه بعد فراغ الإمام من صلاته فی المصر الّذی يضحی عنه فيه. (الهندية: (۲۹۶/۵) کتاب الأضحية، الباب الرابع فيما يتعلق بالمكان والزمان، ط: رشيديه)

☜ بدائع الصنائع: (۷۴/۵) کتاب التضحية، فصل: وأمّا شرائط جواز إقامة الواجب، ط: سعيد.

میں قربانی کا پیسہ حج بدل کرانے والے کی اجازت سے اس سے لینا درست ہوگا۔(۱)

حج بدل میں کس کی طرف سے نیت کرنا ضروری ہے

حج بدل میں جس کے پیسے سے حج کا سفر کررہا ہے، اور پیسہ خرچ کررہا ہے اس کی طرف سے حج کرنا ضروری ہے۔(۲)

(۱) جمیع الدماء المتعلقة بالحج أی بنفسہٖ کدم شکر والإحرام أی بارتکاب محظور فیه ...... علی المأمور ...... إلا دم الإحصار خاصة فإنّه فی مال الآمر ...... حتی لو أمره بالقران أو التمتّع فالدم علی المأمور أی فی مال نفسہٖ . (إرشاد الساری : (ص: ۶۵۰) باب الحج عن الغیر ، فصل : جمیع الدماء علی المأمور ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

☜ (ودم القران) والتمتّع (والجنایة علی الحاج) إن أذن له الآمر بالقران والتمتّع وإلا فیصیر مخالفًا فیضمن (قوله : علی الحاج) أی المأمور أمّا الأوّل فلأنّه وجب شکرًا علی الجمع بین النسکین وحقیقة الفعل منه وإن کان الحج یقع عن الآمر ؛ لأنّه وقوع شرعی لاحقیقی . (الدر مع الرد : (۲/ ۶۱۱) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، ط: سعید)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۳۴۵) باب الحج عن الغیر ، فصل : فی النفقة ، ط: إدارة القرآن .

☜ ودم القران والتمتّع والجنایة علی الحاج إن أذن له الآمر بالقران والتمتّع وإلا فیصیر مخالفا فیضمن. (الدر مع الرد: (۲/ ۶۱۱) باب الحج عن الغیر، مطلب العمل علی القیاس دون الاستحسان، ط: سعید)

☜ فإن أمره غیر أن یقرن عنه فالدم علی من أحرم ؛ لأنّه وجب شکرًا بما وفّقه اللّٰه تعالیٰ من الجمع بین النسکین ، والمأمور هو المختصّ ، لہٰذه النعمة ؛ لأنّ حقیقة الفعل منه . (الهدایة : (۱/ ۲۹۸) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر......

☜ و دم المتعة والقران والجنایات علی المأمور ، فأما دم المتعة والقران ، فلأنّه وجب شکرًا وفق لأداء النسکین وهو الّذی حصلت ہٰذه النعمة ، وأمّا دم الجنایات فلأنّه هو الجانی (الفقه الحنفی : (ص: ۴۶۹) الحج عن الغیر ، ط: بیروت)

(۲) السادس: نیة الحج عن المحجوج عن الإحرام أو تعیینه قبل الشروع فی الأعمال. (غنیة الناسک: (ص: ۳۲۵) باب الحج عن الغیر، فصل فی شرائط النیابة فی الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

☜ الدر المختار مع رد المحتار: (۲/۵۹۸، ۵۹۹) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب فی الفرق بین العبادة والقربة والطاعة، ط: سعید.

☜ البحر العمیق: (۴/۲۲۶۳) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر، الفصل الأوّل فی الحج عن الحی العاجز، قوله:ومنها: نیة المحجوج عنه الخ، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة.

حج بدل میں کیا نام لینا ضروری ہے

حج بدل میں جس کی طرف سے حج بدل کیا جا رہا ہے اس کا نام لینا ضروری نہیں بہتر ہے، دل میں یہ نیت کر لینا کہ ''فلاں کی طرف سے احرام باندھتا ہوں'' کافی ہے، اگر احرام باندھتے وقت حج بدل کرانے والے کی طرف سے نیت نہیں کرے گا تو حج بدل ادا نہیں ہوگا۔(۱)

---

(۱) ومنها: نية المحجوج عنه عند الإحرام؛ لأنّ النائب يحج عنه لا عن نفسه ، فلا بدّ من نيّته ، والحاج عن غيره إن شاء الله ، قال : نويت الحج عن فلان وأحرمت به لله تعالیٰ عنه ، لبيک عن فلان ، وهٰذا هو الأفضل ، كما إذا حج عن نفسه ، وإن شاء اكتفٰى بالنية ؛ لأنّ الله تعالیٰ عالم بالسرائر و الضمائر ولو أمره رجل أن يحج عنه وأعلمه باسمه ، فنسى المأمور اسم الآمر عند الإحرام فنوى بقلبه أن يكون الحج عن الآمر ولم يعينه يصحّ . (البحر العميق : (۲۲۶۳/۴)الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير ، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

السادس: نية الحج عن المحجوج عنه عند الإحرام أو تعيينه قبل الشروع فى الأعمال ، فلو قال بلسانه : أحرمت عن فلان ، أو لبيک بحجة عن فلان فهو أفضل ، والا تكفى نية القلب ، ولو نسى اسمه فنوى عن الآمر صح ، ولو أطلق النية عن ذكر المحجوج عنه ، فله أن يعينه قبل الشروع فى الأعمال ،وإن لم يعينه حتى شرع فى الأعمال ، تعذرالتعيين ، وتحققت المخالفة ، فيقع الحج عنه ، وعليه الضمان . (غنية الناسک : (ص : ۳۲۵) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط : إدارة القرآن)

مناسک الملا على القارى : (ص: ۴۲۲) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الإحجاج الخ ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

شامى : (۵۹۸/۲ ، ۵۹۹) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب فى الفرق بين العباده والقربة والطاعة ، ط: سعيد .

الهندية: (۲۵۷/۱) كتاب المناسک، البا ب الرابع عشر فى الحج عن الغير، ط: رشيديه.

الهندية : (۶۱/۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، (قوله : والشرط العجز الدائم إلى وقت الموت) ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۲۱۳/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا الّذى يرجع إلى النبات ، تحت قوله: ومنها إذا أمن عليه بنفسه حال قدرته الخ ، ط: سعيد .

حج بدل میں نیت کس کی کرے

☆حج بدل میں حج کرانے والے کی طرف سے نیت کرنا لازم ہے، اس لئے احرام باندھتے وقت یوں کہے "کہ میں فلاں مرد یا فلانی عورت کی طرف سے حج کا احرام باندھتا ہوں اور تلبیہ کہتا ہوں" اور یہ نیت دل میں کر لینا کافی ہے۔(۱)

☆اگر حج بدل کرنے والے نے احرام باندھتے وقت حج بدل کرانے والے کی طرف سے نیت نہیں کی بلکہ نیت اپنی طرف سے کر لی تو حج بدل ادا نہیں ہوگا۔(۲)

حج بدل میں جس کی طرف سے حج بدل کیا جاتا ہے اس کا نام زبانی لینا ضروری نہیں بہتر ہے، دل میں صرف یہ نیت کر لینا بھی کافی ہے کہ فلاں شخص کی طرف سے احرام باندھتا ہوں، اگر احرام باندھتے وقت حج کرانے والے کی طرف سے احرام کی نیت نہیں کی، اور حج کے اعمال شروع کر دیئے تو حج بدل صحیح نہیں ہوگا۔(۳)

حج بلا نذر بھی واجب ہے

کبھی حج نذر کے بغیر بھی واجب ہوجاتا ہے، مثلاً اگر کوئی شخص میقات سے احرام کے بغیر گزر جائے تو اس پر حج یا عمرہ واجب ہوجاتا ہے، تو اگر ایسا شخص حج کریگا تو یہ حج واجب ہوگا۔(۴)

(۱،۲،۳) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱. على الصفحة رقم: ۱۱۷، (ومنها: نية المحجوج عنه عند الإحرام؛)

(۴) وقد يجب الحج كما إذا جاوز الميقات بغير إحرام، فيجب عليه أحد النسكين، فإن اختار الحج اتصف بالوجوب، فيكون من قبيل الواجب المخير. (غنية الناسک: (ص:۱۰) مقدمة: فى تعريف الحج و مايتعلق بفرضيته، ط: إدارة القرآن)

الدر المختار مع رد المحتار: (۲/۴۵۵، ۴۵۶) كتاب الحج، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۳۱۰، ۳۱۱) كتاب الحج، قبيل (قوله: بشرط حرية و بلوغ الخ)، ط: سعيد.

حج بیچنا

’’حج خریدنا‘‘ کے عنوان کو دیکھیں۔(۱۲۶/۲)

حج پانچواں رکن ہے

حاجی حج کے ذریعہ اسلام کا پانچواں اور آخری اہم رکن ادا کر کے اپنے دین کی تکمیل کرتا ہے، اس لئے کہا گیا ہے کہ ’’حج مبرور اور حج مقبول کے بعد ایک نئی زندگی حاصل ہوتی ہے، گزرے ہوئے زمانہ کی کمزوریوں کا جائزہ لیکر نئی زندگی کے لئے کوئی ایسی نئی راہ اختیار کرلے جس سے واضح طور پر معلوم ہو کہ حاجی صاحب میں نمایاں طور پر تبدیلی پیدا ہوئی اور دینی، اخلاقی، معاشرتی، اعتبار سے حاجی صاحب کے خیالات، رجحانات اور ارادوں کی دنیا بدل گئی ہے۔(۱)

حج پر پابندی لگادی

اگر حکومت کی طرف سے مستقل طور پر مسلمانوں کو حج کرنے کی اجازت نہ ہو تو ان پر امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک حج ادا کرنا فرض نہیں ہوگا، اوران کے لئے حج

---

(۱) وينبغي أن يجتهد في محاسنہ في باقي عمره ، وأن يزاد خيره بعد العود ، فعلامة الحج المبرور ، وقبول زيارة خير مزور ، أن يعود خيرًا مماكان في جميع الأمور ، فإن رأى في نفسہ نزوعًا عن الأباطيل وتجافيًا عن دار الغرور ، وإنابة إلى دار الخلود ، فليحترز أن يدنس ذٰلک بطلب الفضول ، ويستبشر بحصول خلعة القبول وهو غاية المطلوب ، والمسؤول ونهاية المقصود والمأمول وبه يتمّ لباب المرام . (إرشاد الساری : (ص: ۷۵۴) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، فصل : فی آداب الرجوع من سفر الحج ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ الفقه الإسلامی وأدلّته : (۳۵۵/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الثالث: آداب السفر للحج وغيره ، وآداب الحاج العائد ، المبحث الثانی : آداب رجوع الحاج من سفرہ ، ط: دار الفكر بيروت .

▭ غنية الناسک : (ص: ۳۸۹) خاتمة فی زيارة قبر الرسول ﷺ ، فصل فی آداب الرجوع ، ط: إدارة القرآن .

بدل کی وصیت کرنا بھی لازم نہیں ہوگا۔ مستقل طور پر پابندی کی صورت میں اس قول پر فتویٰ دینا چاہیے۔(۱)

مزید ''حکومت حج کرنے نہ دے'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ۲۳۷)

حج پر روانگی سے پہلے

☆ حج پر روانگی سے پہلے یہ سمجھے کہ آقا کی طلبی پر غلام اس کے آستانے پر حاضری کا قصد کرتا ہے، اور قبولیت کا امیدوار ہوکر وطن چھوڑ رہا ہے، اور اس طرح نکلے کہ دنیا چھوڑ رہا ہے، کسی پر ظلم وزیادتی کی ہو تو اس سے معافی مانگ لے، اگر کسی کا حق ہو تو اس کا حق ادا کردے، کسی کا دل دکھایا ہو یا ناحق ستایا ہو تو اس سے معافی مانگ لے۔

☆ دو رکعت نماز توبہ کی نیت سے پڑھے، اس کے بعد درود شریف پڑھے، سچے دل کے ساتھ اپنے گزشتہ چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے توبہ کرے، زبان سے استغفار پڑھے دل میں گزشتہ گناہوں پر نادم ہو، آئندہ کے لئے پختہ ارادہ کرے کہ

---

(۱) هٰذا ظاهر المذهب عن أبی حنيفة رحمه اللّٰه تعالیٰ، وهو رواية عنهما، و ظاهر الرواية عنهما أنّه يجب عليهم، فإن أحجّوا أجزأهم مادام العجز مستمرًا بهم، فإن زال فعليهم الإعادة بأنفسهم، و ظاهر ما فی التحفة اختياره فإن اقتصر عليه، وكذا الاسبيجابی، و قواه المحقق فی فتح القدير، كذا فی البحر الرائق، وألحق بهم المحبوس والخائف من السلطان الّذی يمنع النّاس عن الخروج إلی الحج، وكذا لايجب الإحجاج عنهم. (الهندية: (۲۱۸/۱) كتاب المناسک، الباب الأوّل، ومنها سلامة البدن، ط: رشيديه)

☐ غنية الناسک: (ص: ۲۴) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط وجوب الأداء، ط: إدارة القرآن.

☐ الدر مع الرد: (۴۵۹/۲) كتاب الحج، مطلب: فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد.

☐ إرشاد الساری: (ص: ۷۵، ۷۶) باب شرائط الحج، النوع الثانی، شرائط الأداء، الشرط الثالث: عدم الحبس والمنع والخوف، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.

پھر کبھی ایسا نہیں کرے گا۔(۱)

حج پہلے خود کرے یا والدین کو کرائے

☆اگر لڑکے کے پاس اتنی استطاعت ہے کہ والدین کو اپنے ساتھ حج کے لئے لے جا سکتا ہے تو والدین کو بھی حج میں ساتھ لے جانا چاہیے، اور اگر اس وقت والدین کو ساتھ لے جانے کی حیثیت نہیں ہے، صرف خود جانے کی استطاعت ہے، تو خود جا کر حج ادا کرے پہلے والدین کو حج کرانا اس کے بعد پھر خود جانا یہ شرعی حکم نہیں ہے، استطاعت ہو جانے پر والدین کو بھی حج کرانے کی نیت رکھے اور کوشش کرتا رہے۔(۲)

---

(۱) فإذا عزم على الحج ينبغي له البداية بالتوبة بشروطها من رد المظالم إلى أهلها عند الإمكان، وقضاء ما قصر في فعله من العبادات، والندم على تفريطهٖ في ذٰلک، والعزم على عدم العود إلى مثل ذٰلک والاستحلال من ذوي الخصومات والمعاملات، فإن ماتوا فالإستغفار لهم...... وإذا أراد الخروج يصلي ركعتي السفر في بيته ويخرج خروج الخارج من الدنيا، ويودع المسجد بركعتين أيضًا. (غنية الناسک: (ص: ۳۴ـ ۳۸) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفرہٖ، ط: إدارة القرآن)
☐ إرشاد الساري: (ص: ۷، ۸) مقدمة في آداب مريد الحج، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.
☐ البحر العميق: (۱/۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶) الباب الرابع: في مقدمات السفر وآدابهٖ، الأمر الثالث: ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

(۲) (فرض)...... (مرة)...... (على الفور) في العام الأوّل عند الثاني وأصحّ الرواتين عن لإمام، و مالک و أحمد فيفسق وترد شهادته بتأخيره أي سنينًا؛ لأنّ تأخيره صغيرة، وبارتكابه مرة لايفسق إلّا بالإصرار...... و قالوا لو لم يحج حتى أتلف ماله و سعه أن يستقرض ويحج ولو غير قادر على وفائهٖ ويرجى أن لايؤاخذه اللّٰه بذٰلک. (الدر مع الرد: (۲/۴۵۶، ۴۵۷) كتاب الحج، ط: سعيد)
☐ وإذا وجدت الشروط فالوجوب على الفور فيقدّمه خائف العذوبة على التزوّج ويأثم المؤخر عن سنة الإمكان. (مناسک الملا على القاري: (ص: ۸۹) باب شرائط الحج، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض، فصل: وجوب الحج على الفور، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)
☐ غنية الناسک: (ص: ۲۰، ۳۲) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، وفصل: فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط، ط: إدارة القرآن.
☐ البحر العميق: (۱/۴۱۱، ۴۱۲) الباب الثالث في مناسک الحج، فصل: فرضية الحج على الفور، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

☆ جب بیٹے پر خود حج فرض ہے تو والدین کو حج کرانے سے اس کا اپنا فرض حج ادا نہیں ہوگا، اس کو خود اپنا فرض حج کرنا لازم ہے۔(۱)

حج پہلے کرے دوسرے کام بعد میں

☆ جس پر حج فرض ہو اس کو پہلے حج کرنا چاہیے اس کے بعد گنجائش ہو تو دوسرے نیک کام کرے مثلاً مسجد یا مدرسہ تعمیر کرائے، اس میں تعاون کرے وغیرہ۔

☆ حج فرض ہونے کے بعد پہلے اس کی ادائیگی ضروری ہے، بقیہ کاموں کا درجہ اس کے بعد ہے۔(۲)

حج تمتع

''تمتع'' کے لغوی معنی ہیں: کچھ وقت تک فائدہ اٹھانا، (۳) اور شریعت کی اصطلاح میں تمتع کا معنی حج تمتع کرنا۔

حج تمتع یہ ہے کہ آدمی عمرہ اور حج ساتھ ساتھ کرے، لیکن اس طرح کہ دونوں کے احرام الگ الگ باندھے اور عمرہ کر لینے کے بعد احرام کھول کر ان ساری چیزوں سے فائدہ اٹھائے جو احرام کی حالت میں ممنوع ہوگئی تھیں۔

پھر حج کا احرام باندھ کر حج ادا کرے، اس طرح حج میں چونکہ عمرہ اور حج کی درمیانی مدت میں احرام کھول کر حلال چیزوں سے فائدہ اٹھانے کا کچھ وقت مل جاتا ہے اس لئے اس کو حج تمتع کہتے ہیں۔(۴)

(۱،۲) انظر الی الحاشیة السابقة رقم: ۲، فی الصفحة رقم: ۱۲۱. ((فرض)...... (مرة)......)

(۳) تمتّع بکذا: لطف اندوز ہونا، فائدہ اٹھاتے رہنا، مستفید ہونا، حاصل کرنا، تمتّع بالعمرة إلی الحج: عمرہ کر کے حرم میں رہنا اور حج کرنا، یعنی عمرہ کو حج کے ساتھ ملا دینا۔ (القاموس الوحید: (ص: ۱۵۲۱) باب المیم، م ـ ت، ط: إدارہ اسلامیات، لاهور کراچی)

(۴) هو فی اللغة بمعنی: التلذذ، والإنتفاع بالشیئ. وفی الشریعة کما قال: وهو الترفق أی لغیر المکی بأداء النسکین أی العمرة والحج فی أشهر الحج فی سنةٍ واحدةٍ من غیر إلمام أی بأهله =

البتہ قارن عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد احرام کی حالت میں باقی رہے گا، اوران چیزوں سے فائدہ نہیں اٹھاسکے گا۔(۱)

☆حج تمتع کرنے والا بیت اللہ میں حاضری کے بعد عمرہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرنے کے بعد حلق یا قصر کرکے احرام سے نکل جائے گا، پھر آٹھ ذی الحجہ کو منی جانے سے پہلے حرم میں حج کا احرام باندھے گا، اوراس احرام کو ذی الحجہ کی دس تاریخ کو بڑے شیطان کوسات کنکریاں مارنے کے بعد دم شکر (قربانی کے جانور) کو ذبح کرنے کے بعد حلق یا قصر تک باقی رکھے گا۔(۲)

= بينهما إلماماً صحيحًا أى بأن يكون حال تحلّله من عمرته و قبل شروعه فى حجته. وزاد بعضهم: فى سفر واحدٍ كما ذكره صاحب "الهداية" وزاد آخرون: بإحرام مكى للحج. وإنّما سمّى متمتّعا لانتفاعه بالتقرّب إلى اللّٰه تعالىٰ بالعبادتين كما اختاره المصنّف، أو لتمتّعه بمحظورات الإحرام بعد تحلّله من العمرة، أو لانتفاعه بسقوط العود إلى الميقات، ولايبعد أن يقال: لتمتّعه بالحياة حتى أدرک إحرام الحجّة. (إرشاد السارى: (ص: ۳۷۹، ۳۸۰) باب التمتّع، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک: (ص: ۲۱۲) باب التمتّع، فصل فى ماهية التمتّع وشرائطه، ط: إدارة القرآن.

🗀 التاتارخانية: (۲/۳۹۵، ۳۹۶) كتاب الحج، الفصل العاشر: فى المتمتّع، ط: قديمى.

🗀 الهندية: (۱/۲۳۸) كتاب المناسک، الباب السابع: فى القران والمتمتّع، ط: رشيديه.

(۱) إذا دخل أى القارن مكّة بدأ بأفعال العمرة وإن أخرها فى الإحرام ...... ثم يقيم حرامًا أى محرمًا؛ لأنّ أوان التحلّل يوم النحر ،فإن حلق تكون جنايته على إحرامين ...... (إرشاد السارى: (ص: ۳۶۷، ۳۶۸) باب القران، فصل: فى بيان أداء القران، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک: (ص: ۲۰۵) باب القران، ط: إدارة القرآن.

🗀 الدر مع الرد: (۲/۵۳۲) كتاب الحج، باب القران، ط: سعيد.

(۲) هو أن يحرم الآفاقى بعمرة من الميقات أو قبله فإذا دخل مكّة طاف لعمرته فى أشهر الحج، ويقطع التلبية إذا ابتدأ بالطواف، وسعى بين الصفا والمروة، ثم حلق أو قصر، ثم أقام بمكّة حلالا! يطوف بالبيت ما بداله ويعتنى بسائر ماسبق له فى فصل ما ينبغى الاعتناء به بعد السعى، ويعتمر قبل الحج ماشاء ...... فإذا جاء الحج أحرم به كأهل ذٰلک الموضع، فلو أقام بمكّة فإذا كان يوم التروية أحرم به، وقبله أفضل، وأفضل أماكنه الحطيم، ثم المسجد، ثم مكّة، ثم الحرم، ويصحّ من خارج الحرم، ولكنه يجب كونه فيه إلّا إذا خرج للحل لحاجة، =

☆ حج تمتع کرنے والے پر طواف قدوم نہیں ہے۔(۱)

☆ تمتع کرنے والا عمرہ کے طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل اور ساتوں چکروں میں اضطباع کرے گا۔(۲)

☆ عورتوں کیلئے رمل اور اضطباع کا حکم بالکل نہیں، اس لئے عورتیں طواف میں رمل اور اضطباع بالکل نہ کریں۔(۳)

= فأحرم منه لاشيئ عليه، بخلاف مالو خرج لقصد الإحرام منه، فإذا أراد المتمتع وكذا المكى أن يحرم بالحج يأتى بماسبق له فى الإحرام من إزالة التفث، والاغتسال والتطيب وغير ذٰلک...... وحج كالمفرد إلّا أنّه لايطوف للقدوم...... وإذ رمى يوم النحر ذبح للتمتّع كالقران. (غنية الناسک: (ص: ۲۱۵، ۲۱۶) باب التمتّع، فصل: فى كيفية أداء التمتّع المسنون، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۴۰۵ ، ۴۰۶ ، ۴۰۷ ، ۴۰۸ ، ۴۰۹) باب التمتّع ، فصل : المتمتّع على نوعين ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

الهندية: (۱/۲۳۸، ۲۳۹) كتاب المناسک، الباب السابع فى القران والتمتّع، ط: رشديه.

(۱) وحج كالمفرد إلّا أنّه لا يطوف للقدوم . (غنية الناسک : (ص: ۲۱۶) باب التمتّع ، فصل: فى كيفية أداء التمتّع المسنون ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۴۰۷) باب التمتّع ، فصل : المتمتّع على نوعين ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

الهندية : (۱/۲۳۹) كتاب المناسک ، الباب السابع : فى القران والتمتّع ، ط: رشيديه.

(۲) ويرمل فى طواف العمرة فى الثلاث الأول ، ويمشى فى الباقى على هيئته باتفاق الأربعة؛ لأنّ هٰذا طواف بعده سعى ...... ويضطبع عند الأئمة الثلاثة خلافًا للمالكية ...... (البحر العميق : (۴/ ۲۰۵۸ ، ۲۰۵۹) الباب الرابع : فى العمرة ، سنة العمرة ومستحباتها ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

إرشاد السارى: (ص: ۶۵۵) باب العمرة، صفة العمرة إجمالاً، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

والأصل أن كل طواف بعده سعى ، فمن سننه الاضطباع والرمل وإلّا فلا . (غنية الناسک : (ص: ۱۱۹) باب ماهية الطواف وأنواعه وأركانه وشرائطه وسائر أحكامه ، فصل : وأمّا سنن الطواف ، ط : إدارة القرآن)

شامى : (۲/۴۹۵ ، ۴۹۸) كتاب الحج ، مطلب : فى دخول مكّة ، ومطلب فى طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۳) انظر الى الحاشية الاتية رقم: ۱ ، فى الصفحة رقم: ۱۲۶ . (ولاترمل ولاتضطبع)

حج تمتع کے افعال

حج تمتع کے افعال	
احرام عمرہ	شرط
طوافِ عمرہ معہ رمل	رکن
سعی عمرہ	واجب
سَر منڈانا	واجب
آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا	شرط
وقوفِ عرفہ	رکن
وقوفِ مزدلفہ	واجب
رمی جمرہ عقبہ	واجب
قربانی	واجب
سَر منڈانا	واجب
طوافِ زیارت	رکن
سعی حج	واجب
رمی جمار	واجب
طوافِ وداع	واجب

حج ثانی کے لئے پانچ سال کی قید

حکومت کی جانب سے ایک مرتبہ حج کرنے کے بعد دوسری مرتبہ حج کرنے کے لئے پانچ سال کی قید لگانا شرعاً درست نہیں، اور پانچ سال کے اندر دوسری مرتبہ حج کرنے کے لئے جھوٹے حلف نامے پر دستخط کرنا بھی جائز نہیں۔(۲)

حج خریدنا

حج خریدنا اور بیچنا جائز نہیں ہے، نہ اس سے ثواب ملے گا اور نہ ہی اس سے فرض ادا ہوگا، اس لئے اگر کوئی حاجی حج فروخت کرنا چاہے تو کوئی بھی شخص اس کو نہ

---

(۱) ولاترمل ولاتضطبع ولا تسعى بين الميلين ...... لأنّ أصل مشروعيته لإظهار الجلد وهو للرجال، ولأنّه يخل بالستر ، وكذا السعي : أي الهرولة بين الميلين في السعي ، والاضطباع سنة الرمل. (الدر مع الرد : (۵۲۸/۲) كتاب الحج ، قبيل باب القران ، ط: سعيد)

☜ إرشاد الساري : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل : في إحرام المرأة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

☜ غنية الناسك : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل في إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) قال الله تعالىٰ : ﴿ومن أظلم ممن منع مساجد الله أن يذكر فيها اسمه وسعى في خرابها أولٰئك ما كان لهم أن يدخلوها إلّا خائفين﴾ (سورة البقرة : ۱۱۴)

☜ وظاهر الآية : العموم في كل مانع ، وفي كل مسجد وخصوص السبب لايمنعه ، وسعى في خرابها : أي هدمها و تعطيلها ...... "أولٰئك" الظالمون المانعون الساعون في خرابها " ماكان لهم أن يدخلوها إلّا خائفين " . (روح المعاني للعلامة الآلوسي : (۳۶۳/۱ ، ۳۶۴) سورة البقرة ، الآية : ۱۱۴ ، ط: دار إحياء التراث العربي ، بيروت)

☜ ومما يدل على أنّه عام في سائر المساجد وأنّه غير مقصود على بيت المقدس خاصة أو المسجد الحرام خاصة ، إطلاقه ذٰلك في المساجد فلايخص شيئ منه إلّا بدلا له .(أحكام القرآن للجصاص : (۸۷/۱) سورة البقرة ، باب في نسخ القرآن بالسنة وذكر وجوه النسخ ، ط: قديمي)

خریدے ورنہ سارے پیسے ضائع ہو جائیں گے اور فائدہ کچھ نہیں ہوگا۔(۱)

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے اور وہ معذور نہیں ہے تو خود جا کر حج ادا کرے اور اگر معذور ہے تو شرائط کے مطابق حج بدل کرادے۔(۲)

---

(۱) وکون المعقود علیہ ...... کونہ موجودًا متقوّمًا مملوکًا فی نفسہٖ . (الدر المختار : (۴/ ۵۰۵) کتاب البیوع ، مطلب : شرائط البیع وأنواع أربعة ، ط: سعید)

ولم أر حکم من أخذ شیئًا من الدنیا لیجعل شیئًا من عبادتہ للمعطی ، وینبغی أن لایصحّ ذٰلک اھـ : أی لأنّہ إن کان أخذہ علی عبادة سابقة یکون ذٰلک بیعًا لھا ، وذٰلک باطل قطعًا ، وإن کان أخذہ لعمل لیعمل یکون إجارة علی الطاعة وھی باطلة أیضًا ، کما نص علیہ فی المتون والشروح والفتاوٰی . (شامی : (۲/ ۵۹۵) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، مطلب : فیمن أخذ فی عبادتہ شیئًا من الدنیا ، ط: سعید)

الھدایة: (۳/ ۵۳) کتاب البیوع ، باب البیع الفاسد ، ط: شرکة علمیة ملتان.

الأصل : أنّ کل طاعة یختص بھا المسلم ، لایجوز الاستئجار علیھا عندنا لقولہ علیہ السلام: " اقرأوا القرآن ولاتأکلوا بہ " فالاستئجار علی الطاعات مطلقًا لایصحّ عند أئمتنا الثلاثة...... (فتاوٰی تنقیح الحامدیة : (۲/ ۱۳۷) کتاب الإجارة ، مطلب : فی حکم الاستئجار علی التلاوة ، ط : ......

رسائل ابن عابدین : (۱/ ۱۶۷) شفاء العلیل وبل الغلیل فی حکم الوصیة بالختمات والتھالیل ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور .

الخانیة علی ھامش الھندیہ: (۲/ ۳۲۵) کتاب الإجارات، باب الإجارة الفاسدة، ط: رشیدیہ.

(۲) (العبادات ثلاثة أنواع) : مالیة محضة کالزکوٰة وصدقة الفطر ، وبدنیة محضة کالصلوٰة والصوم ، ومرکبة منھما کالحج ،و الإنابة تجری فی النوع الأوّل فی حالتی الاختیار والاضطرار، ولا تجری فی النوع الثانی ، وتجری فی النوع الثالث عند العجز کذا فی الکافی . (الھندیة : (۱/ ۲۵۷) کتاب المناسک ، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغیر ، ط: رشیدیہ)

وکان مقتضی القیاس أن لاتجری النیابة فی الحج لتضمنہ للمشقتین البدنیة والمالیة والأولیٰ لایکتفی فیھا بالنائب لکنہ تعالیٰ رخّص فی اسقاطہٖ بتحمل المشقة الأخرٰی ، أعنی إخراج المال عند العجز المستمر إلی الموت رحمة و فضلا بأن تدفع نفقة الحج إلی من یحج عنہ . (البحر الرائق : (۳/ ۲۰) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ،ط : سعید)

شامی : (۲/ ۵۹۸) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، مطلب فی الفرق بینا لعبادة والقربة والطاعة ، ط: سعید .

☆ کسی کا پہلا کیا ہوا حج خریدنا یا خرید کر اس کا ثواب میت کو پہنچانا جائز نہیں ہے کیونکہ حج کی خرید وفروخت نہیں ہوسکتی۔(۱)

☆ کسی آدمی کو حج کا خرچہ دے کر اس سے نفلی حج ادا کرا کر اس کا ثواب میت کو پہنچانا جائز ہے مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ نفلی حج کرنے والا احرام باندھتے وقت اسی میت کی طرف سے حج کرنے کی نیت کرے، اور اس کی طرف سے احرام باندھے۔(۲)

حج دوسرے کی طرف سے کرنا

دوسرے آدمی کی طرف سے نفلی حج کرنا یا ثواب پہنچانے کیلئے نفلی حج کرنا جائز ہے حج کرنے والے اور جس کی طرف سے یا جس کو ثواب پہنچانے کیلئے کیا ہے سب

---

(۱) [تنبیه] قال فی البحر: ولم أر حکم من أخذ شیئًا من الدنیا لیجعل شیئًا من عبادته للمعطی، وینبغی أن لایصح ذٰلک اهـ أی لأنّه إن کان أخذه علی عبادة سابقة یکون ذٰلک بیعا لها، وذٰلک باطل قطعًا، وإن کان أخذه لیعمل یکون إجارة علی الطاعة وهی باطلة أیضًا کما نص علیه فی المتون والشروح والفاویٰ. (شامی: (۲/۵۹۵) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب فیمن أخذ فی عبادته شیئًا من الدنیا، ط: سعید)

☐ البحر: (۳/۵۹) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ط: سعید.

(۲) والأصل فیه أنّ الإنسان له أن یجعل ثواب عمله لغیره صلاة أو صوما أو صدقة أو قراء ة أو ذکرا أو طوافا أو حجا أو عمرة أو غیر ذٰلک عند أصحابنا للکتاب والسنة...... فإن من صام أوصلی أو تصدق وجعل ثوابه لغیره من الأموات والأحیاء جاز ویصل ثوابها إلیهم عند أهل السنة والجماعة، کذا فی البدائع. (البحر الرائق: (۳/۹۵) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ط: سعید)

☐ الدر المختار مع رد المحتار: (۲/۵۹۵، ۵۹۶) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر

☐ وإنّما یجوز الحج عن المیت إذا أوصٰی عن اجتماع شرائط الجواز، ومنها: نیة الحج بأن یقول: نویتُ الحج عن فلان، وإن شاء اکتفٰی بالنیة. (البحر العمیق فی مانسک المعتمر والحاج إلی بیت اللّٰه العتیق: (۴/۲۳۵۲) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر، الفصل الثانی: فی الحج عن المیت الّذی فاته الحج فی عمره، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

☐ فتح القدیر: (۳/۶۵، ۶۷) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ط: رشیدیه.

کوثواب ملے گا، اوراگرکسی پر حج واجب ہے، اور وہ اتنا زیادہ بیمار یا کمزور ہے کہ خود حج نہیں کرسکتا ہےاورسفرکرنے پرقادرنہیں ہےتو اس صورت میں دوسرا آدمی اس کی طرف سے حج کرسکتا ہے۔(۱)

حضرت ابورزین العقیلی سے روایت ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے کہ میراباپ عمررسیدہ ہےنہ توحج کرسکتا ہےنہ عمرہ کرسکتا ہےاورنہ سفرکرنے کےقابل ہے؟ تو آپ ﷺ نےفرمایا، باپ کی طرف سےتم حج وعمرہ کرلو‘‘۔(۲)

---

(۱) وأمّا العبادة المركّبة من البدن والمال ، وهى الحج فلاتجوز فيها النيابة عند القدرة لعدم إتعاب النفس ، ويجوز عند العجز بحصول المشقة بتنقيص المال لسد خلة المحتاج عملا بالشبهين بالقدر الممكن ...... فالأصل فى جواز الحج عن الغير : حديث الخثعمية ...... الخ . (البحر العميق : (۲۲۵۰/۴) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير ، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة السعودية)

☜ الأصل فى هٰذا الباب أن الإنسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة كان أو صوما أو صدقة أو غيرها كالحج و قراء ة القرآن الخ . (الهندية (۲۵۷/۱) كتاب المناسک ، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير ، ط: رشيديه)

☜ البحر الرائق : (۵۹/۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

☜ وانظر الحواشى السابقة أيضًا.

(۲) وعن أبى رزين العقيلى أنّه أتى النبىّ ﷺ فقال : إن أبى شيخ كبير لايستطيع الحج ولا العمرة ولا الظعن ، قال : " حج عن أبيک واعتمر " . رواه أحمد والأربعة وابن حبان فى صحيحه ، والحاكم وصحيحه على شرط الشيخين وحسنه الترمذى ، وفى بعض نسخهٖ تصحيحه . (البحر العميق : (۳۷۲/۱) الباب الثالث فى مناسک الحج ، شرائط الحج ، شرائط وجوب الأداء ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة السعودية)

☜ مسند الإمام أحمد بن حنبل : (۵۸۰/۴) رقم الحديث : ۱۵۷۵۱ ، مسند أبى رزين العقيلى بن عامر بن المنتفق ، ط: دار إحياء التراث العربى ، بيروت ، الطبعه الثالثة ، ۱۴۱۴ھ ، ۱۹۹۴م .

☜ سنن النسائى: (۳/۲) كتاب المناسک، العمرة عن الرّجل الّذى لايستطيع، ط: قديمى.

☜ جامع الترمذى : (۱۱۲/۱) أبواب الحج عن رسول الله ﷺ ، باب ماجاء فى الحج عن الشيخ الكبير والميت ، ط: مير محمد .

حجرِ اسود

’’حجرِ اسود‘‘ اور’’ مقام ابراہیم‘‘ جنت کے پتھر ہیں، جب ان کو زمین پر اتارا گیا تو حکمت الٰہی نے چاہا کہ ان پر دنیاوی زندگی کے احکام مرتب ہوں، کیونکہ جگہ کی تبدیلی سے احکام میں تبدیلی آتی ہے، ایک اقلیم کا آدمی دوسرے اقلیم میں جا بستا ہے تو رنگ، مزاج اور قد وغیرہ میں تبدیلی آجاتی ہے، چنانچہ زمین میں اتارنے کے بعد ان کی روشنی مٹادی گئی اور وہ زمین کے پتھروں جیسے نظر آنے لگے، اس صورت میں ان کی فضیلت کی وجہ ان کا جنتی پتھر ہونا ہے۔(۱)

’’حجرِ اسود‘‘ شروع میں ایک ہی پتھر تھا، اب اس کے چھوٹے چھوٹے آٹھ ٹکڑے ہیں ان ٹکڑوں کو بیت اللہ کے شرقی جنوبی کونے پر پتھر کے بڑے ٹکڑے میں جوڑا گیا ہے اور پھر اس پر چاندی کا فریم لگادیا گیا ہے، یہی وہ ٹکڑے ہیں جن کو بوسہ دینا مسنون ہے، نہ کہ وہ بڑا پتھر اور نہ ہی چاندی کا وہ خول جو اس بڑے پتھر پر چڑھا ہوا ہے۔(۲)

حجرِ اسود جنت سے سفید آیا تھا

’’حجرِ اسود‘‘ جنت سے سفید آیا تھا لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے کالا ہوگیا

---

(۱) وقال: أنّ الركن والمقام ياقوتتان، أقول: يحتمل أن يكونا من الجنّة فى الأصل فلما جعلا فى الأرض اقتضت الحكمة أن يراعى فيهما حكم نشأة الأرض فطمس نورهما. (حجة الله البالغة: (۲/ ۶۵) من أبواب الحج، أمور تتعلق بالحج، الكلام على الحجر الأسود، ط: كتب خانه رشيديه دهلى) ▱ رحمة الله الواسعة : (۴/ ۲۴۲) حج کا بیان، باب (۴) حج سے تعلق رکھنے والی باتیں، حجرِ اسود کی فضیلت کا بیان، ط: زمزم پبلیشرز۔

(۲) وليجتنب عند استلام الحج عن استعمال ماهناک من طوق فضة ركبوها حول الحجر الأسود. (غنية الناسک : (ص: ۱۰۳) باب دخول مكّة و حرمها ، فصل فى صفة الاستلام ، تنبيه : ، ط: إدارة القرآن)

ورنہ اس کا نام نازل ہوتے وقت ''حجر اسود'' نہیں تھا۔(۱)

حجر اسود کا استلام

حجر اسود کا استلام یعنی بوسہ دینا طواف کے شروع میں پہلی مرتبہ اور طواف ختم ہونے کے بعد آٹھویں مرتبہ بالاتفاق سنت مؤکدہ ہے، بیچ والے چکروں میں زیادہ تاکید نہیں ہے۔(۲)

حجر اسود کا بوسہ لینا

طواف کے درمیان حجر اسود کا بوسہ لینے کیلئے انتظار نہ کریں بلکہ موقع مل

---

(۱) قال النبیّ ﷺ : " نزل الحجر الأسود من الجنّة وهو أشدّ بیاضا من اللبن فسودته خطایا بنی آدم". (حجة اللّٰه البالغ: (۶۵/۲) من أبواب الحج ، أمور تتعلق بالحج ، الکلام علی الحجر الأسود ، ط: کتب خانه رشیدیه دهلی)

وفی قوله : الحجر دون أن یصفه بالسواد ، إشارة إلی أنّه حین أخرج من الجنّة کان أبیض من اللبن ، وإنّما اسود بمس المشرکین والعصاة ، کذا فی المحیط . (البحر الرائق : (۳۲۷/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید)

جامع الترمذی : (۱۰۷/۱) أبواب الحج عن رسول اللّٰه ﷺ ، باب ماجاء فی فضل الحجر الأسود والرکن والمقام ، ط: میر محمد .

مشکوٰة المصابیح : (ص: ۲۲۷) کتاب المناسک ، باب دخول مکّة والطواف ، الفصل الثانی ، ط: قدیمی .

(۲) واستلامه فی أوّل الطواف وآخره سنة ، واختلفوا فیما بینهما ، فقیل : أدب ، و قیل : سنة ، ومشی فی " اللباب " علی الثانی ، ثم قال : وإن استلمه فی أوّله وآخره أجزأه ، فأفاد أنّ استلام طرفیه آکد مما بینهما . (غنیة الناسک : (ص: ۱۰۴) باب دخول مکّة وحرمها ، فصل فی الأخذ فی الطواف و کیفیة أداءہ الخ ، ط: إدارة القرآن)

مناسک الملا علی القاری : (ص: ۱۸۷) باب دخول مکّة ، فصل فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة .

البحر العمیق : (۱۱۸۸/۲) الباب العاشر فی دخول مکّة المشرفة ، فصل فی بیان أنواع الأطوفة ، سنن الطواف ، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة .

جائے تو بہتر ہے ورنہ دور سے ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لیں، ٹھہریں نہیں، کیونکہ طواف کے درمیان ٹھہرنا سنت کے خلاف ہے البتہ طواف کے شروع میں یا بالکل آخر میں بوسہ کے انتظار میں ٹھہرنے میں مضائقہ نہیں۔(۱)

☆ ''حجر اسود'' کا استلام سنت ہے، بشرطیکہ بوسہ لینے سے اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو ایذا نہ ہو، اگر اس میں دھکم پیل کی نوبت آئے اور کسی مسلمان کو ایذا پہنچے تو یہ فعل حرام ہے، اور طواف کرتے ہوئے حرام فعل کا ارتکاب کرنا اور اپنی اور دوسروں کی جان کو خطرے میں ڈالنا بہت ہی بے عقلی کی بات ہے، اگر آدمی آسانی سے حجر اسود تک پہنچ سکے تو اس کو چوم لے ورنہ دور سے اپنے ہاتھوں کو حجر اسود کی طرف بڑھا کر یہ تصور کرے گویا میں نے ہاتھ حجر اسود پر رکھ دیئے ہیں، اور پھر اپنے ہاتھوں کو چوم لے، اس کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی إن شاء اللہ۔(۲)

---

(۱) وإن ازدحم فلايمكنه الرمل لا فى القرب ولا فى البعد ، فإن كانت الزحمة قبل شروعه فى الطواف و قف حتى تزول ...... وإن كانت حصلت فى أثناء الطواف لايقف ؛ لأنّ الموالاة بين الأشواط وأجزاء الأشواط سنة متفق عليهما ، بل قال بعض العلماء : واجبة ، فلايترك لحصول سنة مختلف فيها ...... بخلاف استلام الحجر الأسود حيث لايقف له فى الحالين إذا ازدحم عنه ؛ لأنّ الإشارة إليه بدل له عند العجز ، إلّا أنّه لو وقف له فى أوّل الطواف و آخره ، كان أحب ؛ لأنّه لايلزم من الوقوف فيهما فوات الموالاة مع إمكان أصل الاستلام الّذى هو سنّة مؤكّدة فيهما .
(غنية الناسک : (ص: ۱۰۴) باب دخول مكّة و حرمها ، فصل : فى الأخذ فى الطواف و كيفية أداءه الخ ، ط: إدارة القرآن)

🗁 مناسک الملا على القارى : (ص: ۱۸۹ ، ۱۹۰) باب دخول مكّة ، فصل فى صفة الشروع فى الطواف ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

(۲) ومن سنن الطواف :استلام الحجر و تقبيله ...... فإذا أراد أن يستلم الحجر الأسود يستقبله بوجهه على القول الصحيح و يدنو منه بشرط أن لا يؤذى أحدا بالمزاحمة ، وهذا الاستقبال للحجر مستحب لا واجب ، ويرفع يديه عند استقبال الحجر حذاء أذنيه كما فى الصلاة ، أمّا الاستقبال من غير إيذاء فلما روى : " أنّ رسول الله ﷺ دخل المسجد فبدأ بالحجر فاستقبله و قال ﷺ لعمر : يا عمر ! إنّک رجل قوىّ فلاتزاحم على الحجر فتوذى الضعيف =

☆ جب حجراسود کی طرف منہ کریں تو اسی حالت میں دائیں جانب کو ہرگز نہ سرکیں بلکہ وہیں دائیں طرف کو گھوم جائیں اور پھر آگے چلیں ۔(۱)

= وإن وجدت خلوة فاستلمه وإلّا فاستقبله وهلل وكبر". رواه أحمد والشافعي و غيرهما ، ولأنّ الاستلام سنة، وترک الإيذاء واجب فالإتيان بالواجب أولیٰ ...... وعن عبد الرحمٰن بن عوف أنّه كان إذا أتى الركن فوجدهم يزدحمون عليه استقبله وكبر و دعا ثم طاف وإذا رأى خلوة استلمه...... قال ابن حجاج في المدخل : وليحذر مما يفعله بعضهم أنّ الرجال والنّساء يتزاحمون على الحجر الأسود فيقع الاتضعاط بينهم . (البحر العميق : (۱۱۷۱/۲ ، ۱۱۷۲ ، ۱۱۷۳ ، ۱۱۸۳) الباب العاشر في دخول مكة المشرفة ، فصل : في بيان أنواع الأطوفة ، سنن الطواف، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

▭ فاستقبل (الحجر مكبرا مهللا رافعا يديه) كالصلاة (واستلمه) فإن لم يقدر يضعهما ثم يقبلهما (والا) يمكنه ذٰلک (يمس) بالحجر (شيئًا في يده) ولو عصا (ثم قبله) أي الشيئ (وإن عجز عنهما) اى الاستلام والإمساس (استقبله) مشيرا إليه بباطن كفيه كأنّه واضعهما عليه (......) ثم يقبل كفيه ، قال في الرد : (قوله : وترک الإيذاء واجب) أي فلا يترک الواجب لفعل السنة ...... (قوله : ثم يقبل كفيه) أي بعد الإشارة المذكورة . (الدر المختار مع رد المحتار: (۴۹۳/۲ ، ۴۹۴) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب في دخول مكّة ، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق : ۳۲۶/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

(۱) ليس شيئ من الطواف يجوز عندنا مع استقبال البيت ، فإذا استقبله عند استلام إحد الركنين، ينبغي أن يقر قدميه في موضعهما حالة الاستقبال ،فإذا فرغ من الاستلام اعتدل قائما على حاله قبل الاستقبال ، وجعل يساره إلى البيت كما كان ، فيطوف ؛ لأنّه لو زالت قدماه في موضعهما إلى جهة البيت ، ولو قليلا في حال استقباله ، ثم مضى من هناک في طوافهٖ لكان قد قطع جزأ من مطافه وهو مستقبل البيت . (غنية الناسک : (ص: ۱۱۴) باب في ماهية الطواف وأنواعه وأركانهٖ الخ ، فصل في واجبات الطواف ، تنبيه ، ط: إدارة القرآن)

▭ شامي : (۴۹۵/۲) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب في دخول مكة ، ط: سعيد .

▭ وينبغي أن يبدأ بالطواف من جانب الحجر الّذی يلي الركن اليماني ...... وشرحهٖ أن يقف مستقبلا على جانب الحجر بحيث يصير جميع الحجر عن يمينه ثم يمشي كذٰلک مستقبلا حتى يجاوز الحجر فإذا جاوزه انفتل وجعل يساره إلى البيت . (الهندية : (۲۲۵/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

▭ فتح القدير : (۳۸۹/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، فروع تتعلق بالطواف ، ط : رشيديه.

☆ حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت چاندی کے حلقہ پر ہاتھ نہ رکھیں۔(۱)

☆ صرف ''حجر اسود'' کا بوسہ لینا سنت ہے، بیت اللہ شریف کی دیوار وغیرہ یا کسی اور جگہ کا چومنا جائز نہیں ہے۔(۲)

☆ اگر ''حجر اسود'' پر خوشبو لگی ہو تو محرم (احرام والے) کو اس کا چھونا جائز نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) وليجتنب عند استلام الحجر عن استعمال ما هناک من طوق فضة رکبوها حول الحجر الأسود. (غنية الناسک: (ص: ۱۰۳) باب دخول مکّة وحرمها، فصل فی صفة الاستلام، تنبيه: ط: إدارة القرآن)

(۲) قال ابن الملقن رحمه اللّٰه تعالیٰ فی شرح "العمدة": لا يشرع التقبيل الا للحجر الأسود، والمصحف، ولايدی الصالحين من العلماء و غيرهم وللقادمين من السفر بشرط أن لايکون أمرد، ولا امرأة محرمة، ولوجوه الموتی الصالحين، ومن نطق بعلم أو حکمة ينتفع بها، وکل ذٰلک قد ثبت فی الأحاديث الصحيحة، وفعل السلف ، فأمّا تقبيل الأحجار والقبور والجدار والستور، وأيدی الظلمة والفسقة، واستلام ذٰلک جميعه، فلا يجوز، ولو کانت أحجار الکعبة أو القبر الشريف وأجدار حجرته، أو ستورهما، أو صخرة بيت المقدس، فإن التقبيل والاستلام ونحوهما تعظيم، والتعظيم خاص باللّٰه تعالیٰ، فلا يجوز إلاّ فيما أذن فيه اهـ. (غنية الناسک: (ص: ۱۲۶، ۱۲۷) باب فی ماهية الطواف وأنواعه وأرکانه الخ، فصل: مکروهات الطواف، تنبيه، ط: إدارة القرآن)

(۳) ۳۳۳۴ــ يجب أن يعلم بأنّ المحرم ممنوع عن استعمال الدهن والتطيب......

☜ ۳۳۳۵ــــ وقال فی المحرم: إذا مس الطيب، أو استلم الحجر فأصاب يده خلوف، إن کان ماأصاب يده کثيرا فعليه الدم. (المحيط البرهانی: (۴۳۷/۳) کتاب المناسک، الفصل الخامس: مايحرم علی المحرم ومالايحرم، نوع منه فی الدهن والتطيب والخضاب، ط: إدارة القرآن)

☜ البحر الرائق : (۳/۳) کتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

☜ غنية الناسک: (ص: ۲۴۳) باب الجنايات، الفصل الأوّل فی الطيب ، ط: إدارة القرآن.

☜ فإن لم يستطع للزحمة، أو لکون الحجر ملطخا بالطيب وهو محرم وقف بحذائه مستقبلا له، وفعل ما ذکرنا من الأذکار. (غنية الناسک: (ص: ۱۰۳) باب دخول مکّة وحرمها ، فصل فی صفة الاستلام ، ط:إدارة القرآن)

☜ قال ابن الحجاج فی المدخل...... وليحذر ممايفعله بعضهم من أنّه يکون يقبل الحجر والنّاس يصبون علی الحجر ماء الورد وفيه المسک فيصيبه منه وهو محرم، فليتحفظ من ذٰلک جهده. (البحر العميق: (۱۱۸۳/۲، ۱۱۸۴) الباب العاشر فی دخول مکّة و فی الطواف والسعی، فصل فی بيان أنواع الأطوفة، سنن الطواف (الاستلام) ط: مؤسّسة الريّان، المکتبة المکيّه، مکّة المکرّمة)

☆عورتوں کے لئے اس حال میں حجر اسود چومنا بالکل حرام ہے جب کہ اجنبی مردوں کے ساتھ جسم لگنے کا احتمال ہو۔(۱)

☆حجر اسود کا بوسہ نہ لینے سے کفارہ اور دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا اور حج ادا ہوجائے گا۔(۲)

حجر اسود کا بوسہ لینے کے آداب

☆حجر اسود کا بوسہ لینے کیلئے کسی کو دھکا دینا یا تکلیف پہنچانا جائز نہیں ہے

---

(۱) ولا تستلم الحجر إذا كان هناک جمع؛ لأنّها ممنوعة عن مماسة الرجال، إلا أن تجد الموضع خاليا. (غنية الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

البحر الرائق: (۳۵۵/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، فصل: ومن لم يدخل مكّة الخ، ط: سعيد.

شامی: (۵۲۸/۲) كتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فی مضاعفة الصلاة بمكّة، قبيل: باب القران، ط: سعيد.

الهندية: (۲۳۵/۱) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، قبيل: فصل فی المتفرّقات، ط: رشيديه.

(۲) ومن سنن الطواف: استلام الحجر وتقبيله. (البحر العميق: (۱۱۷۱/۲) الباب العاشر فی دخول مكّة و فی الطواف والسعی، فصل: فی بيان أنواع الأطوفة، سنن الطواف، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

واستلامه فی أوّل الطواف و آخره سنة. (غنية الناسک: (ص: ۱۰۴) باب دخول مكّة و حرمها، فصل فی الأخذ فی الطواف و كيفية أدائه، ط: إدارة القرآن)

بدائع الصنائع: (۱۴۶/۲) كتاب الحج، فصل وأمّا بيان سنن الحج و بيان ترتيبه، ط: سعيد.

وأمّا سننه ...... وحكمها الإساءة بتركها وعدم لزوم الجزاء. (غنية الناسک: (ص: ۴۷) باب فرائض الحج و واجباته وسننه الخ، فصل فی سننه، ط: إدارة القرآن)

ولو ترک السنن والآداب فلاشیئ عليه وقد أساء كذا فی شرح الطحاوی. (الهندية: (۲۲۰/۱) كتاب المناسک، الباب الأوّل فی تفسير الحج و فرضيته الخ، قبيل: وأمّا محظوراته الخ، ط: رشيديه)

(وحكم السنن) أی المؤكّدة (الإساءة بتركها) أی لو تركها عمدا (وعدم لزوم شيئ) أی من دم أو صدقة على فاعلها. (مناسک الملا علی القاری: (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج و واجباته و سننه، حكم السنن، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

کیونکہ حجر اسود کا بوسہ لینا سنت ہے اور لوگوں کو تکلیف دینا حرام ہے، لہذا سنت پر عمل کرنے کیلئے حرام کا ارتکاب کرنا جائز نہیں ہے، اور ہجوم کی حالت میں ہاتھ یا چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کی جانب اشارہ کرتے ہوئے "**اللّٰہ اکبر لاإلٰہ إلااللّٰہ والصلوۃ والسلام علٰی رسول اللّٰہ**" کہہ کر اپنے ہاتھ یا چھڑی کے بوسہ پر اکتفا کر لینا چاہیے۔(۱)

☆ نبی کریم ﷺ نے حجر اسود کا بوسہ بھی لیا ہے اور ہجوم کے وقت اشارہ بھی کیا ہے، حالانکہ نبی کریم ﷺ کو ہجوم میں جگہ مل سکتی تھی، اور جان اور مال قربان کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خوشی سے راستہ بھی دیدیتے، لیکن آنحضرت ﷺ نے اس کے باوجود اشارہ پر ہی اکتفا کیا تاکہ امت ہجوم کے وقت اشارہ پر عمل کرلے، لہذا بوسہ دینا اور اشارہ کرنا یہ دونوں عمل آپ ﷺ کی مبارک سنت ہیں۔(۲)

☆ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حجر اسود پر ہجوم نہ کرو نہ کسی کو

---

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة السابقة رقم: ۱۳۲. (ومن سنن الطواف)

▭ ويستلم الحجر إن أمكنه ذٰلک من غير أن يؤذى أحدًا...... والأفضل أن يقبله...... ويقبله إن أمكنه ذٰلک من غير أن يؤذى أحدًا لما روى عن رسول الله ﷺ أنّه قال لعمر: ياأباحفص! إنّک رجل قوى وإنّک تؤذى الضعيف فإذا وجدت مسلكا فاستلم وإلا فدع وكبر وهلل ولأن الاستلام سنة وإيذاء المسلم حرام، وترک الحرام أولىٰ من الإتيان بالسنة، و إذا لم يمكنه ذٰلک من غير أن يؤذى استقبله و كبر وهلل و حمد الله وأثنىٰ عليه و صلى على النبيّ ﷺ كما يصلى فى الصلاة. (بدائع الصنائع: (۱۴۶/۲) كتاب الحج، فصل وأمّا بيان سنن الحج وبيات ترتيبه، ط: سعيد)

(۲) وقد ثبت كل من الاستقبال والتقبيل فى الصحيحين عن فعل رسول الله ﷺ، فعن ابن عمر رضى اللّٰه عنهما قال: رأيت رسول الله ﷺ يستلمه ويقبله. متفق عليه. وعنه: أنّ رجلا سأله عن استلام الحجر؟ فقال: رأيتُ رسول الله ﷺ يستلمه و يقبله...... وفى صحيح مسلم من حديث أبى الطفيل قال: رأيت رسول الله ﷺ يطوف بالبيت ويستلم الركن بمحجن ويقبل المحجن. (البحر العميق: (۱۱۷۷/۲، ۱۱۷۸، ۱۱۸۵) الباب العاشر فى دخول مكّة و فى الطواف والسعى، فصل: فى بيان أنواع الأطوفة، سنن الطواف، الاستلام، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

▭ بدائع الصنائع: (۱۴۶/۲) كتاب الحج، فصل: وأمّا بيان سنن الحج و بيان ترتيبه، ط: سعيد.

تکلیف پہنچاؤ، اور نہ خود کسی کی تکلیف کا نشانہ بنو۔(۱)

☆ حضرت عطاؒ کہتے ہیں ''صرف تکبیر اور اشارہ پر اکتفا کر لینا اور حجر اسود پر بوسہ نہ لینا میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ کسی کو تکلیف دے کر بوسہ لوں نیز یہ بھی فرماتے ہیں کہ جب حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے اپنے ہاتھوں کو چومے تو اس میں آواز بلند نہ کرے(۲)

☆ عورتوں کو مردوں کے ہجوم میں گھس کر بوسہ لینے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے البتہ جب ہجوم نہ ہو تو عورتیں حجر اسود کا بوسہ لے سکتی ہیں۔(۳)

☆ مطاف میں حجر اسود کی سیدھ میں دعا اور نماز کے لئے کھڑے نہیں ہونا چاہیے، خاص طور پر ہجوم کے وقت، اس لئے کہ ایسا کرنے سے طواف کرنے والوں کو

---

(۱) أخبرني عطاء أنّه سمع ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما يقول : إذا وجدت على الركن زحامًا، فلا يوذِ ولاتوذَ وامض . (اخبار مكّة للفاكهي : (۱/۱۰۳) رقم الحديث : ۴۸ ، ذكر ما يقال عند استلام الركن الأسود ، واستلامه ولمن لم يستلمه ورفع الأيدى عنه ، ط: دار خضر ، بيروت)

▭ عن ابن عبّاس رضی اللّٰہ عنهما قال: لاتزاحم على الحجر، لاتؤذِ ولاتؤذَ. (اخبار مكّة للفاكهي: (۱/ ۱۳۰) رقم الحديث: ۱۳۳ ، ذكر الزحام على الركن الأسود، ط: دار خضر بيروت)

▭ اخبار مكّة للأزرقي (۱/۲۶۶) باب ماجاء في فضل استلام الركن الأسود ، واليماني، الزحام على استلام الركن الأسود ، والركن اليماني ، ط: مكتبة الثقافة الدينية.

(۲) عن عطاء قال : تكبيرة ولا أذى مسلما أحبّ إلىّ من استلامه يعني الركن . (أخبار مكّة للفاكهي : (۱/۱۳۲) رقم الحديث : ۱۴۰ ، ذكر الزحام على الركن الأسود واليماني من فعل ذٰلک ومن كرهه ...... ط: دار خضر ، بيروت)

▭ عن عطاء أنّه قال : إذا استلمت الحجر ثم قبّلتَ يديک فلاتصوّت .(أخبار مكّة للفاكهي : (۱/۱۵۹) رقم الحديث : ۲۱۴ ، ذكر تقبيل الأركان ، و تقبيل الأيدى إذا مسحت بها والتصويت بالقبلة ، ط: دار خضر بيروت)

(۳) قال ابن الحجاج في المدخل ...... وليحذر ممايفعله بعضهم أنّ الرّجال والنّساء يتزاحمون على الحجر الأسود فيقع الانضغاط بينهم فقد يأتي فم الرجل على فم المرأة وبالعكس. (البحر العميق : (۲/۱۱۸۳) الباب العاشر في دخول مكّة و في الطواف والسعي ، فصل في بيان أنواع الأطوفة ، سنن الطواف (الاستلام) ط: مؤسسة الريّان ، المكتبة المكيّه ، مكّة المكرّمة)

پریشانی ہوتی ہے۔(۱)

حجر اسود کا بوسہ نہیں لیا

حجر اسود کا بوسہ نہ لینے سے کفارہ یا دم لازم نہیں ہوگا اور حج ادا ہو جائے گا۔(۲)

حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت دوسروں کو تکلیف پہنچانا

حجر اسود کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے میں اس کا خیال رکھیں کہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے اگر تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہو تو حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ لگانا چھوڑ دیں بلکہ اشارہ کرنے پر اکتفا کریں، کیونکہ حجر اسود کو بوسہ دینا سنت ہے اور مسلمان کو تکلیف پہنچانا حرام ہے، سنت پر عمل کرنے کے لئے حرام کا مرتکب ہونا جائز نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشية رقم: ۱ . علی الصفحة رقم: ۱۳۷ . (أخبرنی عطاء أنّه سمع ابن عباس رضی اللّٰه عنهما)

(۲) ومن سنن الطواف استلام الحجر و تقبيله. (البحر العميق: (۲/۱۱۷۱) الباب العاشر فی دخول مکّة و فی الطواف والسعی، فصل: فی بيان أنواع الأطوفة، سنن الطواف، ط: مؤسّسة الريّان المکتبة المکيّة)

☜ واستلامه فی أوّل الطواف و آخره سنة . (غنية الناسک : (ص: ۱۰۴) باب دخول مکّة وحرمها ، فصل فی الأخذ فی الطواف و کيفية أدائه ، ط: إدارة القرآن)

☜ بدائع الصنائع: (۲/۱۴۶) کتاب الحج، فصل: وأمّا بيان سنن الحج و بيان ترتيبه، ط: سعيد.

☜ ولو ترک السنن والآداب فلاشیئ عليه وقد أساء ، کذا فی شرح الطحاوی . (الهندية : (۱/ ۲۲۰) کتاب المناسک ، الباب الأوّل فی تفسير الحج و فرضيته الخ ،قبيل : وأمّا محظورات الخ ، ط: رشيديه)

☜ (وحکم السنن) المؤکّدة (الإساء ة بترکها) أی لو ترکها عمدًا (وعدم لزوم شيئ) أی من دم أو صدقة علی فاعلها . (مناسک الملا علی القاری : (ص: ۱۰۵ ، باب فرائض الحج و واجباته ، وسننه ، حکم السنن : ، ط: المکتبة الإمدادية مکّة المکرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۴۷) باب فرائض الحج و واجباته و سننه الخ، فصل: سننه، ط: إدارة القرآن.

(۳) ويستلم الحجر إن أمکنه ذٰلک من غير أن يؤذی أحدًا ، والأفضل أن يقبله ...... ويقبله إن أمکنه ذٰلک من غير أن يؤذی أحدا لما روی عن رسول اللّٰه ﷺ أنّه قال لعمر : ياأبا حفص إنّک رجل قوی وإنّک تؤذی الضعيف فإذا وجدت مسلکا فاستلم وإلا فدع وکبر وهلل،ولأنّ الاستلام سنة=

حجرِ اسود کو بوسہ کیوں دیتے ہیں؟

☆ غیر مسلم اعتراض کرتے ہیں کہ مسلمان حجرِ اسود کو بوسہ دے کر اس کی پوجا اور عبادت کرتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ آج سے چودہ سو سال پہلے نبی کریم ﷺ نے حجرِ اسود کے قریب کھڑے ہو کر فرمایا تھا ''مجھے معلوم ہے تو ایک پتھر ہے، نفع نقصان پہنچانے پر قادر نہیں، میرا رب تجھے بوسہ دینے کا حکم نہ کرتا تو میں بوسہ نہ دیتا۔''

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ طواف فرما رہے تھے، اس وقت کچھ نو مسلم دیہاتی بھی موجود تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجرِ اسود کے قریب پہنچے تو بوسہ دینے سے پہلے ذرا ٹھہر گئے اور فرمایا ''میں جانتا ہوں اور میں یقین رکھتا ہوں تو ایک پتھر ہے (معبود نہیں) تو نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع، اگر میں نے آنحضرت ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے نہ چومتا۔''

اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ مسلمان حجرِ اسود کو عبادت و پرستش کے قابل، حاجت روا، اور نفع ونقصان کا مالک نہیں جانتے، ورنہ حجرِ اسود کو اس طرح خطاب نہ کرتے، بلکہ حجرِ اسود کو صرف محبت میں بوسہ دیتے ہیں، جس طرح اپنی اولاد اور بیوی کو جذبہ محبت میں بوسہ دیتے ہیں۔ معبود اور حاجت روا سمجھ کر بوسہ نہیں دیتے بلکہ محبت میں بوسہ دیتے ہیں اور محبت میں بوسہ دینا عبادت اور پوجا نہیں ہے، اس

= وإيذاء المسلم حرام، وترک الحرام أولیٰ من الإتيان بالسنة، وإذا لم يمكنه ذٰلک من غير أن يؤذى استقبله وكبر وهلل وحمد اللّٰه وأثنٰى عليه وصلى على النّبىّ ﷺ كما يصلى عليه فى الصلاة.
(بدائع الصنائع: (۲/۱۴۶) كتاب الحج، فصل وأمّا بيان سنن الحج و بيان ترتيبه، ط: سعيد)

🗀 البحر العميق: (۲/۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۸۳) الباب العاشر فى دخول مكّة المشرفة، فصل فى بيان أنواع الأطوفة، سنن الطواف، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة السعودية.

🗀 الدر المختار مع رد المحتار: (۲/۴۹۳، ۴۹۴) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، مطلب فى دخول مكّة، ط: سعيد.

🗀 البحر الرائق: (۲/۳۲۶) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

لئے غیر مسلموں کا اعتراض درست نہیں۔(۱)

☆ حجر اسود دنیاوی پتھر نہیں ہے، لہذا اس کو دنیاوی پتھر پر قیاس کرنا درست نہیں بلکہ یہ جنت کی محبوب اور معزز چیز ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس کو ایسی اہمیت دی ہے۔(۲)

---

(۱) إن عمر بن الخطاب رضی اللّٰه عنه قال: للركن: أمّا واللّٰه! إنّی لأعلم إنّک حجر، لا تضر ولاتنفع، لولا أنّی رأيت رسول اللّٰه ﷺ استلمک ما استلمتُک فاستلمه. (صحيح البخاری: (۱/ ۲۱۸) كتاب المناسک، باب: الرمل فی الحج والعمرة، ط: قديمی)

▭ الصحيح لمسلم: (۱/ ۴۱۲، ۴۱۳) كتاب الحج، باب استحباب تقبيل الحجر الأسود فی الطواف، ط: قديمی.

▭ عن ابن عبّاس رضی اللّٰه عنهما قال: رأيت عمر رضی اللّٰه عنه قبّل الحجر ثلاثًا، ثم قال: إنّک حجر لاتضر ولاتنفع، ولولا أنّی رأيت رسول اللّٰه ﷺ قبّلک، ماقبلتک، ثم قال: رأيت رسول اللّٰه ﷺ فعل مثل ذٰلک. قال الطبری: إنّما قال ذٰلک عمر؛ لأنّ النّاس كانوا حديثی عهد بعبادة الأصنام فخشی عمر أن يظن الجهال أن استلام الحجر من باب تعظيم بعض الأحجار كما كانت العرب تفعل فی الجاهليّة، فأراد عمر أن يعلم النّاس أن استيلامه اتباع لفعل رسول اللّٰه ﷺ، لا لأنّ الحجر ينفع ويضر بذاته كماكانت الجاهليّة تعتقده فی الأوثان. (فتح الباری: (۳/ ۴۶۲، ۴۶۳) كتاب المناسک، باب ما ذكر فی الحجر الأسود، ط: دار المعرفة بيروت)

▭ إنّی أعلم أنّک حجر لاتضر ولا تنفع ...... وأنّ ذٰلک من شعائر الحج الّتی أمر اللّٰه بتعظيمها، وأن استيلامه مخالف لفعل الجاهليّة فی عبادتهم الأصنام؛ لأنّهم كانوا يعتقدون أنّها تقربهم إلى اللّٰه زلفٰی، فنبّه عمر علی مخالفة هٰذا الاعتقاد، وأنّه لاينبغی أن يعبد إلّا من يملک الضرر والنفع، وهو اللّٰه جلّ جلاله...... (عمدة القاری: (۹/ ۳۴۴) كتاب الحج، باب ما ذكر فی الحجر الأسود، رقم الحديث: ۱۵۹۷/ ۱۸۹) ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

(۲) وعنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: نزل الحجر الأسود من الجنّة، وهو أشدّ بياضًا من اللبن فسوّدته خطايا بنی آدم. رواه أحمد و الترمذی. وقال الترمذی: هٰذا حديث حسن صحيح. (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۲۲۷) كتاب الحج، باب دخول مكّة والطواف، الفصل الثانی، ط: قديمی)

▭ مرقاة المفاتيح: (۵/ ۴۶۹، ۴۷۰) كتاب الحج، باب دخول مكّة والطواف، الفصل الثانی، ط: قديمی.

▭ فتح الباری: (۳/ ۴۶۲) كتاب المناسک، باب ماذكر فی الحجر الأسود، ط: دار المعرفة، بيروت.

▭ جامع الترمذی: (۱/ ۱۷۷) كتاب الحج، باب ماجاء فی فضل الحجر الأسود والركن والمقام، ط: سعيد.

☆ کسی چیز کی جو تعظیم وتکریم اس نظریہ سے کی جائے کہ اللہ ورسول کا حکم ہے تو وہ تعظیم برحق ہے، لیکن اگر کسی مخلوق کو نفع اور نقصان پہنچانے والا اور بگڑی کو بنانے والا، اور بنی ہوئی کو بگاڑنے والا یقین کر کے اس کی تعظیم کی جائے تو وہ شرک کا ایک شعبہ ہے، اور دین اسلام میں اس کی بالکل گنجائش نہیں۔(۱)

☆ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ”حجر اسود جنت سے نازل ہوا اور آخرت میں وہ بھی اٹھایا جائے گا اور بوسہ دینے والوں کے حق میں شہادت دے گا۔

☆ حدیث شریف میں ہے کہ حجر اسود ہر اس شخص کو پہچانتا ہے جو اللہ تعالی کی نسبت سے ادب ومحبت کے ساتھ اس کو بلا واسطہ یا بالواسطہ چومتا ہے اور اس کا استلام کرتا ہے، قیامت میں اللہ تعالی اس کو ایک دیکھنے والی اور بولنے والی ہستی بنا کر کھڑا کردے گا اور وہ ان بندوں کے حق میں گواہی دے گا جو اللہ کے حکم کے مطابق عاشقانہ اور نیازمندانہ شان کے ساتھ اس کا استلام کرتے تھے۔(۲)

حجر اسود کو عورتوں کا چومنا

”عورتوں کے لئے حجر اسود کو چومنا“ عنوان کو دیکھیں۔(۳/۲۳۶)

حجر اسود کی اہمیت

☆ حجر اسود دنیاوی پتھر نہیں ہے، اس لئے اس کو دنیاوی پتھروں پر قیاس کرنا درست نہیں بلکہ جنت کی ایک محبوب اور معظم چیز ہے، اسی لئے سرکار دو عالم انے اس کو

---

(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، على الصفحة السابقة، رقم: ۱۴۰.

(۲) عن ابن عباس رضى الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ فى الحجر : والله ليبعثه الله يوم القيامة له عينان ويبصر بهما ، و لسان ينطق به يشهد على من استلمه بحق . (مشكوٰة المصابيح : (ص: ۲۲۷) كتاب الحج ، باب دخول مكّة والطواف ، الفصل الثانى ، ط: قديمى)

🗀 جامع الترمذى : (۱/۱۹۰) كتاب الحج ، باب ماجاء فى الحجر الأسود ، ط: سعيد .

🗀 سنن ابن ماجه : (ص: ۲۱۱) أبواب المناسک ، باب استلام الحجر ، ط: قديمى .

ایسی اہمیت دی ہے، پھر آپ ا کی جانب سے اس کا احترام کرنے کا حکم تھا اور یہ ایک امر تعبدی ہے، اس میں کوئی اشکال نہیں، جب اس پتھر کا محترم اور عزت والا ہونا عقل ودانش کے اعتبار سے ممکن ہے اور حضور ا نے اس کے ساتھ احترام کا معاملہ کرنے کا حکم دیا ہے، تو اس کی تحقیر کرنا رسول اللہ ا کی نافرمانی اور بغاوت ہوگی اور اللہ و رسول ﷺ کی نافرمانی اور بغاوت جائز نہیں ہے۔(۱)

☆ جنت میں فی الحال مادی اشیاء نہیں ہیں تو یہ مادی پتھر حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں کہاں سے ملا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب یہ پتھر جنت میں تھا تو

---

(۱) من استخف بالقرآن أو بالمسجد أو بنحوه مما یعظم فی الشرع کفر. (شرح الفقه الأکبر للقاری: (ص: ۱۶۷) مطلب: فی إیراد الألفاظ المکفرة، فصل من ذٰلک فیما یتعلق بالقرآن والصلاة، ط: قدیمی)

▭ مجمع الأنهر : (۱/۶۹۲، ۶۹۳) کتاب السیر، باب المرتد، ثم إن ألفاظ الکفر أنواع، النوع الثالث فی القرآن، ط: دار إحیاء التراث العربی.

▭ ما کان فی کونهٖ کفر اختلاف، فإن قائله یؤمر بتجدید النکاح وبالتوبة والرجوع عن ذٰلک بطریق الاحتیاط ...... ثم إن کانت نیة القائل ...... الوجه الّذی یوجب التکفیر، لاتنفعه فتوٰی المفتی ویؤمر بالتوبة والرجوع عن ذٰلک بتجدید النّکاح بینه و بین امرأتهٖ. (الهندیة: (۲/ ۲۸۳) کتاب السیر، الباب التاسع فی أحکام المرتدین، موجبات الکفر أنواع، قبیل: الباب العاشر فی البغاة، ط: رشیدیه)

▭ التاتارخانیة: (۵/۴۵۸) کتاب أحکام المرتدین، فصل: فی إجراء کلمة الکفر، ط: إدارة القرآن.

▭ المحیط البرهانی: (۵/۵۵۰) کتاب السیر، فصل فی مسائل المرتدین النوع الأوّل، فی إجراء کلمة الکفر، ط: غفاریه کوئٹه.

▭ وقال المحب الطبری: أن قول عمر لذٰلک طلب منه للآثار وبحث عنها وعن معانیها، وقال: ولما رأی أن الحجر یستلم ولایعلم له سبب یظهر للحس ولا من جهة العقل، ترک فیه الرأی والقیاس، و سار إلی محض الاتباع کما صنع فی الرمل، و قال الخطابی، فی حدیث عمر من الفقه أن متابعة النّبیّ ﷺ واجبة وإن لم یوقف فیها علی علل معلومة وأسباب معقولة وأن أعیانها حجة علی من بلغته، وإن لم یفقه معانیها، ومن المعلوم أن تقبیل الحجر إکرام وإعظام لحقه. (عمدة القاری: (۹/۳۴۴) کتاب الحج، باب ماذکر فی الحجر الأسود، ط: دار الکتب العلمیة بیروت)

ممکن ہے کہ یہ پتھر مادہ کے بغیر ''جواہر مجردہ'' میں سے رہا ہو، جب آدم علیہ السلام کے ساتھ جنت سے اتارا گیا تو مادہ کے ساتھ متصف کر دیا گیا ہو کیونکہ دنیا عالم مادیات ہے اور مادہ کے بغیر جواہر مجردہ کا مادہ کے ساتھ متصف ہونا ممکن ہے، جیسا کہ روح جواہر مجردہ میں سے ہے لیکن یہ روح جب بھی دنیا میں آتی ہے کسی نہ کسی جسم کے ساتھ متصف ہو کر آتی ہے حالانکہ اجسام کا مادی ہونا ظاہر ہے۔(۱)

حجر اسود کی توہین کا حکم

''حجر اسود'' کی توہین کفر ہے، ایسے آدمی پر تجدید ایمان کے ساتھ ساتھ اگر شادی شدہ ہے تو تجدید نکاح بھی ضروری ہے۔(۲)

حجر اسود کی شکست وریخت فرقہ قرامطہ کے ہاتھوں

''حجر اسود کی مکہ مکرمہ سے منتقلی اور واپسی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۱٤٤)

حجر اسود کی فضیلت

حجر اسود (کالا پتھر) جنت سے آیا ہوا ہے، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیش کیا گیا تا کہ وہ اس کو کعبہ شریف کے کونہ میں لگا دیں، آنحضرت ﷺ کے مبارک

---

(۱) أقول: يحتمل أن يكون من الجنّة فی الأصل فلما جعلا فی الأرض، اقتضت الحكمة أن يراعی فيهما حكم نشأة الأرض، فطمس نورهما، ويحتمل أن يراد أنّه خالطهما قوة مثاليّة بسبب توجه الملائكة إلى تنويه أمرهما وتعلق همم الملأ الأعلىٰ والصالحين من بنی آدم حتی صارت فيهما قوة ملكية، وهٰذا وجه التوفيق بين قول ابن عباس رضی الله عنهما، كلما هٰذا و قول محمد بن الحنفية رضی الله عنه: حجر من أحجار الأرض، وقد شاهدنا عيانًا أن البيت كالمحشو بقوّة ملكيّة ولذٰلک وجب أن يعطی (أی للحجر) فی المثال ماهو خاصيّة الأحياء من العينين واللسان، ولما كان معرفًا لإيمان المؤمنين وتعظيم المعظمين للّٰه، وجب أن يظهر فی اللسان بصورة الشهادة له أو عليه، كما ذكرنا من سر نطق الأرجل والأيدی. (حجة اللّٰه البالغة: (۲/ ٦٥) من أبواب الحج، مبحث فی أمور تتعلّق بالحج، ط: مير محمد كتب خانه)

(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، فی الصفحة رقم: ۱۴۲. (من استخف بالقرآن)

زمانہ میں قریش نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اٹھا کر مشرقی جنوبی کونے پر نصب فرمایا۔طواف کی ابتداء اور انتہاء اسی مبارک پتھر کے مقابل ہوتی ہے۔(۱)

تاریخ کے طویل ترین دور میں بے شمار انبیاء کرام اور خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ اور لاکھوں صحابۂ کرامؓ، اولیاء عظام اور بے شمار حج اور عمرہ کرنے والوں کے مبارک ہونٹ اس مبارک پتھر سے ملے ہیں، اور اس کے قریب دعا بھی قبول ہوتی ہے اور قیامت کے دن یہ ''حجر اسود'' اپنے بوسہ لینے والوں کے حق میں گواہی دے گا۔(۲)

حدیث میں آتا ہے کہ: اس حجر اسود کو زیادہ سے زیادہ چومو اس لئے کہ وہ وقت قریب ہے کہ تم اس کو نہیں پاؤ گے، ایک رات لوگ اس کا طواف کر رہے ہوں گے مگر صبح ہوگی تو وہ اس کو نہیں پائیں گے، جنت کی جو چیز زمین پر ہے اس کو اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے واپس اٹھائے گا۔(۳)

حجر اسود کی مکہ مکرمہ سے منتقلی اور واپسی

ابو طاہر نے ''ہجر'' (بحرین) نامی شہر کو دار الحکومت بنانے کے بعد وہاں ایک عالیشان مسجد تعمیر کرائی تھی، اور اس کا نام دار الہجرت رکھا تھا۔

(۱) حتى إذا انتهوا إلى موضع الركن، فاختلفوا في وضعه وكثر الكلام فيه وتنافسوا في ذٰلك...... فقال: أبو أميه بن المغيرة: ياقوم: إنّما أردنا البر ولم نرد الشر...... لكن حكموا بينكم أول من يطلع عليكم من هٰذا الفج، قالوا: رضينا وسلمنا، فطلع رسول الله ﷺ فقالوا: هٰذا الأمين قد رضينا به، فحكموه فبسط ردائه ثم وضع فيه الركن، فدعا من كل ربع رجلاً، فأخذوا بأطراف الثوب ...... فرفع القوم الركن وقام النبيّ ﷺ على الجدر ثم وضعه بيده. (أخبار مكّة للأزرقي: (۱/۱۲۹) ماجاء في ذكر بناء قريش الكعبة في الجاهلية، ط: مكتبة الثقافية الدينية)

(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۲، على الصفحة السابقة، رقم: ۱۴۱. (عن ابن عباس)

(۳) وقد جاء ''أكثروا من استلام هٰذا الحجر، فإنّكم توشكون أن تفقدوه''، بينما النّاس يطوفون ذات ليلة إذ أصبحوا وقد فقدوه، إن الله عزّ وجلّ لايترك شيئًا من الجنّة في الأرض إلاً أعاده فيها قبل يوم القيامة. (السيرة الحلبية: (۱/۲۱۹) باب بنيان قريش الكعبة شرفها الله تعالىٰ، ط: دار الكتب العلمية)

اس کے بعد اس پر یہ جنون سوار ہوا کہ لوگ بیت اللہ کا حج چھوڑ کر دار الہجرت کا حج کریں، چونکہ اس مقصد کا حصول بظاہر ناممکن تھا، لہٰذا اپنے اس ارادے کو پورا کرنے کے لئے اس نے حجر اسود کو دار الہجرت میں نصب کرنے کا منصوبہ بنایا، اور ۳۱۷ھ ہجری میں مکہ مکرمہ پر چڑھائی کر دی، وہاں پہنچ کر پہلے تو نہایت قتل و غارت گری کی، قبۂ زمزم کو بھی توڑ دیا، پھر اس پتھر کو تلاش کرنا شروع کیا جس پر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ السلام کے پاؤں کا نقش تھا تا کہ اسے اپنے ساتھ لے جائے، لیکن بیت اللہ شریف کے خادموں نے اسے مکہ مکرمہ کی گھاٹیوں میں چھپا دیا، اس وجہ سے اس پر تو دسترس نہ پا سکا لیکن حجر اسود کو اس کی جگہ سے نکال دیا، یہ ہولناک واقعہ بروز پیر ۱۴ ذوالحجہ ۳۱۷ھ ہجری کو رونما ہوا۔ اس کے بعد چھ یا گیارہ دن تک مکہ مکرمہ میں ٹھہر کر ہجر لوٹ گیا اور حجر اسود کو ہجر کی عالیشان عمارت دار الہجرت کی مغربی جانب نصب کر دیا، اور بیت اللہ شریف میں حجر اسود کی جگہ خالی رہ گئی۔

ابو طاہر کی سر توڑ کوششوں کے باوجود جب کوئی شخص بھی حج کے لئے ہجر نہ گیا تو مایوس ہو کر خلیفہ مطیع اللہ کی خلافت کے زمانے میں تیس ہزار دینار لے کر حجر اسود واپس کر دیا، بروز منگل، ۱۰ محرم الحرام ۳۳۹ھ کو سنبر بن حسین قرمطی حجر اسود لے کر مکہ مکرمہ پہنچا، اور بیت اللہ شریف میں اس کی جگہ پر نصب کیا۔(۱)

---

(۱) في هٰذه السنة المباركة في ذي القعدة منها رد الحجر الأسود المكي إلى مكانه في البيت، وقد كان القرامطة أخذوه في سنة سبع عشرة وثلاثمائة كما تقدّم، و كان ملكهم إذ ذاك أبو طاهر سليمان بن أبي سعيد الحسين الجنابي، ولما وقع هٰذا أعظم المسلمون ذٰلك، وقد بذل لهم الأمير بحكم التركي خمسين ألف دينار على أن يردّوه إلى موضعه فلم يفعلوا، و قالوا: نحن أخذنا بأمر فلانردّه إلّا بأمر من أخذناه بأمره.

فلمّا كان في هٰذا العام حملوه إلى الكوفة وعلّقوه على الاسطوانة السابعة من جامعها ليراه النّاس، وكتب أخو أبي طاهر كتابا فيه: إنّا أخذنا هٰذا الحجر بأمر وقد رددناه بأمر من أمرنا بأخذه ليتمّ حجّ النّاس ومناسكهم.

ثمّ أرسلوه إلى مكّة بغير شيئ على قعود، فوصل في ذي القعدة من هٰذه السنة ولله الحمد والمنّة، وكان مدّة مغايبته عنده ثنتين وعشرين سنة، ففرح المسلمون لذٰلك فرحًا شديدًا.=

= وقد ذكر غير واحد أنّ القرامطة لما أخذوه حملوه على عدة جمل فعطبت تحته واعترى أسنمتها القرح، ولما ردوه حملوه قعود واحد ولم يصبه أذى. (البداية والنهاية: (۱۲/ ۱۸۳) سنة تسعين و ثلاثين و ثلاثمائة، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه)

☜ وفى ذى القعدة رد الحجر الأسود الّذى كان ابو طاهر سليمان بن الحسن الهجرى أخذه من الكعبة وعلق على الاسطوانة السابعة من مسجد الكوفة وقد كان بحكم بذل فى رده خمسين ألف دينار فلم يرد و قيل أخذناه بأمر وإذا ورد الأمر برده بذل فى ردّه خمسين ألف دينار فلم يرد و قيل أخذناه بأمر وإذا ورد الأمر بردّه رددناه فلما كان فى ذى القعدة كتب اخوة ابى طاهر كتابا يذكرون فيه أنّهم ردوا الحجر بأمر من أخذوه ليتم مناسك النّاس و حجهم فرد إلى موضعه. (المنتظم فى تاريخ الملوك و الأمم: (۱۴/ ۸۰، ۸۱) سنة تسعين و ثلاثين و ثلاثمائة، ط: دار الكتب العلمية، الطبعةالأولىٰ، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲م)

☜ وفيها رد الحجر الأسود إلى موضعه بعث به القرمطى مع أبى محمد بن سنبر إلى الخليفة مطيع اللّٰه وكان بحكم قد دفع فيه قبل تاريخه خمسين ألف دينار وما أجابوا و قالوا أخذناه بأمر ومانرده إلا بأمر فلما ردوه فى هٰذه السنة قالوا: رددناه بأمر من أخذناه بأمره وكذبوا فإنّ اللّٰه تعالىٰ قال: ﴿وإذا فعلوا فاحشةً قالوا وجدنا عليها آبائنا واللّٰه أمرنا بها قل إنّ اللّٰه لايأمر بالفحشاء﴾ وإن عنوا بالأمر القدر فليس ذٰلک حجة لهم فاللّٰه تعالىٰ قدر عليهم الضلال والمروق من الدين وقدر عليهم أن يدخلهم النّار فلاينفعهم قوله أخذناه بأمر ولما أتوا بالحجر الأسود أعطاهم المطيع مالا له جرم وكان الحجر الاسود قد بقى اثنتين و عشرين سنة وقال المسبحى وفيها وافى سنبر بن الحسن إلى مكة ومعه الحجر الاسود وأمير مكة معه فلما صار بفناء البيت أظهر الحجر وعليه ضباب فضة قد عملت من طوله و عرضه تضبط شقوقا قد حدثت عليه بعد انقلاعهٖ وأحضر له صانعا معه جص يشده به فوضع سنبر بن الحسن بن سنبر الحجر الأسود بيده وشده الصانع بالجص و قال: لما رده أخذناه بقدرة اللّٰه ورددنا بمشيئته. (النجوم الزاهرة فى ملوک مصر والقاهرة: (۳/ ۳۰۱)، السنة السابعة من ولاية تكين الرابعة على مصر، ط: وزارة الثقافة والإرشاد القومى، المؤسسة المصرية العامة للتأليف والترجمة والطباعة والنشر، وكذا فى "تاريخ الإسلامى للذهبى": (۷/ ۶۴۰، ۶۴۱) سنة سبع و عشرين، وثلاث مئة، ط: دار الغرب الإسلامى، بيروت، الطبعة الأولىٰ: ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳م)

☜ وبعد عود القرمطى إلى هجر رماه اللّٰه فى جسده بداء حتٰى تقطعت أوصاله و تناثر الدود من لحمه و طال عذابه واستمرّ الحجر عندهم نحو عشرين سنة طمعا أن يتحول الحجّاج إلى بلدهم وبذل لهم بجكم التركى مدبر الخلافة خمسين ألف دينار فى رد الحجر فأبوا وكذٰلک أرسل المنصور بن القائم بن المهدى العبيدى إلى أحمد بن سعيد أخى طاهر خمسين ألف دينار ليرده فلم يفعل ولما أيست القرامطة من تحويل الحج إلى بلدهم ردوه وحملوه على جمل هزيل فسمن ولما ذهبوا به إلى بلدهم مات تحته أربعون جملا و قالوا أخذناه بأمر ورددنا بأمر. (خلاصة الأثر فى أعيان القرن الحادى عشر: (۱/ ۷۶، ۷۷) ط: مكتبة خياط، شارع بلس، بيروت لبنان)

اب حجر اسود کے اردگرد چاندی کا حلقہ جس کا وزن تین ہزار سات سوستانوے اور نصف درہم (تقریباً چودہ کلو) تھا چڑھا دیا گیا ہے۔(۱)

حجر اسود قرامطہ کے قبضہ میں چار دن کم بائیس سال رہا، کہا جاتا ہے کہ جب قرامطہ حجر اسود لے کر گئے تو ہجر تک پہنچتے پہنچتے چالیس اونٹ اس کے نیچے دب کر مر گئے، اور جب واپس لائے تو ایک ہی اونٹ نے اسے مکہ مکرمہ پہنچا دیا۔(۲)

اس واقعہ کے بعد ابوطاہر چیچک کے مرض میں مبتلا ہو گیا جس کی وجہ سے اس کا پورا جسم ریزہ ریزہ ہو گیا، اور بالآخر گناہوں کا انبار لے کر اپنے انجام کو پہنچا۔(۳)

---

(۱) ومبلغ ما عليه من الفضة فيما قيل ثلاثه آلاف و سبعمائة و تسعون درهما و نصف . (النجوم الزاهرة فى ملوک مصر والقاهرة : (۳۰۸/۳) سنة أربعين و ثلاثمائة ، ط: وزارة الثقافة و الإرشاد القومى، المؤسسة المصرية العامة للتأليف والترجمة والطباعة والنشر)

▭ وكذا فى تاريخ الإسلام للذهبى : (۶۴۲/۷) سنة أربعين و ثلاثمائة ، ط: دار الغرب الإسلامى، بيروت، الطبعة الأولىٰ ، ۱۴۲۴ھ / ۲۰۰۳م.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۱ ، على الصفحة رقم: ۱۴۵ . (فى هٰذه السنة المباركة)

(۳) و فيها هلک الخبيث الطريد من رحمة اللّٰه أبو طاهر سليمان بن أبى سعيد الجنابى الهجرى القرمطى فى شهر رمضان بالجدرى بعد أن رأى فى نفسهٖ العبر وتقطعت أوصاله . (النجوم الزاهرة فى ملوک مصر والقاهرة : (۳۰۸/۳) ، سنة اثنتين وثلاثين و ثلاثمائة ، ط: وزارة الثقافة والإرشاد القومى ، المؤسسة المصرية العامة للتأليف والترجمة والطباعة والنشر)

▭ (وفيه أيضًا) فلما عاد القرمطى إلى بلاده رماه اللّٰه فى جسدهٖ حتىٰ طال عذابه وتقطعت أوصاله وأطرافه . وهو ينظر إليها وتناثر الدود من لحمه قلت : هٰذا ماعذب به فى الدنيا وأمّا الأخرىٰ فأشد إن شاء اللّٰه تعالىٰ وأدوم عليه وأعوانه وذزيته لعنة اللّٰه عليهم . (۲۲۴/۳ ، ۲۲۵)

▭ ولم يحج الركب لموت القرمطى الطاغية أبو طاهر سليمان بن أبى سعيد الجنابى فى رمضان بهجر من الجدرى أهلكه اللّٰه به فلارحم اللّٰه فيه مغرز إبرة . (شذرات الذهب فى أخبار من ذهب : (۳۳۱/۲) سنة اثنتين و ثلاثين و ثلاثمائة ، ط: دار الفكر ، ۱۴۰۹ھ / ۱۹۹۸م)

▭ سليمان بن سعيد الجنابى القرمطى : زعيم قومه ، هلک بالجدرى فى رمضان ، فلارحمه اللّٰه. وقد مرت أخباره فى سنة سبع عشرة فى الحوادث . (تاريخ السلامى للذهبى : (۶۶۰/۷) سنة اثنتين و ثلاثين وثلاث مائة ، ط: دار الغرب الإسلامى ، بيروت ، الطبعة الأولىٰ : ۱۴۲۴ھ / ۲۰۰۳م)

حج دس سال تک موقوف رہا

تاریخ کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۱۷ھ سے ۳۲۷ھ تک یعنی دس سال تک حج کعبہ رُکا رہا۔(۱) وجہ اس کی یہ ہوئی کہ ابو طاہر کی قتل و غارتگری کی وجہ سے بیت اللہ شریف کی طرف جانے والا راستہ غیر محفوظ ہو چکا تھا، ہر حاجی کو اپنی جان و مال کا خطرہ تھا، جبکہ حج کے فرض ہونے کے لئے ایک لازمی شرط یہ ہے کہ بیت اللہ شریف کی طرف جانے والا پورا راستہ مامون و محفوظ ہو۔

لہٰذا عازمینِ حج ہر سال امن بحال ہونے کے انتظار میں رہتے تھے، اور ہر سال انہیں مایوس ہونا پڑتا تھا، دس سال کا لمبا عرصہ اسی انتظار میں گزر گیا۔

آخر ۳۲۷ھ میں ابو طاہر کے ایک دوست ابو علی محمد بن یحیٰی علوی نے اسے خط لکھا کہ: ''ہر حاجی سے اس کے اونٹ کے بدلے میں پانچ دینار ٹیکس لے کر حج کی اجازت دیدو'' چنانچہ اس نے اس تجویز کو منظور کرلیا اور لوگوں کو امن و اطمینان کے ساتھ حج کرنا نصیب ہوا۔(۲)

---

(۱) قال أبو المظفر فی مرآة الزمان والظاهر أنّه لم يحج أحد منذ سنة سبع عشرة وثلاثمائة إلى سنة ست و عشرين و ثلاثمائة خوفًامن القرامطة . (النجوم الزاهرة فی ملوک مصر والقاهرة: (۳/ ۲۲۷) السنة السابعة من ولاية تكين الرابعة على مصر، ط: وزارة الثقافة والإرشاد القومی، المؤسسة المصرية العامة للتأليف والترجمة والطباعة والنشر)

وكان فی هٰذه السنين قد كثر فساده وأخذه البلاد وفتكه بالمسلمين واشتد الخطب به وتمكنت هيبته فی القلوب وكثر أتباعه وبث السريا وتزلزل له الخليفة وهزم جيش المقتدر غير مرة وانقطع الحج فی هٰذه السنين خوفا من القرامطة . (تاريخ الخلفاء للسيوطی: (ص: ۳۸۲)، ط: نور محمد كارخانه تجارت كتب ، كراتشی)

(۲) فشفع فی النّاس الشريف أبو علی محمد بن يحيٰی العلوی عندالقرامطة ، وكانوا يحبونه لشجاعته وكرمه ، فی أن يمكنهم من الحج، وأن يكون لهم على كل جمل خمسة دنانير، وعلى المحمل سبعة دنانير، فاتفقوا معه على ذٰلک، فخرج النّاس فی هٰذه السنة إلى الحج على هٰذا الشرط. (البداية والنهاية: (۱۲/ ۱۳۰) سنة سبع و عشرين و ثلاثمائة، ط: مكتبة رشيديه كوئٹه) =

(واضح رہے کہ یہ پہلا موقع تھا کہ جب حاجیوں کو حج جیسی عظیم عبادت کے لئے بھی ٹیکس ادا کرنا پڑا)

اس کے بعد اس وقت کے خلیفہ کے افسر محمد بن یاقوت نے ابو طاہر کو خط لکھا کہ اگر تم حاجیوں کو بلاوجہ تنگ کرنا اور ان سے ٹیکس لینا چھوڑ دو تو خلیفۃ المسلمین وہ تمام علاقے تمہارے پاس برقرار رہنے دیں گے جو تمہارے زیرِ قبضہ ہیں۔

ابو طاہر نے اس تجویز کو بھی مان لیا اور آئندہ حاجیوں سے ٹیکس وغیرہ لینا چھوڑ دیا۔(۱)

= فلما جاء ت سنة سبع وعشرين كاتب أبو على عمر بن يحيىٰ العلوى القرامطة وكانوا يحبونه لشجاعته وكرمه و سألهم أن يأذنوا للحجيج ليسير بهم ويعطيهم من كل جمل خمس دنانير ومن المحمل سبعة دنانير فأذنوا لهم فحج النّاس وهى أوّل سنة مكس فيها الحاج. (المنتظم فى تاريخ الأمم والملوك: (۱۳/۳۷۸) ط: دار الكتب العلمية ، الطبعة الأولىٰ، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲م)

وفيها كتب أبو على عمر بن يحيىٰ العلوى إلى القرامطى، وكان يحبه، أن يطلق طريق الحاج، ويعطيه عن كل جمل خمسة دنانير، فأذن، وحج النّاس وهى أوّل سنة أخذ فيها المكس من الحجاج. (تاريخ الإسلام للذهبى: (۷/۴۲۹) سنة سبع و عشرين و ثلاثمائة، ط: دار الغرب الإسلامى، بيروت، الطبعة الأولىٰ: ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء)

وكذا فى تاريخ الخلفاء للسيوطى: (ص: ۳۹۲) ط: نور محمد كارخانه، تجارت كتب، كراتشى.

(۱) أرسل محمد بن ياقوت حاجب الخليفة رسولاً إلى أبى طاهر القرمطى يدعوه إلى طاعة الخليفة، ليقرّه على ما بيده من البلاد، ويقلّده بعد ذٰلک ما شاء من البلدان، ويحسن إليه، ويلتمس منه أن يكفّ عن الحاجّ جميعهم، وأن يردّ الحجر الأسود إلى موضعه بمكّة، فأجاب أبو طاهر إلى أنّه لايتعرّض للحاجّ، ولايصيبهم بمكروه، ولم يجب إلى ردّ الحجر الأسود إلى مكّة، وسأل أن يطلق له الميرة من البصرة ليخطب للخليفة فى أعمال هجر، فسار الحاجّ إلى مكّة و عاد ولم يتعرض لهم القرامطة. (الكامل فى التاريخ لابن أثير: (۷/۱۰۵) ذكر عدة حوادث)

وفى أيّام المقتدر العباسى: ظهرت طائفة القرامطة وكان زعيمهم أبو طاهر القرمطى قد بنى دارًا فى مدينة هجر البحرين سماها دار الهجرة وأراد أن ينقل الحج إليها، فسار إلى مكّة فى عسكر كثيف أيّام الحج و قتل الكثير من الطائفتين والركع السجود واقتلع باب الكعبة والحجر الأسود من مكانهٖ، وبعدموت أبى طاهر رأى اتباعه استحالة صرف الحجاج عن الكعبة فأعاد الحجر الأسود منبر بن الحسين القرمطى إلى مكانهٖ فى الكعبة بعد أن ظل بعيدًا عن مكانهٖ والنّاس مستمرّةً بالتبرك بمكانه فى الكعبة. (فى رحاب البيت العتيق للدكتور/ محيى الدين أحمد امام: (ص: ۱۹۴)

حج زندگی میں ایک بار فرض ہونے کی حکمت

نماز ہر وقت اور زکوۃ ہر سال فرض ہوتی ہے کیوں کہ نماز فرض ہونے کا سبب یعنی وقت بار بار آتا ہے اور زکوۃ فرض ہونے کا سبب یعنی سال بھی بار بار آتا ہے اس لئے نماز اور زکوۃ بار بار فرض ہوتی ہے، لیکن حج فرض ہونے کا سبب یعنی ''بیت اللہ'' ایک ہے اس لئے حج زندگی میں صرف ایک دفعہ فرض ہوتا ہے بار بار فرض نہیں ہوتا۔(۱)

دوسری وجہ یہ ہے کہ حج میں دیگر عبادات کی بنسبت مشقت زیادہ ہے، اس لئے حج کو جہاد کہا گیا ہے، اس وجہ سے حج صرف ایک دفعہ فرض ہوتا ہے، بار بار فرض نہیں ہوتا، جیسا کہ حائضہ عورت سے نماز معاف ہوتی ہے روزہ معاف نہیں ہوتا کیونکہ نماز میں ڈبل ہونے کی وجہ سے مشقت ہے روزہ میں ڈبل نہ ہونے کی وجہ سے مشقت نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) فرض مرّة؛ لأنّ سببه البيت وهو واحد...... وفي الشامية: قوله: لأنّ سببه البيت: بدليل الإضافة في قوله تعالىٰ: ﴿ولله على النّاس حج البيت﴾ فإنّ الأصل إضافةا لأحكام إلى أسبابها كما تقرر في الأصول، ولايتكرر الواجب إذا لم يتكرر سببه، ولحديث مسلم: ''يأيّها النّاس قد فرض عليكم الحج فحجوا فقال رجل أكل عام يا رسول الله! فسكت حتىٰ قالها ثلاثًا، فقال رسول الله ﷺ: لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم. (الدر مع الرد: (۲/۴۵۵) كتاب الحج، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۳۰۹) كتاب الحج، ط: سعيد.

أحكام القرآن للجصاص: (۲/۴۱) سورة آل عمران، باب فرض الحج، ط: قديمي.

(۲) ومنها أنّه لايجب في العمر إلّا مرّة واحدة بخلاف الصلاة والصوم والزكاة ...... لأنّ الأمر المطلق بالفعل لايقتضي التكرار، لما عرف في أصول الفقه، والتكرار في باب الصلاة والزكاة والصوم ثبت بدليل زائد لابمطلق الأمر ...... ولأنّه عبادة لاتتأدى إلّا بكلفة عظيمة ومشقة شديدة بخلاف سائر العبادات، فلو وجب في كل عام لأدى إلى الحرج وأنّه منفي شرعًا ......(بدائع الصنائع: (۲/۱۱۹) كتاب الحج، فصل: وأمّا كيفية فرضه، ط: سعيد)

فتح القدير مع الكفاية: (۲/۳۲۲، ۳۲۳) كتاب الحج، ط: رشيديه.

احسن الفتاوىٰ: (۴/۵۲۱) كتاب الحج، عمر میں ایک بار فرضیت حج میں حکمت، ط: سعید.

حج سے پہلے عمرہ کرنا

☆حکومت کی جانب سے حج کے لئے جتنی رقم کا اعلان ہوتا ہے اگر کسی کے پاس اتنی رقم موجود ہے اور وہ حج کے ایام میں بیت اللہ شریف تک پہنچ کر حج پورا کرنے تک وہاں رہنے کی طاقت رکھتا ہے تو اس پر حج فرض ہو جاتا ہے، اور یہ فرضیت ہمیشہ قائم رہتی ہے، اگر یہ شخص صرف ایک بار بیت اللہ شریف تک پہنچنے کے وسائل رکھتا ہے تو حج پر جانا ضروری ہے، عمرہ کے لئے جانا اور حج کی فرضیت کے باوجود حج نہ کرنا درست نہیں۔(۱)

حج سے پہلے عمرہ کرنا جائز ہے اس میں کوئی قباحت نہیں۔(۲)

حج سے قضا نمازیں معاف نہیں ہوتیں

حج کرنے سے دَین (قرض) معاف نہیں ہوتا، اللہ کا دَین بھی معاف نہیں ہوتا، اور بندے کا دَین بھی معاف نہیں ہوتا، مثلاً اگر کسی کے ذمہ کسی کا قرض ہو تو وہ حج

---

(۱) الحج واجب على الأحرار البالغين العقلاء الأصحاء إذا قدروا على الزاد والراحلة فاضلاً عن المسكن ومالابد منه وعن نفقة عياله إلى حين عوده . (هداية مع فتح القدير و الكفاية: (۲/ ۳۱۷ـ ۳۲۲) كتاب الحج، ط: رشيديه)

الهندية : (۱/ ۲۱۷) كتاب المناسك ، ومنها القدرة على الزاد والراحلة ، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع : (۲/ ۱۲۲) كتاب الحج ، فصل : أمّا شرائط فرضيته ، ط: سعيد.

(۲) ويعتمر قبل الحج ماشاء، وما فى اللباب: ولايعتمر قبل الحج فغير صحيح؛ لأنّه بناء على أنّ المكى ممنوع عن العمرة المفردة وهو خلاف مذهب أصحابنا جميعا؛ لأنّ العمرة جائزة فى جميع السنة بلاكراهة إلاً فى خمسة أيّام. (غنية الناسك: (ص: ۲۱۵) باب التمتّع، فصل فى كيفية أداء التمتّع المسنون، ط: إدارة القرآن)

وقد أطلق أصحاب المتون بأنّ العمرة جائزة فى جميع السنة ، وإنّما تكره فى يوم عرفة وأيّام النحر وأيّام التشريق ، والإطلاق يشمل المكىّ وغيره . (إرشاد السارى : (ص: ۴۰۰) باب التمتّع ، فصل فى تمتّع المكىّ ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

الهندية : (۱/ ۲۳۷) كتاب المناسك ، الباب السادس فى العمرة ، ط: رشيديه.

کرنے سے معاف نہیں ہوگا جب تک کہ ادا نہیں کرے گا، اسی طرح اگر کسی کے ذمہ کچھ فرض نمازیں ہوں یا فرض روزے ہوں یا فرضِ زکوۃ ہو تو حج کرنے سے یہ نماز، روزہ، زکوۃ کچھ بھی معاف نہیں ہوں گے، یہ اللہ کا دَین ہے، اور دَین ادا کئے بغیر معاف نہیں ہوتا، اس لئے قضا نمازیں ادا کئے بغیر حج کی وجہ سے معاف نہیں ہوں گی۔(۱)

حج سے گناہ کی معافی

جن گناہوں کی معافی کی بشارت حج کرنے پر دی گئی ہے، حج کرنے سے ان کی باز پرس نہیں ہوگی کیونکہ وہ معاف ہو چکے ہیں، اور حج کے بعد جو گناہ کرے گا ان کی معافی گزشتہ حج سے نہیں ہوگی، لہذا اگر ان گناہوں سے توبہ نہیں کی تو آخرت میں ان کی باز پرس ہوگی۔(۲)

حج سے واپسی پر حاجی کا دعوت کرنا

حج اسلام کا عظیم الشان رکن اور بڑی نعمت ہے، اس کی ادائیگی پر اگر کوئی شخص شکریہ کے طور پر غربا و مساکین اور اعزہ واحباب کو کھانا کھلائے یا کچھ ہدیہ دے تو

---

(۱) وقال عياض: أجمع أهل السنة أن الكبائر لايكفرها إلّا التوبة، ولا قائل بسقوط الدين ولو حقًّا للّٰه تعالىٰ كدين صلاة وزكاة، نعم إثم المطل وتأخير الصلاة ونحوها يسقط، وهٰذا معنى التكفير على القول به...... (الدر مع الرد: (۲/۲۲۲) كتاب الحج، مطلب فى تكفير الحج الكبائر، ط: سعيد)

(۲) إنّ الإسلام يهدم ما كان قبله، وإن الهجرة تهدم ما كان قبلها، وإن الحج يهدم ما كان قبله". (شامى: (۲/۶۲۳) كتاب الحج، فروع، مطلب فى تكفير الحج الكبائر، ط: سعيد)

قال: أمّا علمت يا عمرو! إن الإسلام يهدم ما كان قبله، وإن الهجرة تهدم ما كان قبلها، وإن الحج يهدم ما كان قبله" وأمّا أحكامه ففيه عظم موقع الإسلام والهجرة والحج، وأنّ كل واحد منها يهدم ما كان قبله من المعاصى. (شرح المسلم للنوویؒ: (۱/۶، ۷) كتاب الإيمان، باب كون الإسلام يهدم ما كان قبله وكذا الحج والهجرة، ط: قديمى)

البحر العيمق: (۱/۶۲، ۶۳) الباب الأوّل: فى الفضائل، فصل: فى فضل الحج والعمرة و ذم تارك الحج، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

شرعا درست ہے۔(۱)

لیکن بعض جگہ اس میں دکھاوا اور فخر کی شان ہوتی ہے گویا کہ اپنے حج کا اعلان ہوتا ہے کہ حج کر کے آئے ہیں اور بعض جگہ پر کھانا لازم اور ضروری تصور کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اگر اپنے پاس پیسہ نہ ہو تو قرض لیکر کھلایا جاتا ہے، اور بعض دفعہ اس کے لئے سودی قرض لیا جاتا ہے، ایسی صورت میں شریعت کی طرف سے اس کی اجازت نہیں ہوتی، اس طرح کھلانے سے اور ایسا کھانا کھانے سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔(۲) اور اگر یہ باتیں نہیں ہیں، اخلاص، للّٰہیت اور دل کی خوشی سے کھلاتے ہیں تو کھلانا اور کھانا دونوں جائز ہے۔(۳)

(۱،۳) عن جابر بن عبد اللّٰه: أنّ رسول اللّٰه ﷺ لما قدم المدينة نحر جزورًا أو بقرةً......

(صحيح البخارى: (۱/۴۳۴) كتاب الجهاد، باب الطعام عند القدوم، ط: قديمى)

☜ وعنه أن النّبىّ ﷺ لما قدم المدينة نحر جزورًا أو بقرةً. رواه البخارى (قوله: أو بقرةً)...... أى السنة لمن قدم من السفر أى يضيف بقدر وسعه، ذكره الطيبى، وقال ابن الملك الضيافة سنة بعد القدوم. (مرقاة المفاتيح: (۷/۳۳۲) باب آداب السفر، الفصل الأوّل: قبيل الفصل الثانى، ط: امداديه ملتان)

(۲) عن أبى سعيد عن النّبىّ ﷺ قال: من يسمع يسمع اللّٰه به ومن يرآئ يرآئ اللّٰه به. (سنن ابن ماجه: (ص: ۳۱۰) كتاب الزهد، باب الرياء والسمعة، ط: قديمى)

☜ وقد سئل الشافعى رحمه اللّٰه تعالىٰ عن الرياء: فقال اليديهة: هو فتنة عقدها الهوىٰ خيال أبصار قلوب العلماء، فنظروا بسوء اختيار النفوس، فاحبطت أعمالهم. (فيض القدير: (۶/ ۱۷۴) تحت رقم الحديث: ۸۶۹۵، حرف الميم، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

☜ صحيح البخارى: (۲/۹۶۲) كتاب الرقاق، باب الرياء والسمعة، ط: قديمى.

☜ قال ابن المنير: فيه أن المندوبات قد تنقلب مكروهات إذا رفعت عن رتبتها. (فتح البارى: (۲/ ۳۳۸) كتاب الأذان، باب الانتفال والإنصراف من اليمين والشمال، دار المعرفة بيروت)

☜ من أصرّ على مندوب و جعله عزمًا ولم يعمل بالرخصة، فقد أصاب منه الشيطان من الإضلال، فكيف من أصرّ على بدعة ومنكر؟) مرقاة المفاتيح: (۳/ ۳۱) كتاب الصلاة، باب الدعاء فى التشهد، الفصل الأوّل، ط: رشيديه)

☜ السعاية على شرح الوقاية: (۲/۲۶۵) كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، قبيل: فصل فى القراءة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

حج فرض نہیں تھا اس کی طرف سے حج بدل کرنا

جس زندہ یا مردہ پر حج فرض نہیں، اس کی طرف سے حج بدل ہوسکتا ہے مگر یہ نفلی حج ہوگا۔(۱)

حج فرض ہوتا ہے

اگر کسی مرد کے پاس قرض وغیرہ کے علاوہ اتنی رقم موجود ہے جس سے وہ حج کرسکتا ہے، اور واپس آنے تک گھر کے اہل وعیال کا خرچہ بھی موجود ہے تو اس پر حج فرض ہوگا۔(۲)

موجودہ دور میں حکومت کی طرف سے حج کے لئے جتنی رقم کا اعلان ہوتا ہے

---

(۱) الأوّل: وجوب الحج أی بالمال فلو أحج فقیر أو غیره ممن لم یجب علیه الحج عن الفرض أی عن فرضه...... ثم ما ذكره إنّما هو شرط وجوب الحج لا شرط جواز الإحجاج...... ویتفرع علیه حینئذٍ أن یقال: فلو كان فقیرًا صحیح البدن لایجوز حج غیره عنه فرضًا ، بخلاف حجه عنه نفلًا إن دام به الفقر إلی أن یموت . (إرشاد الساری : (ص: ۶۱۲) باب الحج عن الغیر ، فصل : فی شرائط جواز الإحجاج والنیابة عن حجة الإسلام ، ط: الإمدادیة مكّة المكرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۳۲۰) باب الحج عن الغیر ، فصل : فی شرائط النیابة فی الحج الفرض ، الأوّل ، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (۵۹۸/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، ط: سعید.

(۲) (فرض)...... (مرة)...... (علی مسلم)...... (حر مكلف)...... (صحیح) البدن (بصیر)...... (ذی زاد)...... (و راحلة)...... (فضلا عمّا لابدّ منه) كما مر فی الزكاة...... (و)...... فضلا عن (نفقة عیاله) ممن تلزمه نفقته لتقدم حق العبد، (إلی) حین (عوده)...... (قوله: كما مرّ فی الزكاة) أی من بیان مالابدّ منه من الحوائج الأصلیة، كفرسه...... وقضاء دیونه وأصدقته ولو مؤجلة كما فی اللباب وغیره، والمراد قضاء دیون العباد...... (الدر مع الرد: (۴۵۵/۲، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳) كتاب الحج، ط: سعید)

إرشاد الساری : (ص: ۵۵ ، ۵۶ ، ۵۷ ، ۵۸) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل ، شرائط الوجوب ، الشرط السادس ، الاستطاعة ، ط: الإمدادیة مكّة المكرّمة)

غنیة الناسک: (ص: ۱۶، ۱۹، ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن.

اگر اتنی رقم اور مزید گھر کے اہل کے خرچے کی رقم موجود ہے تو حج فرض ہوگا۔(۱)

حج فرض ہونے کے بعد بیمار ہوگیا

اگر حج فرض ہونے کے بعد حج کرنے کا وقت ملا اور اس دوران حج نہیں کیا اور بعد میں بیمار ہونے کی وجہ سے حج کرنے کے قابل نہ رہا تو حج بدل کرانا فرض ہے۔(۲)

حج فوت ہوگیا

جس شخص کا حج فوت ہوگیا اس پر طواف وداع واجب نہیں ہے۔(۳)

حج قران

''قران'' یعنی حج اور عمرہ کو ایک ساتھ کرنا۔قران کے معنی لغت میں دو چیزوں کو باہم ملانے کے ہیں، اور شریعت کی اصطلاح میں حج اور عمرہ کا احرام دونوں ایک ساتھ باندھ کر ایک ساتھ حج اور عمرہ کے ارکان ادا کرنے کو قران کہتے ہیں، کیونکہ اس صورت میں حج اور عمرہ دونوں کو اکٹھا کیا جاتا ہے۔

---

(۱) انظر الحاشية، رقم: ۲، على الصفحة السابقة رقم: ۱۵۴.

(۲) ولو ملك الزاد والراحلة وهو صحيح البدن ولم يحج حتى صار زمنًا أو مفلوجًا لزمه الإحجاج بالمال بلاخلاف، كذا في المحيط. (الهندية: (۲۱۸/۱) كتاب المناسك، الباب الأوّل، ومنها سلامة البدن، ط: رشيديه)

▭ فتح القدير مع الكفاية: (۳۲۷/۲) كتاب الحج، ط: رشيديه.

▭ شامى: (۴۵۹/۲) كتاب الحج، ط: سعيد.

(۳) ولايجب على الحائض والنفساء ولا على فائت الحج، كذا في محيط السرخسي. (الهندية: (۱/ ۲۳۴) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، قبيل: فصل في المتفرقات، ط: رشيديه)

▭ ولاتجب على المعتمر ...... و فائت الحج ...... (إرشاد السارى: (ص: ۳۵۵) باب طواف الصدر، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسك: (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر، ط: إدارة القرآن.

حج قران کرنے والا بیت اللہ میں حاضری کے فوراً بعد عمرہ کرے یعنی بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرے اور حلق اور قصر نہ کرے اور اس کے بعد طواف قدوم کرے اور دس ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنے کے بعد دم شکر (قربانی کے جانور) کو ذبح کرکے حلق یا قصر کرنے تک اسی احرام میں رہے، اس دوران احرام کا کپڑا بدلنا اور غسل وغیرہ کرنا جائز ہے لیکن احرام سے نکلنا منع ہے۔(۱)

حج کا احرام باندھا لیکن فرض یا نفل کی تعیین نہیں کی

اگر کسی نے حج کا احرام باندھ لیا لیکن فرض یا نفل کی تعیین نہیں کی تو اگر اس پر حج فرض ہے تو یہ فرض حج کا احرام ہوگا اور اس سے فرض حج ادا ہو جائے گا، اور اگر نذر یا نفل یا کسی دوسرے کی طرف سے حج کی نیت کر لی تو جیسی نیت کرے گا ویسا ہی

(۱) (والقران) لغة: الجمع بين شيئين، وشرعًا (أن يهل) أى يرفع صوته بالتلبية (بحجة و عمرة معًا) حقيقةً أو حكمًا بأن يحرم بالعمرة أولا ثم بالحج قبل أن يطوف لها أربعة أشواط ، أو عكسه بأن يدخل إحرام العمرة على الحج قبل أن يطوف للقدوم وإن أساء أو بعده وإن لزمه دم (من الميقات) إذ القارن لايكون إلّا آفاقيًا (أو قبله فى أشهر الحج أو قبلها ويقول)...... (بعد الصلاة اللّٰهم إنّى أريد الحج والعمرة فيسّرهما لى وتقبّلهما منّى)...... (وطاف للعمرة) أولا وجوبًا...... (سبعة أشواط يرمل فى الثلاثة الأول ويسعٰى بلا حلق)...... (ثم يحج كما مر) فيطوف للقدوم ويسعٰى بعده ...... (وذبح للقران) وهو دم شكر فيأكل منه (بعد رمى يوم النحر ...... (الدر مع الرد : (۲/ ۵۲۹ ، ۵۳۰ ، ۵۳۱ ، ۵۳۲ ، ۵۳۳) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد)

فتح القدير مع الكفاية: (۲/ ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶) كتاب الحج، باب القران، ط: رشيديه.

الهندية: (۱/ ۲۳۷) كتاب المناسک، الباب السابع فى القران والتمتّع، ط: رشيديه.

له الاغتسال بالماء القراح وماء الصابون والحرض ...... وله الاغتسال بأى ماء كان ولكن بحيث لايزيد الوسخ ، بل يقصد الطهارة أو دفع الغبار أو الحرارة . (غنية الناسک : (ص: ۹۱) باب الإحرام ، فصل : فى مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

فيجوز فى ثوب واحد أو أكثر من ثوبين بأن يجعل واحد فوق واحد أو يبدل أحدهما بالآخر. (غنية الناسک: (ص: ۷۱) باب الإحرام، فصل: فيما ينبغى لمريد الإحرام، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۱۳۹) باب الإحرام ، فصل : ثم يتجرد عن الملبوس المحرم ، و : (ص: ۱۷۲) فصل : فى مباحاته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

ہوگا۔(۱)

حج کا احرام باندھنے کے بعد طواف کرنا

حج کا احرام باندھنے کے بعد ''منیٰ'' روانہ ہونے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کر کے جانا مستحب ہے فرض یا واجب نہیں۔(۲)

حج کا احرام حج سے پہلے کھول دیا

''حج کا احرام طواف کے بعد حج سے پہلے کھول دیا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۵۸/۲)

حج کا احرام شوال سے پہلے باندھنا

ہر حال میں حج کا احرام شوال سے پہلے باندھنا مکروہ تحریمی ہے، اگرچہ شوال سے پہلے حج کا احرام باندھنے کی صورت میں احرام کے ممنوعات صادر نہ ہونے کا

---

(۱) ولو أطلق نية الحج صرف للفرض ...... ولو عين نفلا فنفل ، وقال المحقق الشامی تحته : وكذا لو نوى الحج عن الغير أو النذر كان عما نوى وإن لم يحج للفرض كذا ذكره غير واحد ، وهو الصحيح المعتمد ، المنقول الصريح عن أبی حنيفة وأبی يوسف من أنّه لايتأدى الفرض بنية النفل . (الدر مع الرد : (۴۸۶/۲) كتاب الحج ، قبيل : مطلب '' من حج فلم يرفظ الخ '' أی من وقت الإحرام ، ط: سعيد)

الهندية: (۲۲۳/۱) كتاب المناسک ، الباب الثالث فی الإحرام ، ومما يتّصل بذٰلک مسائل ، ط: رشيديه.

فتح القدير مع الكفاية : (۳۴۳/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : رشيديه.

(۲) فإذا أراد الإحرام بالحج من مكّة يوم التروية أو قبله فالأفضل ...... ثم يدخل المسجد فيطوف سبعًا أی طواف تحية المسجد إن قدر عليه . (إرشاد الساری : (ص: ۲۶۵) باب الخطبة يوم السابع و خروج الحاج من مكّة إلى منٰى و عرفة ، فصل : فی إحرام الحاج من مكّة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۱۶) باب التمتّع ، فصل فی كيفية أداء التمتّع المسنون ، ط:

عالمگيری: (۲۳۹/۱) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

اعتماد ہو تب بھی شوال سے پہلے حج کا احرام باندھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

حج کا احرام طواف کے بعد حج سے پہلے کھول دیا

اگر کوئی وطن سے یا میقات سے حج افراد یا حج قران کا احرام باندھ کر آیا اور مکہ مکرمہ میں آ کر طواف کرنے کے بعد احرام کھول دیا تو دم دینا لازم ہوگا اور حج کی قضا بھی لازم ہوگی، اوراس فعل پر ندامت کے ساتھ توبہ اور استغفار بھی کرنا چاہیے تا کہ احرام توڑنے کی وجہ سے جو گناہ ہوا ہے وہ اللہ تعالی معاف کردیں۔(۲) اور یہ دم حرم کی حدود میں دینا ضروری ہے اور اس کا گوشت صرف غرباء اور مساکین کھا سکتے ہیں مالدار لوگ نہیں کھا سکتے۔(۳)

حج کا احرام کب باندھے

☆ حج کا احرام حج کے ایام میں حج سے پہلے باندھنا ضروری ہے، اور حج کے ایام سے پہلے حج کا احرام باندھنا مکروہ تحریمی ہے، اور ایام حج شوال، ذوالقعدۃ کے

---

(۱)''حج کا احرام کب باندھے''عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

(۲) المحرم إذا جنىٰ عمدًا بلاعذر يجب عليه أى جزاء فعله وهو الكفارة ، والإثم ، أى وتدارك إثمهٖ هو التوبة عن المعصية وإن جنىٰ بغير عمد ...... أو بعذر فعليه الجزاء دون الإثم . (إرشاد السارى : (ص: ۴۲۱ ، ۴۲۲) باب الجنايات ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ شامى : (۵۴۴/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

▭ غنية الناسک : (ص: ۲۴۲) باب الجنايات ، مقدّمة فى ضوابط ينبغى حفظها ، ط إدارة القرآن.

(۳) الثالث : ذبحه فى الحرم بالاتفاق سواء وجب شكرًا أو جبرًا. (إرشاد السارى: (ص:۵۵۴) باب فى جزاء الجنايات وكفارتها ، فصل : فى أحكام الدماء وشرائط جوازها ، وأمّا شرائط جواز الدماء ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ ولايجوز للمكفر ...... أن يأكل شيئًا من الدماء أى الواجبة عليه للجزاء الا دم القران . (إرشاد السارى : (ص: ۵۷۰) باب فى جزاء الجنايات وكفاراتها ، فصل : لايجوز للمكفر أن يأكل شيئًا ، ط : الإمدادية مكّة المكرّمة)

دو مہینے اور ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں۔(۱)

☆عمرہ کا احرام باندھنے کے لئے کوئی وقت مخصوص نہیں۔

---

(۱) قوله تعالىٰ: ﴿الحج أشهر معلومات﴾ قال أبو بكر: قد اختلف السلف فى أشهر الحج ماهى؟ فروى عن ابن عبّاس وابن عمر والحسن وعطا ومجاهد أنّها شوال و ذو القعدة وعشر من ذى الحجة. (أحكام القرآن للجصاص: (۱/ ۴۰۹) ذكر اختلاف السلف فى أشهر الحج، سورة البقرة، ط: قديمى)

▭ وأبو الزبير عن جابر قال: لايحرم الرجل بالحج قبل أشهر الحج. (أحكام القرآن للجصاص: (۱/ ۴۱۰) باب الإحرام بالحج قبل أشهر الحج، ط: قديمى)

▭ (أمّا وقته فأشهر معلومات) والأشهر المعلومات شوال و ذوالقعدة و عشر من ذى الحجة، وإذا عمل شيئًا من أعمال الحج من طواف و سعى قبل أشهر الحج لايجوز، وإذا عمل فيها يجوز كذا فى الظهيرية. (الهندية: (۱/ ۲۱۶) كتاب المناسک، الباب الأوّل، فى تفسيرها......، ط: رشيديه)

▭ (فالأوّل) وهو الزمانى (شوال و ذو القعدة و عشرة أيام من ذى الحجة) أى عندنا . (إرشاد السارى إلى مناسک الملاعلى قارى: (ص: ۸۶) ، باب المواقيت ، ط: حقانيه ، و : (ص: ۱۰۸) ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ (من أحكامها) أى ومن أحكام المواقيت...... (صحة أفعال الحج فيها) أى من طواف القدوم و سعى الحج ونحوهما (ومنها عدم صحه شيئ من أفعاله الواجبة) وكذا السنن والمستحبة (قبلها سوى الإحرام) فإنّه يجوز عندنا مع الكراهة. (إرشاد السارى: (ص: ۸۶، ۸۷) باب المواقيت، ط: حقانيه ، كوئٹه ، و: (ص: ۱۰۹) ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ (وأشهره شوّال و ذو القعدة وعشر ذى الحجة) ...... (وأنّه يكره الإحرام) له (قبلها) وإن أمن على نفسهٖ من المحظور لشبهه بالركن كما مرّ . (الدر مع الرد : (۲/ ۴۷۱ ، ۴۷۲) كتاب الحج ، مطلب فى فروض الحج و واجباتهٖ ، ط: سعيد)

▭ أمّا الميقات الزّمانى فأشهر الحج وهى شوّال و ذو القعدة ، وعشر من ذى الحجة كذا روى عن عبادلة الثلاثة وعبد اللّٰه بن الزبير رضى اللّٰه عنهم . (غنية الناسک : (ص: ۴۹) باب المواقيت و هو نوعان ، ط: إدارة القرآن)

▭ وحتّٰى لو أحرم به قبلها يكره تحريمًا مطلقا أمن على نفسهٖ المحظور أو لا . (غنية الناسک: (ص: ۴۹) باب المواقيت وهو نوعان ، ط: إدارة القرآن)

▭ صحيح البخارى: (۱/ ۲۱۱) كتاب الحج ، باب قول اللّٰه تعالىٰ : ﴿الحج أشهر معلومات﴾، ط: قديمى.

حج کا اعلان

''اعلان حج''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱٤۹/۱)

حج کا پانچواں دن، بارہ ذی الحجہ

اگر قربانی یا طواف زیارت گیارہویں تاریخ کو بھی نہ کرسکا تو آج بارہویں تاریخ کو کرے۔(۱)

اور آج کا اصل کام صرف تینوں جمرات کی رمی کرنا ہے زوال کے بعد بالکل اسی طریقہ سے تینوں شیطانوں کی رمی کرے جس طرح گیارہ ذی الحجہ کو کی ہے، اب تیرہویں تاریخ کی رمی کے لئے منی میں مزید قیام کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہے، اگر چاہے تو آج بارہویں کی رمی سے فارغ ہوکر مکہ مکرمہ جاسکتا ہے، غروب آفتاب سے پہلے جانا بلا کراہت جائز ہے اور غروب کے بعد صبح صادق سے پہلے پہلے کراہت کے ساتھ جانا جائز ہے اور اگر صبح صادق ہوگئی تو تیرہویں کی رمی کر کے جانا واجب ہوگا، رمی کے بغیر جانے کی صورت میں دم واجب ہوگا، البتہ تیرہویں تاریخ کی رمی میں یہ سہولت ہے کہ زوال آفتاب سے پہلے بھی رمی کرنا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) ثم یطوف بالبیت فی یومہٖ ذٰلک طواف الزیارہ إن استطاع، أو من الغد، أو بعد الغد ولایؤخر عن ذٰلک . (الھندیة : (۲۳۲/۱) کتاب المناسک، فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه)

فتح القدیر : (۳۸۸/۲) کتاب الحج ، ط: رشیدیه.

الدر مع الرد : (۵۱۷/۲ ، ۵۱۸) کتاب الحج ، مطلب فی طواف الزیارة ، ط: سعید .

والعاشر أن یکون الذبح أی وقوعه یوم النحر المراد به جنسه ...... اعلم أنّه لا یختص ذبح ھدی بأیام النحر الا ھدی المتعة والقران ...... (إرشاد الساری : (ص: ۵۵۷) باب فی جزاء الجنایات وکفاراتها ، فصل : فی أحکام الدماء وشرائط جوازھا ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

(۲) فإذا کان من الغد و ھو الیوم الثلاث من یوم النحر یرمی الجمار الثلاث کذٰلک حین تزول الشمس ثم ینفر إن أحبّ فی یومه ذٰلک ویسقط عنه الرمی فی الیوم الرابع وإن أحب أن یمکث ھناک تلک اللیلة ، فمکث حتی طلع الفجر لایمکنه أن ینفر فی ھٰذا الیوم حتی یرمی =

☆ گیارہ، بارہ ذی الحجہ کو رمی کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوکر صبح صادق تک رہتا ہے، اگر کوئی شخص اس سے پہلے رمی کرے گا تو اس کی رمی ادا نہیں ہوگی، اور اگر اس روز صبح صادق سے پہلے اس کا اعادہ نہیں کیا تو اس کے ذمہ دم واجب ہوگا۔(۱)

= بعد الزوال...... وأمّا وقته فی الیوم الرابع فعند أبی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ من طلوع الفجر إلی غروب الشمس، إلّا أن ماقبل الزوال وقت مکروه، وما بعده مسنون، کذا فی المحیط السرخسی.
(الهندیة: (۲۳۳/۱) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه)

☜ وله النفر من منی قبل طلوع الفجر الرابع لا بعده لدخول وقت الرمی ولکن ینفر قبل غروب الشمس: أی شمس الثالث ، فإن لم ینفر حتی غربت الشمس یکره له أن ینفر حتی یرمی فی الرابع ، ولو نفر من اللیل قبل فجر الرابع لاشیئ علیه و قد أساء و قیل لیس له أن ینفر بعد الغروب فإن نفر لزمه الدم ، ولو نفر بعد طلوع الفجر قبل الرمی لزمه الدم اتّفاقًا . (الدر مع الرد: (۵۲۲/۲) کتاب الحج ، مطلب فی رمی الجمرات الثلاث، ط: سعید)

☜ بدائع الصنائع : (۱۳۸/۲) کتاب الحج ، فصل : وأمّا وقت الرمی ، ط: سعید .

(۱) وأمّا وقت الرمی فی الیوم الثانی والثالث فهو ما بعد الزوال إلی طلوع الشمس من الغد حتیٰ لایجوز الرمی فیهما قبل الزوال ، إلّا أن ما بعد الزوال إلی غروب الشمس وقت مسنون وما بعد الغروب إلی طلوع الفجر وقت مکروه . (الهندیة : (۲۳۳/۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه)

☜ وأمّا وقت الرمی من الیوم الأوّل والثانی من أیّام التشریق وهو الیوم الثانی والثالث من أیّام الرمی فبعد الزوال لایجوز الرمی فیهما قبل الزوال فی الروایة المشهورة عن أبی حنیفة . (بدائع الصنائع : (۱۳۸/۲) کتاب الحج ، فصل : وأمّا وقت الرمی ، ط: سعید)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۱۸۱) باب رمی الجمار ، فصل فی أوقات الرمی فی الأیّام الأربعة ، ط: إدارة القرآن .

☜ ولو ترک رمی یوم أی من أیّام النحر کله ...... أ وأکثره کأربع حصیات فما فوقها فی یوم النحر ، أو إحدی عشر حصاة فیما بعده أو أخّره إلی یوم آخر ، فعلیه دم أی لترکه أو تأخیره. (إرشاد الساری : (ص: ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی الجنایة فی رمی الجمار ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنایات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الثامن : فی ترک الواجب فی رمی الجمرات ، ط: إدارة القرآن .

حج کا پروگرام ٹی وی پر دیکھنا

''ٹی وی پر حج کا پروگرام دیکھنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۳۰۷/۱)

حج کا پہلا دن ۸ ذی الحجہ

☆ آٹھ ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد سب حاجیوں کو احرام کی حالت میں منی جانا ہے ''مفرد'' جس کا حج کا احرام ہے، اور قارن جس کا حج اور عمرہ دونوں کا احرام ہے ان کے احرام تو پہلے سے بندھے ہوئے ہیں، متمتع جس نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا تھا، اسی طرح مکہ والے آج پہلے حج کا احرام باندھیں، سنت کے مطابق غسل کر کے احرام کی چادریں پہن کر مسجد حرام میں آئیں اور مستحب یہ ہے کہ طواف کریں، اور اس کے بعد طواف کی دو رکعت نماز مقام ابراہیم اور بیت اللہ کو سامنے لیکر ادا کرنے کے بعد احرام کے لئے دو رکعت پڑھیں اور سر سے ٹوپی وغیرہ اتار دیں اور حج کی نیت اس طرح کریں کہ ''اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے حج کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول فرمائیے''۔

نیت کے بعد مرد حضرات بلند آواز سے اور خواتین آہستہ آواز سے تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں، تلبیہ یہ ہے ''لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکُ لَا شَرِیْکَ لَکَ''

تلبیہ پڑھتے ہی حج کا احرام شروع ہوگیا، اب احرام کی تمام پابندیاں لازم ہوگئیں۔(۱)

---

(۱) فإذا جاء الحج أحرم به كأهل ذٰلک الموضع، فلو أقام بمكّة، فإذا كان يوم التروية أحرم به، وقبله أفضل، وأفضل أماكنه الحطيم، ثم المسجد، ثم المكة، ثم الحرم...... فإذا أراد المتمتّع، وكذا المكى أن يحرم بالحج يأتى بما سبق له فى الإحرام من إزالة التفث والاغتسال والتطيب وغير ذٰلک أو يكتفى بالاغتسال إن لم يحل من عمرته ويدخل المسجد ويطوف سبعًا ثم يصلى ركعتى الطواف، ثم يصلى ركعتين سنة الإحرام ويحرم عقيبهما، وحج كالمفرد إلّا أنّه لايطوف للقدوم۔ =

اس کے بعد منی کو روانہ ہوجائیں، مکہ مکرمہ سے منی مشرق کی جانب تقریبا تین میل کے فاصلہ پر ہے اور اگر مکتب والے اس سے پہلے لے جائیں تو پہلے چلے جائیں، اختلاف اور جھگڑا فساد نہ کریں، آٹھویں تاریخ کی ظہر سے نویں تاریخ کی صبح تک منی میں پانچ نمازیں پڑھنا اور س رات کو منی میں قیام کرنا سنت ہے، اگر اس رات کو مکہ مکرمہ میں رہے یا پہلے عرفات میں پہنچ گئے تو مکروہ ہوگا، اس لئے بلا عذر ایسا نہ کریں۔(۱)

☆ اگر کوئی شخص آٹھویں تاریخ سے پہلے سے منیٰ میں موجود ہے اور وہ حج

= (غنية الناسک: (ص: ۲۱۲) باب التمتّع، فصل : فی کیفیة أداء التمتّع المسنون، ط: إدارة القرآن)

▭ بدائع الصنائع : (۲/۱۵۰) کتاب الحج ، فصل : وأمّا بیان سنن الحج وبیان الترتیب فی أفعاله ، ط: سعید .

▭ عالمگیری: (۱/۲۳۹) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه)

(۱) فإذا کان یوم التروية وهو الثامن من ذی الحجة راح الإمام والنّاس معه من مکّة إلی منٰی ، والسنة خروجه بعد طلوع الشمس وهو الصحیح ، فیقیم بها ، ویصلی بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر لوقت الإسفار علی قول الأکثر ، فکل من الخروج یوم التروية إلی منٰی ، وأداء الصلاة الخمس بها ، والمبیت بها أکثر اللیلة سنة ...... ولو بات بمکّة تلک اللیلة أو بعرفة أجزأه ؛ لأنّه لایتعلق بمنٰی فی هٰذا الیوم أقامة نسک ، ولکنه أساء لترکه سننًا کثیرة ویلبّی عند الخروج إلی منٰی ، ویدعو بماشاء ، ویستحب أن ینزل بالقرب من المسجد الخیف . (غنیة الناسک : (ص: ۱۴۶) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی الرواح من مکّة إلی منٰی وأداء الصلاة الخمس والمبیت بها ، ط: إدارة القرآن)

▭ ثم یروح مع النّاس إلی منٰی یوم التروية بعد صلاة الفجر وطلوع الشمس کذا فی فتاوٰی قاضیخان وهو الصحیح ولو ذهب قبل طلوع الشمس جاز والأوّل أولیٰ . (الهندیة : (۱/۲۲۷) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه)

▭ قاضیخان علی هامش الهندیة: (۱/۲۹۳) کتاب الحج، فصل فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه.

▭ بدائع الصنائع: (۲/۱۵۱) کتاب الحج، فصل: وأمّا بیان الحج وبیان الترتیب فی أفعاله، ط: سعید.

▭ قوله : ثم رح یوم التروية إلی منٰی ، وهی قریة فیها ثلاث سکک بینها وبین مکّة فرسخ وهی من الحرم. (البحر الرائق : ۲/۳۳۵) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید)

کرنا چاہتا ہے تو وہ منی سے احرام کی نیت کر لے، اور تلبیہ کہنا شروع کر دے مکہ مکرمہ آنے کی ضرورت نہیں، حج ہو جائے گا، کیونکہ منی حرم کی حدود میں ہے اور حدود حرم میں حج کا احرام باندھنا درست ہے۔(۱)

☆ ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ بلند آواز سے تلبیہ پڑھیں۔(۲)

حج کا تیسرا دن، دس ذی الحجہ

آج ذی الحجہ کی دسویں تاریخ ہے اور حج کا تیسرا دن ہے، اس میں حج کے فرائض اور واجبات میں سے بہت سارے کام ادا کرنے ہیں۔

پہلا واجب وقوف مزدلفہ ہے، اسی لئے حجاج کرام سے عید کی نماز معاف کر دی گئی ہے، جیسے ہی حاجی مزدلفہ سے منی لوٹ کر آئے اگر چاہے تو سب سے پہلے اپنے خیمے میں پہنچ کر اپنا سامان وغیرہ رکھ کر اگر آرام وغیرہ کرنا چاہے تو کر لے اس کے بعد منی میں تین کام پہلے رمی، پھر ذبح اور پھر حلق، ترتیب سے کرنے ہیں اور اس ترتیب کا باقی رکھنا واجب ہے، خلاف ورزی کی صورت میں دم واجب ہوگا۔

اور اگر چاہے تو مزدلفہ سے منی لوٹ آنے کے بعد خیمے میں نہ جائے بلکہ

---

(۱) وأمّا ميقات أهل الحرم، والمراد به كل من كان داخل الحرم، سوان كان أهله أوّلا، مقيما به أو مسافرًا، فالحرم للحج، فيحرمون من دورهم ومن المسجد أفضل وجاز تأخيره إلى آخر الحرم. (غنية الناسک: (ص: ۵۷، ۵۸) باب المواقيت، فصل: وأمّا ميقات أهل الحرم، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری: (ص: ۱۱۷) باب المواقيت، فصل فی ميقات أهل الحرم، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☜ الدر مع الرد: (۴۷۸/۲) كتاب الحج، مطلب: فی المواقيت، ط: سعيد.

(۲) ثم يلبی فی دبر كل صلاة وهو الأفضل عندنا. (بدائع الصنائع: (۱۴۵/۲) كتاب الحج، فصل: وأمّا بيان سنن الحج وبيان الترتيب فی أفعاله، ط: سعيد)

☜ الدر المختار مع رد المحتار: (۴۹۱/۲) كتاب الحج، فصل فی الإحرام، قبيل: مطلب فی حديث: "أفضل الحج العج والثج"، ط: سعيد.

☜ عالمگيری: (۲۲۳/۱) كتاب المناسک، الباب الثالث فی الإحرام، ط: رشيديه.

شیطان کی رمی کرنے کے لئے چلا جائے یہ بھی درست ہے۔(۱)

منیٰ میں آنے کے بعد یہ کام کرے:

ا۔منیٰ میں آنے کے بعد سب سے پہلا کام جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی ہے آج کے دن بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنا واجب ہے۔(۲)

---

(۱) والوقوف بها أی بعد طلوع الفجر واجب أی عندنا. (إرشاد الساری: (ص: ۳۱۰) باب أحکام المزدلفة، فصل: فی الوقوف بها)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۶۶) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فی صفة الوقوف بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن .

▭ البحر الرائق : (۳۴۰/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

▭ وأمّا الثانی فكتقديم الرمی الأوّل على الحلق وعدم تأخير رمی كل يوم إلى ثانية، والترتيب بين الثلاثة: الرمی ثم الذبح ثم الحلق على ترتيب حروف قوله رذح للقارن والمتمتّع. (غنية الناسک: (ص: ۴۵، ۴۶) باب فرائض الحج و واجباته، فصل: وأمّا واجباته، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۹۷) باب فرائض الحج و واجباته ، فصل : فی واجبات الحج ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ شامی : (۴۷۰/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد.

▭ وله فی هٰذا اليوم أربعة أوقات ، فوقت الجواز أداء من طلوع الفجر ...... ويسن من طلوع الشمس إلى الزوال ، ثم يباح إلى الغروب ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۶۹) باب مناسک منی يوم النحر ، فصل فی رمی الجمرة العقبة يوم النحر ، ط: إدارة القرآن)

▭ عالمگیری: (۲۳۱/۱) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

▭ إرشاد الساری: (ص: ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶) باب مناسک منی، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

(۲) فإذا أتى منى ...... تجاوز من الجمرة الأولىٰ والثانية إلى الجمرة العقبة على حد من منى نسبت إلى العقبة لالتصاقها بها من غير أن يشتغل بشيئ آخر قبل رميها بعد دخول وقتها ، لما روى أن رسول اللّٰه ﷺ لما أتى لم يعرج على شيئ حتى رمى الجمرة العقبة سبع حصيات . (غنية الناسک : (ص: ۱۶۹) باب مناسک منیٰ يوم النحر ، فصل فی رمی الجمرة العقبة يوم النحر ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶) باب مناسک منیٰ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ عالمگیری: (۲۳۱/۱) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

۲۔ دوسرا کام قارن اور متمتع پر دم شکر یعنی حج کی قربانی کرنا ہے۔(۱)

۳۔ تیسرا کام سر کے بال منڈوانا یا کتروانا ہے۔(۲)

احرام باندھنے کے بعد تلبیہ پڑھنے کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا وہ اب کنکریاں مارنے کے وقت ختم ہو جائے گا۔(۳)

منی میں تین مقامات پر جمرات کے نشان لمبی اور بڑی دیوار کی شکل میں نصب ہیں، عربی، انگریزی، اردو مختلف زبانوں میں شیطانوں کا نام لکھا ہوا ہے، پہلا جمرہ مسجد خیف کے نزدیک اس کے بائیں طرف ہے، اس کو ''جمرہ اولی'' (چھوٹا شیطان) کہتے ہیں۔

اور دوسرا جمرہ اس سے تھوڑی دوری پر اسی راستہ میں آتا ہے اس کو ''جمرہ وسطیٰ'' (درمیانہ شیطان) کہتے ہیں۔

تیسرا جمرہ منی کے آخر میں ہے اس کو ''جمرہ عقبہ'' (بڑا شیطان) کہتے ہیں۔

---

(۱) فإذا فرغ من الرمي يوم النحر انصرف إلى رحله ، ولايشتغل بشيئ آخر، فذبح إن شاء؛ لأنّه مفرد ، والذبح له أفضل ، وإنّما يجب على القارن والمتمتّع . (غنية الناسک : (ص: ۱۷۲) باب مناسک منى يوم النحر ، فصل فی الذبح وأحكامه ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری: (ص: ۳۱۸) باب مناسک منی، فصل: الذبح، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

🗀 البحر الرائق: (۳۴۶/۲) كتاب الحج، باب الإحرام ، ط: سعيد.

(۲) فإذا فرغ من الذبح حلق رأسه أو قصر ، والحلق أفضل للرجال، ومكروه للنساء كراهة التحريم إلّا للضرورة ، والتقصير مباح لهم ومسنون بل واجب لهن . (غنية الناسک : (ص: ۱۷۳) باب مناسک منٰی يوم النحر ، فصل فی الحلق ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى: (ص: ۳۲۰) باب مناسک منٰی، فصل فی الحلق والتقصير، ط: الإمدادية مكّه المكرّمة.

🗀 البحر الرائق : (۳۴۶/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : سعيد .

(۳) قوله: واقطع التلبية بأولها أى مع أوّل حصاة ترميها لحديث الصحيحين: ''لم يزل عليه السلام يلبی حتی رمی الجمرة العقبة''...... (البحر الرائق: (۳۴۵/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد)

🗀 إرشاد السارى: (ص: ۳۱۷) باب مناسک منٰی، فصل فی قطع التلبية، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

🗀 غنية الناسک: (ص: ۱۷۰) باب مانسک منیٰ يوم النحر ، مطلب : فی كيفية وقوف الرمی، وموقفة من الجمرة العقبة ، وقطع التلبية ، ط: إدارة القرآن .

آج دسویں تاریخ کو صرف ''جمرہ عقبہ'' (بڑے شیطان) پر سات کنکریوں کی رمی کرنا ہے۔(۱)

اور رمی کے معنی کنکری یا پتھر مارنے کے ہیں، شریعت کی زبان میں چھوٹی کنکریوں کا مخصوص زمانہ میں مخصوص جگہ پر مخصوص مقدار میں پھینکنا ہے۔(۲)

ذی الحجہ کی دس تاریخ کو صرف ''جمرہ عقبہ'' (بڑے شیطان) کی رمی کرنی ہے، اس کا مسنون وقت طلوع آفتاب سے شروع ہوکر زوال تک ہے، اور مغرب تک بلا کراہت مباح وقت ہے، اور مغرب سے صبح صادق سے پہلے تک مکروہ وقت ہے اگر ہجوم کی وجہ سے اتنی تاخیر ہوگئی تو امید ہے کہ کراہت نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) فاليوم الأوّل: نحر خاص، ولا يجب فيه إلا رمى الجمرة العقبة. (إرشاد السارى: (ص: ۳۳۳) باب رمى الجمار وأحكامه، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۸۰) باب رمى الجمار، فصل: فى أيّام الرمى، ط: إدارة القرآن.

عالمگیری: (۱/۲۳۱) کتاب المناسک، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

(۲) فرمى الجمار فى اللغة هو القذف بالأحجار الصغار، وهى الحصى...... و فى عرف الشرعى......: هو القذف بالحصىٰ فى زمان مخصوص و مكان مخصوص و عدد مخصوص.

(بدائع الصنائع: (۲/۱۳۷) کتاب الحج، فصل: وأمّا تفسير رمى الجمار، ط: سعيد)

الفقه الإسلامى وأدلّته: (۳/۵۶۰) الباب الخامس: الحج والعمرة، المبحث السادس، المطلب الثانى: رمى الجمار فى منى، ط: دار الفكر.

(۳) وله فى هٰذا اليوم أربعة أوقات، فوقت الجواز أداء من طلوع الفجر، فلايصح قبله، إلى طلوع الفجر من غده، فإذا طلع فات وقت الأداء و لزمه الدم والقضاء، ويسن من طلوع الشمس إلى الزوال، ثم يباح إلى الغروب، وقيل يكره، ويكره من الغروب إلى الفجر وكذا قبل طلوع الشمس، وهٰذا عند عدم العذر، فلا إساء ة برمى الضعفة قبل الشمس ولا برمى الرعاة ليلا. (غنية الناسک: (ص: ۱۶۹، ۱۷۰) باب مناسک منى يوم النحر، فصل: رمى جمرة العقبة يوم النحر.

ففيه أيضًا: (ص: ۱۸۱) باب رمى الجمار، فصل: فى أوقات الرمى فى الأيّام الأربعة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى: (ص: ۳۳۳) باب رمى الجمار وأحكامه، فصل فى وقت رمى الجمرة العقبة يوم النحر، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

البحر الرائق: (۲/۳۴۵) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

☆ رمی کے لئے جمرہ کے قریب یا دور ہونا شرط نہیں، جس جگہ سے بھی رمی کرے گا اس کی رمی ہو جائے گی، لیکن سنت یہ ہے کہ جمرہ سے پانچ ہاتھ یا اس سے زیادہ فاصلہ پر کھڑا ہو کر رمی کرے، اس سے کم فاصلہ پر رمی کرنا مکروہ ہے۔(۱)

☆ رمی کرنے کا طریقہ:

کنکری مارنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ ایک ایک کنکری داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑے اور مرد ہاتھ اتنا اونچا کرے کہ بغل کھل جائے اور بغل کی سفیدی نظر آنے لگے۔(۲)

اور ہر کنکری مارتے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ أَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ

---

(۱) فإذا أتى الجمرة العقبة يقف فى بطن الوادى حيث يرمى موضع حصياته والتقدير بخمسة أذرع تقدير بأقلّ ما سن فيه . (غنية الناسک: (ص: ۱۷۰) باب مناسک منٰى يوم النحر، مطلب فى كيفية وقوف الرمى ، ط: إدارة القرآن)

▭ ويستحب أن يكون بينه أى بين الرامى و بين الجمرة أو موضع وقوع الحصٰى خمسة أذرع فأكثر ؛ لأنّ ما دونها وضع وهو غير جائز أو طرح وهو خلاف السنة و فى الفتح وما قدّر به بخمسة أذرع فى رواية الحسن ، فذٰلک تقدير أقلّ ما يكون بينه و بين المكان فى المسنون. (إرشاد السارى : (ص: ۳۱۷) باب مناسک منٰى ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ البحر الرائق : (۲/۳۴۳) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

(۲) وكيفية الرمى أى المستحبة وإلّا فاختيار مشائخ بخارٰى أنّه كيفما رمى جاز، على ما فى المرغينانى قيل: وهو الّذى ذكره صاحب الهداية و قال شارح المجمع هو الأولٰى، أن يضع الحصاة على ظهر إبهامه اليمنٰى ويستعين عليها أى على رميها بالمسبحة أى بإمساكها، وقيل: وهو الّذى صرّح به فى النهاية والفتح وغيره، يأخذ بطرفى إبهامه وسبابته، الأولٰى: مستحبته وهو الأصح؛ لأنّه الأيسر والمعتاد عند الأكثر ، وهٰذا أى كله بيان الأولوية وأمّا الجواز فلايتقيد بهيئة أى كيفية دون أخرٰى...... ويستحب الرمى باليمنى أى وحدها ويرفع يده حتى يرٰى بياض إبطه، كما صرّح به فى النخبة. (إرشاد السارى: (ص: ۳۱۶، ۳۱۷) باب مناسک منٰى، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۷۱) باب مناسک منٰى يوم النحر ، فصل : فى رمى الجمرة العقبة يوم النحر، مطلب : فى كيفية الرمى ، ط: إدارة القرآن)

▭ البحر الرائق : (۲/۳۴۳) كتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : سعيد.

وَرِضًى لِلرَّحْمٰنِ" کہتا رہے، اور اگر یہ دعا یاد نہ ہو تو صرف "بسم الله الله اکبر" کہتا رہے۔(۱)

☆ پہلے دن کی رمی کے بعد دعا کے لئے ٹھہرنا سنت نہیں ہے، اور اس تاریخ میں دوسرے جمرات کی رمی کرنا جہالت ہے۔(۲)

☆ دسویں تاریخ کا تیسرا واجب قارن اور متمتع پر قربانی ہے کہ "جمرہ عقبہ" کی رمی سے فارغ ہوکر اس وقت تک بال نہ کٹوائے جب تک اپنی واجب قربانی نہ کرلے، اگر قربانی سے پہلے بال کٹوا لئے تو دم واجب ہوگا، البتہ "مفرد" جو گھر سے صرف حج کا احرام باندھ کر گیا تھا، اس پر قربانی واجب نہیں مستحب ہے وہ قربانی نہ کرے اور بال کٹوا لے تو جائز ہے۔(۳)

---

(۱) يكبّر مع كل حصاة ، ويدعو فيقول : بسم الله ، الله أكبر رغمًا للشيطان ورضًا للرحمٰن اللّٰهم اجعله حجًّا مبرورًا و سعيًا مشكورًا وذنبًا مغفورًا ...... ويسن أن يكبّر مع كل حصاة كما سبق ، ولو سبّح أو هلل أو أتى بذكر غيرهما كالتحميد والتمجيد وسائر أذكاره سبحانه مكان التكبير جاز ، ولو ترك الذكر...... قد أساء لتركه سنة المصطفٰى . (إرشاد الساری : (ص: ۳۱۶، ۳۱۷) باب مناسک منٰی ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۷۰ ، ۱۷۱) باب مناسک منٰی يوم النحر ، فصل : فی رمی الجمرة العقبة يوم النحر ، مطلب فی كيفية وقوف الرمی ، ط: إدارة القرآن .

☜ البحر الرائق: (۳۴۵/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط:سعيد .

(۲) ويكره أن يرمی فی هٰذا اليوم الجمرتين الأوليين ؛ لأنّه بدعة ، وربما اتخذها الجهال نسكًا ، وإذا فرغ من الرمی لايقف للدعاء عند هٰذه الجمرة فی الأيّام كلها ، بل ينصرف داعيًا . (غنية الناسک: (ص: ۱۷۱ ، ۱۷۲) باب مناسک منٰی يوم النحر ، فصل : فی رمی الجمرة العقبة ، مطلب فی كيفية وقوف الرمی ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۳۱۷) باب مناسک منٰی ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

☜ عالمگيری: (۲۳۱/۱) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

(۳) وتقديم الذبح على الحلق واجب عليهما أی حينئذٍ و مستحب للمفرد أی مطلقًا . (إرشاد الساری : (ص: ۳۱۹) باب مناسک منٰی ، فصل فی الذبح ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ وأيضًا انظر الحاشية رقم: ۱ ، على الصفحة السابقة رقم: ۱۶۲ .

☆ قربانی سے فارغ ہونے کے بعد مرد کے لئے بال منڈانا یا کتروانا واجب ہے عورت کے لئے انگلی کے ایک پور (ایک انچ) کے برابر کاٹنا واجب ہے اور اگر بال اس سے کم ہیں تو کسی محرم سے منڈا لے۔(۱)

اگر کسی وجہ سے دس ذی الحجہ کو قربانی نہیں کرسکا تو پھر گیارہ کو قربانی کرے، اور اگر گیارہ ذی الحجہ کو بھی قربانی نہیں کرسکا تو پھر بارہ کو سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے ضرور قربانی کرلے، اور جب تک قربانی نہیں ہوگی اس وقت تک نہ تو احرام اتار سکتا ہے اور نہ بال کٹوا سکتا ہے۔(۲)

☆ دسویں تاریخ کا سب سے بڑا کام طواف زیارت ہے، احرام کے بعد حج کے رکن اور فرض کل دو ہیں، ایک وقوف عرفات، دوسرے طواف زیارت، جو دس تاریخ کو ہوتا ہے، اس طواف کی سنت یہ ہے کہ رمی، قربانی اور حلق کے بعد کیا جائے،

---

(۱) فإذا فرغ من الذبح حلق رأسه أو قصر، والحلق أفضل للرجال ومكروه للنساء كراهة تحريم إلا للضرورة، والتقصير مباح لهم، ومسنون بل واجب لهن...... ومراده أنّه يأخذ من كل شعرة مقدار الأنملة، در و شرنبلالية، فأقلّ الواجب فى التقصير قدر الأنملة من جميع شعر ربع الرأس...... أو تعذر التقصير بأن يكون شعره قصيرًا أو لبده بصمغ، فلا يعمل فيه المقراض تعين الحلق، وكذا لو كان معقوصًا أو مضفورًا...... (غنية الناسک: (ص: ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵) باب مناسک منٰى يوم النحر، فصل فى الحلق، ومطلب لو تعذر الحلق أو التقصير، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری: (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰى، فصل فى الحلق والتقصير، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☜ البحر الرائق: (۲/۳۴۶) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

(۲) ويتعين يوم النحر أى وقته وهو الأيّام الثلاثة لذبح المتعة والقران فقط فلم يجز قبله بل بعده، وعليه دم. وفى الشامية: أى بل يجزئه بعده: أى بعد يوم النحر: أى أيّامه إلّا أنّه تارک للواجب، عند الإمام فيلزمه دم للتأخير...... (شامى: (۲/۲۱۶) كتاب الحج، باب الهدى، ط: سعيد)

☜ غنية الناسک: (ص: ۳۵۸) باب الهدايا، فصل: فى أحكام الهدايا بعد الذبح وأحكام ذبحها، ط: إدارة القرآن.

☜ عالمگیری: (۱/۲۶۱) كتاب المناسک، الباب السادس عشر فى الهدى، ط: رشيديه.

☜ و انظر أيضًا الحاشية، رقم: ۱، على الصفحة السابقة، رقم: ۱۶۶.

اگر ان سے پہلے طواف زیارت کرلے گا تو بھی فرض ادا ہو جائے گا۔(۱)

☆منی کے قیام کے دوران مکہ مکرمہ جا کر طواف زیارت کر کے پھر منی واپس آنا ہے نیز اگر قربانی کر کے بال کٹوا لئے تو روزمرہ کے لباس میں طواف زیارت کرے اضطباع ساقط ہو جائے گا۔(۲)

☆جو عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہے وہ پاک ہونے سے پہلے طواف زیارت نہ کرے، دسویں تاریخ کو یا اس سے پہلے حیض یا نفاس شروع ہو گیا اور بارہویں تاریخ تک بھی فراغت نہ ہو تو وہ طواف زیارت کو موخر کر دے، اور اس تاخیر پر دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا، جب تک حیض ونفاس سے پاک نہ ہو جائے طواف زیارت نہیں ہوسکتا اور طواف زیارت کے بغیر اپنے وطن واپس نہیں ہوسکتی، اگر واپس آ گئی تب بھی عمر بھر یہ فرض لازم رہے گا اور دوبارہ حاضر ہو کر طواف زیارت کرنا پڑے گا اس لئے حیض ونفاس سے پاک ہونے کا انتظار کرنا لازمی ہے، لیکن حج کے تمام امور انجام دے صرف طواف زیارت پاک ہونے تک نہ کرے تاہم اگر حیض ونفاس سے پاک ہونے کا انتظار کرنا مشکل ہے مثلا ویزا بڑھانا ممکن نہیں ہے یا محرم ساتھ نہیں رہ سکتا ہے تو ان صورتوں میں طواف زیارت کرلے اور حدود حرم میں ایک

---

(۱) فإذا فرغ من الرمي والذبح والحلق أى مرتّبًا أو غير مرتّب يوم النحر أى أوّل أيّامه فالأفضل أن يطوف للفرض في يومه ذٰلک، وهٰذا باتفاق العلماء، وإلّا ففى الثانى أو فى الثالث وكذا الحكم فى لياليها. (إرشاد السارى: (ص: ٣٢٧) باب طواف الزيارة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ١٧٦) باب طواف الزيارة، ط: إدارة القرآن.

فتح القدير مع الكفاية: (٣٨٨/٢) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: رشيديه.

(٢) وأمّا الاضطباع فساقط مطلقًا فى هٰذا الطواف، سواء سعى قبله أو بعده؛ لأنّه قد تحلل من إحرامه وقد لبس المخيط، والاضطباع فى حال بقاء الإحرام، كذا فى البحر الذاخر. (غنية الناسک: (ص: ١٧٧) باب طواف الزيارة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى: (ص: ٣٢٧) باب طواف الزيارة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

وأمّا الاضطباع فساقط مطلقًا فى هٰذا الطواف اهـ، سواء سعى قبله أو لا. (شامى: (٥١٨/٢) كتاب الحج، مطلب فى طواف الزيارة، ط: سعيد)

گائے یا اونٹ ذبح کرے اور اس کا گوشت غریبوں کو دیدے۔(۱)

حج کا چوتھا دن گیارہ ذی الحجہ

☆اب دو یا تین دن منی میں رہ کر تینوں شیطانوں کی رمی کرنی ہے، ان دنوں کی راتیں بھی منی میں گزارنا سنت مؤکدہ ہے۔(۲)

(۱) وحيضها لايمنع نسكا إلّا الطواف، فهو حرام من وجهين دخولها المسجد، وترك واجب الطهارة، فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت، وشهدت جميع المناسك الا الطواف والسعي؛ لأنّه لايصح بدون الطواف، ولايلزمها دم لترك الصدور و تأخير الزيارة عن وقته لعذر الحيض والنفاس. (غنية الناسك: (ص: ۹۴، ۹۵) باب الإحرام، فصل في إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساري: (ص: ۱۶۲، ۱۶۳) باب الإحرام، فصل: في إحرام المرأة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☐ شامي: (۲/۵۱۹) كتاب الحج، مطلب في طواف الزيارة، ط: سعيد.

☐ ولو لم يطف أصلًا لم تحل له النساء، وإن طال ومضت سنون، وهٰذا بإجماع. (عالمگيري: (۱/۲۳۲) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيديه)

☐ غنية الناسك: (ص: ۱۷۷) باب طواف الزيارة، ط: إدارة القرآن.

☐ نقل بعض المحشين عن منسك ابن أمير الحاج: لوهم الركب على القفول و لم تطهر فاستفتت هل تطوف أم لا؟ قالوا: يقال لها لا يحل لك دخول المسجد وإن دخلت وطفت أثمت وصحّ طوافك وعليك ذبح بدنة، وهٰذه مسئلة كثيرة الوقوع يتحيّر فيها النساء. (شامي: (۲/۵۱۹) كتاب الحج، مطلب: في طواف الزيارة، ط: سعيد)

☐ ولو طاف للزيارة جنبًا أ حائضًا أو نفساء كله أو أكثر، وهو أربعة أشواط، فعليه بدنة، ويقع معتدًا في حق التحلل ويصير عاصيًا ويعيده طاهرًا حتمًا...... (غنية الناسك: (ص: ۲۷۲) باب الجنايات، الفصل السابع: في ترك الواجب في أفعال الحض، المطلب الأوّل: في طاف الزيارة، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساري: (ص: ۴۹۶) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس: الجنايات في أفعال الحج، فصل: في طواف الزيارة للحائض، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

(۲) ويسن أن يبيت بمنى ليالي أيّام الرمي، فلو بات بغيرها متعمدًا كره و لا شيئ عليه عندنا. (غنية الناسك: (ص: ۱۷۹) باب طواف الزيارة، فصل: في العود إلى منى وما ينبغي له الاعتناء به أيّام قيامه بها، ط: إدارة القرآن)

☐ الدر مع الرد: (۲/۵۲۰) كتاب الحج، مطلب: في حكم صلاة العيد والجمعة في منٰى، ط: سعيد.

☐ إرشاد الساري: (ص: ۳۳۲) باب طواف الزيارة، فصل: فإذا فرغ من الطواف، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☆ اگر قربانی یا طواف زیارت کسی وجہ سے دس تاریخ کو نہیں کر سکا تو آج گیارہویں تاریخ کو کر لے، اور بہتر یہ ہے کہ ظہر سے پہلے اس سے فارغ ہو جائے، اور زوال کے بعد تینوں شیطانوں کی رمی کرنے کے لئے روانہ ہو جائے، اور گیارہویں تاریخ کی رمی اس ترتیب سے کرے کہ پہلے جمرہ اولی (چھوٹے شیطان) پر آکر سات کنکریوں سے رمی اسی طریقہ سے کرے جس طرح دس تاریخ کو جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی کر چکا ہے، اس کی رمی سے فارغ ہو کر مجمع سے ہٹ کر قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کرے، اگر وقت اور موقع ہو تو، اس کے بعد جمرہ وسطی (درمیانے شیطان) پر آئے اور اسی طرح سات کنکریاں شیطان کو مارے جس طرح پہلے مار چکا ہے اس کے بعد بھی مجمع سے ہٹ کر قبلہ رخ ہو کر پہلے کی طرح دعا کرے، پھر جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) پر آئے اور یہاں بھی حسبِ سابق سات کنکریوں سے رمی کرے اور اس کے بعد دعا کے لئے نہ ٹھہرے کیوں کہ آخری جمرہ کی رمی کے بعد دعا کرنا سنت نہیں ہے، آج کا کام پورا ہو گیا، باقی اوقات منی میں گزارے، ذکر اللہ، تلاوت اور دعا میں مشغول رہے، غفلتوں اور فضول کاموں میں وقت ضائع نہ کرے۔ (۱)

---

(۱) فإذا زالت الشمس من اليوم الثاني من أيّام النحر، رمى الجمار الثلاث بعد أن يصلى الظهر...... يبدأ بالجمرة الأولىٰ فيأتيها من أسفل منىٰ من جهة مسجد الخيف ومزدلفة...... ثم يرميها بيمينه سبعًا بسبع حصيات مثل حصى الخذف لا أكبر كثيرًا ولا أصغر جدًّا، يأخذها بطرفي إبهامه وسبابته، يكبر مع كل حصاة كما مر في رمي يوم النحر، ثم يتقدّم عنها قليلاً من يساره، ويجعلها على قفاه، فيقف بعد تمام الرمي، لا عند كل حصاه كما قيل: مستقبل القبلة، فيحمد الله تعالىٰ، ويثنىٰ عليه، ويكبر ويهلل، ويصلي على النبيّ ﷺ ويدعو بحاجته، ويرفع يديه حزو منكبيه ولايجاوز بهما منكبيه، و بسطهما، ويجعل باطن كفيه إلى السماء، كما هو السنة في الأدعية، أو نحو القبلة وهو ظاهر الرواية...... ثم يأتي الجمرة الوسطىٰ فيصنع عندها كما صنع عند الأولىٰ...... ثم يأتي الجمرة القصوىٰ وهي الجمرة العقبة، فيرميها من بطن الوادي، لا من فوق العقبة، كما مر في رمي يوم النحر، ولايقف عندها في جميع أيّام الرمي للدعاء، ويدعو بلا وقوف، والوقوف عند الأولين سنة في الأيّام كلها. (غنية الناسک: (ص: ۱۸۲، ۱۸۳) باب رمي الجمار، فصل: في صفة رمي الجمار في اليوم الثاني، ط: إدارة القرآن) =

☆ گیارہ ذی الحجہ کو رمی کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہو کر صبح صادق تک رہتا ہے، اگر کوئی شخص اس سے پہلے رمی کرے گا تو اس کی رمی ادا نہیں ہوگی، اور اگر اس روز صبح صادق سے پہلے اس کا اعادہ نہیں کیا تو اس کے ذمہ دم واجب ہوگا۔(۱)

حج کا دوسرا دن ۹/ذی الحجہ

☆ نویں ذی الحجہ ''یوم عرفہ''، آج حج کا سب سے بڑا رکن ادا کرنا ہے، جس کے بغیر حج نہیں ہوتا، آج سورج نکلنے کے بعد منی سے عرفات کو روانہ ہو جائے، عرفات مکہ سے تقریباً نو میل کے فاصلے پر ہے، اور حرم کی حدود سے باہر ہے، آج کل حجاج کرام کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی ہے، اس وجہ سے ''مکتب'' والے مجبوراً لوگوں کو رات ہی سے عرفات بھیجنا شروع کر دیتے ہیں، اس لئے اگر رات کو عرفات جانا

= ☜ إرشاد الساري : (ص: ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲) باب رمي الجمار وأحكامه، فصل : في صفة الرمي في هٰذه الأيّام، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☜ الدر مع الرد: (۲/۵۲۰، ۵۲۱) كتاب الحج، مطلب: في رمي الجمرات الثلاث، ط: سعيد.

(۱) وأمّا وقت الجواز في اليوم الثاني والثالث من أيّام النّحر، فمن الزوال إلى طلوع الفجر من الغد، ولا يجوز قبل الزوال في ظاهر الرواية، وعليه الجمهور من أصحاب المتون والشروح والفتاوٰى. (غنية الناسك: (ص: ۱۸۱) باب رمي الجمار، فصل: في أوقات الرمي في الأيّام الأربعة، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساري : (ص: ۳۳۴) باب الجمار وأحكامه، فصل : في وقت الرمي في اليومين، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☜ الدر مع الرد : (۲/۵۲۱) كتاب الحج، مطلب في رمي الجمرات الثلاث، ط: سعيد.

☜ لو ترك رمي يوم كله أو أكثر كأربع حصيات فما فوقها في يوم النحر أو إحدى عشر حصاة فيما بعده أو أخّره إلى يوم آخر فعليه دم، وإن أخّره إلى الليل فلاشيئ عليه. (مناسك الملا على القاري مع إرشاد الساري : (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس : الجنايات في أفعال الحج، فصل : في الجناية في رمي الجمار، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسك : (ص: ۲۷۹) باب الجنايات، الفصل السابع في ترك الواجب في أفعال الحج، المطلب الثامن في ترك الواجب في رمي الجمرات، ط: إدارة القرآن.

☜ شامي : (۲/۵۵۴) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

پڑے تو چلے جائیں اعتراض نہ کریں۔(۱)

وقوف کے لفظی معنی ٹھہرنے کے ہیں، اور احکام حج میں اس سے مراد نویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے صبح صادق تک کے درمیانی حصہ میں کسی قدر ٹھہرنا ہے، اور یہ حج کا سب سے بڑا رکن ہے۔(۲)

اس کے بغیر حج نہیں ہوتا، اور نویں کے غروب تک عرفات میں ٹھہرنا واجب

---

(۱) فإذا أصبح صلى الفجر بها ثم يمكث إلى أن تطلع الشمس على ثبير، فإذا طلعت توجّه إلى عرفات مع السكينة والوقار ملبّيا مهلّلا مكبّرا داعيًا ذاكرًا مصليًا على النّبيّ ﷺ ويلبّى ساعة فساعة، وإن راح قبل طلوع الفجر أو قبل طلوع الشمس أو قبل أداء الفجر جاز وأساء. (مناسک الملا على القارى مع إرشاد السارى: (ص: ۲۶۸) باب الخطبة، فصل: فى الرواح من منٰى إلى عرفات، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۴۶، ۱۴۷) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى التوجّه من منٰى إلى عرفات ، قبيل : باب مناسک عرفات ، ط: إدارة القرآن .

▭ الهندية : (۱/۲۲۷) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

▭ وهٰذا بيان الأفضل حتٰى لو ذهب قبل طلوع الفجر إليها جاز كما يفعله الحجاج فى زماننا، فإن أكثرهم لايبيت بمنٰى لتوهّم الضرر من السراق. (البحر الرائق: (۲/۳۶۳) كتاب الحج، باب الإحرام. ط: سعيد)

▭ اعلم أنّ الوقوف بعرفة إحدى ركن الحج ، وهو الركن الأصلى ...... وقال صاحب صور الأقاليم : وليس عرفات من الحرم وإنّما حد الحرم من المازمين . (البحر العميق : (۳/۱۴۹۵ ، ۱۵۰۳) الباب الحادى عشر : فى الخروج من مكّة إلى منٰى ثم عرفة ، فصل : الوقوف بعرفة ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

▭ من عرفات إلى آخر المزدلفة فرسخ، ومنه إلى آخر منٰى فرسخ ومنه إلى آخر مكة فرسخ، والفرسخ ثلاثة أميال. (غنية الناسک: (ص: ۱۶۲) باب مناسک عرفات، فصل: فى الإفاضة من عرفات، تنبيه ، ط: إدارة القرآن)

▭ انظر الحاشية التالية رقم: ۱، على الصفحة الاتية رقم: ۱۷۶ .

(۲) وأمّا ركن الحج فشيئان : أحدهما الوقوف بعرفة ، وهو الركن الأصلى للحج . (بدائع الصنائع : (۲/۱۲۵) كتاب الحج ، فصل : وأمّا ركن الحج فشيئان ، ط: سعيد)

▭ وأمّا ركنه: فشيئان: الوقوف بعرفة و طواف الزيارة، والوقوف أقوٰى من الطواف، كذا فى النهاية. (عالمگيرى: (۱/۲۱۹) كتاب المناسک، الباب الأوّل فى تفسير الحج و فرضيته، ط: رشيديه.

▭ شامى : (۲/۴۶۷) كتاب الحج ، مطلب : فى فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد.

ہے۔(۱)

☆ اگر عرفات میں موقع ہے تو زوال سے پہلے غسل کرنا مستحب ہے، اور اگر موقع نہیں تو وضو کر لینا کافی ہے، وہاں مسجد نمرہ کا امام خطبہ دیں گے جو کہ سنت ہے واجب نہیں ہے، پھر ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں ظہر ہی کے وقت میں ایک ساتھ پڑھائیں گے، اس صورت میں ظہر کی دو سنتیں بھی چھوڑ دی جائیں گی۔(۲)

☆ وقوف عرفات جو حج کا سب سے بڑا رکن ہے عرفات کی حدود سے باہر نہ ہو، نیز مسجد نمرہ عرفات کے میدان کے بالکل کنارہ پر ہے، اس کی مغربی دیوار کے نیچے کا حصہ عرفات سے خارج ہے، اس کو ''بطن عرنہ'' کہا جاتا ہے، یہ حصہ عرفات میں داخل نہیں ہے، لہذا یہاں کا وقوف معتبر نہیں، ''بطن عرنہ'' والے وقوف کے وقت اس سے نکل کر عرفات کی حدود میں آجائیں، تو حج درست ہو جائے گا ورنہ ان کا حج ہی

---

(۱) أمّا ركنه فكينونيته بعرفة ولو لحظة على أى وجه...... وأمّا قدر الواجب فيه إن وقف نهارًا فحد الوقوف من الزوال بل من حين وقف إلى أن تغرب الشمس. (غنية الناسک: (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات، فصل: فی ركن الوقوف وقدر الواجب عليه...... ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى: (ص: ۲۹۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل فى شرائط صحة الوقوف، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☐ عالمگیری: (۱/۲۳۹) كتاب المناسک، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

(۲) ويغتسل يوم عرفة وغسل يوم عرفة سنة كغسل يوم الجمعة والعيدين وعند الإحرام وذكر فى الأصل: إن اغتسل فحسن، وهٰذا يشير إلى الاستحباب...... فإذا زالت الشمس صعد الإمام المنبر فأذن المؤذنون والإمام على المنبر فى ظاهر الرواية، فإذا فرغوا من الأذان قام الإمام وخطب خطبتين...... ثم هٰذه الخطبة سنة و ليست بفريضة حتى لو جمع بين الظهر والعصر فصلاهما من غير خطبة أجزأه بخلاف خطبة الجمعة؛ لأنّه لاتجوز الجمعة بدونها...... فإذا فرغ من الخطبة أقام المؤذنون فصلى الإمام بهم صلاة الظهر ثم يقوم المؤذنون فيقيمون للعصر فيصلى بهم الظهر والعصر بأذان واحد وإقامتين ولايشتغل الإمام والقوم بالسنن والتطوع فيما بينهما. (بدائع الصنائع: (۲/۱۵۱، ۱۵۲) كتاب الحج، وأمّا بيان سنن الحج وبيان ترتيبه، ط: سعيد)

☐ عالمگیری: (۲/۲۲۹) كتاب المناسک، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

☐ الدر مع الرد: (۲/۵۰۳، ۵۰۴) كتاب الحج، مطلب فى الرواح إلى عرفات، ط: سعيد.

نہیں ہوگا۔(۱)

☆عرفات کی حدود کے اندر جس جگہ پر چاہے ٹھہر سکتا ہے۔(۲)

☆نو ذی الحجہ کی فجر کی نماز کے بعد سے ہر فرض نماز کے بعد بلند آواز سے پہلے تکبیر تشریق کہے پھر اس کے بعد تلبیہ کہے اور تیرہ ذی الحجہ کی عصر تک تمام فرض نمازوں کے بعد تکبیر تشریق پڑھنی ضروری ہے البتہ تلبیہ دسویں تاریخ کی رمی کے ساتھ ختم ہو جائے گا، باقی ایام میں صرف تکبیر کہی جائے گی۔(۳)

(۱، ۲) وعرفات كلها موقف إلا بطن عرنة ، فإنّه لايصح الوقوف فيه على المشهور،...... قال الإمام الشافعي رحمه اللّٰه تعالىٰ: ليس من عرفات وادى عرنة ولا نمرة ولا المسجد الّذى يصلى فيه الإمام، بل هٰذه المواضع خارج عرفات على طرفها الغربى، وقال أصحاب الشافعي رحمهم اللّٰه تعالىٰ: مقدم هٰذا المسجد فى طرف وادى عرنة، لا فى عرفات، وآخره فى عرفات، فمن وقف فى مقدم المسجد لم يصح وقوفه، ومن وقف فى آخره صحّ وقوفه، ثم قالوا و بين هٰذا المسجد و جبل الرحمة قدر ميل، وجميع تلك الأرض يصح الوقوف فيه. (غنية الناسک: (ص: ۱۵۳، ۱۵۷) باب مناسک عرفات، فصل: فى صفة الوقوف بعرفة، وفصل: فى شرائط صحة الوقوف، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى: (ص: ۲۷۰، ۲۷۱) باب الوقوف بعرفة وأحكامه، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☜ بدائع الصنائع: (۲/ ۱۵۱) كتاب الحج، فصل: وأمّا بيان سنن الحج و بيان ترتيبه، ط: سعيد.

☜ وعرفة كلها موقف إلّا بطن عرنة، كذا فى الكنز، ويقف فى أىّ موضع شاء، كذا فى فتاوىٰ قاضيخان. (عالمگیری: (۱/ ۲۲۹) كتاب المناسک، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه)

☜ فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية : (۱/ ۲۹۳) كتاب الحج ، فصل فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

(۳) وأمّا صفته فإنّه واجب...... وأمّا وقته فأوّله عقيب صلاة الفجر من يوم عرفة وآخره فى قول أبى يوسف و محمد رحمهما اللّٰه تعالىٰ عقيب صلاة العصر من آخر أيّام التشريق هٰكذا فى التبيين، والفتوىٰ والعمل فى عامة الأمصار و كافة الأعصار على قولهما، كذا فى الزاهدى. (عالمگیری: (۱/ ۱۵۲) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر فى صلاة العيدين ومما يتّصل بذٰلک تكبيرات أيّام التشريق، ط: رشيديه)

☜ الدر مع الرد: (۲/۱۷۷، ۱۷۹) كتاب الصلاة، باب العيدين، مطلب فى تكبير التشريق، ط: سعيد.

☜ البحر الرائق: (۲/۱۶۴، ۱۶۵) كتاب الصلاة، باب العيدين، قبيل: باب صلاة الكسوف، ط: سعيد.

☜ ولا يقطع التلبية وهٰذا قول عامة العلماء و قال مالک إذا وقف بعرفة يقطع التلبية والصحيح قول العامة، لما روى أنّ رسول اللّٰه ﷺ لبّى حتى رمى الجمرة العقبة...... (بدائع الصنائع: (۲/ ۱۵۴) كتاب الحج، فصل: وأمّا بيان سنن الحج و بيان ترتيبه ، ط: سعيد) =

☆تکبیر تشریق یہ ہے:اَللّٰـهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لاَ إِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.(۱)

☆وقوف عرفات کیلئے نیت شرط نہیں لیکن مستحب ہے،اگر وقوف کی نیت نہیں کی تب بھی وقوف ہوجائے گا،اسی طرح عرفات میں وقوف کیلئے کھڑا رہنا شرط اور واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، بیٹھ کر، لیٹ کر جس طرح ہوسکے سوتے جاگتے وقوف کرنا جائز ہے،لیکن وقوف کیلئے بلا عذر لیٹنا مکروہ ہے۔(۲)

☆وقوف کے لئے حیض ونفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے

= إرشاد السارى : (ص: ۲۵۷) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فإذا فرغ من السعى، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

عالمگيرى: (۱/ ۲۳۱) كتاب المناسك، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

ويتأكّد استحباب إكثارها عند تغير الأحوال والأزمان، وكلما علاشرفًا أو هبط واديًا، أو لقى ركبانًا وعند إقبال الليل والنهار وبالإسحار وبعد المكتوبات اتفاقًا، يبدأ بتكبير التشريق ثم بها، فلو بدأ بها سقط التكبير. (غنية الناسك: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل فى كيفية الإحرام و صفة التلبية، ط: إدارة القرآن)

ثم بالتكبير لوجوبه فى حرمتها ثم بالتلبية لو محرمًا لعدمهما خلاصة ، وفى الولوالجية : لو بدأ بالتلبية، سقط السجود والتكبير . (شامى مع الدر : (۲/۱۸۰ ، ۱۸۱) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، مطلب فى تكبير التشريق ، ط: سعيد)

(۱) وأمّا عدده وماهيته فهو أن يقول مرّة : اللّٰه أكبر اللّٰه أكبر لاإلٰه إلّا اللّٰه واللّٰه أكبر اللّٰه أكبر وللّٰه الحمد. (عالمگيرى : (۱/۱۵۲) كتاب الصلاة ، الباب السابع فى صلاة العيدين ، ومما يتّصل بذٰلک تكبيرات أيّام التشريق ، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۲/۱۶۵) كتاب الصلاة، باب العيدين، قبيل: باب صلاة الكسوف، ط: سعيد.

شامى : (۲/۱۷۸) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، مطلب فى تكبيرات التشريق ، ومطلب: يطلق اسم السنه على الواجب ، ط: سعيد.

(۲) فيقف راكبا وهو الأفضل والأكمل أن يكون المركوب بعيرًا وإلّا فقائمًا أى إن قدر عليه و إلّا فقاعدًاأى وإلّا فمضطجعًا، لقوله تعالىٰ ﴿الّذين يذكرون اللّٰه قيامًا قعودًا وعلى جنوبهم﴾. (إرشاد السارى: (ص: ۲۸۲) باب الوقوف بعرفة وأحكامه، فصل: فى صفة الوقوف، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

ويكره الاضطجاع إلّا من عذر ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۵۴) باب مناسک عرفات ، فصل : فى صفة الوقوف بعرفة ، ط: إدارة القرآن)

عالمگيرى: (۱/ ۲۲۹) كتاب المناسك، الباب الخامس فى كيفية أدء الحج، ط: رشيديه.

ناپاکی کی حالت میں بھی وقوف عرفات ہوجاتا ہے۔(۱)

☆ وقوف کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوجاتا ہے، افضل ہے کہ اس وقت قبلہ رو کھڑا ہوکر غروب آفتاب تک وقوف کرے، اور ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتا رہے، اگر پورے وقت میں کھڑا نہ ہوسکے تو جس قدر کھڑا ہوسکتا ہے کھڑا رہے پھر بیٹھ جائے، پھر جب قوت ہو کھڑا ہوجائے اور حمد وثنا اور تکبیر (اللہ اکبر) وتہلیل (لاالہ الااللہ) اور تلبیہ تین تین بار پڑھے، استغفار وقراءت قرآن شریف اور درود شریف کی کثرت کرے، کیوں کہ اس دن اعمال میں کوتاہی یا کمی کا کوئی تدارک نہیں ہوسکتا، دل کی ندامت کے ساتھ تمام خلاف شرع امور کے متعلق توبہ واستغفار کثرت سے کرے اور ذکر کے ساتھ گریہ وزاری بھی کثرت کے کرے، وہاں پر آنسو بہائے جائیں اور گناہوں سے معافی مانگی جائے۔(۲)

---

(۱) ووقوف الحائض والجنب ومن لم يصل الصلاتين يجزيه ولايلزمه شيئ كذا فى محيط السرخسى. (عالمگيرى: (۱/۲۲۹) كتاب المناسک، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه)

🗀 إرشاد السارى: (ص: ۲۹۰) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل فى شرائط صحة الوقوف، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

🗀 غنية الناسک: (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات، فصل: فى ركن الوقوف، وقدر الواجب فيه، وسننه ومستحاباته، ط: إدارة القرآن.

(۲) فيقف راكبا وهو الأفضل، وإلّا فقائمًا وإلّا فقاعدًا بقرب الإمام وبقرب جبل الرحمة أفضل عند الصخرات السود، مستقبل القبلة خلف الإمام وإلّا فعن يمينه أو بحذائه أو شماله، رافعًا يديه بسطًا مكبّرًا مهلّلا ملبيًا حامدًا مصليًا على النبىّ ﷺ داعيًا مستغفرًا له ولوالديه وأقاربه وأحبائه ولجميع المؤمنين والمؤمنات ويجتهد فى الدعاء ويقوى الرجاء. ولايفرط فى الجهر بصوته، ويكرّر الدعاء ثلاثًا، يستفتحه بالتحميد والتمجيد والتسبيح، والصلاة، ويختمه بها و بآمين. فيقف هٰكذا إلى غروب الشمس ويلبّى ساعة فساعة فى أثناء الدعاء، ويعلّمهم المناسک، وليجتهد فى أن يقطر من عينيه قطرات فإنّه دليل الإجابة. (مناسک الملا على القارى: (ص: ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۵، ۲۸۷) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: فى صفة الوقوف، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک: (ص: ۱۵۴) باب مناسک عرفات، فصل فى صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن.

🗀 عالمگيرى: (۱/۲۲۹) كتاب المناسک، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

☆عرفات کی تسبیحات اور دعائیں:

①۔لَا اِلٰـهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَه‘ لاَ شَرِيْکَ لَه‘ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَيْیءٍ قَدِيْرٌ، ۱۰۰مرتبہ۔

②۔درود ابراہیمی، ۱۰۰مرتبہ۔

③۔کلمہ سوم: سَبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، ۱۰۰مرتبہ۔

④۔استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّأَتُوْبُ إِلَيْهِ، ۱۰۰مرتبہ پڑھے۔

⑤۔لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، ۱۰۰مرتبہ پڑھے۔

⑥۔سورۂ اخلاص، ۱۰۰مرتبہ پڑھے۔(۱)

---

(۱) وأخرج البيهقی فی الشعب عن جابر بن عبد اللّٰه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: ما من مسلم يقف عشية عرفة بالموقف فيستقبل القبلة بوجهه ثم يقول: "لاإلٰه إلّا اللّٰه وحده لاشريک له، له الملک وله الحمد وهو علی کلّ شيئ قدير" مئة مرة ، ثم يقرأ: "قل هو اللّٰه أحد" مئة مرّة، ثم يقول: "اللّٰه صلّ علی محمّد وعلی اٰل محمّد كما صلّيت علی إبراهيم وعلی اٰل إبراهيم إنّک حميد مجيد، وعلينا معهم" مئة مرة، إلّا قال اللّٰه تعالیٰ: يا ملائكتی! ما جزاء عبدی هٰذا، سبّحنی و هللنی وكبّربی وعظمنی وعرفنی وأثنٰی علیّ وصلّی علی نبيّی، أشهدوا يا ملائكتی! أنّی قد غفرت له وشفعته فی نفسہٖ ولو سألنی عبد لشفعته فی أهل الموقف ، انتهٰی.

ولعل بعض العلماء أخذوا من هٰذا الحديث أنّه يقال فی الموقف : " سبحان اللّٰه " مئة مرّة ، " والحمد للّٰه " مئة مرّة ، و " اللّٰه أكبر " ، مئة ، " ولاحول ولا قوّة إلّا باللّٰه " مئة مرة ، و "الاستغفار " مئة ...... (إرشاد الساری : (ص: ۲۸۴ ، ۲۸۵) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی صفة الوقوف ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک: (ص: ۱۵۵) باب مناسک عرفات، فصل: فی صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن.

☆عرفات سے مزدلفہ کو روانگی:

☆ جیسے ہی سورج غروب ہوجائے تو عرفات سے مزدلفہ روانہ ہوجائیں، اور مزدلفہ منی سے مشرق کی طرف حدود حرم کے اندر مِنٰی سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے، عرفات کے وقوف سے فارغ ہوکر دسویں ذی الحجہ کی رات میں مزدلفہ پہنچنا ہے، اور مغرب اور عشاء کی دونوں نمازوں کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ عشاء کے وقت میں جمع کرکے پڑھنا ہے اور سنت وتر بعد میں پڑھنے ہیں، مزدلفہ کے راستہ میں اللہ کا ذکر اور تلبیہ پڑھتے ہوئے چلیں، اس روز حجاج کرام کے لئے مغرب کی نماز عرفات میں یا راستہ میں پڑھنا جائز نہیں ہے، مغرب کی نماز کو مؤخر کرکے مزدلفہ میں عشاء کے ساتھ پڑھنا واجب ہے، اور مغرب کی فرض نماز کے فوراً بعد عشاء کی فرض نماز پڑھیں، مغرب کی سنتیں اور عشاء کی سنت اور وتر سب بعد میں پڑھیں۔(۱)

☆ یہ رات مزدلفہ میں گزارنی ہے، مزدلفہ میں ساری رات جاگنا افضل ہے

---

(۱) إذا غربت الشمس أفاض الإمام والنّاس معه...... من عرفات إلى آخر المزدلفة فرسخ ومنه إلى آخر مكّة فرسخ، والفرسخ ثلاثة أميال ويستحب أن يكون فى مسيره ملبيًا مكبرًا مهللا مستغفرًا داعيًا مصليًا على النبيّ ﷺ ذاكرًا باكيًا حتى يأتى مزدلفة ولايصلى المغرب ولا العشاء بعرفات ولا فى الطريق ولايعرج على شيئ حتى يدخل مزدلفة وينزل بها...... ويستحب التعجيل فى هٰذا الجمع، فيصليهما قبل حط رحله، بل ينيخ جماله ويعقلها حتى يصلى فإذا دخل وقت العشاء أذن المؤذن، ويقيم فيصلى بهم المغرب فى أول وقت العشاء، ثم يتبعها العشاء بجماعة ولايعيد الأذان ولا الإقامة للعشاء، بل يكتفى بأذان واحد إجماعًا وإقامة واحدةٍ عندنا...... ولايتطوّع بينهما، ويصلى سنة المغرب والعشاء والوتر بعدهما. (غنية الناسك: (ص: ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳) باب مناسك عرفات، فصل: فى الإفاضة من عرفات، وباب أحكام المزدلفة، فصل: فى الجمع بين العشائين بمزدلفة، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى: (ص: ۳۰۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: فى الإفاضة من عرفة، و: (ص: ۳۰۲، ۳۰۳) باب أحكام المزدلفة، فصل فى الجمع بين الصلاتين بها، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☐ الدر مع الرد: (۵۰۸/۲، ۵۰۹، ۵۱۰) كتاب الحج، مطلب فى إجابة الدعاء، قبيل: مطلب فى الوقوف بمزدلفة، ط: سعيد.

لیکن لیٹنا یا سونا منع نہیں ہے۔(۱)

☆ مزدلفہ میں عشاء کی نماز سے فارغ ہوکر صبح صادق تک ٹھہرنا سنت موکدہ ہے اس رات میں جاگنا اور عبادت میں مشغول رہنا مستحب ہے، یہ رات بعض کے نزدیک شب قدر سے بھی افضل ہے، اس رات کی عظمت اور قدر و قیمت کو یاد رکھیں۔(۲)

☆ یہاں اللہ کی تسبیح وتقدیس اور حمد وشکر ادا کریں، دعا، توبہ اور استغفار میں مشغول رہیں، آخری حصے میں تہجد پڑھ کر فجر تک ذکر وفکر، درود شریف، اَللّٰـهُ أَكْبَرُ، لَاإِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّىْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّأَتُوْبُ إِلَيْهِ، اور تلبیہ پڑھیں اور ذکر اور دعا میں مشغول رہیں، اور دعا میں اس طرح ہاتھ اٹھائیں جیسے عام دعا کے وقت اٹھاتے ہیں۔(۳)

(۱،۲،۳) وإذا فرغ من العشاء يبيت بمزدلفة والبيتوتة بها إلى الفجر سنة مؤكدة عندنا...... وينبغي أن يحيى هٰذه الليلة بالصلاة والتلبية والدعاء والتضرع ويشتغل بالدعاء وغيره بمثل ما اشتغل به بعرفة إن تيسر؛ لأنّها ليلة العيد، وقد جمعت شرف الزمان والمكان وجلالة أهل الجمع وهم وفد اللّٰه تعالىٰ وخير عباده ومن لايشقى به جليسهم. (غنية الناسک: (ص: ۱۶۵) باب أحكام المزدلفة، فصل فى البيتوتة بمزدلفة، ط: إدارة القرآن)

▭ فإنّها أشرف من ليلة القدر كما أفتىٰ به صاحب النهر وغيره، جزم شارح البخارى سيما القسطلانى بأن عشر ذى الحجة أفضل من عشر الأخير من رمضان. تأييد لما قبله من حيث إن الأكثر على أنّ ليلة القدر فى العشر الأخير من رمضان، فإذا كان عشر ذى الحجة أفضل منه لزم تفضيله على ليلة القدر، وليلة العيد أفضل ليالى العشر فتكون أفضل من ليلة القدر ...... وأخذ به بعضهم، لكن الجمهور على خلافه ...... (شامى: (۲/۵۱۰، ۵۱۱) كتاب الحج، مطلب فى المفاضلة بين ليلة العيد و ليلة الجمعة و عشر ذى الحجة و عشر رمضان، ط: سعيد)

▭ إرشاد السارى: (ص: ۳۰۹) باب أحكام المزدلفة، فصل: فى البيتوتة بمزدلفة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ عالمگيرى: (۱/۲۳۰) كتاب المناسک، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

▭ (فيرفعهما كالدعاء) والرفع فيه، وفى الاستسقاء مستحب (فيبسط يديه) حذاء صدره (نحو السماء)؛ لأنّها قبلة الدعاء ...... (الدر مع الرد: (۱/۵۰۷) كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل: وإذا أراد الشروف فى الصلاة، ط: سعيد)

☆ وقوف مزدلفہ واجب ہے اس کا وقت صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے سے کچھ پہلے تک ہے، اگر کوئی شخص طلوع فجر کے بعد تھوڑی دیر ٹھہر کر منیٰ کو چلا جائے طلوع آفتاب کا انتظار نہ کرے تو بھی واجب وقوف ادا ہو جائے گا، اور واجب کی ادائیگی کے لئے اتنا بھی کافی ہے کہ فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھ لے، مگر سنت یہی ہے کہ سورج نکلنے تک ٹھہرے۔(۱)

☆ وقوف مزدلفہ:

صبح صادق ہو جانے کے بعد اول وقت میں فجر کی نماز پڑھیں، پھر وقوف کریں یعنی کھڑے ہو کر **سبحان الله** اور **لاالہ الااللہ** پڑھیں اور دعا کریں جب سورج نکلنے میں تقریباً پانچ منٹ باقی رہ جائیں تو مزدلفہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہو جائیں، اس کے بعد تاخیر کرنا سنت کے خلاف ہے۔(۲)

---

(۱) الوقوف بها أى بعد طلوع الفجر واجب وشرائط صحته شرائط جمع الصلاة،...... وقدر الواجب منه ساعة ولو لطيفة أى قليلة ولو لحظة أو لمحة، و قدر السنة امتداد الوقوف أى من مبداء الصبح إلى الإسفار جدًا أى إلى الإضاء ة بطريق المبالغة بحيث تكاد الشمس تطلع. (إرشاد السارى: (ص: ۴۱۰) باب أحكام المزدلفة، فصل فى الوقوف بها، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسك : (ص: ۱۶۵ ، ۱۶۶) باب أحكام المزدلفة ، فصل فى البيتوتة بمزدلفة ، فصل فى صفة الوقوف بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن.

🗀 شامى : (۲/ ۵۱۱) كتاب الحج ، مطلب : فى الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد .

(۲) فإذا انشق الفجر يستحب أن يصلى الفجر بغلس مع الإمام ، فإذا صلى فردًا جاز، فإذا فرغ منها فالمستحب أن يأتى الإمام والنّاس المشعر الحرام، وهو جبل قزح الّذى عليه بناء اليوم ويقف مستقبل القبلة والنّاس وراء ه، والأفضل أن يقف على جبل قزح إن أمكنه وإلا فتحته أو بقربه. ويستحب أن يدعوَ ويكبر ويهلل، ويحمد اللّٰه تعالىٰ ويثنى عليه ويصلى على النبىّ ﷺ ويكثر التلبية ويرفع يديه للدعاء بسطا، يستقبل بهما وجهه ويذكر اللّٰه كثيرًا ويسأل اللّٰه حوائجه ولايزال كذٰلك إلى أن يسفر جدًا، وهو أن يبقى من طلوع الشمس قدر ركعتين أن نحوه فيدفع، والأفضل أن يكون وقوفه بعد الصلاة. فإذا فرغ من الوقوف وأسفر جدًا فالسنة أن يفيض مع الإمام، قبل طلوع الشمس، فإن تقدم على الإمام أو تأخّر عنه جاز ولاشيئ عليه، وكذا لو دفع بعد طلوع الشمس لايلزمه شيئ ويكون مسيئًا (لتركه السنة). =

☆ مزدلفہ میں کنکریاں اٹھانا مستحب ہے، اس لئے مزدلفہ سے روانگی سے پہلے ستر کنکریاں بڑے چنے یا مٹر کے دانوں کے برابر یا کھجور کی گٹھلی کے برابر مزدلفہ سے اٹھا کر ساتھ لے لیں، اگر مزدلفہ سے کنکریاں اٹھانے کا موقعہ نہ ملے تو راستہ سے یا کسی اور جگہ سے بھی اٹھانا درست ہے لیکن جمرات کے پاس سے نہ اٹھائیں، حدود حرم میں جہاں سے چاہیں اٹھا سکتے ہیں، البتہ مزدلفہ میں جس طرح آسانی سے مل جاتی ہیں کسی دوسری جگہ اس طرح آسانی سے نہیں ملتیں، اس لئے مزدلفہ ہی سے اٹھانے کی کوشش کریں تا کہ بعد میں پریشانی نہ ہو۔(۱)

حج کب فرض ہوا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے حج فرض ہوا، اس سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام اوران کے بعد کے انبیاء کرام علیہم السلام ''بیت اللہ'' حاضر

= (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری: (ص: ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳) باب أحكام المزدلفة، فصل: فی آداب الوقوف بمزدلفة، وفصل: فی آداب التوجه إلی منٰی، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک: (ص: ۱۶۵) باب أحكام المزدلفة، فصل: فی صفة الوقوف بمزدلفة، و: (ص: ۱۶۷) فصل فی إفاضه من المشعر الحرام و رفع الحصی من المزدلفة وقدر الحصٰی، ط: إدارة القرآن.

🗁 عالمگیری: (۱/۲۳۰، ۲۳۱) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

(۱) ويستحب أن يرفع من المزدلفة أو من قارعة الطريق سبع حصيات كحصى الخذف، أو أكبر منها قليلًا، والمختار قدر الباقلاة ويكره أكبر منها كالصخرة العظيمة، ومايقرب منها...... وإن رفع من المزدلفة سبعين حصاة، أو من قارعة الطريق، فهو جائز؛ لأنّه يجوز أخذها من أی موضع شاء إلا من عند الجمرة، والمسجد ومكان نجس، فإن فعل جاز وكره تنزيهًا،...... و إنّما كره أخذها من عند الجمرة؛ لأنّها مردودة لحديث: رواه الدار قطنی، والحاكم وصححه عن أبی سعيد الخدری رضی الله عنه: من قبلت حجته رفعت جمرته فيتشاء م بها. (غنية الناسک: (ص: ۱۶۸، ۱۶۹) باب أحكام المزدلفة، فصل: فی إفاضة من مشعر الحرام ورفع الحصی من المزدلفة وقدر الحصٰی، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد الساری: (ص: ۳۱۳، ۳۱۴) باب أحكام المزدلفة، فصل فی رفع الحصی، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

🗁 شامی: (۲/۵۱۵) كتاب الحج، مطلب فی رمی جمرة العقبة، ط: سعيد.

ہوتے اور طواف کرتے تھے، رہی یہ بات کہ یہ طواف فرض تھا یا نفل اس کی کہیں وضاحت نہیں ہے۔(۱)

حج کرنے کی شرط پر زکوٰۃ دینا

مستحق زکوٰۃ آدمی کو حج کرنے کے لئے زکوٰۃ دینا جائز ہے، البتہ زکوٰۃ دیتے وقت حج کرنے کی شرط رکھنا درست نہیں، یہ زکوٰۃ لینے والے کی مرضی ہے کہ وہ اس سے حج کرے یا اپنی دوسری ضروریات اس سے پوری کرے۔(۲)

حج کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالی کے مہمان ہیں اگر وہ اللہ تعالی سے کوئی دعا مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتے ہیں، اور اگر خطائیں

---

(۱) ﴿وأذّن فی النّاس بالحج یأتوک رجالاً وعلی کلّ ضامرٍ یأتین من کلّ فجٍّ عمیق﴾ (سورة الحج، رقم الآیة: ۲۷)

روی معتمر عن لیث عن مجاهد فی قوله تعالیٰ: ﴿وأذن فی النّاس بالحج﴾ قال ابراهیم علیه السلام: وکیف أؤذّنهم؟ قال: تقول: یأیّها النّاس أجیبوا، یأیّها النّاس أجیبوا! قال: فقال: یٰأیّها النّاس أجیبوا! فصارت التلبیه: لبّیک اللّٰهم لبّیک ...... وهٰذه الآیة تدلّ علی أنّ فرض الحج کان فی ذٰلک الوقت؛ لأنّ اللّٰه تعالیٰ أمر إبراهیم بدعاء النّاس إلی الحج وأمره کان علی الوجوب ...... (أحکام القرآن للجصاص: (۳/۳۴۲) سورة الحج، باب بیع أراضی مکّة وإجارة بیوتها، قبیل: باب الحج ماشیًا، رقم الآیة: ۲۷، ط: قدیمی کتب خانه)

إرشاد الساری: (ص: ۲۰، ۲۱) مقدّمة: هل فرضیة الحج خصوصیة للأمة المحمدیة، ط: المکتنة الإمدادیة مکّة المکرّمة.

بدائع الصنائع: (۲/۱۱۸) کتاب الحج، ط: سعید.

(۲) فهی تملیک المال من فقیر مسلم غیر هاشمی ولامولاه بشرط قطع المنفعة عن المملک من کلّ وجه للّٰه تعالیٰ، هٰذا فی الشرع، کذا فی التبیین. (الهندیة: (۱/۱۷۰) کتاب الزکاة، الباب الأوّل فی تفسیرها و صفتها و شرائطها، ط: رشیدیه)

الدر مع الرد: (۲/۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸) کتاب الزکاة، ط: سعید.

البحر الرائق: (۲/۲۰۱) کتاب الزکاة، ط: سعید.

معاف کرواتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی خطاؤں کو معاف کرتے ہیں۔(۱)

حج کریں گے مختلف نیتوں کے ساتھ

حدیث شریف میں ہے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ مالدار صرف سیر وسیاحت اور تفریح کے لئے حج کریں گے، متوسط طبقہ کے لوگ تجارت کے لئے، فقراء سوال کرنے کے لئے اور قراء اور علماء نام ونمود کے لئے حج کریں گے۔(۲)

حج کس سن میں فرض ہوا

حج کی فرضیت کی تاریخ میں اختلاف ہے، بعض نے ۶ھ، بعضوں نے ۷ھ اور بعض نے ۸ھ کا قول نقل کیا ہے، لیکن جمہور علماء ۶ھ کا قول اختیار کرتے ہیں اور علامہ شامی رحمہ اللہ نے ۹ھ کے قول کو صحیح قرار دیا ہے۔(۳)

---

(۱) عن أبی هريرة عن النّبیّ ﷺ أنّه قال: الحاج والعمّار وفد اللّٰه، إن دعوه أجابهم، وإن استغفروه غفرلهم، رواه ابن ماجه. (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۲۲، ۲۲۳) كتاب المناسک، الفصل الثالث، ط: قديمى)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۳۹) باب شرائط الحج ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

(۲) ويروى عن النّبیّ ﷺ أنّه قال: "يأتى على النّاس زمان يحج اغنياء أمتى للنزهة، وأوساطهم للتجارة، وقرّائهم للرياء، والسمعة، وفقرائهم للمسألة. (البحر العميق: (۱/۲۹۰) الباب الثانى فى الرقائق المتعلقة بالحج وأسراره، الفصل الأوّل فى العزم على الحج، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

(۳) فرض سنة تسع وإنّما أخّره عليه الصلاة والسلام لعشر لعذر مع علمه ببقاء حياته ليكمّل التبليغ...... وفى الشامية: أنّ الصحيح أنّ الحج فرض فى أواخر السنة تسع، وإن آية فرضه هى قوله تعالىٰ: ﴿ولله على النّاس حج البيت﴾ وهى نزلت عام الوفود أواخر سنة تسع، وأنّه ﷺ لم يؤخر الحج بعد فرضه عامدًا واحدًا، وهٰذا هو اللائق بهديه و حاله ﷺ، وليس بيد من ادعىٰ تقدم فرض الحج سنة ست أو سبع أو ثمان أو تسع دليل واحد، وغاية ما احتج به من قال سنة ست أن فيها نزل قوله تعالىٰ: ﴿وأتمّوا الحج والعمرة لله﴾ وهٰذا ليس فيه ابتداء فرض الحج وإنّما فيه الأمر باتمامه إذا شرع فيه فأين هو من وجوب ابتدائه. (الدر مع الرد: (۲/۴۵۵) كتاب الحج، ط: سعيد)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۲۲) مقدّمة : هل فرضية الحج خصوصية للأمة المحمدية ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

حج کس کا قبول ہے؟

حج کس کا قبول ہوتا ہے کس کا نہیں؟ یہ فیصلہ تو قبول کرنے والی ذات اللہ تعالی ہی کر سکتے ہیں، یہ کام بندہ کا نہیں ہے، نہ کوئی بندہ اس بارے میں کچھ کہنے کا مجاز ہے البتہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جس نے شرائط کی پابندی کے ساتھ حج کے ارکان صحیح طور پر ادا کیئے اس کا حج قبول ہو گیا، اور جس نے شرائط کی پابندی کیساتھ حج نہیں کیا اس کا حج قبول نہیں ہو گا۔(۱)

حج کی اوّلین دعوت اور اعلان

حضرت ابن عبّاس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے اللہ تعالی سے عرض کیا:

اے پروردگار! میں تیرے گھر کی تعمیر سے فارغ ہو گیا، حق تعالیٰ کا ارشاد ہوا:

''اب لوگوں میں حج کا اعلان کردو''۔

ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا:

''اے پروردگار میری آواز لوگوں تک کیسے اور کون پہنچائے گا؟

---

(۱) واختلف فی الحج المبرور فقال النووی رحمه اللّٰه : الأصحّ أنّ المبرور وهو الّذی لایخالطه إثم و قیل: هو المقبول، وقیل: هو الّذی لامعصیة بعده، وقال الحسن البصری: هو أن یرجع زاهدًا فی الدنیا راغبًا فی العقبیٰ . (إرشاد الساری : (ص: ۷۵۴) باب زیارة المرسلین ﷺ، فصل فی آداب الرجوع من سفر الحج ، ط: الإمدادیة مكّة المكرّمة)

🗁 والمبرور الّذی لایخالطه إثم، مأخوذ من البر وهو الطاعة، وقیل: المتقبل، واستشكله النووی من حیث إنّه إطلاع علی القبول، وأجاب عنه بأنّه قد قیل من علامات القبول أن یزداد بعده خیرًا ولایعود المعاصی بعد رجوعه، وقیل: المبرور: الّذی لاریاء فیه ولاسمعة، ولا رفث ولا فسوق، وقیل: الّذی لامعصیة بعده. (البحر العمیق: (۱/۵۷، ۵۸) الباب الأوّل: فی الفضائل، فصل: فی فضل الحج والعمرة و ذم تارک الحج)

🗁 مرقاة المفاتیح : (۵/۲۶۵) كتاب المناسک ، الفصل الأوّل ، ط: الإمدادیة ملتان .

اللہ تعالی نے فرمایا:

''تم اعلان کرو اور (تمہاری آواز کا لوگوں تک) پہنچانا میرا کام ہے۔

ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا:

اے پروردگا میں کیا کہوں؟

اس پر اللہ تعالی کا ارشاد ہوا:

تم یہ کہو: اے لوگو! تم پر بیت العتیق یعنی اللہ تعالی کے اس قدیم گھر کی طرف حج فرض کیا گیا ہے اس لئے تم اپنے پروردگار کے حکم پر آؤ۔

اب ابراہیم علیہ السلام مقام ابراہیم یعنی اس پتھر پر کھڑے ہوگئے (جو کعبہ کی تعمیر کے لئے ان کے واسطے جنت سے بھیجا گیا تھا) پھر یہ پتھر اوپر اٹھنا شروع ہوا یہاں تک کہ اونچے سے اونچے پہاڑ سے زیادہ بلند ہوگیا، ابراہیم علیہ السلام نے اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈالیں اور چہرے کو دائیں بائیں گھماتے ہوئے تین بار اعلان کیا۔

چنانچہ ابراہیم علیہ السلام کے لئے زمین کے میدان اور پہاڑ، دریا اور خشکی کو سمیٹ دیا گیا یہاں تک کہ انسانوں اور جنات سب نے اس آواز کو سنا اور انہوں نے جواب میں کہا:

''لبّیک اللّٰهم لبّیک''، یعنی حاضر ہیں اے رب ہم حاضر ہیں۔

چنانچہ آج تک حج کرنے والے احرام باندھ کر یہی کلمے دہراتے ہیں:

لبّیک اللّٰهم لبّیک لبّیک لا شریک لک لبّیک إنّ الحمد والنعمة لک والملک لاشریک لک. (۱)

---

(۱) وعن ابن عبّاس رضی اللّٰه عنهما: لمّا فرغ ابراهیم علیه السلام من بناء البیت، قال: یا رب قد فرغت، قال: أذن فی النّاس بالحج، قال: أی رب ومن یبلغ صوتی؟ قال اللّٰه جلّ ثناؤه: أذن وعلی الإبلاغ، قال: أی رب کیف أقول: قال: قل: یأیّها النّاس کتب علیکم الحج إلی البیت العتیق فأجیبوا ربّکم عزّو جلّ، فوقف علی المقام وارتفع به حتّٰی کان أطول الجبال، فنادی وأدخل اصبعیه فی أذنیه، وأقبل بوجهه شرقًا و غربًا ینادی بذٰلک ثلاث مرّات: أی وزویت الأرض له یومئذٍ سهلها =

حج کی تعلیم ابراہیم علیہ السلام کو

''ابراہیم علیہ السلام کو تعلیم حج'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۸۲)

حج کی تین اقسام میں سے کونسا حج افضل ہے؟

''احرام باندھنے والے کو اختیار ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۱۰۶)

حج کی روانگی سے پہلے

حج کی روانگی سے پہلے تیاری کے متعلق مشورے:

① ۔روانگی سے پہلے پاسپورٹ اور ٹکٹ حاصل کرلے۔

② ۔احرام کے کپڑے کے دو جوڑے ساتھ رکھے۔

③ ۔حج کی کتاب ساتھ لے لے۔

④ ۔وظیفہ اور دعا کی کتابیں۔

⑤ ۔سردی کا موسم ہو تو گرم چادر۔

⑥ ۔عورتیں اپنے پردے کے لئے ایسا ہیٹ خرید لیں جس کے اوپر سے نقاب ڈالنے سے کپڑہ چہرے پر نہ لگے۔ پاکستان میں اس قسم کا ہیٹ حاجی کیمپ اور برقعہ کی دکانوں میں تیار مل جاتا ہے۔

⑦ ۔احرام باندھنے کے لئے مرد حضرات پٹی، بیلٹ، یا چمڑے کا پرس لے لیں، تاکہ بقدر ضرورت روپیہ وغیرہ رکھنے میں آسانی رہے۔

⑧ ۔چار پانچ جوڑے کپڑے ساتھ لے لیں۔

⑨ ۔جوتوں کے لئے تھیلے ضرور ساتھ لیں تاکہ جوتے تھیلے میں رکھ کر اپنے

= وجبلها وبرّها والسها وجنها حتٰی اسمعهم جميعًا فقالوا؟ لبّيک اللّٰهم لبّيک، وبدأ بشق اليمن، وحينئذٍ يكون أوّل من أجاب أهل اليمن، وسيأتي التصريح بذٰلک فی بعض الروايات. (السيرة الحلبية: (۱/ ۲۱۳) باب بنيان قريش الكعبة شرفها اللّٰه تعالیٰ، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

ہی ساتھ رکھیں ورنہ گم ہونا یقینی ہے، اور جوتے کا تھیلا حاجی کیمپ میں تیار ملتا ہے۔

⑩۔کھانے پینے کا سارا سامان وہاں ہر جگہ آسانی سے مل جاتا ہے اس لئے اپنے ملک سے کچھ بھی لے جانے کی ضرورت نہیں۔

⑪۔ جائے نماز اور چٹائی وہاں تقریباً ہر جگہ ملتی ہے اس لئے یہ چیزیں بھی یہاں سے لے جانے کی ضرورت نہیں۔

⑫۔سامان کا بیگ وغیرہ مضبوط ہونا ضروری ہے ورنہ جہاز وغیرہ میں بے دردی سے اتارنے چڑھانے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے دوران ٹوٹ جاتا ہے اور اس وقت کوئی متبادل انتظام نہیں ہوتا۔

⑬۔اپنے بیگ اور سامانوں پر موٹے حروف سے اپنا نام، پتہ، موبائل نمبر اور پاسپورٹ نمبر لکھ دیں، اور اگر حج گروپ سے جا رہے ہیں تو اس کا نام بھی لکھ دیں تاکہ گم ہو جانے کی صورت میں ملنا آسان ہو۔

⑭۔سفر کے دوران روپیہ پیسہ کی حفاظت کا خاص خیال رکھیں۔

⑮۔مرد حضرات ہوائی چپل خرید لیں تاکہ احرام کے دوران کوئی پریشانی نہ ہو۔

⑯۔حج کے سفر سے پہلے حج کے مسائل کو اچھی طرح جاننا ضروری ہے بلکہ کسی ماہر عالم کے پاس جا کر احرام، طواف، سعی اور رمی وغیرہ کے طریقہ کی عملی طور پر مشق بھی کر لینی چاہیے تاکہ وہاں جا کر عملی میدان میں پریشانی نہ ہو۔

⑰۔سفر میں ذوق وشوق کے ساتھ حج کی سعادت پر اللہ تعالی کا تہ دل سے شکر گزار رہنا بھی ضروری ہے، کیونکہ یہ سعادت ہر ایک کو میسر نہیں آتی۔

⑱۔خاص طور پر حج کے سفر میں آنکھ، کان، زبان اور تمام اعضاء وجوارح کو گناہوں سے بچانے کا بھرپور اہتمام کرنا چاہیے، اور مکمل یکسوئی اور کامل خشوع اور تواضع کے ساتھ ریاکاری سے بچتے ہوئے سفر کا آغاز کرنا چاہیے، اور سفر کے دوران

فضول باتوں سے بچنا چاہیے، اور ذکر واذکار میں زیادہ سے زیادہ وقت گزارنا چاہیے، اور حج کے احرام میں دس تاریخ کی رمی تک کثرت سے تلبیہ پڑھنا چاہیے، پھر ایسا موقع قسمت سے ملے گا، ضائع نہیں کرنا چاہیے۔(۱)

حج کی سنتیں

❶۔طواف قدوم۔

❷۔طواف قدوم یا طواف فرض میں رمل کرنا (اکڑ کر چلنا)۔

❸۔صفا مروہ کی سعی میں دونوں سبز نشانوں کے درمیان جلدی چلنا۔

❹۔قربانی کی راتوں میں سے ایک رات منی میں قیام کرنا۔

❺۔سورج نکلنے کے بعد منی سے عرفات جانا۔

❻۔سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے منی آجانا۔

❼۔مزدلفہ میں رات گزارنا۔

❽۔گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کو ترتیب سے سات سات

---

(۱) وإذا عزم على الحج ينبغي له البداية بالتوبة بشرطها من رد المظالم إلى أهلها عند الإمكان...... وتجريد السفر من التجارة أحسن، ولو اتجر لاينقص ثوابه، وأمّا عن الرياء والسمعة والفخر ظاهرًا أوباطنًا ففرض...... ولايليق بالحاج غير التواضع في جميع هيئاته وأحواله في جميع سفره...... ويحافظ على الطهارة والنوم عليها وعلى صون لسانه من الكلام المباح والمكروه تنزيها، وإلا فهو واجب...... ويكثر ذكر اللّٰه تعالىٰ، وليكثر من الدعاء في جميع سفره لنفسه ولوالديه ولولاة المسلمين ولعامتهم...... ويجتنب الغضب...... ويجتنب المخاصمة والمخاشنة ومزاحمة النّاس في الطريق. (غنية الناسك: (ص: ۳۴ إلى ۳۹) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن)

🗁 ويستحب إكثارها...... قائمًا و قاعدًا...... راكبًا و نازلًا واقفًا و سائرًا طاهرًا، ومحدثًا، ويلبي...... في مسجد مكّة...... ومنىٰ...... لا في الطواف أي لايلبّي حال طوافه مطلقًا لأنّ اشتغاله حينئذٍ بالأدعية المأثورة أفضل، إذا أريد به طواف القدوم أو طواف الفرض على فرض تقديمه على الرمي، وإلّا فلاتلبية في طواف العمرة وفي طواف الفرض بعد الرمي. (إرشاد الساري: (ص: ۱۴۵، ۱۴۷) باب الإحرام، فصل: وشرط التلبية أن تكون باللسان، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

کنکریاں مارنا۔(۱)

☆سنتوں کا حکم یہ ہے کہ ان کو قصداً چھوڑنا برا ہے، اور کرنے سے ثواب ملتا ہے اور ان کے ترک یعنی چھوڑنے سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوتا لیکن آخرت میں سنت موکدہ کو ترک کرنے پر سخت سرزنش اور ڈانٹ بھی ہوگی۔(۲)

حج کی فرضیت کا وقت

☆اگر کوئی شخص حج کے مہینوں میں مالدار ہوا، اور حج کرنے کی استطاعت ہوگئی، تو حج فرض ہو جائے گا اگر اس وقت نہیں کرے گا تو بعد میں کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) طواف القدوم للآفاقی المفرد بالحج والقارن، والابتداء من الحجر الأسود وخطبة الإمام فی ثلاثة مواضع، والخروج من مكّة إلى منٰى يوم التروية، والبيتوتة بمنٰى ليلة عرفة، والرفع منه إلى عرفة بعد طلوع الشمس، والغسل بعرفة والبيتوتة بمزدلفة والدفع منها إلى منٰى قبل طلوع الشمس والبيتوتة بمنٰى ليالی أيّامه والنزول بالأبطح. (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری: (ص: ۱۰۳، ۱۰۴) باب فرائض الحج و وجباته وسننه ومستحباته ومكروهاته، فصل: فی سنن الحج، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ أمّا سننه: فطواف القدوم والرمل فيه أو فی الطواف الفرض والسعی بين الميلين الأخضرين، والبيتوتة بمنی فی ليالی أيّام النحر، والدفع من منٰى إلى عرفة بعد طلوع الشمس، ومن مزدلفة إلى منٰى قبلها، كذا فی فتح القدير، والبيتوتة بمزدلفة سنة، والترتيب بين الجمار الثلاث سنة. (الهندية: (۱/ ۲۱۹) كتاب المناسک، الباب الأوّل، ط: رشيديه)

☜ غنية الناسک : (ص: ۴۷) باب فرائض الحج ، و واجباته وسننه و مستحباته ، ومكروهاته، وأمّا سننه ، ط: إدارة القرآن .

(۲) وحكمها الإساءة يتركها وعدم لزوم الجزاء . (غنية الناسک : (ص: ۴۷) باب فرائض الحج و واجباته وسننه ومستحابته ومكروهاته ، فصل : وأمّا سننه ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج ، وواجباته ، وسننه ومستحباته ، ومكروهاته ، فصل :فی سنن الحج ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

☜ وحكمها مايؤجر على فعله ولايلام على تركه . (شامی : (۱/ ۱۰۴) كتاب الطهارة ، مطلب فی السنة وتعريفها ، ط: سعيد)

(۳) الحج واجب على الأحرار الأصحّاء إذا قدروا على الزاد والراحلة فاضلًا عن المسكن ومالابد منه وعن نفقة عياله إلى حين عوده...... (الهداية مع فتح القدير: (۲/ ۳۱۷، ۳۲۱، ۳۲۲) كتاب الحج، ط: رشيديه) =

موجودہ دور میں سعودی عرب کے لوگوں کے علاوہ دوسرے ممالک کے لوگوں کیلئے اپنی مرضی سے حج میں جانے کی اجازت نہیں ہوتی، بلکہ ہر ملک میں حج کے لئے جانے کے قوانین الگ الگ ہیں، مثلاً پاکستان میں حج کے مہینے شروع ہونے سے کافی مہینے پہلے حکومت کی طرف سے بینک میں پیسے جمع کرانے کا اعلان کیا جاتا ہے، اگر اعلان کے مطابق متعینہ مدت میں پیسے جمع کر دیتے ہیں تو اس سال حج کیلئے جانے کی اجازت ہوتی ہے ورنہ بعد میں مشکل سے اجازت ملتی ہے اس صورت میں اگر اعلان کے مطابق متعینہ مدت میں کسی آدمی کے پاس حج پر جانے کے لئے پیسے ہوں گے تو حج فرض ہوگا، اگر اس سال کر لیا تو بہتر ورنہ بعد میں ادا کرنا فرض ہوگا، اور اگر اصل مدت کے بعد کسی کے پاس حج کے لئے پیسے ہوں گے تو اس پر اس سال حج فرض نہیں ہوگا، البتہ اگر اگلے سال اعلان کے وقت اتنے پیسے ہوں گے تو اس وقت حج فرض ہوگا۔(۱)

☆استطاعت کے بعد حج فوری طور پر فرض ہوجاتا ہے، لہذا بلا عذر تاخیر

= ▭ عالمگیری: (۱/۲۱۷) کتاب المناسک، الباب الأوّل: فی تفسیر الحج......، ط: رشیدیه.

▭ إرشاد الساری : (ص: ۵۹ ، ۶۰) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

(۱) السابع: الوقت، أی وجود القدرة فیه، وهو أشهر الحج، أو وقت خروج أهل بلدهٖ، إن کانوا یخرجون قبلها، فلایجب إلا علی القادر فیها، أو فی وقت خروج أهل بلدهٖ، فإن ملک المال قبل الوقت فله صرفه حیث شاء...... وإن ملکه فی الوقت فلیس له صرفه إلی غیر الحج علی القول بالفور. (غنیة الناسک: (ص: ۲۲) باب شرائط الحج، فصل أمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۶۷) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، السابع : الوقت ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

▭ شامی: (۲/ ۴۵۸، ۴۶۵) کتاب الحج، قبیل: مطلب فی فروض الحج ووجباته، ط: سعید.

کرنے کی صورت میں گنہگار رہوگا۔(۱)

حج کی قربانی بے ہوشی کی وجہ سے نہ کرسکا

''بے ہوشی کی وجہ سے حج کی قربانی نہ کرسکا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۲۳۴)

حج کی قربانی کے احکام

☆حج کی قربانی کے جانوروں کے احکام عیدالاضحیٰ کی قربانی کے جانوروں کے مانند ہیں دونوں میں کوئی فرق نہیں، جن جانوروں کی قربانی عیدالاضحیٰ میں جائز ہے حج کی قربانی میں بھی ان جانوروں کی قربانی جائز ہے۔(۲)

جس طرح عیدالاضحیٰ کی قربانی میں اونٹ، بھینس، اور گائے میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں حج کی قربانی میں بھی شریک ہوسکتے ہیں۔(۳)

---

(۱) وهو فرض على الفور وهو الأصحّ، فلا يباح له التاخير بعد الإمكان إلى عام الثاني...... وعنده دراهم يبلغ بها الحج أو يبلغ ثمن مسكن وخادم و طعام وقوت فعليه الحج، فإن جعلها فی غير الحج أثم.

(عالمگیری: (۱/ ۲۱۶، ۲۱۷) کتاب المناسک، الباب الأوّل: فی تفسير الحج و فرضيته، ط: رشيديه)

☜ شامی: (۲/ ۴۵۷) کتاب الحج، مطلب فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد.

☜ إرشاد الساری: (ص: ۸۹) باب شرائط الحج، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض، فصل: وجوب الحج على الفور، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☜ غنية الناسک: (ص: ۱۰، ۱۱) مقدمة فی تعريف الحج ومايتعلق بفرضيته، ط: إدارة القرآن.

(۲) ولايجوز فی الهدايا إلّا ماجاز فی الضحايا إلّا أنّ القيمة قد تجزی فی الأضحية، كما إذا مضت أيّامها، ولم يضح الغنی بخلاف الهدی. (غنية الناسک: (ص: ۳۶۶) باب الهدايا، فصل: فيما يجوز من الهدايا ومالايجوز، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری: (ص: ۲۶۹) باب الهدايا، فيما لايجوز من الهدايا، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☜ عالمگیری: (۱/ ۲۶۱) کتاب المناسک، الباب السادس عشر فی الهدی، ط: رشيديه.

(۳) فلو اشترک سبعة فی بدنة جاز عند الأئمة الأربعة بشرط قصد القربة من جميع السبعة. (إرشاد الساری: (ص: ۵۵۶) باب فی جزاء الجنايات و كفاراتها، فصل: فی أحكام الدماء وشرائط جوازها، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ ويجوز اشتراکُ واحدٍ ستةً أو أقل فی بدنة والهدی ابتداء بأن يكون الشراء منهم جميعًا، =

☆اونٹ، گائے، بھینس میں سات آدمیوں سے کم بھی شریک ہوسکتے ہیں لیکن کسی کا حصہ ساتویں سے کم نہ ہو۔(۱)

☆چونکہ ''منیٰ'' میں عیدالاضحیٰ کی نماز نہیں ہوتی اس لئے وہاں پر ذبح کے لئے عید کی نماز کا پہلے ہونا شرط نہیں ہے البتہ رمی کے بعد جانور کو ذبح کرنا شرط ہے، ذبح کے بعد حلق یا قصر کرے، اگر کسی نے رمی سے پہلے قربانی کر لی تو ایک دم بھی دینا پڑے گا۔(۲)

حج کی قسمیں

حج کی تین قسمیں ہیں اور تینوں کے مسائل کچھ الگ الگ ہیں:

❶۔حج افراد۔ ❷۔حج قران۔ ❸۔حج تمتع۔(۳)

= أو مـن أحـدهم بأمر الباقين ، وهٰذا هو الأفضل ، أو بقاء ، كما إذا اشترٰى واحد بدنة لمتعة مثلا بـلانية أو بـنية أن يشتـرک فيها ستة ؛ ......وأمّا يجوز الاشتراک فيها بشرط أن لايكون لأحدهم أقـلّ من سبع . (غنية الناسک : (ص: ۳٦۷ ، ۳٦۸) باب الهدايا ، فصل : فيما يجوز من الهدايا ومالايجوز ، مطلب : في جواز الاشتراک في الهدى ، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد : (۲/ ٦۱۵) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط: سعيد .

(۱) انظر الحاشية السابقة ، رقم : ۲ ، على الصفحه السابقة، رقم: ۱۹۴ .

(۲) ولـو حـلق المفرد أوغيره من القارن والمتمتّع قبل الرمى أو القارن أو المتمتّع أى أو حلقا قبل الذبح أوذبـحا قبل الرمى فعليه دم....... (إرشاد السارى: (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس: الجنايات فى أفعال الحج، فصل: فى ترک الترتيب بين أفعال الحج، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غـنية الـنـاسک: (ص: ۲۷۹، ۲۸۰) بـاب الـجنايات، الفصل السابع: فى ترک الواجب فى أفعال الحج، المطلب العاشر: فى ترک الترتيب بين الرمي والذبح والحلق......، ط: إدارة القرآن.

▭ شامى : (۲/ ۵۵۵) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۳) وهـى أربـعة: قـران: وهـو الـجـمـع بين العمرة والحج، وتمتّع: أى بانتفاع المحظورات بين تـحـلـلـه مـن الـعمرة وبين إحرامه للحج، إذا لم يسق الهدى، وإفراد بحجة: أى سواء أتٰى بعمرة بـعـدهـا أو قبـلها لكن فى غير الأشهر...... (إرشاد السارى: (ص: ۱۳۳) باب الإحرام، فصل: فى وجوه الإحرام، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ شرح العناية مع فتح القدير : (۲/ ۴۰۸) كتاب الحج ، باب القران ، ط: رشيديه .

▭ شامى : (۲/ ۵۲۹) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .

حج کے احرام میں عمرہ کا احرام باندھ لیا

اگر حج کا احرام باندھ کر طواف قدوم کرنے سے پہلے عمرہ کا احرام باندھ لیا تو قران ہو جائے گا، لیکن اس طرح کرنا اچھا نہیں ہے۔(۱)

حج کے ارکان

''ارکان حج'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/ ۱٤۰)

حج کے ایام میں عمرہ کرنا

عمرہ تمام سال میں کرنا جائز ہے، صرف حج کے پانچ دن ۹، ۱۰۔۱۱۔۱۲۔۱۳/ ذی الحجہ میں عمرہ کا احرام باندھنا مکروہ تحریمی ہے، اگر ان ایام میں احرام نہیں باندھا بلکہ پہلے سے احرام بندھا ہوا تھا، تو پھر مکروہ نہیں ہے، مثلاً کوئی شخص پہلے سے احرام باندھ کر آیا اس کو حج نہیں ملا اور اس نے ان ایام میں عمرہ کر لیا تو مکروہ نہیں ہے لیکن اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ ان پانچ دن کے بعد عمرہ کرے۔(۲)

---

(۱) وإن كان أى المحرم بهما آفاقيًا أدخل العمرة على الحج أى ففيه تفصيل إن كان إدخاله قبل أن يشرع فى طواف القدوم فهو قارن مسيئ . (إرشاد السارى : (ص: ۴۱۸) باب إضافة أحد النسكين إلى الآخر ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص: ۲۳۱)باب الجمع بين النسكين أو أكثر ، فصل فى الجمع المكروه بين عمرة و حجة ، مطلب فى جمع الآفاقى بينهما إحرامًا بإضافة إحرامها إلى إحرامه أو أفعالاً، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۲/ ۵۳۰) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .

(۲) السنة كلها وقت لها إلّا أنّه يكره تحريمًا إنشاء إحرامها فى الأيّام الخمسة ، وإن أداها بإحرام سابق لا بأس ويستحب أن يؤخّر حتىٰ تمضى الأيّام ، ثم يفعلها . (مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۶۵۵) باب العمرة ، فصل فى وقتها ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص: ۱۹۷) باب العمرة ، وتسمى الحج الأصغر ، ط : إدارة القرآن.

عالمگيرى : (۱/ ۲۳۷) كتاب المناسک ، الباب السادس : فى العمرة ، ط: رشيديه.

حج کے بعد اعمال میں سستی آئے تو۔۔۔۔!!

☆ حج کے بعد اعمال میں سستی نہیں بلکہ چستی ہونی چاہیے، اگر اعمال میں سستی آئے تو ہمت سے کام لے ان شاء اللہ سستی ختم ہوجائے گی اور چستی پیدا ہوجائے گی، اگر پہلا حج شرائط کے مطابق ادا کیا ہے تو دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

☆ جو شخص حج سے پہلے بھی گناہوں میں ملوث تھا اور حج کے اندر بھی بے پروائی سے کام لیتا رہا، اور حج کے بعد بھی گناہوں سے پرہیز نہ کیا تو اس کا حج کوئی فائدہ نہیں دے گا، اگرچہ اس نے حج کے فرائض کو پورا کرلیا ہے۔(۲)

(۱، ۲) وينبغي أن يجتهد في محاسنه في باقي عمره وأن يزاد خيره بعد العود ، فعلامة الحج المبرور و قبول زيارة خير مزرور أن يعود خيرًا مما كان في جميع الأمور ، فإن رأى في نفسه نزوعًا عن الأباطيل وتجافيًا عن دار الغرور و إنابة إلى دار الخلود ، فليحترز أن يدنس ذٰلك بطلب الفضول ويستبشر بحصول خلعة القبول ، وهو غاية المطلوب والمسؤول و نهاية المقصود والمأمول . (مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۷۵۴) باب زيارة سيد المرسلين ، فصل : فى آداب الرجوع من سفر الحج ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ والمبرور الّذى لايخالطه إثم ، مأخوذ من البر وهو الطاعة ، وقيل : المتقبل واستشكله النووى من حيث إنّه لا اطلاع على القبول ، وأجاب عنه ، بأنّه قد قيل من علامات القبول : أن يزداد بعده خيرًا ، ولايعاد المعاصى بعد رجوعه ، و قيل : المبرور الّذى لارياء ولا سمعة ولا رفث ولا فسوق و قيل : الّذى لا معصية بعده ، وقال الحسن البصرى : الحج المبرور أن يرجع زاهدًا فى الدنيا راغبًا فى الآخرة . (البحر العميق : (۱/ ۵۷ ، ۵۸) الباب الأوّل : فى الفضائل ، فضل الحج والعمرة و ذم تارك الحج ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

☐ غنية الناسك : (ص : ۳۸۹) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، فصل : فى آداب الرجوع، ط: إدارة القرآن.

☐ وينبغى لمن منّ اللّٰه عليه بحج بيته الحرام ، ونظفت صحيفة عمله بالغفران من دنس الآثام أن يحذر من العود إلى وسخ المعاصى ، فالنكسة أشد من المرض ، وليجتنب الغفلة ،وليتأهب بعد لقاء البيت للقاء رب البيت ، وليكن خيره بعد ذٰلك فى ازدياد ، فذٰلك من علامات القبول، والمعصية بعد الحج أفحش منها قبله ...... (البحر العميق : (۱/ ۳۴۶) الباب الثانى : فى الرقائق المتعلقة بالحج وأسراره، الفصل الثالث : فى رقائق دخول مكّة وباقى الأعمال ، قبيل الباب الثالث : فى مناسك الحج ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

حج کے بعد شیطان کیا کرتا ہے

حج ادا کرنے کے بعد شیطان عام طور پر انسان کے دل میں اپنی بڑائی اور بزرگی کا خیال ڈالتا ہے جو اس کے تمام اعمال کو برباد کر دینے والا ہے۔(۱)

جس طرح حج سے پہلے اور حج کے اندر اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور اس کی اطاعت لازم ہے اسی طرح حج کے بعد اس سے زیادہ ڈرنا اور گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرنا لازم ہے تاکہ محنت ومشقت سے کی ہوئی عبادت ضائع نہ ہو جائے۔(۲)

حج کے بعد کی زندگی

حج کے بعد کی زندگی اور سرگرمیاں واضح کر دیتی ہیں کہ کس کا حج واقعی حج ہے اور اللہ کے دربار میں مقبول ہے، اور کس کا حج مقبول نہیں یعنی سارے ارکان کی ادائیگی اور بیت اللہ شریف کی زیارت، عرفات، منیٰ، اور مزدلفہ کی حاضری اور دعا اور آہ وزاری کے باوجود اللہ کی رحمت سے محروم رہ گیا ہے۔

حج حقیقت میں حال کی ایک کسوٹی ہے، کہ کس نے اللہ کی دی ہوئی توفیق واستطاعت سے واقعی فائدہ اٹھایا ہے، اور کون موقع پانے کے باوجود محروم رہ گیا ہے۔(۳)

حج کے بعد گناہ سے نہ بچنا

بعض لوگ حج اور عمرہ کر کے واپس آنے کے بعد گناہوں سے بچتے نہیں، وی سی آر، فلمیں دیکھتے ہیں، نماز کی پابندی نہیں کرتے، سود کھاتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں اور غیر شرعی کام کرتے ہیں اور ناجائز چیز کھاتے ہیں اور پیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے صحیح معنوں میں حج وعمرہ نہیں کیا بس گھوم پھر کر واپس آ گئے۔

(۱، ۲، ۳) انظر الحاشية السابقة رقم، ۱. علی الصفحة رقم: ۱۹۷. (وينبغي أن يجتهد في محاسنه)

حج قبول ہونے کی علامت یہ ہے کہ حج کے بعد آدمی کی زندگی میں انقلاب آجائے، اوراس کا رخ خیر اور نیکی کی طرف بدل جائے۔(۱)

ایسے لوگوں پر ضروری ہے کہ اپنے برے فعل سے توبہ کریں، فرائض کی پابندی کریں، اورحرام چیزوں سے پرہیز کریں، اگر سچی توبہ کرلیں گے تو اللہ تعالی ان کے قصور کو معاف فرمادیں گے۔(۲) اللہ تعالی ہم سب کو معاف فرمائیں۔(آمین)

حج کے بعد مالی پوزیشن صفر ہونے کی حالت میں حج

اگرکسی آدمی کی مالی حیثیت اتنی ہے کہ بیوی کا مہر اوراہل وعیال کا خرچہ ادا کرنے کے بعد آسانی کے ساتھ حج کے اخراجات پورے ہوسکتے ہیں، لیکن حج کے بعد مالی پوزیشن صفر ہوجائے گی تب بھی حج کرنا فرض ہوگا۔(۳)

---

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة: رقم: ۱۹۷. (وينبغي أن يجتهد في محاسنه)

(۲) عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ: إن العبد إذا اعترف ثم تاب تاب الله عليه. متفق عليه. مشكاة المصابيح: (ص: ۲۰۳) باب الاستغفار والتوبة، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

قال رسول الله ﷺ: التائب من الذنب كمن لا ذنب له ...... روى عنه موقوفًا، قال الندم توبة، والتائب كمن لا ذنب له. وقال على القارى تحت قوله: (والتائب من الذنب كما لاذنب له) ...... ثم اعلم أنّ التوبة إذا وجدت بشروطها المعتبرة فلاشكّ فى قبولها و ترتب المغفرة عليها؛ لقوله تعالىٰ: ﴿وهو الّذى يقبل التوبة عن عباده ......﴾. (مرقاة المفاتيح: (۱۵۱/۵) باب الاستغفار والتوبة، الفصل الثالث، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

البحر العميق: (۴۲۵/۱، ۴۲۶) الباب الرابع: فى مقدمات السفر وآدابه، التوبة، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

(۳) ولايشترط نفقة أى بقاء نفقة لما بعد إيابه أى لاسنة ولاشهرًا ولايومًا، كما ورد فيه روايات عن بعضهم، قال ابن الهمام: والمسطور عندنا أنّه لايعتبر نفقة لما بعد إيابه فى ظاهر الرواية.

(إرشاد السارى: (ص: ۵۹) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسك: (ص: ۱۹) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: إدارة القرآن.

فتح القدير مع الكفاية: (۳۲۲/۲) كتاب الحج، ط: رشيديه.

حج کے دنوں میں مکہ مکرمہ پہنچ گیا

☆اگر حج کے دنوں میں آدمی مکہ مکرمہ تک پہنچ جائے، اور حج تک وہاں ٹھہرنا ممکن بھی ہے اور خرچہ بھی ہے اور پہلے حج بھی نہیں کیا ہے تو اس صورت میں حج فرض ہوجاتا ہے، اور اگر یہ تمام شرطیں موجود نہیں ہیں تو حج فرض نہیں ہوتا۔(۱)

☆اگر کوئی شخص رمضان المبارک میں عمرہ کیلئے گیا، اور شوال کا مہینہ شروع ہوگیا تو اگر وہ پہلے حج کرچکا ہے تو دوبارہ حج فرض نہ ہوگا، اور اگر پہلے حج نہیں کیا ہے اور یہ شخص حج کی ادائیگی تک مکہ مکرمہ میں رہ سکتا ہے (ویزا ہے یا اجازت ہے) اور حج کا خرچہ بھی ہے تو اس پر حج فرض ہوگا، اور اگر پیسہ نہیں یا پیسہ ہے لیکن ٹھہرنے کی کوئی صورت نہیں یا واپس ہونے کے بعد دوبارہ حج کے لئے جانے کی استطاعت نہیں تو ان صورتوں میں حج فرض نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) والفقير الآفاقي إذا وصل إلى ميقات فهو كالمكي أى حيث لايشترط فى حقه إلّا الزاد دون الواحلة إن لم يكن عاجزًا عن المشى، وينبغى أن يكون الغنىّ الآفاقى كذلك إذا عدم المركوب بعد وصوله إلى أحد المواقيت، فالتقيد بالفقير لظهور عجزه عن المركب، وليفيد أنّه يتعين عليه أن ينوى حج الفرض ليقع عن حجة الإسلام ولا ينوى نفلا على زعم أنّه فقير لايجب عليه الحج؛ لأنّه ما كان واجبًا عليه وهو آفاقى، فلما صار كالمكى وجب عليه فلو حج نفلًا يجب عليه أن يحج حجًا ثانيًا، ولو أطلق يصرف إلى الفرض...... (إرشاد السارى: (ص: ٥٧) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسك: (ص: ١٨) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: إدارة القرآن.

فتح القدير مع الكفاية: (٢/٣٢٢) كتاب الحج، ط: رشيديه.

(٢) انظر الحاشية السابقة أيضًا.

السابع من شرائط الوجوب "الوقت": وهو أشهر الحج...... وهو عندنا شوال و ذو القعدة و عشرة أيّام من ذى الحجة...... أو وقت خروج أهل بلده، إن كانوا يخرجون قبلها، فلايجب إلّا على القادر فيها أو فى وقت خروجهم. (إرشاد السارى: (ص: ٦٧) باب شروط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، السابع: الوقت، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة) =

حج کے دو رکن

حج کے دو رکن ہیں: ''**وقوف عرفات**'' اور ''**طواف زیارت**'' اگر حج کا احرام باندھنے کے بعد یہ دونوں کام کر لئے تو حج ادا ہو جائے گا، ان دونوں کاموں کے علاوہ باقی کام حج میں واجب، سنت اور مستحب ہیں، جن کے ترک کرنے سے دم اور صدقہ وغیرہ لازم ہوتا ہے یا ثواب میں کمی آتی ہے، باقی حج ہو جاتا ہے۔(۱)

حج کے سفر میں جانے کی وجہ سے تنخواہ کا حکم

حج کے سفر میں جانے کی وجہ سے ملازم کو رخصت کے ایام کی تنخواہ ملے گی یا نہیں؟ اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر ملازم کے ساتھ معاہدہ یا اس بارے میں ادارے کا قانون ہے تو اس پر عمل کیا جائے گا، ورنہ دیگر اداروں کے قانون پر عمل کیا جائے گا، عام طور پر فرض حج کے لئے تنخواہ کے ساتھ رخصت دینے کا معمول اور رواج

= غنية الناسک: (ص: ۲۲) باب شرائط الحج، فصل: أمّا شرائط الوجوب، السابع: الوقت، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۴۶۵) كتاب الحج، ط: سعيد.

(۱) أمّا فرائض الحج: وهى أعمّ من الشرائط فثلاث: الأوّل: الإحرام قبل الوقوف بعرفة،...... والثانى: الوقوف بعرفة فى وقتهٖ ولو ساعة، والثالث طواف الزيارة فى وقتهٖ ومكانهٖ ...... وهما ركنان إجماعًا لكن الوقوف هو الركن الأصلى والطواف أفضل من الوقوف؛ لأنّه عبادة مقصودة، ولهٰذا يتنفل به، بخلاف الوقف ...... وحكم الفرائض أنّه لايصحّ الحج إلّا بها، ولو ترك واحدًا منها لايجبر بدم. (غنية الناسک: (ص: ۴۴، ۴۵) باب فرائض الحج وواجباته و سننه و مستحباته و مكروهاته، فصل: أمّا فرائض الحج، ط: إدارة القرآن)

والوقوف بعرفة أى فى وقتهٖ ولو ساعة وأكثر طواف الزياره أى فى محلهٖ، وهما ركنان للحج، ......وحكم الفرائض أنّه لايصحّ الحج إلّا بها أو بوجود جميعها ولو ترك واحدًا منها لايصحّ أداؤه...... (إرشادالسارى: (ص: ۹۴) باب فرائض الحج، فصل: فى فرائضه، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

الهندية: (۱/۲۱۹) كتاب المناسک، الباب الأوّل فى تفسير الحج و فرضيته،...... وأمّا ركنه فشيئان، ط: رشيديه.

ہے۔(۱)

حج کے سفر میں مر گیا

☆اگر کسی آدمی پر پہلے سے حج فرض تھا، اور وہ حج کا احرام باندھ کر حج کے لئے روانہ ہوا، اور وقوف عرفہ کے بعد فوت ہو گیا تو فرض ادا ہو گیا، اور اگر وقوف عرفہ سے پہلے فوت ہوا تو فرض ساقط نہیں ہوا، اس لئے ایسے آدمی پر اپنے شہر سے حج بدل کرانے کی وصیت کرنا فرض ہے (اگر وصیت کرنا ممکن ہو) اب اگر ترکہ کا ایک تہائی مال اس کے شہر سے حج بدل کرانے کے لئے کافی ہے تو اس کے شہر سے حج بدل کرانا ضروری ہوگا ورنہ ایک تہائی ترکہ سے جہاں سے بھی حج بدل ہو سکے وہیں سے حج بدل کرا دیا جائے۔(۲)

---

(۱) أمّا لو شرط شرطًا تبع كحضور الدّرس أياما معلومة فی كل جمعة، فلايستحق المعلوم الا من باشر خصوصًا إذا قال: من غائب عن الدّرس قطع معلومة فيجب اتباعه. (شامی: (۴/ ۴۱۹) كتاب الوقف، مطلب فی الغيبة الّتی يستحق بها العزل عن الوظيفة ومالايستحق، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲۴۶/۵) كتاب الوقف، ط: دار المعرفة، بيروت.

(۲) فلو خرج و مات فی الطريق لم يجب الإيصاء؛ لأنّه لم يؤخر بعد الإيجاب. (شامی: (۲/ ۴۵۹) كتاب الحج، و فی تقريرات الرافعی تحت قوله: "ولو خرج و مات فی الطريق الخ" عبارة النهر: ولو مات فی الطريق لايجب عليه الإيصاء أی اتّفاقًا اهـ وعلّله فی البحر بما ذكره المحشی، والمرادأنّ من مات فی الطريق من أصحاب الأعذار المذكورة فی أوّل سنة الإيجاب لايجب عليه الإيصاء، لا من مات بعد تقرّره فی ذمّته أو ضمير "خرج" عائد للقادر على الحج، إلّا أنّه مقيد بما إذا خرج فی أوّل سنة الوجوب بدليل التعليل. (تقريرات الرافعی على حاشية ابن عابدين: (۱۵۶/۲) كتاب الحج، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۳۱۱/۲) كتاب الحج، ط: سعيد.

غنية الناسک: (ص: ۳۳) باب شرائط الحج، فصل: فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط، ط: إدارة القرآن.

اعلم أنّ كل من وجب عليه الحج...... وعجز عن الأداء بنفسه أی بعده يجب عليه الإحجاج أی بأن يحج عنه فی حال حياته أو بعد مماته إن فرّط أی قصّر فی التأخير، بأن وجب عليه فلم يخرج إليه من عامه...... وفيه الإيماء إلى أنّ وجوب الإيصاء إنّما يتعلق بمن لم يحج بعد الوجوب إذا لم يخرج إلى الحج حتى مات فأمّا من وجب عليه الحج فحج من عامه فمات فی الطريق لايجب عليه الإيصاء بالحج؛ لأنّه لم يؤخر بعد الإيجاب ولم يقصر فی هٰذا الباب. (إرشاد السارى: (ص: ۶۱۱) باب الحج عن الغير، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☆ اور اگر ایسے آدمی نے حج بدل کرانے کے لئے وصیت نہیں کی تو وارثوں پر حج بدل کرانا لازم تو نہیں ہوگا البتہ اگر تمام ورثاء بالغ ہیں اور سب رضا مندی سے مرحوم کے لئے حج بدل کرائیں تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا اور وہ آخرت کی پکڑ سے بچ جائے گا۔(۱)

☆ اور اگر اس آدمی پر پہلے سے حج فرض نہیں تھا بلکہ اس سال ہی حج فرض ہوا اور حج فرض ہوتے ہی حج کرنے کے لئے نکلا اور وقوف عرفہ سے پہلے فوت ہوگیا تو حج بدل کرانا لازم نہیں ہوگا، ہاں اگر اس نے حج بدل کرانے کے لئے وصیت کی ہے تو ایک تہائی ترکہ سے حج بدل کرانا لازم ہوگا۔(۲)

حج کے فرائض

☆ حج کے اصل فرض تین ہیں:

①۔احرام۔

②۔وقوف عرفات یعنی نو ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے وقت سے دس ذی الحجہ کی صبح صادق تک عرفات میں کسی وقت ٹھہرنا، اگرچہ ایک لحظہ ہی کیوں نہ ہو۔

③۔طواف زیارت جو دسویں ذی الحجہ کی صبح سے لے کر بارہویں ذی الحجہ

---

(۱) من مات بعد وجوب الحج ولم یوص به لم یلزم الوارث أن یحج عنه من ترکته...... وإن أحب یحج عنه، وفعل الولد ذٰلک مندوب إلیه جدًا...... تبرّع الولد بالإحجاج أو الحج بنفسهٖ عن أبویه إذا مات وعلیه حج الفرض ولم یوص به مندوب إلیه جدًا...... وقال علیه الصلاة والسلام: ”من حج عن أبیه أو أمّه فقد قضی عنه حجته وکان له فضل عشر حجج“...... (غنیة الناسک: (ص: ۳۲۲، ۳۲۸) باب الحج عن الغیر، فصل: فی شرائط النیابة فی الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد الساری: (ص: ۶۱۳، ۶۱۴) باب الحج عن الغیر، فصل فی شرائط جواز الإحجاج، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

🗁 الدر مع الرد: (۶۰۸/۲، ۶۰۹، ۶۱۰) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ط: سعید.

(۲) انظر الحاشیة السابقة، رقم: ؟؟؟؟؟، علی الصفحه السابقة، رقم: ۲۰۲.

تک عام طور پر سر کے بال منڈوانے یا کتروانے کے بعد کیا جاتا ہے اگرچہ اس سے پہلے بھی کرنا جائز ہے۔(۱)

☆ان تینوں فرضوں میں سے اگر کوئی چیز رہ جائے گی تو حج صحیح نہ ہوگا اور اس کی تلافی دم یعنی قربانی وغیرہ سے بھی نہیں ہوسکتی۔(۲)

ان تینوں فرائض کا ترتیب وار ادا کرنا، اور ہر فرض کو اس کی مخصوص جگہ اور وقت میں کرنا بھی فرض ہے۔(۳)

حج کے لئے چھٹی حاصل کرنا

بعض اداروں میں ملازمت کے دوران ہر ملازم کو ایک ماہ کی چھٹی تنخواہ کے ساتھ ملتی ہے، ایسے اداروں کے ملازمین کو اگر قانون کی رو سے چھٹی مل سکتی ہے، اور اس کے لئے کسی قسم کی غلط بیانی کی ضرورت نہیں ہوتی ہے تو ایسے

---

(۱) أمّا فرائض الحج : وهی أعمّ من الشرائط فثلاث : الأوّل : الإحرام قبل الوقوف بعرفة ، والثانی : الوقوف بعرفة فی وقته ولو ساعة ، والثالث : طواف الزيارة فی وقته و مكانه. (غنية الناسک (ص: ۴۴) باب فرائض الحج ، فصل : وأمّا فرائض الحج ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۹۲) باب فرائض الحج، فصل: فی فرائضه، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

الدر مع الرد : (۴۶۷/۳) كتاب الحج ، مطلب فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد .

(۲) وحكم الفرائض أنّه لايصحّ الحج إلّا بها ولو ترک واحدًا منها لايجبر بدم. (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری: (ص: ۹۴) باب فرائض الحج، فصل: فی فرائضه، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۴۵) باب فرائض الحج و واجباته...... فصل: وأمّا فرائض الحج، ط: إدارة القرآن.

البحر العميق: (۳۵۴/۱) الباب الثالث: فی مناسک الحج، حكم الفرائض، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

(۳) وزاد فی نسخة : والترتيب بين الفرائض أی ومن الفرائض ترتيبها بأن يقع الإحرام أوّلاً ثم الوقوف ثم الطواف ، " وأداء كل فرض " أی ركن فی وقته . (إرشاد الساری : (ص: ۹۳) باب فرائض الحج ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

شامی : (۴۶۷/۲) كتاب الحج ، مطلب فی فروض الحج ، ط: سعيد.

اداروں کے لوگ قانونی طور پر چھٹی لے کے حج کر سکتے ہیں، حج کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔(۱)

حج کے لئے رقم دی

''غریب کو حج کے لئے رقم دی'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/۲٤٥)

حج کے لئے رکھی ہوئی رقم پر زکوۃ

☆اگر کسی شخص نے حج کرنے کے ارادہ سے حکومت کی اسکیم میں درخواست دی اور حج کے لئے رقم جمع کرائی، لیکن قرعہ اندازی میں جانے کے لئے نام نہ نکلا، اور حکومت سے وہ رقم واپس مل گئی، اور یہ شخص آئندہ سال حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اس رقم پر بھی زکوۃ واجب ہوگی کیونکہ یہ رقم اس کے پاس کم سے کم ایک سال تک رہے گی۔(۲)

حج کے لئے قرض لینا

اگر حج فرض ہے، اور قرض مل سکتا ہے تو قرض لے کر حج کر لینا چاہیے، اور اگر حج فرض نہیں، لیکن قرض ادا کرنے کے اسباب موجود ہیں، تو بھی قرض لے کر حج کرنا جائز ہے، اور اگر قرض لینے کے بعد سہولت کے ساتھ ادا کرنے کی توقع نہیں تو قرض

---

(۱) ﴿ يأيّها الّذين اٰمنوا اتّقوا اللّٰه وقولوا قولًا سديدًا﴾. (الأحزاب: ۷۰)

(۲) فالأولىٰ يحمل ما فى البدائع وغيرها ، على ما إذا أمسكه لينفق منه كل مايحتاجه فحال الحول وقد بقى معه منه نصاب فإنّه يزكى ذٰلك الباقى ، وإن كان قصده الإنفاق منه أيضًا فى المستقبل ، لعدم استحقاق صرفه إلى حوائجه الأصلية وقت حولان الحول . (شامى : (۲/ ۲۶۲) كتاب الزكاة ، مطلب فى زكاة ثمن المبيع وفاءً ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/ ۲۰۶) كتاب الزكاة ، ط: سعيد.

الهندية: (۱/ ۱۷۴) كتاب الزكاة، الباب الأوّل: فى تفسيرها، وصفتها، وشرائطها، ط: رشيديه.

لے کر حج اور عمرہ کرنے کے لئے جانا صحیح نہیں ہوگا۔(۱)

حج کے لئے کسی نے رقم دی

کسی نے کسی کو حج کے لئے رقم دی، اس نے فوری حج نہیں کیا، بلکہ اس نے اس رقم کو کسی اور مصرف میں لگا دیا، اور وہاں سے ایک دو سال تک یک مشت وہ رقم ملنے کی امید نہیں، تو اس صورت میں حج کے لئے رقم دینے والے کو حج کرانے کا ثواب مل جائے گا لیکن جس آدمی کو رقم دی گئی اس پر حج فرض ہو گیا۔(۲)

اگر وہ حج کئے بغیر مر جائے گا تو گنہگار رہوگا، ایسے آدمی کے لئے حج بدل کرانے کی وصیت کرنا لازم ہے تا کہ اس کی طرف سے حج بدل کرا دیا جائے۔(۳)

---

(۱) ولـذا قلنا لايستقرض ليحج إلّا إذا قدر على الوفاء (شامی: (۲/۴۶۲، ۴۶۳) كتاب الحج، مطلب فی قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد)

إرشـاد السـارى: (ص: ۹۱، ۹۲) با شرائط الحج، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض، فصل: وجوب الحج على الفور، ط: الإمدادية مكّه المكرّمة.

و وسـعـه أن يستـقـرض ويـحـج، وإن كان غير قادر على قضائه، وإن مات قبل قضائه، قالوا: يـرجـى أن لايـؤاخـذه الله تعالىٰ بذٰلک، ولايكون آثما إذا كان من نيته قضاء الدين إذا قدر، لكن الـمراد وإن كان غير قادر على قضاء ه فى الحال، وغلب على ظنه أنّه لو اجتهد قدر على القضاء، أمّـا إن عـلـم أنّه ليس له جهة القضاء أصلًا، فالأفضل عدم الاستقراض لأنّ تحمل حقوق الله تعالىٰ أخف مـن ثـقل حقوق العباد. (غنية الناسک: (ص: ۳۳) باب شرائط الحج، فصل فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط، ط: إدارة القرآن)

(۲) وكـذا لـو وهـب مال ليحج به، لايجب عليه قبوله؛ لأنّ شرط الوجوب لايجب تحصيله، فلو قبـل وجـب عـلـيـه الـحـج إجـمـاعًا. (غنية الناسک: (ص: ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن)

إرشـاد السـارى: (ص: ۶۲) بـاب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

الدر مع الرد: (۲/۴۶۱) كتاب الحج، ط: سعيد.

(۳) مـن جـاء وقـت خـروجـه أهـل بـلـده، أو أشهـر الحج وقداستكمل سائر شرائط الوجوب والأداء وجـب عـلـيـه الـحـج من عامه، و وجب أدائه بنفسه، فيلزمه التأهب والخروج معهم، =

حج کے لئے نکاح شرط نہیں

حج کے لئے نکاح شرط نہیں ہے غیر شادی شدہ حج کرسکتا ہے، اگر حج فرض ہے تو فرض ادا ہو جائے گا۔(۱)

حج کے لئے والدین سے اجازت لینا

فرض حج کے لئے والدین سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے، البتہ نفل حج والدین کی اجازت کے بغیر نہیں کرنا چاہیے۔(۲)

حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے والے پر حج

☆ میقات کی حدود سے باہر رہنے والا آفاقی شخص اگر اشہر حج یعنی شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ کے شروع میں عمرہ کر کے حج سے پہلے اپنے وطن لوٹ جائے تو

= فلو لم یحج حتی مات فعلیه الإیصاء به. (غنیة الناسک: (ص: ۳۲، ۳۳) باب شرائط الحج، فصل: فیما إذا وجد شرائط الوجوب فقط، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۸۹) باب شرائط الحج، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض، فصل: فیمن یجب علیه الوصیة، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

▭ البحر الرائق: (۳۱۰/۲) کتاب الحج، ط: سعید.

(۱) ﴿ولله علی النّاس حجّ البیت من استطاع إلیه سبیلًا﴾ (آل عمران: ۹۷)

▭ فرض مرہ علی الفور بشرط حریة، وبلوغ، وعقل، وصحة، وقدرة زاد و راحلة فضلت عن مسکنه و عما لا بد له منه ونفقة ذهابه وإیابه و عیاله...... (کنز الدقائق مع البحر: (۳۰۹/۲، ۳۱۱) کتاب الحج، ط: سعید)

▭ شامی: (۴۵۸/۲، ۴۵۹) کتاب الحج، ط: سعید.

(۲) ویکره الخروج إلی الحج إذا کره أحد أبویه إن کان الوالد محتاجًا إلی خدمة الولد وإن کان مستغنیًا فلا بأس...... فی الملتقط: حج الفرض أولیٰ من طاعة الوالدین، وطاعتهما أولیٰ من حج النّفل...... (الهندیة: (۲۲۰/۱، ۲۲۱) کتاب المناسک، الباب الأوّل: فی تفسیر الحج، ط: رشیدیه)

▭ فتح القدیر مع الکفایة: (۲۱۹/۲) کتاب الحج، ط: رشیدیه.

▭ غنیة الناسک: (ص: ۳۴) باب ماینبغی لمرید الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن.

دوبارہ اس کو حج یا عمرہ کے لئے آنا ضروری نہیں۔(۱)

☆ اور اگر یہ شخص اسی سال دوبارہ وطن سے واپس آکر حج کرے گا تو اس پہلے عمرہ کی وجہ سے تمتع کرنے والا نہیں ہوگا، اور اس کی وجہ سے تمتع کا دم دینا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

☆ اگر ایسا شخص تمتع کرنا چاہے تو اس کو دوبارہ عمرہ کا احرام باندھ کر آنا ہوگا۔(۳)

☆ ایسے لوگ دوبارہ وطن سے آکر حج کرنا چاہیں تو حج افراد، حج تمتع اور حج قران میں سے کوئی بھی ایک حج کر سکتے ہیں۔(۴)

---

(۱) السابع:...... الوقت وهو أشهر الحج ...... وهى عندنا شوال و ذو القعدة و عشرة أيّام من ذى الحجة...... أو وقت خروج أهل بلده إن كانوا يخرجون قبلها ، فلايجب إلّا على القادر فيها أو فى وقت خروجهم . (إرشاد السارى : (ص: ٦٧) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، السابع : الوقت : ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ فقير آفاقى قدم مكة قبل أشهر أو صبى مكى بلغ...... قبل أشهر الحج هل يجب عليهم الحج فى الحال أم لايجب مالم يدركوا الأشهر وهم بمكّة، فعلى القول بأن الوقت شرط الوجوب لايجب. (غنية الناسک: (ص: ٢٢) باب شرائط الحج، فصل: أمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن)

☐ الدر مع الرد :(٤٦٥/٢) كتاب الحج ، ط: سعيد.

(٢،٣) السادس: عدم الإلمام أى النزول بالأهل إلمامًا صحيحًا، وهو أن يرجع إلى وطنه حلالًا...... فإن حل من عمرته أى فى الأشهر و رجع إلى أهله ثم حج أى ولو من عامه لم يكن متمتعًا...... السابع: أن يكون طواف العمرة كله أو أكثره والحج...... فى سفر واحدٍ، فلو رجع إلى أهله قبل إتمام الطواف ثم عاد وحج، فإن كان أكثر الطواف فى السفر الأوّل لم يكن متمتّعًا...... وإن كان أكثره فى الثانى أى من سفره كان متمتّعًا. (إرشاد السارى: (ص: ٣٨١، ٣٨٢) باب التمتّع، فصل: فى شرائطه، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک: (ص: ٢١٢، ٢١٣) باب التمتّع، فصل: فى ماهية التمتع وشرائطه، ط: إدارة القرآن.

☐ الدر مع الرد : (٥٣٥/٢ ، ٥٣٧) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد.

(٤) السادس: أن يكون آفاقيًا ولو حكما فلا قران للمكى أى الحقيقى إلّا إذا خرج إلى الآفاق قبل أشهر الحج ،قيل : ولو فيها فيصح منه القران لصيرورته آفاقيا حكما...... (إرشاد السارى (ص: ٣٦٤) باب القران ، فصل : فى شرائط صحة القران ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ الحادى عشر: أن يكون من أهل الآفاق، والآفاقى كل من كان داره خارج الميقات. =

حج کے مہینے میں عمرہ کرنا

''اشہر حج میں عمرہ کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔

حج کے واجبات

☆حج کے واجبات چھ ہیں:

①......مزدلفہ میں وقوف کے وقت ٹھہرنا۔

②......صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

③......رمی جمار یعنی شیطان کو کنکریاں مارنا۔

④......قارن اور متمتع کا قربانی کرنا۔

⑤......سر کے بال منڈوانا یا کتروانا۔

⑥......آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والے کا طواف وداع کرنا۔(۱)

= (إرشاد الساری : (ص: ۳۸۴) باب التمتّع ، فصل : فی شرائطہ ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

🗁 غنیة الناسک : (ص: ۲۰۳) باب القران ، فصل : فی شرائط صحة القران ، و: (ص:۲۱۳، ۲۱۴) باب التمتّع ، فصل : فی ماهیة التمتّع وشرائطه ، ط: إدارة القرآن.

🗁 الدر مع الرد: (۲/ ۵۳۱) کتاب الحج، باب القران، و: (۲/ ۵۳۹) باب التمتّع، ط: سعید.

(۱) وأمّا واجباته فستة : وقوف جمع فی وقتهٖ ولو لحظة ، والسعی بین الصفا والمروة ، ورمی الجمار ، والذبح للقارن والمتمتّع ، والحلق أو التقصیر فی أوانهٖ و مکانهٖ ، وطواف الصدر للآفاقی غیر الحائض والنفساء إذا یستوطن بمکّة قبل النفر الأوّل . (غنیة الناسک : (ص: ۴۵) باب فرائض الحج و واجباته و سننه ...... فصل : وأمّا واجباته ، ط: إدارة القرآن)

🗁 وواجبه نیف و عشرون: وقوف جمع...... والسعی بین الصفا والمروة...... ورمی الجمار...... وطواف الصدر أو الوداع للآفاقی غیر الحائض والحلق أو التقصیر...... وفی الشامیة: قلت : لکن واجبات الحج فی الحقیقة : الخمسة الأول المذکورة فی المتن والذبح ، أمّا الباقی فهی واجبات له بواسطة؛ لأنّها واجبات الطواف ونحوه...... (الدر مع الرد: (۲/ ۴۶۷، ۴۶۸) کتاب الحج ، مطلب فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعید)

🗁 إرشاد الساری: (ص: ۹۴، ۹۵، ۹۶) باب فرائض الحج، فصل فی واجباته، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

☆ واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی واجب ترک ہوجائے گا تو حج ہوجائے گا، خواہ قصداً ترک کیا ہو یا بھول کر، لیکن اس کی جزاء لازم ہوگی خواہ دم کی صورت میں ہو یا صدقہ کی صورت میں، البتہ اگر کوئی فعل کسی معتبر عذر کی وجہ سے ترک ہوگیا ہو تو دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔(۱)

حج مبرور

''حج مبرور'' حج مقبول کو کہتے ہیں، اور مقبول حج وہ ہے کہ جس میں گناہوں سے توبہ واستغفار کرے، اور حج کو تمام فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات کے ساتھ ادا کرے اور احرام کی حالت میں ممنوعات سے اجتناب کرتا رہے، ریا، نام ونمود اور حرام مال سے بچے اور جملہ اخراجات، کھانا پینا وغیرہ حلال مال سے ہوں، اور حج کے بعد دینی حالت بہتر ہو تو یہ حج مقبول اور حج مبرور ہے۔(۲)

---

(۱) وحکم الواجبات لزوم الجزاء (أی الدم......) بترک واحد منها، وجواز الحج، سواء ترکه عمدًا أو سهوًا، لکن العامد آثم، ویستثنیٰ من هذا الکلی ترک رکعتی الطواف، وترک الحلق لعذر والبیتوتة بمزدلفة عند موجبه، وترک یأخیر المغرب إلی العشاء، وترک الواجب بعذر قال: فی البدائع: إن الواجبات کلها إن ترکها لعذر لا شیئ علیها...... (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری: (ص: ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳) باب فرائض، فصل: فی واجباته، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک: (ص: ۴۶) باب فرائض الحج و واجباته، فصل: وأمّا واجباته، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۴۷۰) کتاب الحج، مطلب: فی فروض الحج و واجباته، ط: سعید.

(۲) المبرور: المقبول، و قال غیره الّذی لایخالطه شیئ من الإثم، وقال القرطبی: الأقوال الّتی ذکرت فی تفسیره متقاربة المعنی. (فتح الباری: (۳/۳۸۲) باب فضل الحج المبرور، ط: دار المعرفة)

والمبرور: الّذی لایخالطه إثم، وقیل: المتقبّل، وقیل: الّذی لاریاء فیه ولاسمعة ولارفث ولافسوق، وقیل: الّذی لا معصیة بعده، وقال الحسن البصری: هو أن یرجع زاهدًا فی الدنیا راغبًا فی العقبیٰ. (إرشاد الساری: (ص: ۳۹) باب شرائط الحج، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

مرقاه المفاتیح شرح مشکوٰة المصابیح: (۵/۴۲۲) کتاب المناسک، الفصل الأوّل، ط: رشیدیه.

حج مقبول

☆ حج بہت بڑی عبادت ہے، اس سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ حج کرنے والا ایسا ہے گویا وہ آج اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے'' یہ گناہوں سے پاک ہونے کو سمجھانے کے لئے ہے کہ جس طرح نومولود بچہ گناہوں سے پاک وصاف ہوتا ہے اسی طرح حج مقبول کے بعد آدمی گناہوں سے پاک صاف ہوجاتا ہے۔(۱)

☆ ''حج مقبول'' وہی ہے جس سے زندگی کی لائن بدل جائے، آئندہ کے لئے گناہوں سے بچنے کا اہتمام ہو، اور اطاعت کی پابندی کی جائے، حج کے بعد جس شخص کی زندگی میں خوش گوار انقلاب نہیں آتا اس کا معاملہ مشکوک ہے۔(۲)

(۱) وعنه ﷺ أنه قال لابن عمر: أمّا علمت أنّ الإسلام يهدم ما كان قبله، وأنّ الهجرة تهدم ما كان قبلها، وأنّ الحج يهدم ما كان قبله، رواه مسلم، وعنه ﷺ: تابعوا بين الحج والعمرة، فإنّهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد والذهب والفضة، رواه الترمذي وغيره، وعنه ﷺ: إنّ الحاج إذا قضى آخر طواف بالبيت خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمّه، رواه وابن حبان. (إرشاد الساري: (ص: ۳۹، ۴۰) باب شرائط الحج، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ من حجّ للّٰه فلم يرفث ولم يفسق رجع كيوم ولدته أمّه، متّفق عليه...... العمرة إلى العمرة كفارة لما بينهما والحج المبرور ليس له جزاء إلّا الجنّة. متّفق عليه. (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۲۲۱) كتاب المناسک، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

☜ قال رسول اللّٰه ﷺ تابعوا بين الحج والعمرة فإنّهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد والذهب والفضة، وليس للحجة المبرورة ثواب إلّا الجنّة. (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۲۲۲) كتاب المناسک، الفصل الثاني، ط: قديمي)

☜ سنن ابن ماجه: (ص: ۲۰۷) أبواب المناسک، باب فضل الحج والعمرة، ط: قديمي)

(۲) وينبغي أن يجتهد في محاسنه أي في زيادة تحسين مكارم أخلاقه في باقي عمره أي ليحسن ختام أمره، وأن يزداد خيره بعد العود، كما قيل: والعود أحمد، فعلامة الحج المبرور و قبول زيارة خير مزرور أن يعود خيرًا مما كان في جميع الأمور، فإن رأى في نفسه نزوعًا عن الأباطيل أي من الخوض في الضلال والتضليل، وتجافيًا عن دار الغرور و إنابة إلى دار الخلود، أي وجوار المعبود، فليحترز أن يدنس ذٰلک أن يخلط عمله ويوشخ أمله بطلب الفضول...... =

حج مقدم ہے یا بچے کی شادی

☆اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے اور بچوں کی شادی بھی سامنے ہے تو پہلے حج ادا کرے اس سے فارغ ہونے کے بعد بچوں کی شادی کی فکر کرے، بچوں کی شادی کی وجہ سے حج کو مؤخر کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

فقہاء کرام نے مکہ مکرمہ تک آمد و رفت کا کرایہ اور جن کا خرچہ ضروری ہے ان کے خرچہ کا انتظام کرنے پر قادر ہونا بیان کیا ہے، بچوں کی شادی کا خرچہ بیان نہیں کیا، یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے مبارک سفر کا خرچہ بھی حج کی فرضیت کے لئے ضروری قرار نہیں دیا ہے۔(۲)

= ویستبشر بحصول خلعة القبول، وهو غاية المطلوب والمسؤول و نهاية المقصود والمأمول.
(إرشاد الساری: (ص: ۷۵۴) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، فصل: فی آداب الرجوع من سفر الحج، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص ۳۸۹) خاتمة فی زيارة قبر الرسول ﷺ، فصل فی آداب الرجوع، ط: إدارة القرآن.

الفقه الإسلامی وأدلّته: (۲۴۱۶/۳) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الثالث، آداب السفر للحج وغيره وآداب الحاج العائد، المبحث الثانی: آداب رجوع الحاج من سفره، ط: مکتبه رشیدیه کوئٹه.

(۱) وإذا وجد ما يحج به وقد قصد التزوج يحج به ولا يتزوّج ؛ لأنّ الحج فريضة أوجبها الله تعالىٰ على عبده كذا فی التبيين . (الهندية : (۲۱۷/۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسير الحج و فرضيته ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۴۶۲/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۲۰) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط:إدارة القرآن والعلوم الإسلامية .

(۲) حج کو اس انتظار میں مؤخر نہ کرے کہ جب مدینہ کا خرچ بھی پاس ہوگا تب حج کرے گا۔(فتاویٰ محمودیہ: (۳۱۸/۱۰) کتاب الحج، باب فرضیه الحج وشرائطه وأركانه، فرضیت حج کے لئے مدینہ طیبہ کا خرچ ہونا ضروری نہیں، ط: إدارة القرآن) =

☆ اگر کسی آدمی پر حج فرض تھا اور اس نے حج نہیں کیا بلکہ اولاد کی شادی میں وہ رقم خرچ کردی اور اب وہ غریب ہوگیا اور وہ پوری عمر غریب رہا تو وہ حج چھوڑنے والا ہے اور حج نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا۔(۱)

☆ آج کل رسم ورواج نے شادی کے لئے جو پابندیاں لازم کردی ہیں وہ اکثر ایسی ہیں جو شرعا لازم نہیں بلکہ اکثر شرعا ناجائز ہیں، اگر مسنون طریقہ سے شادی کی جائے تو حج کو ملتوی یا مؤخر کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔(۲)

حج مقدم ہے یا نکاح

اگر کسی کے پاس اتنا مال ہے کہ وہ حج کرسکتا ہے مگر اس کی شادی نہیں ہوئی، تو وہ پہلے نکاح کرے یا حج؟ اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر حج کا فارم بھرنے کا زمانہ ہو اور لوگ حج کی تیاری کررہے ہوں، اور زنا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو پہلے حج کرے، اور اگر اپنے اوپر قابو نہیں ہے اور زنا میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے تو پہلے

= ▭ ونصاب الوجوب أی مقدار ما يتعلق به وجوب الحج من الغنی...... بل هو ملک مال يبلغه...... إلی مكّة بل إلی عرفة ذاهبًا أی إليها وجائيًا أی راجعًا عنها إلی وطنه راكبا فی جميع السفر لا ماشيًا أی فی جميعه. (إرشاد الساری: (ص: ۵۷) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۹) باب شرائط الحج، فصل: أمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

(۱) وهو فرض علی الفور وهو الأصح فلا يباح له التاخير بعد الإمكان إلی العام الثانی...... عنده دراهم يبلغ بها الحج أو يبلغ ثمن مسكن وخادم و طعام و قوت، فعليه الحج، فإن جعلها فی غير الحج أثم. (الهندية: (۱/۲۱۶، ۲۱۷) كتاب المناسک، الباب الأوّل: فی تفسير الحج و فرضيته، ط: رشيديه)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۱) مقدّمة فی تعريف الحج ومايتعلّق بفرضيته ، ط: إدارة القرآن .

▭ حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۷۲۴) كتاب الحج ، ط: قديمی .

(۲) فتاوی محمودیہ: (۱۰/۲۹۱، ۲۹۲) كتاب الحج، باب فرضيةا لحج، وشرائطه وأركانه، لڑکی شادی مقدم ہے یا حج؟ ط: إدارة الفاروق، کراچی.

▭ وانظر الحاشية السابقة، رقم: ۱ أيضًا. (وهو فرض علی الفور وهو الأصح)

نکاح کرے بعد میں اگر اللہ توفیق دے تو حج کرے۔(۱)

حج میں بے احتیاطیاں

بیت اللہ شریف کا حج کرنا بے شمار برکتوں کا ذریعہ اور حیرت انگیز نعمتوں کا وسیلہ ہے، موجودہ دور میں جدید سہولیات کی وجہ سے سابقہ زمانہ کی مشکلات ختم ہوگئی ہیں، بہت کچھ آسانیاں پیدا ہوگئی ہیں لیکن دور دراز کا سفر ہے، لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں، اکثر لوگوں کو زندگی میں ایک ہی مرتبہ جانا نصیب ہوتا ہے، اور اب بھی بہت کچھ مشکلات اٹھانی پڑتی ہیں، ایسی صورت میں حج کرنے والے خواتین وحضرات پر بے حد ضروری ہے کہ اس مقدس فریضہ کی ادائیگی میں بے انتہا احتیاط کریں، حج کے مسائل کو اچھی طرح سیکھیں، حج کے موضوع پر لکھی گئی کتابوں کو پڑھیں، علماء کرام اور دارالافتاء سے رجوع کریں، اور تربیتی کیمپ، اور تربیتی پروگرام میں پابندی سے شرکت کریں جو بات سمجھ میں نہ آئے اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔(۲) تاکہ شرعی قانون کے مطابق صحیح طور پر حج ادا ہو سکے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ راضی

---

(۱) له ألف و خاف العزوبة ، إن كان قبل خروجه أهل بلده فله التزوّج، ولو وقته لزمه الحج؛ لأنّه إذا خاف الزنا ، فالتزوّج واجب عليه لا فرض ، فيقدم عليه الحج الفرض ، بخلاف ما ذا تحقق الزنا وتيقنه ؛ لأنّ التزوّج فرض حينئذٍ فيقدم على الحج. (غنية الناسک: (ص: ۲۰) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۲/۴۶۲) كتاب الحج ، ط: سعيد.

منحة الخالق مع البحر الرائق : (۲/۳۱۴) كتاب الحج ، ط: سعيد.

(۲) وليتعلّم ما يحتاج إليه في سفره من أمر الصلاة ، ولذٰلک يتعلّم كيفية الحج وصفة المناسک ، وأن يستصحب معه كتابًا واضحًا في المناسک جامعًا لمقاصدها . (إرشاد الساری: (ص: ۹) مقدّمة في آداب مريد الحج ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۳۶) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن.

البحر العميق : (۱/۴۷۴) الباب الرابع ، في مقدمات السفر وآدابه ، الأمر العاشر : تعليم الصلاة وكيفية الحج ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

ہو جائیں اور تمام گناہ معاف ہو جائیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ مخلوق خدا کا یہ عظیم سمندر پوری دنیا کے ہر گوشہ سے آتا ہے اکثر و بیشتر لوگ حج کے مسائل و احکام اور طریقہ سے بے خبر ہوتے ہیں، سنن و مستحبات تو دور کی بات ہے فرائض و واجبات سے بھی غافل ہوتے ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حج کے دوران جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے مستقل وہ کرتے رہتے ہیں، اور گناہوں سے بچنے کا بالکل اہتمام نہیں کرتے، وقت پر نماز ادا کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں، اور مرد حضرات حرم شریف کی جماعت کی پابندی نہیں کرتے ہیں، حالانکہ ایک فرض نماز کی اہمیت حج سے بھی زیادہ ہے۔(۱)

اگر شرعی عذر کے بغیر ایک نماز بھی قضا کرے گا تو حج قبول ہونے کی توقع رکھنا مشکل ہے۔(۲)

---

(۱) وأن يستصحب معه كتابًا واضحًا فى المناسك ...... أو يصحب عالمًا يوثق بدينه ، يعلمه جميع ذٰلک فى موضعه ؛ لأنّه لاعمل إلا عن علم قال : عمر بن عبد العزيز : من عمل على غير علم ، كان مايفسد أكثر ما يصلح ، وقال بعض العلماء : أعمال الجوارح فى الطاعات مع أهمال شروطها ضحكة للشيطان . ويروى عن عطاء عن النّبىّ ﷺ : ” تعلموا المناسک فإنّها من دينكم “ ومن العجب أن كثيرًا من أبناء الدنيا الّذين لاعلم عندهم بالمناسک ، يسهل عليهم إنفاق الأموال الكثير فى سفر الحج ، من غير حاجة مع سرف محرم ، ولايسهل عليهم إنفاق اليسير فى سفر من يعلمهم ما يحتاجون إليه فى سفرهم ، ليحصل لهم التعلم والأجر بإحجاجه ، وكثير من العامة يرجع بغير حج ، إمّا لكونه لايصح إحرامه ، أو لكونه يترک شرطًا ، أو يتعاطى شيئًا من الأمور المبطلة ...... (البحر العميق : (۱/ ۴۴۷ ، ۴۴۸) الباب الرابع : فى مقدّمات السفر وآدابه ، الأمر العاشر : تعليم الصلاة وكيفية الحج ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

(۲) اختلف فى الحج المبرور، فقال النووى رحمه اللّٰه : الأصح أنّ المبرور هو الّذى لايخالطه إثم ، وقيل : هو المقبول . (إرشاد السارى : (ص: ۷۵۴) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، فصل فى آداب الرجوع من سفر الحج ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

البحر العميق : (۶/ ۵۷ ، ۵۸) الباب الأوّل ، فى الفضائل ، فصل : فى فضل الهج والعمرة، وذم تارک الحج ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

الثالث: الخوف من ركوب الخطايا والذنوب بها، أمّا الكبائر والصغائر مثل الاشتغال بالسمر وحكايات الدنيا فى الطواف والمسجد وغير ذٰلک ، ففى الكبائر يتولّدمنه مقت اللّٰه =

سفر میں احرام باندھنے کے بعد تلبیہ پڑھنے اور اللہ کا ذکر کرنے کی جگہ پر عام طور پر غیبتیں کرتے ہیں، نامناسب باتیں زبان سے نکالتے ہیں، زبان، نگاہ اور ہاتھ پاؤں پر قابو نہیں رکھتے، بلکہ بسا اوقات مسجد حرام میں بیٹھے ہوئے نماز کے انتظار کے دوران، فضولیات اور غیبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں، حالانکہ زندگی کے اس عظیم مرحلے پر پہنچ کر تمام اوقات عبادت میں گزارنے چاہئیں، گناہوں سے پاک صاف ہو کر ایسے واپس ہونا چاہیے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے ولادت ہوئی ہے اور دنیا میں دوبارہ آئے ہیں۔

بعض حضرات مستحبات اور آداب کی بہت ہی زیادہ پابندی کرتے ہیں لیکن فرائض اور واجبات میں کوتاہی کرتے ہیں، موجودہ دور میں بعض حاجیوں کو دیکھ کر یہ شبہ ہوتا ہے کہ شاید کسی میلہ یا تماشہ کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں، یا آرام کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔

عورتوں پر پردہ فرض ہے۔(۱) مگر حرمین شریفین میں پہنچ کر اکثر عورتیں بلکہ بہت ساری برقع پوش عورتیں بھی برقع پھینک کر بے حجاب ہو جاتی ہیں، اس طرح وہ

= و سخطه، وفيه إطفاء نور المعرفة بالكلية، وفي الصغائر يورث تقليل نور المعرفة، ولهٰذا قال ابن عباس رضي اللّٰه عنه حين اختار المقام بالطائف وحواليه على مكّة؛ لأنّ أذنب سبعين ذنبا بركية أحبّ إليّ من أن أذنب ذنبًا واحدًا بمكّة "...... وقال بعض العلماء: إن السيئات تضاعف بها كما تضاعف الحسنات. (البحر العميق: (۱/ ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵) الباب الأوّل: في الفضائل، فصل: في حكم الجواز بمكّة شرفها تعالىٰ وعظمها، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

▭ وليحذر كل الحذر من إخراج الصلوات المكتوبات عن وقتها ، فإنّها آكد من الحج ، وقد يسر اللّٰه أمرها على المسافر ، والعجب من قوم يأخذون أنفسهم ، بحج التطوّع مع كونهم لايسلمون فيه من إخراج الصلاة المفروضة عن وقتها و غير ذٰلک من المعاصي ، وهٰذه خسارة وجهالة . (البحر العميق : (۱/ ۳۱۱) الباب الثاني في الرقائق المتعلقة بالحج وأسراره ، الفصل الأوّل : في العزم على الحج ومايتعلّق بالسفر ، ط؛ مؤسّسه الريّان المكتبة المكيّة)

(۱) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة رقم: ۲۱۵ . (اختلف في الحج المبرور،)

کبیرہ گناہ کی مرتکب ہوتی ہیں، نہ صرف بے حجاب ہوتی ہیں بلکہ بسا اوقات نیم عریاں لباس میں بیت اللہ شریف کا طواف کرتی ہیں، ان کے شوہر اور محرم حضرات ان کو اس بے حجابی سے روکتے بھی نہیں اور روکنے کی تدبیر بھی نہیں کرتے، اور حکومت کی طرف سے اس پر کوئی پابندی بھی عائد نہیں کی جاتی، بلاخوف مردوں کے درمیان گھس جاتی ہیں، حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے مردوں کی بھیڑ میں جان بوجھ کر گھس جاتی ہیں، اور پھنستی ہیں، اجنبی مردوں کے ساتھ شدید وقبیح اختلاط میں مبتلا ہوتی ہیں، یہ سب حرام اور کبیرہ گناہ ہیں۔(۱)

ایسا حج جس میں اول سے اخیر تک ناجائز، حرام اور کبیرہ گناہوں سے احتراز نہیں کیا جائے گا وہ حج کیسے قبول ہوگا، حج مقبول کا بدلہ جنت ہے لیکن یہ حج مقبول کیسے ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے حج مقبول کے بارے میں بیان فرمایا کہ ''حج کرے اور اس میں کوئی بھی بے حیائی کا کام نہ کرے، کوئی گناہ نہ کرے، تب گناہوں سے پاک وصاف ہوگا جیسے ماں کے پیٹ سے آج ہی پیدا ہوا ہے۔(۲)

(۱) قال ابن الحاج فی المدخل : ولیحذر ممایفعله بعضهم أنّ الرّجال والنّساء یتزاحمون علی الحجر الأسود فیقع الانضغاط بینهم ، فقدیأتی فم الرجال علی فم المرأة وبالعکس . (البحر العمیق : (۱۱۸۳/۲) الباب العاشر : فی دخول مکّة و فی الطواف والسعی ، فصل: فی بیان أنواع الأطوفة ، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

(۲) والمبرور الّذی لایخالطه إثم، مأخوذ من البر وهو الطاعة، وقیل: المتقبل...... وقیل: المبرور الّذی لاریاء فیه ولا سمعة، ولا رفث ولا فسوق وقیل: الّذی لا معصیة بعده...... وعن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه أنّ رسول اللّٰه ﷺ قال؛ العمرة إلی العمرة کفاره لما بینهما والحج المبرور لیس له جزاء إلّاالجنّة...... وعن جابر رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: ''من جاء هٰذا البیت حاجًا فطاف به أسبوعًا ثم أتٰی مقام إبراهیم علیه السلام فصلی عنده رکعتین ثم أتٰی زمزم ثم شرب من مائها أخرجه اللّٰه من ذنوبه کیوم ولدته أمّه...... (البحر العمیق: (۵۷/۱، ۵۸، ۶۰، ۶۵) الباب الأوّل: فی الفضائل، فصل: فی فضائل الحج والعمرة وذم تارک الحج، ط: مؤسّسة الریّان المکتبنة المکیّة)

وعنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ من حجّ للّٰه فلم یرفث ولم تفسق رجع کیوم ولدته أمّه. متفق علیه، وعنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: العمرة إلی العمرة کفارة لما بینهما، والحج المبرور =

ایشیاء کی بعض عورتیں مصر وشام وغیرہ بعض ملکوں کی عورتوں کو دیکھ کر کہ وہ بے پردہ ہیں خود بھی پردہ اٹھا کر حرم میں اس طرح آتی ہیں جیسے دنیا کے تمام مردان کے محرم ہیں، یا وہ اپنے گھر کے صحن میں پھر رہی ہیں، یہ انتہائی حماقت کی بات ہے، اگر دنیا کی کوئی قوم کسی گناہ میں مبتلا ہے تو اس سے وہ گناہ جائز نہیں ہو جاتا۔

نیز یہ کہ مصر اور شام وغیرہ کی عورتیں چہرہ کھلا رکھ کر بے پردگی کرتی ہیں لیکن ایک خاص سنجیدگی اور وقار کے ساتھ ہوتی ہیں، لباس بھی ان کا سر سے پاؤں تک با حجاب ہوتا ہے، پاؤں تک موزے ہوتے ہیں، لیکن ہمارے ممالک کی بعض خواتین کا لباس انتہائی بے حیائی کا ہوتا ہے، تمام نسوانی اعضاء نمایاں ہوتے ہیں، بے محابا سینہ تان کر چلتی ہیں، اس وجہ سے یہ خواتین اس مقدس مقام میں گناہ اور معصیت میں مبتلا ہو جاتی ہیں، اور ان کے شوہر اور والدین بھی ان کی اس بے حجابی پر گنہگار ہوتے ہیں، کیونکہ یہ لوگ ان کو بے پردگی سے منع نہیں کرتے، روکتے اور ٹوکتے نہیں اصلاح کی کوشش نہیں کرتے، یہ کھلی بے حیائی اور بے غیرتی ہے۔(۱)

= ليس له جزاء إلّا الجنّة، متفق عليه. (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۲۲۱، ۲۲۲) كتاب المناسك، الفصل الأوّل، والثانى، ط: قديمى)

مرقاة المفاتيح : (۲۶۵/۵ ، ۲۶۶) كتاب المناسك ، الفصل الأوّل ، ط: امداديه ملتان .

حاشية ابن عابدين : (۵۲۹/۲) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .

(۱) أنّ للمرأة أن تلبس ما بدالها......؛ لأنّ عورة مستورة بالنص، فيجب عليها فعل ما هو أستر لها وهو الأصحّ...... واعلم أنّ سدل الشيئ على وجهها واجب عليها...... ودلّت المسئلة: على أنّ المرأة منهية عن إظهار وجهها للرجال من غير ضرورة. (البحر العميق: (۷۱۳/۲) الباب السابع: فى الإحرام، الفصل الثامن: إحرام المرأة، والخنثى مشكل، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

غنية الناسك:(ص: ۹۴) باب الحرام، فصل: فى إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن.

عن عبدالله بن عمر أنّ رسول الله قال: الا كلّكم راعٍ وكلّكم مسؤول عن رعيّته، فالأمير الّذى على النّاس راع عليهم و هو مسؤول عنهم، والرجل راع على أهل بيته وهو مسؤول عنهم، والمرأة راعية على بيت بعلها و ولده، وهى مسؤولة عنهم والعبد راع على مال سيده وهو مسؤول عنه، فكلّكم راع وكلّكم مسؤول عن رعيّته. (سنن أبى داؤد: (۵۸/۲) كتاب الخراج، باب مايلزم الإمام من حق الرعية، ط: رحمانيه)

ان سب سے بڑھ کر ایک بات یہ ہے کہ اکثر خواتین پانچ وقت کی نمازوں میں مردوں کی طرح حرم میں پہنچتی ہیں، عورتوں کے مخصوص دروازے اور متعینہ جگہوں کو چھوڑ کر عام جگہوں میں جا کر مردوں کے درمیان صفوں میں کھڑی ہو کر نماز پڑھنا شروع کر دیتی ہیں حالانکہ جماعت کی نماز میں ایک عورت کی وجہ سے تین مردوں کی نماز فاسد ہو جاتی ہے یعنی دائیں بائیں کے دو نمازی اور بالکل پیچھے کے ایک نمازی کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۱) اور کسی کی نماز فاسد کرنا خاص طور پر حرم شریف میں بہت ہی بڑا گناہ ہے۔

اس لئے خواتین کو چاہیے کہ خواتین کی متعینہ جگہوں میں نماز پڑھیں ورنہ جماعت ہونے کے بعد پڑھیں۔

حج میں تصویر

حج میں جانے کے لئے ضرورت کی وجہ سے تصویر بنانا جائز ہے، تصویر لازم کرنے کے قانون بنانے والے گنہگار ہیں، حج پر جانے والا نہیں، کیونکہ وہ قانون کے سامنے مجبور ہے۔(۲)

---

(۱) (وإذا حاذته) ولو بعضو واحدٍ...... (امرأة) ولو أمة (مشتهاة)...... ولاحائل بينهما...... (فسدت صلاته) و قال المحقق الشامی تحت قوله: وخصه الزيلعي الخ...... وقد صرّحوا بأنّ المرأة الواحدة تفسد صلاة ثلاثة إذا وقفت فی الصف من عن يمينها، ومن عن يسارها، ومن خلفها فالتفسير الصحيح للمحاذاة ما فی المجتبٰی: المحاذاة المفسدة أن تقوم بجنب الرجل من غير حائل أو قدامه. (الدر مع الرد: (۱/۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۵) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱/۳۵۴، ۳۵۵) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد.

الهداية: (۱/۱۷۸) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: مكتبة البشرٰی.

(۲) بأن كان الحاج لايتوصل إلى الحج إلا بالرشوة...... فالإثم فی مثله علی الآخذ لا المعطی علی ما عرف من تقسيم الرشوة فی كتاب القضاء، ولايترک الفرض لمعصية عاص...... (البحر الرائق: (۲/۳۱۴) كتاب الحج، ط: سعيد) =

حج میں رشوت

حج میں جانے کے لئے رشوت دینے کی ضرورت پڑے تو ضرورت کی وجہ سے جائز ہوگا، قانون بنانے والے اور رشوت لینے والے گنہگار رہوں گے، دینے والا نہیں کیونکہ وہ مجبور ہے۔(۱)

حج نبی کریم ﷺ کی طرف سے کرنا

''نبی کریم ﷺ کی طرف سے حج کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(٤/٢٦٤)

حج نفل کے لئے والدین سے اجازت لینا

اگر والدین خدمت کے محتاج ہیں، اور ان کی خدمت کے لئے کوئی اور اولاد نہیں ہے تو والدین کی اجازت کے بغیر نفل حج کے لئے جانا مکروہ تحریمی ہے۔

= مع أمن الطريق بغلبة السلامة ولو بالرشوة...... وبتقديرهم فالإثم فی مثلہٖ علی الآخذ علی ما عرف من تقسيم الرشوة فی كتاب القضاء. (الدر مع الرد: (۲/۴۶۳) كتاب الحج، مطلب فی قولهم يقدم حق العبد على حقّ الشرع، ط : سعيد)

إرشاد الساری : (ص: ۵۷) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الثانی : أمن الطريق ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.

غنية الناسک: (ص: ۲۵) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الثالث: أمن الطريق ، ط: إدارة القرآن.

(۱) بأن كان الحاج لايتوصل إلى الحج إلا بالرشوة ...... فالإثم فی مثلہٖ علی الآخذ لا المعطی على ما عرف من تقسيم الرشوة فی كتاب القضاء ، ولايترک الفرض لمعصية عاص...... (البحر الرائق : (۲/۳۱۴) كتاب الحج ، ط: سعيد)

شامی: (۲/۴۶۳) كتاب الحج، مطلب فی قولهم يقدم حق العبد على حقّ الشرع، ط: سعيد.

إرشاد الساری : (ص: ۵۷) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الثانی : أمن الطريق ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.

غنية الناسک: (ص: ۲۵) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الثالث: أمن الطريق، ط: إدارة القرآن.

اور اگر والدین بیٹے کی خدمت کے محتاج نہیں ہیں تو نفل حج کے لئے والدین سے اجازت لینا ضروری نہیں بہتر ہے۔(۱)

حدودِ حرم کے نشانات

حدودِ حرم کے تمام اطراف میں حدودِ حرم کے نشانات موجود ہیں، اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ جگہ حدودِ حرم کے اندر ہے یا نہیں۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ مقامات دکھائے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان مقامات پر نشانات لگائے ہیں، پھر اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے اس کی تجدید کی، پھر اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پھر اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان نشانات کی تجدید کی، اور وہ نشانات اب تک حدودِ حرم کے اطراف میں موجود

---

(۱) هٰكذا كله فى الحج الفرض ، أمّا فى النفل فطاعة الوالدين أولىٰ مطلقًا احتاجا إلى خدمته أولا، وسواء كان الطريق مخوفًا أولا ، كما صرّح به فى الملتقط . (غنية الناسک : (ص: ۳۴) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن)

▭ حج الفرض أولىٰ من طاعة الوالدين فطاعتهما أولىٰ من حج النفل . (عالمگيرى : (۱/ ۲۲۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّل فى تفسير الحج ...... ط: رشيديه)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۹) مقدمة فى آداب مريد الحج ، فصل : ويكره الخروج إلى الحج النفل ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ كالحج بمال حرام ، وبالكراهة كالحج بلا إذن ممن يجب استئذانه . الدر المختار . (قوله : ممن يجب استيذانه) كأحد أبويه المحتاج إلى خدمته والأجداد والجدات كالأبوين عند فقدهما، وكذا الغريم لمديون لا مال له يقضى به ، والكفيل لو بالإذن فيكره خروجه بلا إذنهم كما فى الفتح. وظاهره أنّ الكراهة تحريمية ، ولذا عبر الشارح بالوجوب ، وزاد فى البحر عن السير وكذا ان كرهت خروجه زوجته ومن عليه نفقته اهـ والظاهر أنّ هٰذا إذا لم يكن له مايدفعه للنفقة فى غيبته. قال فى البحر : وهٰذا كله فى حج الفرض ، أمّا حج النفل ، فطاعة الوالدين أولىٰ مطلقا كما صرّح به فى الملتقط . (شامى : (۲/ ۴۵۶) كتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد)

ہیں، البتہ جعرانہ کے اطراف میں نشان اور علامت نصب نہیں ہے۔(۱)

حرام آمدنی والے کو حج گروپ میں شامل کرنا

☆حرام آمدنی والے آدمی کی رقم کو گروپ والے کھانے پینے میں شامل نہ کریں، بلکہ ایسے آدمی کو گروپ والے اپنی حلال رقم سے کھلائیں پلائیں، یا اس کو حلال رقم قرض دیں تا کہ وہ اس رقم کو کھانے پینے میں شامل کرے۔(۲)

حرام پیسے سے حج کرنا

حج حلال رقم سے کرنا چاہیے، ورنہ حج اللہ کے دربار میں قبول نہیں ہوگا حرام رقم سے حج نہ کرنا چاہیے وہ حج اللہ کے دربار میں قبول نہیں ہوگا اگر چہ حج کی فرضیت

---

(۱) ونقل عن شرح المهذب للنووی ان ناظم الابیات المذکورة القاضی ابو الفضل النویری ان علی الحرم علامات منصوبة فی جمیع جوانبهٖ نصبها ابراهیم الخلیل علیه الصلاة والسلام، وکان جبرئیل یریه مواضعها ثم أمر النبیّ ﷺ بتجدیدها، ثم عمر ثم عثمان ثم معاویة، وهی إلی الآن ثابتة فی جمیع جوانبه الا من جهة جده وجهة جعرانة فإنّها لیس فیها انصاب اهـ ملخصًا.
(شامی: (۲/۴۷۹) کتاب الحج، قبل فصل فی الإحرام، مطلب فی المواقیت، ط: سعید)
☐ غنیة الناسک: (ص: ۵۹) باب المواقیت، تتمة: فی حدود الحرم زادها اللّٰه أمنًا و شرفًا، ط: إدارة القرآن.

(۲) وفی الذخیرة: سئل أبو جعفر عمن اکتسب ماله من أمر السلطان والغرامات المحرمة و غیر ذٰلک. هل یحل لمن عرف ذٰلک أن یأکل من طعامه؟ قال: أحب إلیّ فی دینه أن لایأکل، ویسعه حکما، إن لم غصبًا أو رشوةً. (شامی: (۶/ ۳۸۶) کتاب الحظر والإباحة، فصل: فی البیع، ط: سعید)
☐ آکل الربا وکاسب الحرام أهدی إلیه أو أضافه وغالب ماله حرام، لایقبل ولایأکل مالم یخبره أن ذٰلک المال أصله حلال ورثه، أو استقرضه. (الهندیة: (۵/۳۴۳) کتاب الکراهیة، الباب الثانی عشر فی الهدایا و الضیافات، ط: رشیدیه)
☐ خلاصة الفتاوٰی: (۴/۳۴۸، ۳۴۹) کتاب الکراهیة، الفصل الرابع: فی المال من الإهداء والمیراث و غیر ذٰلک، ط: رشیدیه.

ساقط ہوجائے گی۔(۱)

حرام حلال مخلوط ہے

اگر حلال اور حرام مال مخلوط ہے تو حرام مال کو حلال مال سے منہا کرنے کے بعد اگر حلال مال حج کیلئے کافی ہے تو حج فرض ہوگا ورنہ حج فرض نہیں ہوگا، اور جو حرام مال جمع کیا ہے اس کو اس کے اصل مالک کو واپس کردے، اگر وہ مرچکا ہے تو اس کے وارثوں کو واپس کردے، اور اگر مالک اور اس کے ورثاء موجود نہیں تو ثواب کی نیت کے بغیر مستحق زکوۃ لوگوں کو صدقہ کردے۔(۲)

---

(۱) وقد يتصف بالحرمة كالحج بمال حرام...... (قوله: كالحج بمال حرام)...... فإنّ الحج فى نفسه مأمور به، وإنّما يحرم من حيث الانفاق، وكأنّه أطلق عليه الحرمة؛ لأنّ للمال دخلا فيه، فإنّ الحج عبادة مركبة من عمل البدن والمال كما قدمناه، ولذا قال فى البحر: ويجتهد فى تحصيل نفقة حلالٍ، فإنّه لا يقبل بالنفقة الحرام، كما ورد فى الحديث، مع أنّه يسقط الفرض عنه معها، ولا تنافى بين سقوطه وعدم قبوله، فلايثاب لعدم القبول، ولا يعاقب تارك الحج، أى لأنّ عدم الترك يبتنى على الصحة: وهى الاتيان بالشرائط والأركان والقبول المرتب عليه الثواب يبتنى على أشياء كحل المال والإخلاص...... (الدر مع الرد: (۲/۴۵۶) كتاب الحج، مطلب: فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد)

غنية الناسک: (ص: ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

إرشاد السارى: (ص: ۶۹۰، ۶۹۱) باب المتفرّقات، مسئله: من حج بمال حرام، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

ويجتهد فى تحصيل نفقة حلالٍ، فإنّه لا يقبل بالنفقة الحرام، مع أنّه يسقط الفرض معها وإن كانت مغصوبة كذا فى فتح القدير. (الفتاوىٰ العالمكيرية: (۱/۲۲۰) كتاب المناسک، الباب الأوّل فى تفسير الحج و فرضيته، ط: رشيديه)

وقدرة زاد و راحلة...... فلاتجب بإباحة، ولا بمال حرام لكن لو حج به جاز؛ لأنّ المعاصى لاتمنع الطاعات، فإذا أتىٰ بها لايقال: انّها غير مقبولة، كما فى مكروهات صلاة الخزانة، ذكره القهستانى. (مجمع الأنهر شرح ملتقى الأبحر: (۱/۲۶۱) كتاب الحج، ط: دار إحياء التراث العربى، بيروت)

(۲) وإذا عزم على الحج ينبغى له البداية بالتوبة بشروطها من رد المظالم إلى أهلها عند الإمكان...... والاستحلال من ذوى الخصومات والمعاملات، فإن ماتوا فالاستغفار لهم، وإن عنده مظلمة مالية مات أهلها ولا وارث لها، أو جهل أربابها، فالتصدق بها بنية خصمائه. ولايرجو به الثواب لنفسه، وفى الكبير: فالتصدق بقدرها على الفقراء على غريمة القضاء إن وجدهم، =

حرام کمائی سے حج کرنا

حرام کمائی سے حج کرنے سے حج قبول نہیں ہوتا، اس لئے حلال کمائی یا رقم کے علاوہ حرام کمائی یا رقم سے حج نہیں کرنا چاہیے ورنہ گناہ ہوگا۔(۱)

حرام مال سے حج کرنا

☆......حرام مال سے حج کرنا صحیح نہیں، (بلکہ حرام مال کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر مالک معلوم ہے اور واپس کرنا ممکن ہے تو واپس کر دینا ضروری ہے ورنہ ثواب کی نیت کے بغیر کسی مستحق زکوۃ آدمی کو صدقہ کر دینا ضروری ہے) تاہم اگر حرام مال سے حج کرلیا تو حج کا فرض ادا ہو جائے گا لیکن حج مقبول کا ثواب نہیں ملے گا۔(۲)

= ولا يشترط التصدق ما عليه. وفي الخانية: رجل تناول مال إنسان في حال حياته، ثم رده إلى ورثته بعد موته، يبرأ عن الدين، ويبقى حق الميت في مظلمته إيّاه، ولا يرجى له الخروج عنها إلّا بالتوبة والاستغفار للميت. (غنية الناسک: (ص: ۳۴) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد: (۹۹/۵) كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، مطلب: في من ورث مالا حرامًا، و: (۱۸۹/۶) كتاب الغصب، و: (۳۸۶/۶) كتاب الحظر والإباحة، فصل: في البيع، ط: سعيد.

▭ البحر الرائق : (۲۰۱/۸) كتاب الكراهية ، فصل : في البيع ، ط: سعيد.

▭ ومعنى القدرة على زاد وراحلة ، ملك مالٍ يبلغه إلى مكّة ، بل إلى عرفة ذاهبًا و جائيًا راكبًا في جميع السفر بثمن المثل أو أجرة المثل بنفقة وسط ، لا إسراف فيها ولا تقصير ، ...... ولا تثبت الاستطاعة بالعارية والإباحة ...... ولا بمال حرام .... (غنية الناسک : (ص: ۱۹ ، ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساري: (ص: ۵۷) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ الدر مع الرد : (۴۶۰/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد.

▭ والحاصل أنّه ان علم أرباب الأوّل وجب رده عليهم، وإلّا فإن علم عين الحرام لا يحل له، ويتصدق به بنية صاحبه. (شامي: (۹۹/۵) باب البيع الفاسد، مطلب: فيمن ورث مالاً حرامًا، ط: سعيد)

▭ انظر الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة رقم: ۲۲۳. (وقد يتصف بالحرمة كالحج)

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة رقم: ۲۲۳. (وقد يتصف بالحرمة كالحج)

(۲) انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة رقم: ۲۲۳. (وإذا عزم على الحج ينبغيﷲ)

مزید ''مال حرام سے حج کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔

☆......حرام مال سے حج کرنے سے ذمہ داری ساقط ہوجائے گی ، اور آخرت میں حج نہ کرنے کی سزا نہیں ملے گی ،لیکن ایسا حج اللہ کے دربار میں قبول نہیں ہوگا ،اور حج کرنے کا ثواب بھی نہیں ملے گا ، کیونکہ حج اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے اور یہ اللہ تعالی ہی کے لئے ہے اور اللہ پاک ہے اور پاک چیز کو قبول کرتا ہے ،حرام چیز کو قبول نہیں کرتا ، اس لئے حج پاک اور حلال مال سے کرنا ضروری ہے ، ہاں اگر کسی نے حرام مال سے حج کرلیا اور بعد میں اتنا حلال مال صدقہ کردیا یا جس جس سے ناجائز طور پر رقم لی ہے حلال رقم سے اس کو اس کی رقم واپس کردی تو حج قبول ہوجائے گا۔(۱)

حرام مال کی وجہ سے حج فرض ہوتا ہے یا نہیں

حرام مال کیوجہ سے حج فرض نہیں ہوتا ، بلکہ حرام مال کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر اس کا اصل مالک یا اس کے ورثاء موجود ہیں تو ان کو واپس کردیا جائے اگر واپس کرنا ممکن ہے ورنہ ثواب کی نیت کے بغیر کسی مستحق زکوۃ آدمی کو صدقہ کردیا جائے ۔(۲)

---

(۱) ویجتهد فی تحصیل نفقة حلال، فإنّه لایقبل بالنفقة الحرام کما ورد فی الحدیث مع أنّه یسقط الفرض عنه معها، ولاتنافی بین سقوطه، وعدم قبوله فلایثاب لعدم القبول، ولایعاقب عقاب تارک الحج، أی لأنّ عدم الترک یبتنی علی الصحة وهی الاتیان بالشرائط، والارکان والقبول المترتب علیه الثواب یبتنی علی أشیاء کحل المال والإخلاص، کما لوصلی مرائیا أو صام واغتاب فإنّ الفعل صحیح لکنه بلاثواب، واللّٰه تعالیٰ أعلم! (شامی: (۴۵۶/۲) کتاب الحج، مطلب فیمن حج بمال حرام، ط: سعید)

البحر الرائق : (۳۰۹/۲) کتاب الحج ، ط : سعید .

فتح القدیر : (۳۱۹/۲) کتاب الحج ، هٰذه المقدّمة الموعودة ، ط: رشیدیه .

(۲) انظر الحاشیة السابقة رقم: ۱، ۲. علی الصفحة رقم: ۲۲۳. (وقد یتصف بالحرمة کالحج)، (وإذا عزم علی الحج ینبغیﷲ).

حرم

مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ دور تک زمین حرم کہلاتی ہے، اس کی حدود پر نشانات لگے ہوئے ہیں، اس میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا، گھاس میں جانور کو چرانا حرام ہے۔(۱)

مزید ''حرم کی حدود'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔(۲۲۷/۲)

حرم سے باہر حلق کیا

☆عمرہ یا حج کے احرام سے حلال ہونے کے لئے حرم کی حدود کے اندر حلق یا

---

(۱) عن ابن عباس قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یوم فتح مکّۃ لاھجرۃ، ولکن جھاد و نیۃ، وإذا استنفرتم فانفروا، وقال یوم فتح مکّۃ، إنّ ھٰذا البلد حرّمہ اللّٰہ یوم خلق السّمٰوات والأرض، فھو حرام بحرمۃ اللّٰہ إلی یوم القیامۃ وإنّہ لم یحل القتال فیہ لأحد قبلہ ولم یحل لہ إلاَّ ساعۃً من نھارٍ فھو حرام بحرمۃ اللّٰہ إلی یوم القیامۃ، لایعضد شوکہ ولا ینفر صیدہ، ولایلتقط لقطتہ إلاَّ من عرفھا، ولایختلی خلاھا...... (مشکوٰۃ المصابیح: (ص: ۲۳۸) کتاب المناسک، باب حرم مکّۃ حرّسھا اللّٰہ تعالیٰ، الفصل الأوّل، ط: قدیمی)

🗀 سنن الترمذی: (۱/۱۶۷) أبواب الحج، باب ماجاء فی حرمۃ مکّۃ، ط: قدیمی.

🗀 البحر العمیق: (۲/۱۰۰۷، ۱۰۰۸) الباب التاسع: فیما یتعلق بحرمۃ مکّۃ المعظمۃ، ط: مؤسّسۃ الریّان، المکتبۃ المکیّۃ.

🗀 فحد الحرم من طریق المدینۃ إلی التنعیم علی ثلاثۃ أمیال من مکّۃ، ومن طریق الیمن إلی ''أضاۃ لبن''، فی ثنیۃ لبن علی سبعۃ أمیال من مکّۃ، ومن طریق العراق إلی ''ثنیۃ خل'' بالمقطع علی سبعۃ أمیال من مکۃ، ومن طریق الجعرانۃ إلی ''شعب آل عبد اللّٰہ بن خالد''، علی تسعۃ أمیال من مکّۃ، وبینھا وبین الحرم نحو ثلاثۃ أمیال، وحدہ من ھٰذہ الجھۃ لایعرف موضعہ، قالہ ابن حجر: ومن طریق الطائف إلی ''عرنۃ'' علی سبعۃ أمیال، ومن طریق جدہ إلی ''الحدیبیۃ'' علی عشرۃ أمیال من مکّۃ، قال فی المبسوط: نصف الحدیبیۃ من الحرم و نصفھا من الحل،...... وعلی الحرم علامات منصوبۃ فی جمیع جوانبہ...... (غنیۃ الناسک: (ص: ۵۹) باب المواقیت، تتمۃ فی حدود الحرم زادھا اللّٰہ أمنًا و شرفًا، ط: إدارۃ القرآن)

🗀 البحر العمیق: (۲/۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲) الباب التاسع: فیما یتعلق بحرم مکّۃ المعظمۃ، حد الحرم، ط: مؤسّسۃ الریّان، المکتبۃ المکیّۃ.

🗀 الدر مع الرد: (۲/۴۷۹) کتاب الحج، قبیل: فصل فی الإحرام، ط: سعید.

قصر کرنا ضروری ہے اگر حرم کی حدود سے باہر سر منڈوایا یا قصر کیا تو احرام سے نکل جائے گا لیکن حرم کی حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

حرم سے باہر قصر کیا

''حرم سے باہر حلق کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۲٦)

حرم کی حدود

مکہ شہر کے اردگرد چاروں طرف حد بندی کی گئی ہے، اور حد بندی کی ان جگہوں کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو دکھایا، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان جگہوں پر نشان لگادیے تھے، پھر حضرت سرورِ عالم ﷺ نے ان علامات کو از سرِ نو بنوایا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان علامات کی تجدید کی، اور یہ حد جدہ کی طرف سے دس میل ہے، اور کسی طرف سے تین میل، اور کسی طرف سے سات اور کسی طرف سے نو میل ہے، ان حدود کے اندر شکار کرنا اور ہری گھاس اور لکڑی توڑنا حرام ہے، اور ان حدود کے اندر کی زمین کو ''حرم'' کہتے ہیں، اور ان حدود سے باہر باہر کو

---

(۱) ويختص حلق الحاج بالزمان والمكان عند أبي حنيفة رضي الله عنه، وحلق المعتمر بالمكان، فالزمان أيّام النحر الثلاثة والمكان الحرم، والتخصيص للتضمين لا للتحلل، فلو حلق أو اقتصر في غير ما توقت به لزمه الدم، ولكن يحصل في أيّ مكان و زمان أتى به بعد دخول وقته. (غنية الناسك: (ص: ۱۷۵) باب مناسك منى يوم النحر، فصل في الحلق، مطلب يختص حلق الحاج، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري: (ص: ۳۲۵) باب مناسك منى، فصل: في زمان الحلق ومكانه، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

بدائع الصنائع: (۱۴۲/۲) كتاب الحج، فصل: وأمّا حكم تأخيره عن زمانه و مكانه، ط: سعيد.

’’حل‘‘ کہتے ہیں۔(۱)

حرم کی حدود سے باہر نکل گیا

اگر عمرہ یا حج والا حلق کرنے سے پہلے حرم کی حدود سے باہر نکل گیا پھر حرم کی حدود میں واپس آ کر سر منڈوایا یا قصر کیا تو دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا، لیکن اگر حاجی ایام نحر کے بعد حرم کی حدود میں واپس آ کر سر منڈوائے گا تو تاخیر کی وجہ سے ایک دم

---

(۱) و حد الحرم كما حرره السروجى و غيره من طريق المدينة دون التنعيم عند بيوت نفار...... على ثلاثة أميال من مكّة ومن طريق اليمن طرف أضاة لبن على سبعة أميال من مكّة ...... ومن طريق الطائف على عرفات من بطن غرة على سبعة أميال ، ومن طريق العراق على ثنية جبل بالمقطع على سبعة أميال ...... ومن طريق الجعرانة على تسعة أميال ، ومن طريق جده على عشرة أميال هٰذ اقول الجمهور فى ضبط حدود الحرم ، وهى : توقيف لايعرف إلا نقلاً ...... وأوّل من نصب أنصاب الحرم : إبراهيم عليه الصلاة والسلام ، فكان إبراهيم يرضم الحجارة ، وينصب الاعلام ، ويحثى عليها التراب ، وكان جبرئيل عليه السلام يوقفه على الحدود .

وروى الزهدى عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ، قال : نصب إبراهيم أنصاب الحرم يريد جبرئيل عليه السلام ثم لم تحرك حتٰى كان قصى فجدّدها ، ثم لم تحرك حتٰى كان النبىّ ﷺ فبعث عام الفتح تميم بن أسد الخزاعى فجدّدها ، ثم لم تحرك حتٰى كان عمر بن الخطاب فبعث أربعة نفر من قريش فجدّدوها ، ثمّ جدّدها عثمان بعد عمر بن الخطاب ، ثم جدّدها معاوية، ثم أمر عبد الملک بتجديدها ، ثمّ جدّدها المهدى ، وهى الآن بنية معاوية . (البحر العميق : (۱۰۰۹/۲ ، ۱۰۱۰ ، ۱۰۱۱ ، ۱۰۱۲ ، ۱۰۱۵ ، ۱۰۱۶) الباب التاسع ، فيما يتعلق بحرم مكّة المعظمة ، حد الحرم ، مؤسسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

أخبار مكة للأزرقى : (۱۲۲/۲) باب حرمة بيت الحرام ، ط: مكتبة الثقافة الدينيّة .

إرشاد السارى : (ص: ۶۹۳) باب المتفرقات ، فصل : فى حدود الحرم ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

أنّه لايحلّ قتل صيد الحرم للمحرم والحلال جميعًا...... أن نبات الحرم لايخلو إمّا أن يكون مما لاينبته النّاس عادة وإمّا أن يكون مما ينبته النّاس عادة، فإن كان مما لاينبته النّاس عادة إذا نبت بنفسه وهو رطب فهو محظور القطع والقلع على المحرم والحلال جميعًا...... (بدائع الصنائع: (۲/ ۲۰۷، ۲۱۰) كتاب الحج، فصل: ويتّصل بهٰذا بيان مايعم المحرم والحلال جميعًا، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۴۷۹/۲) كتاب الحج ، قبيل : فصل فى الإحرام ، ط: سعيد .

دینا لازم ہوگا۔(۱)

حرم کی مٹی

حرم کی زیادہ مٹی اور پتھر کو حرم کی حدود سے باہر لے جانا منع ہے اس لئے وہاں سے مٹی وغیرہ نہ لائیں۔(۲)

حرم کے امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنا

''امام حرم کے پیچھے نماز نہ پڑھنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۵۲/۱)

حرم کے پتھر

''حرم کی مٹی'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۵۲/۱)

حرم کے جنازے میں عورتوں کی شرکت

''عورتوں کا جنازہ کی نماز میں شریک ہونا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۲۹/۳)

حرم کے حدود کے بورڈ

مکہ مکرمہ کی حدود میں داخل ہوتے وقت جہاں بورڈ میں یہ لکھا ہو ہے کہ غیر

---

(۱) انظر الى الحاشية رقم: ۱، على الصفحة رقم:۲۲۷.(ويختص حلق الحاج بالزمان والمكان)

(۲) ولا بأس بإخراج تراب الحرم وأشجاره اليابسة والإذخر مطلقًا إلى الحل (لباب) وكذا قيل فى تراب البيت المعظم إذا كان قدرًا يسيرًا للتبرك به، بحيث لا تفوت به عمارة المكان، كذا فى الظهيرية، وصوّب ابن الوهبان المنع عن تراب البيت لئلا تسلّط عليه الجهال، فيفضى إلى خراب البيت والعياذ بالله؛ لأنّ القليل من الكثير كثير ...... ومن ذلك أحجار أرض الحرم وحصاها إلّا أن يبالغ فى ذلك. (غنية الناسک: (ص: ۳۰۶) خاتمة فى أحكام الحرم والمسجد الحرام و ما فيها، مطلب: فى إخراج تراب الحرم، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى: (ص: ۶۹۴، ۶۹۵) باب المتفرّقات، فصل: فى أحكام تراب وأرض مكّة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

🗀 شامى: (۲/۶۲۶) كتاب الحج، قبيل: مطلب فى تفضيل مكّة على المدينة، ط: سعيد.

مسلم یہاں سے آگے داخل نہیں ہوسکتے، یا غیر مسلم کے لئے دوسرا راستہ ہے وہاں سے حرم کی حدود شروع ہوجاتی ہیں۔

مکہ مکرمہ کے شمالی جانب مدینہ منورہ کے راستہ میں جاتے ہوئے حرم کی حد تنعیم ہے اور یہ سب سے قریب ترین جگہ ہے، اور مغربی جانب جدہ کی طرف جاتے ہوئے حرم کی حد "**حدیبیه**" اور جنوب کی جانب یمن کی طرف جاتے ہوئے حرم کی حد "**اَضاة لبن**" ہے اور مشرقی جنوبی جانب حرم کی حد "**جعرانه**" ہے اور مغربی شمالی جانب وادی عرفہ کے قریب حرم کی حد ہے، اور مشرقی شمالی جانب حرم کی حد "**ثنية جبل المقطع**" ہے۔(۱)

حرم کے راستہ سے گزرنا

اگر آفاقی تجارت یا اپنے رشتہ دار سے ملنے کے لئے "حل" مثلاً جدہ جانا چاہے لیکن جس راستہ سے وہ سفر کرے گا وہ راستہ حرم کے اندر سے ہوکر نکلتا ہے، تو ایسے شخص پر احرام باندھ کر حرم سے گزرنا لازم ہے، حج یا عمرہ کے احرام کے بغیر گزرنے پر دم لازم ہوگا۔(۲)

حرم کے رہنے والے

جو لوگ "حرم" کے علاقے میں رہتے ہیں وہ جب بھی چاہیں مکہ مکرمہ میں

---

(۱) انظر الی الحاشية رقم: ۱، علی الصفحة رقم: ۲۲۶. (عن ابن عباس قال:)

(۲) آفاقی مسلم مكلف أراد دخول مكة أو الحرم ولو لتجارة أو سياحة و جاوز آخر مواقيته غير محرم، ثم أحرم أو لم يحرم أثم ولزمه دم ...... (غنية الناسک: (ص: ۶۰) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام، فصل فی مجاوزة الآفاقی وقته، ط: إدارة القرآن)

□ إرشاد الساری: (ص: ۱۱۸، ۱۱۹) باب المواقيت، فصل: فی مجاوزة الميقات بغير إحرام، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

□ الدر مع الرد: (۲/۵۷۹) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

احرام کے بغیر جا سکتے ہیں، ان پر احرام باندھنا لازم نہیں۔(۱)

حرم میں داخلہ

☆ حرم شریف میں داخلہ کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ کہہ کر داہنا پاؤں اندر رکھے اور یہ دعا پڑھے:

أَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ! اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔(۲)

---

(۱) وحل لهم دخول مكّة بلاإحرام ما لم يردوا نسكا . (غنية الناسک : (ص: ۵۵) باب المواقيت ، فصل : وأمّا ميقات أهل الحل ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساري: (ص: ۱۱٦) باب المواقيت، فصل: فی الصنف الثانی: وهم الّذين منازلهم فی نفس الميقات أو داخل الميقات ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☐ الدر مع الرد : (۲/۴۷۸) كتاب الحج ، مطلب فی المواقيت ، ط: سعيد.

(۲) عن فاطمة بنت حسين عن جدتها فاطمة الكبرىٰ رضی الله عنها قالت: كان النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم إذا دخل المسجد صلّى على محمد وسلم و قال: رب اغفرلی ذنوبی، وافتح لی أبواب رحمتک، وإذا خرج صلی على محمد، و قال: رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی أبواب فضلک، رواه الترمذی وأحمد وابن ماجه، وفی روايتهما: قالت: إذا دخل المسجد وكذا إذا خرج، قال: بسم الله والسلام على رسول الله بدل صلی على محمد وسلم. وقال الترمذی ليس إسناده بمتصل و فاطمة بنت الحسين لم تدرک فاطمة الكبرىٰ.
(مشكوٰة المصابيح: (ص: ۷۰) باب المساجد و مواضع الصلاة، الفصل الثانی، ط: قديمی)

☐ جامع الترمذی: (۱/۱۸۰، ۱۸۱) أبواب الصلاة، باب مايقول عند دخول المسجد، ط: رحمانيه.

☐ ويستحب عند الأربعة أن يدخل المسجد من باب بنی شيبة ولو دخل من أسفل مكّة، فهو مستحب لكل قادم من أی جهة قدم ليكون مستقبلا فی دخوله باب البيت تعظيمًا مقدمًا رجله اليمنىٰ حافيًا، إلا أن يستضر، ملبيًا مكبرًا مهلّلا متواضعًا ملاحظًا جلالة البقعة داعيًا بقوله: بسم الله والصلوٰة والسلام على رسول الله، رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی أبواب رحمتک، وهو سنة عند دخول كل مسجد...... فإذا عاين البيت كبّر ثلاثًا، وهلّل ثلاثًا تلقاء البيت لئلا يقع نوع شرک بتوهم الجاهل أن العبادة للبيت، ثم يرفع يديه كما قيل: ويقول: اللّٰهم زد هٰذا البيت تشريفا و تعظيما و تكريما ومهابة، وزد من شرفه وكرمه ممن حجه أو اعتمره تشريفا و تكريما وتعظيما وبرًا ويضيف إليه. الله أنت السلام ومنک السلام فحينا ربنا بالسلام، ثم صلى على النبی صلی اللہ علیہ وسلم، وهی من أهم الأذكار هنا، ودعا بما أحبّ، فقد جاء أنّه تستجاب دعوة المسلم =

☆مسجد حرم میں داخلہ کے وقت اعتکاف کی نیت کرنا مستحب ہے، جیسا کہ عام حالات میں دوسری مساجد میں داخل ہونے کے وقت اعتکاف کی نیت کرنا مستحب ہے، لہٰذا یہ کہے کہ یا اللہ! میں اعتکاف کی نیت کرتا ہوں جب تک حرم شریف میں ہوں میرا اعتکاف رہے۔

پھر جب بیت اللہ شریف پر نظر پڑے تو تین مرتبہ "الله اکبر" اور تین مرتبہ "لا الـه الا الله" کہے، یا تین مرتبہ یہ تکبیر کہے: "اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ".

پھر یہ دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ. (۱)

اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے، اور تیری ہی طرف سے سلامتی نصیب ہوتی ہے اے ہمارے رب ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ، اور یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا وَّ تَعْظِيْمًا وَّ تَكْرِيْمًا وَّمَهَابَةً وَّزِدْ مَنْ شَرَّفَهٗ وَكَرَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ أَوِ اعْتَمَرَهٗ تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّ تَكْرِيْمًا وَّ بِرًّا.

اے اللہ! اس گھر کی شرافت اور عظمت اور بزرگی اور ہیبت کو بڑھا، اور جو شخص اس گھر کی عزت اور احترام کرنے والا ہو، ان لوگوں میں سے جو اس کا حج یا عمرہ کرنے والے ہیں ان کی بھی شرافت اور عظمت اور بزرگی اور بھلائی کو بڑھا۔

= عند رؤية الكعبة، ومن أهم الأدعية طلب الجنّة بلا حساب، ومن المأثور هنا: "أعوذ برب البيت من الدين والفقر ومن ضيق الصدر وعذاب القبر......". (غنية الناسک: (ص: ۹۷) باب دخول مكّة وحرمها، فصل: يستحب عند الأربعة أن يدخل المسجد من باب بني شيبة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۸۰، ۱۸۱) باب دخول مكّة، فصل: في آداب دخول المسجد الحرام، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

شامی: (۲/۴۹۲) كتاب الحج، فصل في الإحرام، مطلب: في دخول مكّة، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۲۲۵) كتاب المناسک، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

(۱) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة رقم: ۲۳۱. (عن فاطمة بنت حسين)

اس کے بعد درود شریف پڑھے، یہ مقام اور وقت دعا کی مقبولیت کا ہے، حدیث میں ہے کہ بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے، ایمان پر خاتمہ کی دعا مانگے، بلا حساب جنت الفردوس مانگے، شریعت پر مکمل طور پر چلنے کی دعا مانگے اور اس کے علاوہ جو دعائیں چاہے مانگے۔

ایک دعا یہ ہے:

أَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَيْتِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ ضَيْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

میں کفر وفقر اور سینہ کی تنگی اور قبر کے عذاب سے اس گھر کے رب کی پناہ چاہتا ہوں۔(۱)

☆ بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے، کھڑے ہوکر دعا مانگنا مستحب ہے، پھر اس کے بعد ہر دفعہ کی زیارت کے وقت ہاتھ نہ اٹھائے۔(۲)

حرم میں دو کام کرنا منع ہیں

حرم میں دو کام کرنا منع ہیں، خواہ احرام کی حالت میں ہو یا نہ ہو:

① ۔حرم کے جانور کو چھیڑنا یعنی شکار کرنا اور تکلیف پہنچانا۔

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة رقم: ۱، علی الصفحة رقم: ۲۳۱. (عن فاطمة بنت حسین)

(۲) ویستحب أن یکون فی دعائه واقفًا ...... وإنّما یرفع القادم یدیه عند رؤیة البیت ؛ لأنّه ثبت عنه ﷺ : أنّه كان إذا رأى البیت رفع یدیه ، و قال : اللّٰهم زد هٰذا البیت إلی قوله : وبرًا واستحبه المحققون من أهل المذهب منهم الکرمانی والبصروی ، وابن الهمام وعلی القاری ، وهو مذهب الشافعی و أحمد رضی اللّٰه عنهم . (غنیة الناسک : (ص: ۹۸) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : یستحب عند الأربعة أن یدخل المسجد من باب بنی شیبة ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۱۸۱) باب دخول مكّة ، فصل : فی آداب دخول المسجد الحرام ، ط: الإمدادیة مكّة المکرّمة .

🗀 الهندیة : (۲۲۵/۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه.

(۲) ۔حرم کا درخت اور گھاس کاٹنا۔(۱)

حرمین میں عورتوں کا نماز پڑھنا

''عورتوں کیلئے مسجد حرام کی جماعت میں شامل ہونا'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۲۳۰)

حرم والے

حرم کی حدود کے اندر رہنے والوں کو ''حرم والے'' یا ''مکی'' کہتے ہیں، ان پر بیت اللہ میں جانے آنے کیلئے احرام کی پابندی نہیں ہے، جب بھی چاہیں بیت اللہ میں آسکتے ہیں جب یہ لوگ عمرہ کرنا چاہیں تو حرم کی حدود سے باہر جا کر احرام باندھ

---

(۱) عن أبی هريرة رضی الله عنه قال : لما فتح الله على رسوله مكّة قام النبیّ ﷺ فيهم ، فحمد الله وأثنیٰ عليه ثم قال : إنّ الله حبس عن مكّة الفيل ، وسلط عليها رسوله والمؤمنون ، وأنّها أحلت لی ساعة من النهار ، ثم بقی حرامًا إلی يوم القيامة ، لايعضد شجرها ، ولاينفر صيّدها ، ولايخلی خلاها ولا تحل ساقطها إلا لمنشد ، فقال العباس : إلا الإذخر ، فإنّه لقبورنا وبيوتنا ، فقال عليه الصلاة والسلام : إلا الإذخر ، أخرجه الستة . (إعلاء السنن : (۱۰/ ۴۰۳) كتاب الحج ، أبواب جزاء الصيد ، باب حرمة صيد الحرم ، ونباته وشجره ، وحشيشه إلا الإذخر قبيل: مسائل شتی تتعلق بالحج ، ط: إدارة القرآن)

أمّا حكم الصيد فنقول : قتل صيد الحرم حرام إلا ما استثناه رسول الله ﷺ فی قوله : '' خمس من الفواسق '' هٰذا لأنّ الصيد يستفيد الأمن بسبب الحرم ...... وأمّا حكم الشجر ، فنقول : قطع شجر الحرم حرام ، قال عليه الصلاة والسلام فی الحديث المعروف، ''ولا يقطع شجرها''...... وأمّا حكم الحشيش ، قال محمد رحمه الله فی الأصل : لا يختلی حشيش الحرم ولا يقطع إلا الإذخر ، بلا خلاف ، فإنّه بلغنا أنّ رسول الله ﷺ رخّص فی الإذخر ، فكان يحرم قطع الحشيش ، وهو القطع بالمنجل ، يحرم إرسال البهيمة على الحشيش فی الرعی ، وهٰذا قول أبی حنيفة و محمد رحمهما الله ...... (المحيط البرهانی : (۳/ ۵۳ ، ۵۶ ، ۵۷) كتاب المناسك ، الفصل السادس : فی صيد الحرم ، وشجره وحشيشه وحكم أهل مكّة ، ط: مكتبة رشيديه كوئٹه)

الفتاویٰ التاتارخانية : (۲/ ۵۰۸ ، ۵۱۲ ، ۵۱۳) كتاب المناسك ، الفصل السادس ، فی صيد الحرم وشجره وحشيشه ، وحكم أهل مكّة ، ط: إدارة القرآن.

لیں، اور جب حج کرنا چاہیں تو حرم شریف ہی سے احرام باندھ لیں۔(۱)

حرم والے احرام کہاں سے باندھیں

☆ حرم والے عمرہ کا احرام حدودِ حرم سے باہر جا کر باندھیں پھر بیت اللہ میں آ کر طواف اور صفا، مروہ کی سعی کرنے کے بعد حلق یا قصر کر کے عمرہ سے فارغ ہو جائیں۔

☆ حرم والے حج کا احرام حرم شریف ہی سے باندھیں پھر اس کے بعد حج مکمل کریں۔(۲)

مزید ''مکہ والے احرام کہاں سے باندھیں'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔

حطیم

بیت اللہ شریف کی شمالی جانب بیت اللہ سے متصل قدِ آدم دیوار سے کچھ حصہ زمین کا ہلالی شکل میں گھرا ہوا ہے، اس کو ''حطیم'' اور ''حظیرۂ اسماعیل'' کہتے ہیں، جناب رسول اللہ ﷺ کو نبوت ملنے سے ذرا پہلے جب خانہ کعبہ کو قریش نے تعمیر کرنا چاہا سب نے یہ اتفاق کیا کہ حلال کمائی کا مال اس میں صرف کیا جائے لیکن سرمایہ کم تھا اس وجہ سے شمال کی جانب اصل قدیم بیت اللہ میں سے تقریباً چھ گز شرعی جگہ چھوڑ دی، اس چھٹی ہوئی جگہ کو حطیم کہتے ہیں۔

(۱، ۲) من كان منزله في الحرم، كسكان مكة ومنى فوقته الحرم للحج، ...... والحل للعمرة، ليحصل لهم نوع من السفر ...... وكذٰلک ...... كل من دخل الحرم من غير أهله وإن لم ينو الإقامة به كالمفرد بالعمرة والمتمتّع ...... (إرشاد الساري: (ص: ۱۱۷) باب المواقيت، فصل: في الصنف الثالث، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (۵۷، ۵۸) باب المواقيت، فصل: وأمّا ميقات أهل الحرم، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر مع الرد: (۴۷۸/۲) كتاب الحج، مطلب: في المواقيت، ط: سعيد.

▭ ولهم دخول مكّة بغير إحرام إذا لم يريدوا نسكا. (إرشاد الساري: (ص: ۱۱۶) باب المواقيت، فصل: في الصنف الثاني: وهم الّذين منازلهم في نفس الميقات أو داخل الميقات إلى الحرم، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

اصل حطیم چھ گز شرعی کے قریب ہے، اب کچھ احاطہ زائد بنا ہوا ہے۔(۱)

حطیم کے اندر سے گزر کر طواف کیا

''طواف میں حطیم کے اندر سے گزر گیا'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۱۳۰)

حفاظت کی دعا

حج کے سفر کے دوران جب بھی کسی منزل پر ٹھہرے تو یہ دعا پڑھے تا کہ وہاں سے نکلنے تک کوئی چیز نقصان نہ پہنچائے، مثلاً ایئر پورٹ، جدہ، اور ہوٹلوں میں ٹھہرے تو یہ دعا پڑھے:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ. (۲)

---

(۱) قوله: الركن اليمانى الخ، ياء اليمانى ليست بمشددة بل عوض عن التنوين وكان فى الأصل يمان وأما وجه تخصيص الإستلام بالحجر الأسود والركن اليمانى دون الركن العراقى والشامى، فهو أن الأوليين باقيين على البناء الإبراهيمى، بخلاف الآخرين، وكان بيت اللّٰه احترقت فى زمان فجمع القريش الأموال الطيبة لبناء بيت اللّٰه الكعبة فبنوها وأخرجوا الحطيم؛ لأنّ الأموال الطيبة كانت قليلة، والحطيم على شكل نصف الدائرة، ودوران الحطيم ستة وثلثون ذراعًا وأبعد الحطيم عن بيت اللّٰه ستة أذرع...... (العرف الشذى للكشميرى: (۱/ ۱۷۸، ۱۷۹) أبواب الحج، باب ماجاء فى استلام الحجر الأسود والركن اليمانى دون ماسواهما، ط: قديمى)

☜ البحرا لعميق: (۵/ ۲۴۹۹) الباب التاسع عشر: تاريخ مكّة ومايتعلق بالكعبة والمسجد الحرام، ذكر بناء قريش الكعبة فى الجاهلية، ط: مؤسسة الريّان، المكتبة المكية.

☜ أخبار مكّة للأزرقى: (۱/ ۱۲۴) ما جاء فى ذكر بناء قريش الكعبة فى الجاهلية، ط: مكتبة الثقافة الدينية.

☜ والمشهور عند الأصحاب: أن الحطيم إسم للموضع الّذى فيه الميزاب، وبينه و بين البيت فرجة، فسمى هٰذا الموضع حطيمًا؛ لأنّه محطوم من البيت، أى مكسور منه،...... ويسمى أيضًا حجرًا بكسر الحاء المهملة؛ لأنّه حُجر من البيت، أى مُنع منه، ويسمى: حظيرة إسماعيل؛ لأنّ الحجر۔ قبل بناء الكعبة۔ كان زربًا لغنم إسماعيل. (البحر العميق: (۱/ ۱۸۴) الباب الأوّل فى الفضائل، فصل: الملتزم والدعاء وماجاء فى الحطيم، ط: مؤسسة الريّان، المكتبة المكيّة)

(۲) عن خولة بنت حكيم قالت: سمعت رسول اللّٰه ﷺ يقول: من نزل منزلاً فقال "أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ" لم يضره شيئ حتّٰى يرتحل من منزله ذٰلک. =

حکومت حج کرنے نہ دے

اگر خدانخواستہ کسی حکومت کی جانب سے حج کرنے کی اجازت نہ ہو مثلاً ایک عرصہ تک ''برما'' اور ''روس'' کا کوئی آدمی حج کے لئے نہیں جاسکتا تھا تو ایسی حالت میں جس پر حج فرض ہوا اور وہ حج نہ کرسکا تو گنہگار رہوگا یا نہیں؟ اس بارے میں امام اعظم ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے درمیان اختلاف ہے امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایسی صورت میں حج فرض نہیں ہوگا اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک حج فرض ہوگا اور ایسے آدمی کے لئے اپنی طرف سے حج بدل کرانا فرض ہوگا، اگر بعد میں یہ عذر زائل ہوگیا اور حکومت کی طرف سے حج کرنے کی اجازت مل گئی تو دوبارہ خود حج کرے۔ اور فتویٰ امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر ہے۔

اور یہ اختلاف اس صورت میں ہے کہ حکومت کے منع کرنے سے پہلے حج فرض نہ ہوا ہو، اور اگر حج پہلے سے فرض تھا اس کے بعد حکومت کی پابندی کی وجہ سے عاجز ہوگیا تو بلا اختلاف دوسرے سے حج کرانا فرض ہے۔(۱)

= (مشكوة المصابيح: (ص: ٢١٣) باب الدعوات في الاوقات، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

سنن أبى داود: (١٨٨/٢) كتاب الطب، باب كيف الرقى، ط: رحمانيه.

سنن ابن ماجه: (ص: ٢٥١) أبواب الطب، باب رقية الحية والعقرب، ط: قديمى.

(١) الأوّل: الصحة، وهى سلامة البدن عن الآفات المانعة عن القيام بمالا بدّ منه فى سفر الحج، هٰذا عندهما، أمّا ظاهر المذهب عند أبى حنيفة رضى الله عنه فهى شرط الوجوب فلا يجب الحج على المقعد والزمن والمفلوج...... وإن ملكوا ما به الاستطاعة فليس عليهم الإحجاج أو الإيصاء وعندهما يجب الحج عليهم إذا ملكوا الزاد والراحلة ومؤنة من يرفعهم ويضعهم ويقودهم إلى المناسک، لكن ليس عليهم الأداء بأنفسهم فعليهم الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت، وصححه قاضى خان، واختاره كثير من المشائخ...... والخلاف فيمن ملک مابه الاستطاعة وهو معذور حتى مات، فإن ملكه وهو صحيح، فلم يحج من عامه حتى زالت الصحة فإنّه يتقرر دينا فى ذمته بالاتفاق، فيجب عليه الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت...... الثانى: عدم الحبس والمنع والخوف من السلطان الّذى يمنع النّاس من الخروج إلى الحج، والخلاف =

حکومت کی اجازت کے بغیر حج کرنا

حکومت کی اجازت کے بغیر حج کرنے میں قانون کی خلاف ورزی ہونے کی وجہ سے عزت کو خطرہ لاحق ہونے کا امکان ہے، لیکن حج کرنے سے حج ہو جائے گا، اور ثواب بھی ملے گا، اور فرض بھی ادا ہو جائے گا۔(۱)

حکومت کی طرف سے حج پر پابندی ہو

''حج پر پابندی لگا دی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۱۱۹)

حل

حرم کی حدود کے بعد چاروں طرف میقات تک جو زمین ہے اس کو ''حل'' کہتے ہیں، کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم کے اندر حرام تھیں۔(۲)

= فیه الخلاف فی صحة البدن ، فالمحبوس والخائف من السلطان کالمریض لایجب علیهما أداء الحج بأنفسهما ، ولکن یجب علیهما الإحجاج أو الإیصاء به عند الموت عندهما. (غنیة الناسک: (ص: ۲۴) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۷۵ ، ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثانی ، شرائط الأداء ، الشرط الثالث ، عدم الحبس والمنع والخوف ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

الدر مع الرد : (۲/ ۴۵۹) کتاب الحج ، مطلب : فیمن حج بمال حرام ،ط : سعید .

(۱) ولو تکلّف هٰؤلاء الحج بأنفسهم سقط عنهم بالاتفاق حتی لو صحوا بعد ذٰلک لایجب علیهم الأداء. (غنیة الناسک: (ص: ۲۴) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط وجوب الأداء، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۸۸) باب شرائط الحج، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

التاتارخانیة: (۲/ ۴۳۱) کتاب الحج، الفصل الأوّل فی بیان شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

(۲) وأمّا میقات أهل الحل، وهم أهل داخل المواقیت إلی الحرم، والمراد بالداخل غیر الخارج، فشمل من فیها نفسها کالّذین بعدها، وبأهله کل من وجد فی داخلها سواء کان من أهله أو قصده لحاجة...... (غنیة الناسک: (ص: ۵۵) باب المواقیت، فصل: وأمّا میقات أهل الحل، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۱۶) باب المواقیت، فصل: فی الصنف الثانی، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

التاتارخانیة: (۲/ ۴۷۴) کتاب المناسک، الفصل الرابع: فی بیان مواقیت الإحرام، ط: إدارة القرآن.

حلق

سر کے بال منڈانا۔(۱)

حلق ایام نحر کے بعد کیا

☆ حج کے احرام سے حلال ہونے کے لئے حرم کی حدود میں ایام نحر یعنی بارہ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے حلق یا قصر کرنا ضروری ہے، ورنہ ایام نحر کے بعد حلق یا قصر کر کے احرام سے نکلنے کی صورت میں احرام سے تو نکل جائے گا لیکن حرم کی حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا۔(۲)

حلق حرم سے باہر کیا

''حرم سے باہر حلق کیا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۲۲۶)

حلق سعی سے پہلے کرلیا

''عمرہ کرنے والے نے سعی سے پہلے حلق کرلیا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۲۰۹)

حلق سے پہلے کپڑا پہن لیا

اگر کسی شخص نے عمرہ کے طواف اور سعی سے فارغ ہونے کے بعد حلق یا قصر

---

(۱) حلق...... رأسه: أزال الشعر عنه ، فهو محلوق و حليق ...... (المعجم الوسيط : (۱/ ۱۹۲) باب الحاء ، ط: دار الدعوة)

(۲) ثم الحلق في حق الحاج موقت بالمكان وهو الحرم ، وبالزمان وهو يوم النحر عند أبي حنيفة، حتى لو أخّره عن يوم النحر أو عن الحرم يلزمه الدم . (الفتاوٰى التاتارخانية : (۲/۵۴۳) كتاب المناسك ، الفصل الرابع عشر : في الحلق والقصر ، ط: إدارة القرآن)

🗁 بدائع الصنائع: (۲/۱۴۲) كتاب الحج، فصل: وأمّا حكم تأخره (الحلق) عن زمانه ومكانه، ط: سعيد.

🗁 غنية الناسك : (ص: ۱۷۵) باب مناسك منى يوم النحر ، فصل في الحلق ، مطلب : ويختصّ حلق الحاج بالزمان والمكان ، ط: إدارة القرآن .

سے پہلے احرام کا کپڑا بدل کر عام کپڑا پہن لیا پھر اس کے بعد حلق یا قصر کیا تو اس صورت میں اگر درمیان میں آدھے دن سے کم وقفہ تھا تو دم لازم نہیں ہوگا البتہ صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا اور یہ صدقہ دنیا کی کسی بھی جگہ کے غریبوں کو دینا جائز ہے، اور اگر کپڑے پہننے کے بعد حلق یا قصر کے درمیان آدھے دن سے زیادہ وقفہ ہوا ہے تو اس صورت میں دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

حلق کیا احرام کی حالت میں

''احرام کی حالت میں کسی کا حلق کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۱۹)

حلق کی مختلف صورتیں

''احرام کی حالت میں کسی کا حلق کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۱۹)

حلق یا قصر سے پہلے ڈارھی کاٹ لی

''ڈاڑھی حلق یا قصر سے پہلے کاٹ لی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۳۰٤)

حل کے رہنے والے

''میقات کے رہنے والے'' عنوان کو دیکھیں۔(٤/۲۳۸)

حل والوں کی میقات

حل والوں کے لئے حج اور عمرہ دونوں کا احرام حرم کی حدود میں داخل ہونے

---

(۱) فإذا لبس مخيطًا يومًا كاملًا أو ليلةً كاملةً فعليه دم، وفي أقل من يوم (أي مقدار نهارٍ ولو ينقص ساعة) أو ليلة، صدقة، (وهي نصف صاع من بر) وكذا لو لبس ساعة، (أي نجوميّة وهي جزء من أجزاء اثني عشر حالة اعتدال الليل والنهار) فصدقة...... (إرشاد الساري: (ص: ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶) باب الجنايات، النوع الأوّل، في حكم اللبس، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۲۵۰، ۲۵۱) باب الجنايات، الفصل الثاني: في لبس المخيط، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۵۴۷) باب الجنايات، ط: سعيد.

سے پہلے باندھ لینا ضروری ہے۔(۱)

حل والے

☆اگر ''حل والے'' کسی تجارتی مقصد یا کسی اور ضرورت سے مکہ مکرمہ جانا چاہیں، تو ان پر حج یا عمرہ کے احرام کی کوئی پابندی نہیں، جب بھی چاہیں احرام کے بغیر مکہ مکرمہ جا سکتے ہیں۔(۲)

☆اگر حل والے حج یا عمرہ کے مقصد سے مکہ مکرمہ جانا چاہیں تو اپنے گھر سے یا حرم کی حدود سے یا حرم سے پہلے پہلے احرام باندھ لیں۔(۳)

حل والے احرام کہاں سے باندھیں

حل والے اگر عمرہ یا حج کرنا چاہیں تو اپنے گھر سے یا حدود حرم سے یا حدود حرم سے پہلے پہلے احرام باندھ لیں، اور اگر عمرہ یا حج کرنے کا ارادہ نہیں تو حل والوں پر احرام باندھنا ضروری نہیں۔(۴)

(۱،۳،۴) وأمّا من كان أهله في الميقات أو داخل الميقات إلى الحرم، فميقاتهم إلى الحج والعمرة الحل الّذي بين المواقيت، حتى لو أخّر الإحرام إلى الحرم جاز؛ لأنّه جاز لهم الإحرام من دويرة أهلهم، وما وراء الميقات إلى الحرم كشيئ واحد، وكان لهم التأخير إلى الحرم. (التاتارخانية: (۲/۴۷۴) كتاب المناسک، الفصل الرابع: في بيان مواقيت الإحرام، ط: إدارة القرآن)

☐ الدر مع الرد: (۲/۴۷۸) كتاب الحج، مطلب: في المواقيت، ط: سعيد.

☐ الهندية: (۱/۲۲۱) كتاب المناسک، الباب الثاني: في المواقيت، ط: رشيديه.

(۲،۴) ومن كان داخل الميقات كالبستاني له أن يدخل مكّة لحاجة بلا إحرام، إلّا إذا أراد النسک، فالنسک لا يتأدّى إلا بالإحرام، ولا حرج فيه، كذا في الكافي. (الهندية: (۱/۲۲۱) كتاب المناسک، الباب الثاني: في المواقيت، ط: رشيديه)

☐ التاتارخانية: (۲/۴۷۵) كتاب المناسک، الفصل الرابع: في بيان مواقيت الإحرام، ط: إدارة القرآن.

☐ غنية الناسک: (ص: ۵۵) باب المواقيت، فصل: وأمّا ميقات أهل الحل، ط: إدارة القرآن.

حیض

☆عورت حیض میں بھی احرام باندھ سکتی ہے۔

☆عورت کو حیض کی حالت میں احرام باندھنے کے بعد تمام افعال کرنے جائز ہیں، صرف طواف کرنا اور نماز پڑھنا منع ہے، اس لئے احرام کی نیت کرتے وقت جو دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے وہ نہ پڑھے۔(۱)

☆چونکہ حیض کی حالت میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اس لئے غسل یا وضو کر کے قبلہ رو بیٹھ کر احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے، نماز نہ پڑھے۔

☆اگر عورت کو احرام باندھنے سے پہلے حیض آجائے تو غسل یا وضو کر کے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے، اور سب افعال کرے مگر سعی، طواف اور نماز نہ پڑھے۔(۲)

حیض اور طواف

حیض اور نفاس کے دوران بیت اللہ کا طواف کرنا جائز نہیں ہے اگر عورت

---

(۱) عن عائشة عن النبيّ ﷺ قال: الحائض تقضى المناسک کلها إلا الطواف بالبيت، رواه أحمد وابن أبی شيبة. (إعلاء السنن: (۱۰/۳۱۷) کتاب الحج، أبواب وجوه الإحرام، باب: إذا حاضت المرأة عند الإحرام اغتسلت وأحرمت وصنعت کما يصنعه الحاج غير أن لاتطوف بالبيت حتى تطهر، ط: إدارة القرآن)

☐ فتح القدير مع الكفاية : (۲/۳۳۷) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: رشيديه.

☐ الهندية : (۱/۲۲۲) کتاب المناسک ، الباب الثالث فی الإحرام ، ط: رشيديه.

(۲) ثم ذكر أحكامه بقوله : يمنع صلاة مطلقا ولو سجدة شكر و صومًا و جماعًا ...... ويمنع حل دخول مسجد وحل الطواف ولو بعد دخولها المسجد وشروعها فيه . (الدر المختار : (۲/ ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲) کتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد)

☐ الهندية: (۱/۳۸) کتاب الطهارة ، الباب السادس : فی الدماء المختصة بالنّساء ، ط: الفصل الرابع : فی أحكام الحيض والنّفاس والاستحاضة ، ط: رشيديه .

☐ بدائع الصنائع: (۱/۴۴) کتاب الطهارة ، فصل : فی تفسير الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: سعيد.

نے صرف حج کا احرام باندھا ہے تو مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف قدوم نہ کرے اگر منی جانے سے پہلے پاک ہو جائے تو غسل کر کے طواف قدوم کر لے اور اگر منی جانے سے پہلے پاک نہیں ہوئی تو طواف قدوم چھوڑ دے اور منی چلی جائے، طواف قدوم چھوڑنے کی وجہ سے کوئی کفارہ یا دم لازم نہیں ہوگا۔(۱)

اور دس ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے جو طواف کیا جاتا ہے اس کو "طواف زیارت" کہتے ہیں، یہ طواف فرض ہے اگر عورت اس دوران خاص ایام میں ہو تو پاک ہونے تک طواف میں تاخیر کرے، پاک ہونے کے بعد غسل کر کے طواف کرے، اور اس تاخیر کی وجہ سے کوئی کفارہ یا دم واجب نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) سنن الحج طواف القدوم على الصحيح خلافًا لمن قال بوجوبه للآفاقي ...... وحكم السنن المؤكدة الإساءة بتركها أي لو تركها عمدًا وعدم لزوم شيئ أي من دم أو صدقة على فاعلها (على تاركها). (إرشاد الساري: (ص: ۱۰۳، ۱۰۵) باب فرائض الحج، و واجباتها، وسننه...... فصل: في سنن الحج ...... حكم السنن، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۴۷) باب فرائض الحج و واجباته وسننه ...... فصل: وأمّا سننه ......، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۴۹۶) كتاب الحج، مطلب في طواف القدوم، ط: سعيد.

وانظر الحاشية السابقة، رقم: ۲، أيضًا.

(۲) لو ترک شيئًا من الواجبات بعذر لا شيئ عليه على ما في البدائع، وأطلق بعضهم وجوبه فيها إلا فيما ورد النص، وهي: ترک الوقوف بالمزدلفة وتأخير طواف الزيارة عن وقته وترک الصدر للحائض والنفساء...... (مناسک الملا على القاري مع إرشاد الساري: (ص:۵۰۸) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس: الجنايات في أفعال الحج، فصل: في ترک الواجبات بعذر، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۷۸) باب طواف الزيارة، و (ص: ۲۷۴) باب الجنايات، الفصل السابع: في ترک الواجب في أفعال الحج، المطلب الأوّل: في ترک الواجب في طواف الزيارة، ط: إدارة القرآن.

المرأة إذا حاضت في الحج إن حاضت قبل أن تحرم وانتهت إلى الميقات فإنّها تغتسل فتحرم، فإذا قدمت مكة وهي حائض تصنع ما يصنع الحاج غير أنّها لا يطوف بالبيت ولا تسعى بين الصفا والمروة، وتشهد جميع المناسک، وإن حاضت يوم النحر قبل أن يطوف بالبيت ليس لها أن ينفر حتى تطهر وتطوف بالبيت، وإن حاضت بعدما رأت البيت و طافت جاز لها أن تنفر، وفي الهداية: وإن حاضت بعد الوقوف وطواف الزيارة انصرفت من مكّة ولا شيئ عليها =

اور اگر پاک ہونے تک وہاں رہنے کی اجازت نہیں ملتی ہے یا محرم واپس آرہا ہے تو اسی حالت میں طواف زیارت کرلے اور حدود حرم میں ایک بدنہ ذبح کرے، (بدنہ اونٹ، گائے اور بھینس کو کہتے ہیں) (۱)

مکہ مکرمہ سے رخصت ہونے کیوقت جو طواف کیا جاتا ہے یہ طواف وداع ہے اور یہ واجب ہے لیکن اگر عورت رخصت کے وقت حیض میں ہے تو اس طواف کو چھوڑ دے، حیض کی وجہ سے طواف وداع چھوڑنے سے کوئی کفارہ، دم یا قضا لازم نہیں ہوگی۔ (۲)

= لتركها طواف الصدر. (الفتاوٰی التاتارخانية: (۲/ ۴۷۱) كتاب المناسک، الفصل الثالث: فی تعليم أعمال الحج، أحكام المرأة، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد: (۲/ ۵۵۳) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

(۱) ولو همّ الراكب على القفول، ولم تطهر، فاستفتت هل تطوف أم لا؟ قالوا: يقال لها: لاتحل لک دخول المسجد، وإن دخلت وطفت أثمت، وصح طوافک، وعليک ذبح بدنة. (غنية الناسک: (ص: ۲۷۴) باب الجنايات، الفصل السابع، فی ترک الواجب فی أفعال الحج،...... المطلب الأوّل: فی رک الواجب فی طواف زيارة، ط: إدارة القرآن)

شامی: (۲/ ۵۱۹) كتاب الحج، مطلب فی طواف الزيارة، ط: سعيد.

حاشية إرشاد الساری إلی مناسک الملا علی القاری: (ص: ۴۹۶) باب الجنايات، وأنواعها، النوع الخامس: الجنايات فی أفعال الحج، فصل: فی طواف الزيارة للحائض، ط: الإمداية مكّة المكرّمة.

(۲) وهو واجب على الحاج الآفاقی المفرد والمتمتّع والقارن، ولايجب على المعتمر ولا على أهل مكّة والحرم والحل والمواقيت ...... والحائض والنفساء (لعذرهما) ...... وإذا طهرت الحائض قبل أن تفارق بنيان مكّة يلزمها طواف الصدر، وإن جاوزت أی جدران مكّة ثم طهرت لم يلزمها، أی الطواف أو العود؛ لأنّها حين خرجت من العمران صارت مسافرة بدليل جواز القصر، فلايلزمها العود ولا الدم. (إرشاد الساری: (ص: ۳۵۵، ۳۵۷) باب طواف الصدر، وفصل: فی أحكام الخروج من مكّة قبل طواف الوداع، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۹۰، ۱۹۲) باب طواف الصدر، وفصل: فيمن خرج من مكّة ولم يطف، ط: إدارة القرآن.

شامی: (۲/ ۵۲۳) كتاب الحج، مطلب فی طواف الصدر، و (۲/ ۵۵۳) باب الجنايات، ط: سعيد.

حیض اور طواف وداع

''طواف وداع اور حیض'' عنوان کو دیکھیں۔ (۳/ ۱٤۲)

حیض دوائی سے روکنے کے بعد عمرہ کرلیا پھر خون جاری ہوا

''دوائی سے حیض روکنے کے بعد عمرہ کرلیا پھر خون جاری ہوا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۲۹٥)

حیض روکنے کے لئے دوائی استعمال کرنا

''ماہواری روکنے کی دوائی استعمال کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (٤/ ۳۱)

حیض سے بارہ ذی الحجہ کو پاک ہوئی

اگر عورت حیض سے ایسے وقت میں پاک ہوئی کہ بارہ ذی الحجہ کا آفتاب غروب ہونے میں اتنی دیر ہے کہ غسل کر کے بیت اللہ میں جا کر پورا طواف زیارت یا طواف زیارت کے صرف چار چکر کرسکتی ہے، اور اس نے طواف زیارت نہیں کیا، تو بعد میں طواف زیارت بھی کرنا پڑے گا اور تاخیر کی وجہ سے ایک دم بھی دینا واجب ہوگا، اور اگر غسل کر کے فارغ ہونے کے بعد بیت اللہ کے چار چکر کرنے کا وقت نہیں تھا تو دم واجب نہیں ہوگا البتہ طواف زیارت ہر حال میں کرنا پڑے گا ورنہ شوہر کے لئے حلال نہیں ہوگی۔ (۱)

---

(۱) فلو طهرت حائض في آخر أيّام النحر، إن أمكنها طواف الزيارة كله، أو أكثره قبل الغروب بأن بقى زمن إلى الغروب يسع أربعة أشواط مع مقدماتها، كالاستقاء والتستر عن الأعين، وخلع الثياب والاغتسال و قطع المسافة، فلم تطف حتى غربت، أو حاضت بعد ما قدرت على أربعة أشواط فلم تطف حتى مضى الوقت لزمها دم للتأخير، وإن أمكنها أقله، أو حاضت بعد ما قدرت على أقلّه، فلم تطف لا شئ عليها. (غنية الناسک: (ص: ۲۷۳، ۲۷۴) باب الجنايات، الفصل السابع فى ترک الواجب فى أفعال الحج......، المطلب الأوّل: فى ترک الواجب فى طواف الزيارة، ط: إدارة القرآن) =

حیض طواف کے دوران آجائے

”طواف کے دوران حیض آجائے“ عنوان کو دیکھیں۔(۱۲۲/۳)

حیض کی حالت میں سعی کی

حیض کی حالت میں سعی نہیں کرنی چاہئے، تاہم اگر حیض کی حالت میں سعی کرلی تو سعی ادا ہوجائے گی، دوبارہ سعی کرنا بہتر ہے لازم نہیں۔(۱)

نفاس اور جنابت کی حالت میں سعی کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔

حیض کی حالت میں طواف زیارت کرنے کے بعد وطی کا حکم

”طواف زیارت حیض میں کرنے کے بعد وطی کا حکم“ عنوان کے تحت دیکھیں۔

حیض کی حالت میں طواف زیارت کیا

”جنابت کی حالت میں طواف زیارت کیا“ عنوان کو دکھیں۔(۳۱۵/۱)

حیض کی حالت میں طواف کیا

”طواف جنابت کی حالت میں کیا ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۵۵/۳)

حیض کی حالت میں عمرہ ادا کرنے کا حکم

اگر عورت کو احرام کے دوران حیض آگیا، یا حیض کے دوران احرام باندھنا

= الدر مع الرد : (۵۱۹/۲) کتاب الحج ، مطلب فی طواف الزیارة ، ط: سعید .

إرشاد الساری : (ص: ۴۹۵) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل فی طوا ف الزیارة للحائض ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

(۱) والأفضل أن یعید السعی لأنه تبع للطواف، وإن لم یعده فلاشیئ علیه وهو الصحیح؛ لأنّ الطهارة لیست شرطا فی السعی. (البحر الرائق: (۲۲/۳) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید)

وإن سعٰی جنبًا أو حائضًا أو نفساء ، فسعیه صحیح . (الفتاوٰی الهندیة : (۲۴۷/۱) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الخامس فی الطواف والسعی ، ط: رشیدیه)

إرشاد الساری : (ص: ۲۵۱، ۲۵۲) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل فی شرائط صحة السعی ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

پڑا، مثلاً گھر یا مدینہ منوّرہ سے مکہ مکرّمہ کے لئے نکلتے وقت حیض تھا اور احرام باندھنا پڑا تو مکہ مکرّمہ جانے کے بعد پاک ہونے کا انتظار کرے، اور پاک ہونے کے بعد غسل کر کے عمرہ کرے، اور اگر واپسی سے پہلے پہلے حیض سے پاک ہو کر عمرہ کرنے کی صورت نہیں، یعنی ویزا بڑھانے کی یا محرم کے ساتھ رہنے کی کوئی صورت نہیں تو مجبوراً عمرہ کر لے، اور حرم کی حدود میں ایک دم دیدے۔(۱)

نفاس اور جنابت کی حالت میں بھی سعی کرنے کا یہی حکم ہے۔

حیض کی حالت میں عمرہ کیا

حیض کی حالت میں عمرہ کرنا سخت گناہ ہے، اگر حیض کی حالت میں عمرہ کرنے کے بعد پاک ہو کر عمرہ دوبارہ کرنے کا وقت ملا تو دوبارہ عمرہ کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر دوبارہ عمرہ کرنے کا وقت نہیں ملا تو اس صورت میں حرم کے حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا۔(۲)

جنابت اور نفاس کا بھی یہی حکم ہے۔

---

(۱) ولو طاف للعمرة كله أو أكثره أو أقلّه ولو شوطا جنبًا أو حائضًا أو نفساء أو محدثًا فعليه شاة، لافرق فيه بين الكثير والقليل والجنب والمحدث ؛ لأنّه لامدخل فى طواف العمرة للبدنة ولا للصدقة . (شامى : (۲/ ۵۵۱) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

▭ اللباب مع شرحه (إرشاد السارى): (ص: ۴۹۹) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس: الجنايات فى أفعال الحج، فصل: فى الجنابة فى طواف العمرة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ قوله: أو طاف لعمرته وسعى محدثًا ولم يعد، أى تجب شاة لتركه الواجب وهو الطهارة، قيد بقوله لم يعد؛ لأنّه لو أعاد الطواف طاهرًا فإنّه لايلزمه شيئ لارتفاع النقصان بالاعادة، ولايؤمر بالعود إذا رجع إلى أهله لوقوع التحلل بأداء الركن مع الحلق والنقصان يسير، ومادام بمكّة يعيد الطواف لأنّه الأصل...... ولو قال المصنف محدثًا أو جنبًا لكان أولىٰ؛ لأنّه لافرق بين الحدثين فى طواف العمرة. (البحر الرائق: (۳/ ۲۲) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

(۲) (قوله : أو طاف لعمرته وسعى محدثًا ولم يعد) ، أى تجب شاة لتركه الواجب وهو الطهارة، قيد بقوله لم يعد ؛ لأنه لو أعاد الطواف طاهرًا فإنّه لايلزمه شيئ لارتفاع النقصان بالاعادة . (البحر الرائق : (۳/ ۲۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد) =

حیض کی حالت میں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آئی

☆ اگر عورت مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ واپس آتے ہوئے حیض میں ہوتو وہ ذو الحلیفہ (بیرعلی) سے عمرہ کے موسم میں عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ واپس آئے اور احرام میں رہے، اور پاک ہونے کے بعد غسل کر کے عمرہ کرے، اور اگر پاک ہونے تک انتظار کرنے کا وقت نہیں ہے، تو مجبوری کی وجہ سے حیض کی حالت میں عمرہ کرے اور حرم کی حدود میں جب بھی موقع ملے ایک دم دیدے۔(۱)

اور اگر عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد عمرہ کئے بغیر احرام کھول لیا تو عمرہ کی قضاء اور دم دینا لازم ہوگا۔(۲)

= ولو طاف للعمرة كله أو أكثره أو أقلّه ولو شوطا جنبًا أو حائضًا أو نفساء أو محدثًا فعليه شاة، لافرق فيه بين الكثير والقليل والجنب والمحدث ؛ لأنّه لامدخل فى طواف العمرة للبدنة ولا للصدقة . (شامى : (۲/ ۵۵۱) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

إرشاد السارى : (ص: ۵۰۰) باب الجنايات و أنواعها ، النوع الخامس ، الجنايات فى أفعال الحج ، فصل : فى الجناية فى طواف العمرة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

(۱) ولو طاف للعمرة كله أو أكثره أو أقلّه ولو شوطا جنبًا أو حائضًا أو نفساء أو محدثًا فعليه شاة، لافرق فيه بين الكثير والقليل والجنب والمحدث ؛ لأنّه لامدخل فى طواف العمرة للبدنة ولا للصدقة . (شامى : (۲/ ۵۵۱) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

قوله: أو طاف لعمرته وسعى محدثًا ولم يعد، أى تجب شاة لتركه الواجب وهو الطهارة، قيد بقوله لم يعد؛ لأنّه لو أعاد الطواف طاهرًا فإنّه لايلزمه شيئ لارتفاع النقصان بالاعادة، ولايؤمر بالعود إذا رجع إلى أهله لوقوع التحلل بأداء الركن مع الحلق والنقصان يسير، ومادام بمكّة يعيد الطواف لأنّه الأصل...... الخ. (البحر الرائق: (۳/ ۲۲) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

غنية الناسک: (ص : ۲۷۶) باب الجنايات ، الفصل السابع : فى ترک الواجب فى أفعال الحج ، المطلب الرابع: فى ترک الواجب فى طواف العمرة ، ط: ادارة القرآن.

(۲) فإن رفضها فعليه دم لرفضها، وقضاؤها لصحة الشروع فيها. (غنية الناسک: (ص: ۲۳۲) باب الجمع بين النسكين أوأكثر، فصل: فى الجمع المكروه بين عمرة و حجة، مطلب فى جمع الآفاقى بينهما، تنبيه، ط: إدارة القرآن)

حج فأهل بعمرة يوم النحر أو فى ثلاثة أيّام بعده لزمته بالشروع لكن مع كراهة التحريم و رفضت وجوبًا تخلصًا من الإثم وقضيت مع الدم للرفض ، وفى الشامية : قوله بالشروع: لأن الشروع فيها ملزم . (شامى : (۲/ ۵۸۸) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد) =

☆اور اگر حج کا موسم ہے تو حج کا احرام باندھ کر بھی آسکتی ہے، اگر مکہ مکرمہ آنے کے بعد پاک ہوگئی تو غسل کر کے طواف قدوم کرلے ورنہ اسی حالت میں منیٰ، عرفات، اور مزدلفہ چلی جائے، اور رمی، قربانی اور قصر کرے، پھر پاک ہونے کے بعد غسل کر کے طواف زیارت کے لئے جائے، پھر اس کے بعد سعی کرے۔(۱)

حیض کی حالت میں وقوف عرفہ کرنا

وقوف عرفہ کیلئے پاک ہونا شرط نہیں ہے، اگر کوئی عورت حیض یا نفاس کی وجہ سے ناپاکی کی حالت میں ہو تو اس حالت میں بھی وقوف عرفات درست ہو جائے گا البتہ اس حالت میں نماز نہ پڑھے اور قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے، ذکر و اذکار، استغفار اور دعاؤں میں وقت گزارے۔(۲)

حیض کی وجہ سے طواف زیارت میں تاخیر ہوگئی

اگر عورت حیض کی وجہ سے طواف زیارت دس ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ تک

= وكل شيئ رفضه يجب لرفضه دم و قضاؤه ، فإن كان عمرة لم يلزمه فى قضائهٖ سوى عمرة . (فتح القدير : (۱۲۰/۳) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: دار الفكر)

(۱) وحيضها لا يمنع نسكا الا الطواف فهو حرام من وجهين: دخولها المسجد، وترك الواجب الطهارة فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت و أحرمت وشهدت جميع المناسك الا الطواف والسعى لأنّه لا يصح بدون الطواف ولايلزمها دم لترك الصدور تاخير الزيارة عن وقته لعذر الحيض والنفاس. (غنية الناسك: (ص: ۹۴، ۹۵) باب الإحرام فصل فى إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۵۲۸/۲) كتاب الحج ، قبيل باب القران ، ط: سعيد .

إرشاد السارى: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل فى إحرام المرأة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

(۲) أنّه عليه السلام قال : إن النفساء والحائض تغتسل و تحرم وتقضى المناسك كلها غير أن لاتطوف بالبيت. (فتح القدير مع الكفاية: (۳۳۷/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: رشيديه)

الهندية : (۲۲۲/۱) كتاب المناسك ، الباب الثالث فى الإحرام ،ط :رشيديه.

إعلاء السنن: (۳۱۷/۱۰) كتاب الحج ، أبوب وجوه الإحرام ، باب : إذا حاضت المرأة عند الإحرام، ط: إدارة القرآن.

نہ کرسکی تو خون بند ہونے کے بعد غسل کر کے طواف زیارت کرے، اس صورت میں تاخیر کی وجہ سے دم واجب نہیں ہوگا۔(۱)

حیض کی وجہ سے طواف وداع کے بغیر واپس جارہی تھی راستہ میں پاک ہوگئی

حیض کی وجہ سے عورت طواف وداع کے بغیر واپس جارہی تھی کہ مکہ مکرمہ کی آبادی سے نکلنے سے پہلے پاک ہوگئی تو اگر مکہ مکرمہ میں واپس لوٹنا اپنے اختیار میں ہے تو واپس لوٹ کر طواف وداع کرنا واجب ہوگا، اور اگر واپس لوٹ کر آنا اپنے اختیار میں نہیں ہے تو واپس لوٹ کر طواف وداع کرنا واجب نہیں ہوگا۔

اور اگر مکہ مکرمہ کی آبادی سے نکلنے کے بعد پاک ہوئی تو واپس لوٹ کر طواف وداع کرنا واجب نہیں، لیکن اگر میقات سے گزرنے سے پہلے کسی وجہ سے مکہ واپس آئے گی تو طواف وداع کرنا واجب ہوگا۔

نفاس والی عورت کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

---

(۱) ولو ترک شيئًا من الواجبات بعذر، لاشئ عليه على ما فى البدائع وأطلق بعضهم وجوبه فيها إلا فيما ورد النص، وهى ترك الوقوف بالمزدلفة، وتأخير طواف الزيارة عن وقته و ترك الصدر للحائض والنفساء. (إرشاد السارى: (ص: ۵۰۸) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس: الجنايات فى أفعال الحج، فصل: فى ترك الواجبات بعذر، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (۲/۵۵۳) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

غنية الناسك:(ص: ۱۷۸)باب طواف الزيارة،و:(ص: ۲۷۴) باب الجنايات،الفصل السابع:فى ترك الواجب فى أفعال الحج،المطلب الأوّل:فى ترك الواجب فى طواف الزيارة،ط: إدارة القرآن.

(۲) وإذا طهرت الحائض قبل أن تفارق بنيان مكّة يلزمها طواف الصدر، وإن جاوزت أى جدران مكّة، ثم طهرت لم يلزمها...... ولو خرجت أى من البنيان وهى حائض ثم طهرت، فرجعت إلى مكّة أى مع أنّه لايجب عليها العود ، ولكن عادت باختيارها قبل مجاوزة الميقات لزمها الطواف؛ لأنّ بعودها صارت كأنّها لم تخرج والنفساء كالحائض أى فى هذا الحكم. (إرشاد السارى: (ص: ۳۵۷) باب طواف الصدر، فصل فى أحكام الخروج من مكّة قبل طواف الوداع، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

شامى: (۲/۵۲۳) كتاب الحج، مطلب فى طواف الصدر، و: (۲/۵۵۳) باب الجنايات، ط: سعيد.=

حیض کی وجہ سے عمرہ کا احرام کھول لیا

اگر عورت نے عمرہ کا احرام باندھا پھر حیض کی وجہ سے عمرہ نہیں کیا، گھر واپس آ گئی اور احرام کھول دیا تو عمرہ کی قضاء اور ایک دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

حیض میں سعی کو طواف سے پہلے کرنا

عورت کو حیض میں صفا مروہ کی سعی کو بیت اللہ کے طواف سے پہلے کرنا صحیح نہیں خون بند ہونے کے بعد غسل کر کے پاک ہونے کے بعد بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد صفا مروہ کی سعی کر کے احرام کھولے، اس وقت تک احرام میں رہے۔(۲)

حیض میں طواف کے علاوہ باقی تمام افعال کر سکتی ہے

عورت حیض کی حالت میں حج کے افعال میں سے طواف کے علاوہ باقی تمام افعال کر سکتی ہے منی، عرفات اور مزدلفہ جانے کے لئے عورت کا پاک ہونا شرط نہیں ہے، اس لئے حیض کی حالت میں بھی منی، عرفات اور مزدلفہ جائے گی، اور شیطان کو کنکری بھی مارے گی، البتہ اس حالت میں نماز نہیں پڑھے گی بلکہ تلبیہ، دعا اور ذکر واذکار میں وقت گزارے گی۔(۳)

= غنية الناسک: (ص: ۱۹۲) باب طواف الصدر، فصل: فيمن خرج من مكّة ولم يطف، إدارة القرآن.

(۱) انظر الحاشية رقم: ۲، على الصفحة السابقة رقم: ۲۴۸.

(۲) الخامس: أن يكون السعي بعد طواف، أى أىّ طواف كائن على طهارة عن الجنابة والحيض، وكذا احكم النفاس، فإن لم يكن طاهرًا أى عنهما وقت الطواف لم يجز سعيه رأسًا أى أصلًا، هٰكذا صرّح به صاحب البدائع. (إرشاد السارى: (ص: ۲۵۰، ۲۵۱) باب السعي بين الصفا والمروة، ط: فصل: في شرائط صحة السعي، الشرط الخامس، ط: ا لإمدادية مكة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۳۳) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: في واجبات السعي، الأوّل: كونه بعد طوافٍ على طهارةٍ عن الجنابة والحيض، ط: إدارة القرآن.

بدائع الصنائع: (۱۳۴/۲، ۱۳۵) كتاب الحج، فصل: أمّا شرائط جوازه (أى السعي بين الصفا والمروة)، ط: سعيد.

(۳) انظر الحاشية رقم: ۲، على الصفحة السابقة، رقم: ۲۴۸.
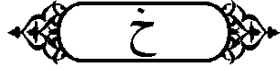
خالو

خالو محرم نہیں ہے، عورتوں کے لئے اس کے ساتھ سفر کرنا اور حج عمرہ کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔(۱)

خاموش رہنا طواف میں

طواف کے دوران بالکل خاموش رہنا اور کچھ نہ پڑھنا بھی جائز ہے نیز طواف کرتے وقت دعا پڑھنا یا دعا کرنی ہو تو دعا میں ہاتھ نہ اٹھائیں۔(۲)

---

(۱) والمحرم من لايجوز له مناكحتها على التابيد بقرابة أو رضاع أو مصاهرة بنكاح فاسدٍ أو سفاح على الأصح . (غنية الناسک : (ص: ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ٦٧) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، ط: المكتبة الإمدادية امكّة المكرّمة .

☐ شامی : (۲/۴٦۴) كتاب الحج ، ط: سعيد .

☐ الهندية : (۱/۲۱۹) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسير الحج و فرضيته و وقته و شرائطه ، ط: رشيديه .

(۲) ولو ترک الأذكار أی والأدعية المأثورة وغيرها مما يستحب إكثاره حينئذٍ فسكت فی جميع طوافه ، جاز . (إرشا دالساری : (ص: ۲۳۷) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی مسائل شتى ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۲۱) باب ماهية الطواف وأنواعه وأركانه ...... ، فصل : وأمّا مستحبات الطواف ، ط: إدارة القرآن.

☐ وأيضًا فيه : ورفع اليدين للدعاء ووضعهما كالصلاة ، ومايفعله بعض العوام من رفع اليدين فی الطواف عند دعاء جماعة من الأئمة الشافعية أو الحنفية بعد الصلاة ، فلا وجه له . (ص: ۱۲٦) باب فی ماهية الطواف وأنواعه ، فصل : وأمّا مكروهاته ، ط: إدارة القرآن)

☐ البحر العميق : (۲/۱۲۱۹) الباب العاشر : فی دخول مكّة و فی الطواف والسعی ، فصل: فی بيان أنواع الأطوفة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

ختنہ

احرام کے دوران ختنہ کرانا جائز ہے۔

خطبہ کے وقت طواف کرنا

جب امام خطبہ کیلئے کھڑا ہو اس وقت طواف شروع کرنا مکروہ ہے۔(۱)

خفین

احرام کی حالت میں سردی کی وجہ سے بھی خفین استعمال کرنا جائز نہیں ۔ (چمڑے کے موزہ کو ''خفین'' کہتے ہیں)(۲)

خنثیٰ مشکل

خنثیٰ مشکل یعنی جس شخص کا مرد یا عورت ہونا معلوم نہ ہو، وہ تمام احکام میں

---

(۱) والطواف عند الخطبة أى مطلقا لإشعارهِ بالإعراض ولو كان ساكتًا ، وإقامة المكتوبة ، فإن ابتداء الطواف حينئذٍ مكروه بلاشبهة ، وأمّا إذ اكان يمكنه إتمام الواجب عليه والتحاقه بالصلاة وإدراک الجماعة ، فالظاهر أنّة هو الأولىٰ من قطعه . (إرشاد السارى : (ص: ۳۳۴) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فى مكروهات الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۲۷) باب فى ماهية الطواف وأنواعه وأركانه ، فصل : وأمّا مكروهاته ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ولبس الخفين أى إلا أن لايجد نعلين فإنّه يقطعهما أسفل من الكعبين والجوربين أى ولبسهما سواء كانا منعلين أو غير منعلين وكل مايوارى الكعب الّذى عند معقد شراک النعل ، أى فى المفصل الّذى فى وسط القدم لا الكعب المعبر عند غسل الرجلين . (إرشاد السارى : (ص:۱٦٦) باب الإحرام ، فصل فى محرمات الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۸٦) باب الإحرام ، فصل : فى محرمات الإحرام ، ومحظوراته الّتى فى غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن.

☜ التاتارخانية : (۲/۴۹۲) كتاب المناسک ، الفصل الخامس : فيما يحرم على المحرم ومالايحرم ، نوع منه فى لبس المخيط ، ط: إدارة القرآن .

☜ الخُفّ:...... مايلبس فى الرجل من جلد رقيق. (المعجم الوسيط: (۱/۲۴۷) باب الخاء، ط: دار الدعوة.

عورت کی مانند ہے، اس کا کسی اجنبی عورت یا مرد کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

خنثٰی مشکل حج کس طرح کرے

خنثٰی مشکل عورت کی طرح حج کرے۔

خنثٰی مشکل کے ساتھ محرم ہونا شرط ہے

خنثٰی مشکل کے ساتھ بھی محرم ہونا شرط ہے (خنثٰی مشکل اس کو کہتے ہیں جس میں دونوں اعضاء ہوں لیکن کوئی ایک جانب غالب نہ ہو، اور مرد یا عورت ہونا معلوم نہ ہو)(۲)

خواتین کا کسی سے کنکریاں مروانا

ہجوم کے وقت خواتین کا خود کنکریاں مارنے کے بجائے دوسروں سے

---

(۱) وهو ذو فرج و ذكر أو من عرىٰ عن الأثنين جميعًا ...... لايخلو به غير محرم، ولا يسافر بغير محرم، وإن قال: أنا رجل أو امرأة لاعبرة به. (تنوير الأبصار مع الرد: (۶/ ۷۲۷، ۷۲۹) كتاب الخنثٰى، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۸/ ۴۷۲، ۴۷۳) كتاب الخنثٰى، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۷/ ۳۲۷، ۳۲۹) كتاب الخنثٰى، و فصل: وأمّا حكم الخنثى المشكل، ط: سعيد.

(۲) والخنثٰى أى المشكل، كالأنثٰى أى فى الأحكام المختصة بالنساء، فيشترط فى حقه مايشترط فى حق المرأة احتياطًا. (إرشاد السارى: (ص: ۸۰) باب شرائط الحج، النوع الثانى: شرائط الأداء، الشرط الرابع: المحرم الأمين المرأة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۲۹) باب شرائط الحج، وأمّا شرائط وجوب الأداء، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/ ۵۲۸) كتاب الحج، قبيل: باب القران، وكذا فى كتاب الخنثٰى، و: (۶/ ۷۲۹) ط: سعيد.

کنکریاں مروانا صحیح نہیں ہے بلکہ خود جا کر کنکریاں مارنا ضروری ہے۔

رات کے وقت رش نہیں ہوتا عورتوں کو دن میں رش ہونے کی صورت میں رات میں رمی کرنی چاہیے، البتہ اگر کوئی عورت ایسی بیمار ہے کہ خود پیدل یا سوار ہوکر یا وہیل چیئر پر جمرات تک نہیں جاسکتی تو اس کی جگہ پر اس کی اجازت سے دوسرے آدمی کیلئے رمی کرنا جائز ہے۔(۱)

خوشبو

☆احرام کی حالت میں خوشبو چھونا یا سونگھنا، خوشبو والے کی دکان پر خوشبو سونگھنے کیلئے بیٹھنا، خوشبودار میوہ اور خوشبودار گھاس کو سونگھنا اور چھونا مکروہ ہے، اگر بلا ارادہ خوشبو آجائے تو کچھ حرج نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) والرجل والمرأة فی الرمی سواء ، إلا أن رمیها فی اللیل ، أفضل ، وفیه إیماء إلی أنّه لا تجوز النیابة عن المرأة بغیر عذر . (إرشاد الساری : (ص: ۳۵۱) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل : فی شرائط الرمی و واجباته ، التاسع : إتمام العدد أو أکثره ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

🗁 غنیة الناسک : (ص: ۱۸۸) باب رمی الجمار ، فصل : فی شرائط الرمی ، ط: إدارة القرآن .

🗁 الفقه الإسلامی وأدلّته : (۲۲۵۴/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل ، المبحث السادس : واجبات الحج ، المطلب الثانی : رمی الجمار فی منٰی وحکم المبیت فیها ، ثانیًا وجوب الرمی ، والإنابة فیه ،ط : رشیدیه .

🗁 الخامس : أن یرمی بنفسه فلاتجوز النیابة عند القدرة ، وتجوز عند العذر ، فلو رمی عن مریض ، أی لایستطیع الرمیَ بأمره ...... جاز . (إرشاد الساری : (ص: ۳۴۹) باب رمی الجمار و أحکامه ، فصل : فی شرائط الرمی وواجباته ، الخامس : أن یرمی بنفسه ، ط:ا لإمدادیة مکّة المکرّمة)

(۲) ولبس الثوب المبخّر وشم الطیب ،ومسّه إن لم یلتزق ، وشم الریحان ،والثمار الطیبة ، وکل نبات له رائحة طیبة والجلوس فی دکان عطار لاشتمام الرائحة . (إرشاد الساری : (ص:۱۷۰) باب الإحرام ، فصل : فی مکروهاته، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

🗁 ومس الطیب إن لم یلتزق شئ من جرمه إلی بدنه بخلاف ما إذا تعلق به ریحه ، وعبق به فوحه فإنّه لایضرّه...... (غنیة الناسک : (ص: ۹۱) باب الإحرام ، فصل : فی مکروهات الإحرام ، ومحظوراته الّذی لاجزاء فیها سوی الکراهة ، ط: إدارة القرآن) =

☆احرام کی حالت میں خوشبو دار چیز سونگھنا مکروہ ہے البتہ اس سے دم یا صدقہ میں سے کوئی چیز لازم نہیں ہوتی۔(۱)

☆احرام کی حالت میں حجر اسود کا بوسہ نہ لے، اور ہاتھ بھی نہ لگائے کیونکہ اس میں خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے۔(۲)

☆احرام باندھنے سے پہلے بدن کو خوشبو لگانا مطلقا جائز ہے، اور کپڑوں کو ایسی خوشبو لگانا جائز ہے جس کا جسم پر اثر باقی نہ رہے، اور جس خوشبو کا اثر باقی رہے وہ کپڑوں پر لگانا منع ہے۔(۳)

= التاتارخانية : (۲/۵۰۶) كتاب المناسک ، الفصل الرابع فی بيان مايحرم عليا لمحرم ومالايحرم ، ط:إدارة القرآن .

(۱) فلايجب شئ بشم الطيب والفواكه الطيبة وإن كان أى الشم مكروهًا ، إذا قصد به الشم لعدم الإلصاق ...... (إرشاد السارى : (ص : ۴۴۱) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى فى الطيب ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۴۶) باب الجنايات ، الفصل الأوّل فى الطيب ، مطلب : فى تطييب الثوب ، ويدخل فى الفراش ، ط:إدارة القرآن .

التاتارخانية : (۲/۵۰۶) كتاب المناسک ، الفصل الرابع : فى بيان مايحرم على المحرم ومالا يحرم ، نوع منه فى الدهن والتطييب والخضاب ، ط: إدارة القرآن .

(۲) وإن استلم الركن ، فأصاب فمه أو يده ، خلوق كثير ، فعليه دم ، وإن كان قليل فصدقة ...... ولا يمس طيبًا بيده وإن كان لايقصد به التطيب . (غنية الناسک : (ص: ۲۴۳ ، ۲۴۵) باب الجنايات ، الفصل الأوّل ،ط : إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۴۴۱) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى فى التطيب ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

وقال : فى المحرم : إذا مس الطيب أو استلم الحجر فأصاب يده خلوق ، إن كان ماأصابه كثيرًا فعليه دم . (التاتارخانية : (۲/۵۰۴) كتاب المناسک ، فصل : فى بيان مايحرم على المحرم ومالا يحرم ، نوع منه فى الدهن والتطييب والخضاب ، ط: إدارة القرآن)

(۳) ويسن بعد الغسل أن يستعمل الطيب فى بدنه إن كان عنده ، وإلا فلا يطلبه ...... يجوز بمالا تبقٰى عينه بعد الإحرام اتّفاقًا ، وكذا بما تبقى عينه بعده كالمسک والغالية عندهما ، ...... وبمالا تبقىٰ عينه أفضل خروجًا عن الخلاف ......وأمّا الثوب فلايجوز أن يطيب بما تبقٰى عينه بعد الإحرام إجماعًا ، وقيل : يجوز فى الثوب أيضًا عندهما ، والأولىٰ أن لايطيب ثوبه . (غنية الناسک : (ص: ۷۰) باب الإحرام ، فصل : فيما ينبغى لمريد الإحرام من كمال التنظيف والغسل والإدهان والتطييب ، وغير ذٰلک ، ط: إدارة القرآن) =

☆ احرام باندھنے سے پہلے جسم پر عطر لگایا اور احرام باندھنے کے بعد بدن پر اس کی خوشبو باقی ہے تو کچھ حرج نہیں، چاہے کتنی مدت تک باقی رہے۔(۱)

☆ اگر محرم نے احرام کی حالت میں خوشبو کو دواء کے طور پر لگایا، تو اگر زخم ایک بڑے عضو کے برابر یا اس سے زیادہ نہیں تو صدقہ واجب ہے، اور اگر ایک بڑے عضو کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو دم واجب ہے، عذر کی وجہ سے لگانے کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

☆ احرام کی حالت میں سردی یا کسی اور وجہ سے خوشبودار روئی کان وغیرہ

= إرشاد الساری : (ص: ۱۲۷ ، ۱۲۸) باب الإحرام ، سننه ، ط الإمدادية مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۲/ ۴۸۱) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ،ط : سعيد .

(۱) ويسن بعد الغسل أن يستعمل الطيب فی بدنهٖ إن كان عنده ، وإلا فلا يطلبه ...... يجوز بمالا تبقٰی عينه بعد الإحرام اتّفاقًا ، وكذا بما تبقی عينه بعده كالمسك والغالية عندهما ، ...... وبمالا تبقیٰ عينه أفضل خروجًا عن الخلاف ......وأمّا الثوب فلايجوز أن يطيب بما تبقٰی عينه بعد الإحرام إجماعًا ، وقيل : يجوز فی الثوب أيضًا عندهما ، والأولیٰ أن لايطيب ثوبه . (غنية الناسك : (ص: ۷۰) باب الإحرام ، فصل : فيما ينبغی لمريد الإحرام من كمال التنظيف والغسل والإدهان والتطييب ، وغير ذٰلك ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۱۲۷ ، ۱۲۸) باب الإحرام ، سننه ، ط الإمدادية مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۲/ ۴۸۱) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ،ط : سعيد .

(۲) ولو تداوٰی بالطيب أو بدواء فيه طيب غالب ولم يكن مطبوخًا فألزقه بجراحته يلزمه صدقة إذا كان موضع الجراحة لم يستوعب عضوًا أو أكثر ، إلّا أن يفعل ذٰلك مرارًا ، فيلزمه دم . (غنية الناسك : (ص: ۲۴۸) باب الجنايات ، الفصل الأوّل : فی الطيب ، مطلب فی التداوی بالطيب ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۲/ ۵۴۶) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

إرشاد الساری : (ص: ۴۵۲)باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانی فی الطيب ، فصل : فی التداوی بالطيب ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

میں رکھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

خوشبو احرام سے پہلے لگانا

''احرام سے پہلے خوشبو لگانا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۰۸/۱)

خوشبو اور اعضاء کی مقدار

حج کی جنایات کے سلسلے میں محرم کا کسی عضو پر خوشبو لگانے کی وجہ سے دم واجب ہونے کا اعتبار کثرت پر ہے، اور قلیل اور کثیر کے درمیان مقدار کے بارے میں مختلف اقوال ہیں، بعض فقہاء نے کثرت کی حد بڑے عضو کو قرار دیا ہے اور بعض فقہاء نے ایک چوتھائی عضو کو کثرت کی حد قرار دیا ہے، اور بعض فقہاء نے نفس خوشبو کو کثرت کی حد قرار دیا ہے۔ان تین اقوال کے درمیان تطبیق یہ ہے کہ اگر خوشبو کی مقدار کم ہے تو کامل عضو پر خوشبو لگانے سے دم واجب ہوگا، اور کامل عضو پر نہ لگانے کی وجہ سے صدقہ کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر خوشبو زیادہ ہے تو ایک چوتھائی عضو کا اعتبار ہے، اور اس صورت میں ایک چوتھائی عضو پر خوشبو لگانے سے دم واجب ہوگا، اور اس سے کم میں صدقہ لازم ہوگا۔

لہٰذا جہاں بھی بعض اعضاء کے ایک چوتھائی حصے کو کل کے قائم مقام قرار نہیں

---

(۱) فلو أكله أو استعطه أو داوىٰ به جراحة أو شقوق رجليه أو أقطر فى أذنيه لايجب الدم ولا صدقة ، اتفاقًا بخلاف المسک والعنبر والغالية والكافور ونحوها مما هو طيب بنفسهٖ ، فإنّه يلزمه الجزاء بالإستعمال ولوعلى وجه التداوى . (الدر مع الرد : (۵۴۶/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۵/۳) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

إرشاد السارى : (ص: ۴۵۲) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى : فى الطيب ، فصل : فى التداوى بالطيب ، ط: المدادية ، مكّة المكرّمة .

دیا گیا اور اس کی وجہ سے دم واجب نہیں کیا گیا، وہاں خوشبو کی قلیل مقدار مراد ہے، اور جہاں بھی بعض اعضاء کے ایک چوتھائی کو کل کے قائم مقام قرار دیا گیا ہے وہاں خوشبو کی زیادہ مقدار مراد ہے۔(۱)

خوشبو بدن پر لگانے کی جنایت

''بدن پر خوشبو لگانے کی جنایت'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۱۹۸)

خوشبو بستر پر لگائی ہوئی ہو

''بستر میں خوشبو لگائی ہوئی ہو'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۰۲)

خوشبودار چیز

جو چیزیں خوشبودار ہیں مثلاً عنبر، مشک، کافور، عطر وغیرہ ان چیزوں کو احرام کی حالت میں استعمال کرنے سے جزاء واجب ہوتی ہے، اگرچہ دوا کے طور پر ہو۔(۲)

---

(۱) فإذا استعمل فإن كان كثيرًا فاحشًا ففيه الدم ، وإن كان قليلا ففيه الصدقة كذا في المحيط ، واختلف المشائخ في الحد الفاصل بين القليل والكثير ، فبعض مشايخنا اعتبروا الكثرة بالعضو الكبير نحو الفخذ والساق ، وبعضهم اعتبروا الكثرة بربع العضو الكبير ، والشيخ الإمام أبو جعفر اعتبر القلة والكثرة في نفس الطيب إن كان الطيب في نفسه يستكثره النّاس ككفين من ماء الورد ، وكف من الغالية والمسك بقدر ما استكثره النّاس فهو كثير ومالا فلا .

والصحيح أن يوقف ويقال إن كان الطيب قليلاً ، فالعبرة للعضو لا للطيب حتٰى لو طيب به عضوًا كاملاً يكون كثيرًا يلزمه دم ، وفيما دونه صدقة ، وإن كان الطيب كثيرًا فالعبرة للطيب لا للعضو حتٰى لو طيب به ربع عضو يلزمه دم هٰكذا في محيط السرخسي والتبيين .

(الهندية: (۱/۲۴۰) كتاب المناسك ، الباب الثامن ، في الجنايات ، ط: رشيديه)

شامي : (۲/۵۴۴ ، ۵۴۵) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

البحر : (۳/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) انظر الحاشية السابقة ، رقم : ۲ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ۲۵۷ ، والحاشية السابقة رقم: ۱ ، على الصفحة السابقة رقم: ۲۵۸ .

خوشبودار شربت

☆ ایسی بوتل، شربت اور پھلوں کا رس جن میں خوشبو ڈالی گئی ہو احرام کی حالت میں نہ پیئے جائیں اگر کوئی حاجی یا عمرہ کرنے والا احرام کی حالت میں تھوڑی مقدار میں ایک مرتبہ پیئے گا تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا، اور اگر زیادہ مقدار میں پیا، یا تھوڑا تھوڑا دو تین بار پیا تو دم واجب ہوگا، اور جس شربت میں بالکل خوشبو نہ ڈالی گئی ہو وہ پینا جائز ہے۔

☆ اگر خوشبو پینے کی چیز میں ملائی گئی ہے اور خوشبو کی مقدار، غالب ہے تو ایسی خوشبودار چیز پینے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا، اور اگر خوشبو مغلوب ہے تو ایسی خوشبودار چیز پینے کی صورت میں صدقہ دینا لازم ہوگا، اور اگر ایسی مغلوب خوشبو دار چیز کو بار بار پیا ہے تو دم واجب ہوگا۔(۱)

خوشبودار صابن

معمولی خوشبودار صابن استعمال کرنے سے دم لازم نہیں ہوگا، البتہ صدقہ دینا لازم ہوگا اور صدقہ تقریباً دو کلو گندم یا آٹا یا اس کی قیمت ہے، اور یہ حدود حرم کے اندر اور باہر کہیں بھی ادا کرسکتا ہے، مزید ''صابن'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱)

---

(۱) ولو خلطه بمشروب كخلط الزعفران أو القرنفل بالقهوة، فإن كان الطيب غالبًا أى باعتبار أجزاءه ففيه الدم، وإن كان مغلوبًا ففيه الصدقة إلّا أن يشرب مرارًا فعليه الدم. (إرشاد السارى: (ص: ۴۵۰) باب الجنايات وأنواعها، النوع الثانى فى الطيب، فصل: فى أكل الطيب و شربه، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک: (ص: ۲۴۷) باب الجنايات، الفصل الأوّل: فى الطيب، مطلب فى أكل الطيب وشربه، ط: إدارة القرآن.

🗁 شامى: (۲/۵۴۷) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

(۱) ولو غسل المحرم باشنان فيه طيب فإن كان من راه سماه أشنانًا كان عليه الصدقة وإن كان سمّاه طيبًا كان عليه الدم، والصدقة فى كل موضع نصف صاع إلاً فى الجراد والقمل على ما يذكر فى المحرم. (الخانية على هامش الهندية: (۱/۲۸۹، ۲۹۰) كتاب الحج، فصل: فيما يجب بلبس المخيط وإزالة التفث، ط: رشيديه) =

خوشبودار غذا

☆ جو خوشبوئیں حقیقی کہلاتی ہیں جیسے مشک، عنبر، زعفران وغیرہ اگر پکے ہوئے کھانے میں ملی ہوئی ہوں اور انہیں احرام کی حالت میں کھایا تو دم یا صدقہ کچھ واجب نہ ہوگا اگرچہ خوشبودار چیزیں غالب ہوں۔

☆ اور جو کھانا پکا ہوا نہ ہو یعنی جو کھانا پکایا ہی نہیں جاتا، تو اگر اس میں خوشبو کی چیز غالب ہے اگرچہ خوشبو ظاہر نہ ہو، ایسا کھانا کھانے سے دم واجب ہوگا، اور اگر خوشبو کی چیزیں مقدار میں کم ہیں، اگرچہ خوشبو خوب ظاہر ہو تو ایسا کھانا کھانے سے دم اور صدقہ لازم نہیں ہوگا، البتہ ایسا کھانا کھانا مکروہ ہے۔(۱)

☆ پلاؤ، بریانی، زردہ وغیرہ پکی ہوئی چیزوں میں زعفران، الائچی، دارچینی وغیرہ خوشبودار چیز ڈالی ہوں تو احرام کی حالت میں ایسی پکی ہوئی چیز میں کھانا جائز ہیں، چاہے جتنی مقدار میں خوشبودار چیز ڈالی گئی ہو، اس کے کھانے سے کچھ واجب نہ ہوگا۔

= غنیة الناسک : (ص: ۲۴۹) باب الجنایات ، الفصل الأوّل : فی الطیب ، مطلب : فی غسل یده أو رأسه بالطیب ، ط: إدارة القرآن .

التاتارخانیة : (۲/۵۰۷) کتاب المناسک ، الفصل الخامس : فیما یحرم علی المحرم بسبب إحرامه ومالایحرم ، نوع منه فی الدهن ، والتطییب والخضاب ، قبیل الفصل السادس ، ط: إدارة القرآن .

(۱) اعلم أنّ خلط الطیب بغیره علی وجوه ؛لأنّه إمّا أن یخلط بطعام مطبوخ أولا ، ففی الأوّل ، لا حکم للطیب سواء کان غالبًا أو مغلوبًا ، وفی الثانی : الحکم للغلبة ، إن غلب الطیب وجب الدم ، وإن لم تظهر رائحته ، کما فی الفتح ، وإلا فلا شئ علیه ، غیر أنّه إذا وجدت معه الرائحة ، کره .

(شامی : (۲/۵۴۷) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۳/۵) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

غنیة الناسک : (ص: ۲۴۶ ، ۲۴۷) باب الجنایات ، الفصل الأوّل : فی الطیب ، مطلب فی أکل الطیب وشربه ، ط: إدارة القرآن .

خوشبودار کھانا

☆ اگر خوشبودار چیز کسی کھانے والی چیز میں ڈال کر پکائی گئی ہے، تو ایسی چیز احرام کی حالت میں کھانے سے دم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوگا۔

☆ اسی طرح اگر خوشبودار چیز کسی اور کھانے والی چیز میں ڈالی گئی ہے لیکن پکائی نہیں گئی اور خوشبودار چیز کی مقدار دوسری چیزوں سے کم ہے، تب بھی احرام کی حالت میں ایسی چیز کھانے سے دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا، البتہ مذکورہ دونوں قسم کا کھانا کھانا احرام کی حالت میں مکروہ ہے اس لئے اس سے بچنا چاہئے۔(۱)

خوشبو کپڑے میں استعمال کرنے کی جنایت

''کپڑے میں خوشبو استعمال کرنے کی جنایت'' عنوان کو دیکھیں۔(۳۰۸/۳)

---

(۱) فلو أكل طيبًا كثيرًا وهو أن يلتصق بأكثر فمه يجب الدم ، وإن كان قليلاً بأن لم يلتصق بأكثر فمه فعليه الصدقة هذا إذا أكله كما هو من غير خلط أو طبخ ، فلو جعله بالطعام وطبخه فلابأس بأكله ؛ لأنّه خرج من حكم الطيب ، وصار طعامًا ، وكذالک كل ما غيرته النّار من الطيب فلابأس بأكله ، ولو كان ريح الطيب يوجد منه ، وإن لم تغيره النّار يكره أكله إذا كان يوجد منه رائحة الطيب وإن أكل فلاشيئ عليه كذا فی شرح الطحاوی . (غنية الناسک فی بغية المناسک : (ص: ۲۴۶) باب الجنايات ،الفصل الأوّل : فی الطيب ، مطلب فی أكل الطيب وشربه ، ط: إدارة القرآن)

☐ وأكل طعام أی غير مطبوخ يوجد منه رائحة الطيب بخلاف المطبوخ فإنّه لايكره ، وكذا إذا كان المخلوط غير مطبوخ ، ولم يوجد منه الريح فإنّه حينئذٍ مغلوب مستهلک ، فلا شيئ عليه ، وكذا حكم الشراب وهذا كله عند أبی حنيفة ، وأمّا عندهما فلا شيئ عليه بأكل الزعفران فإنّه يستعمل فی الأطعمة فالتحق بها ، ولأبی حنيفة انه طيب حقيقة ، ولاتسقط هذه الحقيقة الا لضرورة التبعية للطعام ، بأن كان فی طعام مسته النّار أو لم تمسه كذا فی الشمنی . (لباب المناسک مع شرحه (إرشاد الساری) : (ص: ۱۳۴) فصل فی مكروهاته ، ط: بيروت ، و: (ص: ۱۷۱) باب الإحرام ، فصل : فی مكروهاته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ الهندية : (۲۴۱/۱) كتاب المناسک ، الباب الثامن : فی الجنايات ، ط: رشيديه .

خوشبو کھالی

اگر کسی نے احرام کی حالت میں بہت سی خالص خوشبو کھالی، یعنی اتنی کہ منہ کے اکثر حصہ میں لگ گئی تو دم دینا واجب ہوگا، اور اگر تھوڑی مقدار میں کھائی ہے یعنی منہ کے اکثر حصہ میں نہیں لگی تو صدقۂ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا، اور یہ حکم اس وقت ہے جب کہ خالص خوشبو کھائے، اور اگر اس کو کسی کھانے میں ڈال کر پکایا تو کچھ واجب نہیں، اگر چہ خوشبو کی چیز غالب ہو۔(۱)

خلاصہ یہ کہ پکانے سے پہلے اور پکانے کے بعد کا حکم الگ الگ ہے۔

خوشبو والی دواء

اگر محرم نے احرام کی حالت میں ایسی دوائی لگائی جس میں خوشبو غالب ہے اور پکی ہوئی نہیں ہے، تو اگر زخم ایک بڑے عضو کے برابر یا اس سے زیادہ نہیں تو صدقہ واجب ہے، اور اگر ایک بڑے عضو کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو دم واجب ہے، عذر کی وجہ سے لگانے کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

---

(۱) فلو أكل طيبًا كثيرًا ، وهو أن يلتصق بأكثر فمه يجب الدم ، وإن كان قليلاً بأن لم يلتصق بأكثر فمه فعليه الصدقة ، هٰذا إذا أكله كما هو من غير خلط أو طبخ فلو جعله فى الطعام وطبخه ، فلا بأس بأكله ؛ لأنّه خرج من حكم الطيب وصار طعامًا ...... (غنية الناسک : (ص: ۲۴۶) باب الجنايات ، الفصل الأوّل : فى الطيب ، مطلب فى أكل الطيب وشربهٖ ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۴۴۴ ، ۴۴۵) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى : فى الطيب ، فصل : فى أكل الطيب و شربهٖ ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

🗀 الدر مع الرد : (۵۴۴/۲ ، ۵۴۵) كتاب الحج ، بابن الجنايات ، ط: سعيد .

🗀 البحر الرائق :(۵/۳) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) ولو تداوٰى بالطيب أو بدواء فيه طيب غالب ولم يكن مطبوخًا فألزقه بجراحته يلزمه صدقة إذا كان موضع الجراحة لم يستوعب عضوًا أو أكثر، إلّا أن يفعل ذٰلک مرارًا، فيلزمه دم. (غنية الناسک: (ص: ۲۴۸) باب الجنايات، الفصل الأوّل: فى الطيب، مطلب فى التداوى بالطيب، ط:إدارة القرآن)=

خوف یا وحشت ہو

جس جگہ خوف یا وحشت ہو وہاں پر ''سورۃ لِإ یلاف'' پڑھنے سے ہر قسم کی بلا مصیبت سے امن حاصل ہو جاتا ہے۔(۱)

خون ٹیسٹ کروانا

احرام کی حالت میں خون ٹیسٹ کروانا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

خون چڑھانا

اگر کسی آدمی کو احرام کی حالت میں خون چڑھانے کی ضرورت ہے تو خون چڑھانا جائز ہے اس سے دم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوگا۔(۳)

= الدر مع الرد : (۲/۵۴۶) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

إرشاد الساری : (ص: ۴۵۲)باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثانی فی الطیب ، فصل : فی التداوی بالطیب ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

البحر الرائق : (۳/۵) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

(۱) یستحب أن یقرأ سورة " لإیلاف قریش " ...... إنّها أمان من کلِّ سوء . (الاذکار للنووی: (ص: ۲۴۷)، کتاب أذکار المسافر، باب أذکاره عند إرادته الخروج من بیتهٖ ، ط: دار البشائر)

فتح القدیر : (۲/۲۰۲) کتاب الحج ، المقدّمة ، ط: رشیدیه .

مرقاة المفاتیح : (......) کتاب الدعوات ، باب الدعوات المتفرّقة فی الاوقات .

(۲) (والفصد) الإفتصاد (والحجامة) أی الاحتجام (بلاإزالة شعر) أی موضعیهما . (إرشاد الساری : (ص: ۱۷۳) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاتهٖ ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۹۲) باب الإحرام ، فصل : فی مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۴۹) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

(۳) انظر الحاشیة السابقة.

خون دینا

اگر احرام کی حالت میں کسی آدمی کی جان بچانے کے لئے خون دینے کی ضرورت پڑے تو خون دینا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

خون مسلسل بہنے کی صورت میں طواف کیسے کرے؟

''ریاحی مریض طواف کیسے کرے؟'' عنوان کو دیکھیں۔(٣٦٧/٢)

خون مسلسل بہنے کی صورت میں عرفات میں نماز کیسے پڑھے؟

''ریاحی مریض عرفات میں نماز کیسے پڑھے؟ عنوان کو دیکھیں۔(٣٦٩/٢)

خیمہ

احرام کی حالت میں خیمے کے اندر داخل ہونا اور اس میں بیٹھنا اور سونا جائز ہے۔(۲)

---

(١) انظر الحاشية السابقة رقم: ٢، على الصفحة السابقة رقم: ٢٦٤.

(٢) ولاستظلال ببيت ومحمل و عماريّه و فسطاط (بضم الفاء : أى خيمة كبيرة : ولعل المراد بها ما لم يصل رأسه إليها أو فيه تجريد أريد به مطلق الخيمة) و ثوب وغيرها ......(لباب المناسک مع إرشاد السارى : (١٧٣) باب الإحرام ، فصل : فى مباحاته ، ط:الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ٩٢) باب الإحرام ، فصل : فى مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

🗁 الدر مع الرد : (٤٩٠/٢) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ،ط : سعيد .

د

داماد

داماد (سگی بیٹی کا شوہر) اپنی ساس کے لیے محرم ہے، ان میں ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہے، لہذا ساس داماد کے ساتھ حج کو جاسکتی ہے، باقی اگر فتنہ کا اندیشہ ہو تو احتیاط ضروری ہے۔(۱)

داماد محرم ہے، ساس کے لئے اس کے ساتھ حج کے لئے جانا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) والمحرم من لا يجوز مناكحتها على التابيد بقرابة أو رضاع أو مصاهرةٍ بنكاح فاسدٍ أو سفاح على الأصح ...... ونقل أبو السعود رحمه اللّٰه عن البزازية : لاتسافر بأخيها رضاعًا فى زماننا ، قال فى رد المحتار :أى لفساد الزمان ويؤيده كراهة الخلوة بها كالصهرة الشابة ، فينبغى استثناء الصهرة الشابة هنا أيضًا ؛ لأنّ السفر كالخلوة . (غنية الناسک : (ص: ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الرابع : ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمين للمرأة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

☐ الهندية : (۲۱۹/۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّل فى تفسير الحج و فرضيته ، ط: رشيديه .

(۲) والمحرم الزوج ومن لايجوز مناكحتها على التابيد بقرابة أو رضاع أو مصاهرةٍ . (الهندية : (۲۱۹/۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّل فى تفسير الحج ، ط: رشيديه)

☐ التاتارخانية : (۴۳۴/۲) كتاب المناسک ، الفصل الأوّل فى بيان شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

☐ شامى : (۴۶۴/۲) كتاب الحج ، مطلب فى قولهم : يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد .

☐ غنية الناسک : (ص: ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن .

درخت

حرم کی حدود میں درخت کاٹنا محرم اور غیر محرم دونوں کے لئے منع ہے۔(۱)

درخت کی شاخیں کاٹنا مزدلفہ اور منٰی میں

منٰی اور مزدلفہ کے درختوں کی شاخیں کاٹنے اور تراشنے کی وجہ سے جو نقصان ہوا ہے اس کی بقدر رقم فقراء میں صدقہ کرنا لازم ہوگا، اور اگر کوئی نقصان نہیں ہوا تو کچھ بھی صدقہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) وأمّا حكم الشجر : فنقول : قطع شجر الحرم حرام ، قال عليه السلام فی الحديث المعروف: " ولايقطع شهرها " . (المحيط البرهانی : (۳/٥٦) كتاب المناسک ، الفصل السادس : فی صيد الحرم و شجره ، وحشيشه ، وحكم أهل مكّة ، ط: رشيديه)

الفتاوٰی التاتارخانية : (۲/۵۱۲) كتاب المناسک ، الفصل السادس : فی صيد الحرم وشجره وحشيشه وحكم أهل مكّة ، ط: إدارة القرآن .

إعلاء السنن : (۱۰/۴۰۳) كتاب الحج ، أبواب جزاء الصيد ، باب حرمة صيد الحرم ونباته وشجره ، وحشيشه إلا الإذخر ، قبيل : مسائل شتٰی تتعلق بالحج ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد الساری : (ص: ۵۳۹) باب الجنايات وأنواعها ، النوع السابع : فی أشجار الحرم ونباته ، النوع الرابع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) إذا جنٰی علی نبات الحرم أی بقطعه أو قلعه أو رعيه فعليه قيمته كبيرا كان الشجر أو صغيرا فيشتری بها أی بقيمته طعامًا من الحبوب الّذی يؤكل منها، يتصدق به علی الفقراء أی فقراء الحرم أو غيره. (لباب المناسک مع شرحه (إرشاد الساری) (ص: ۴۲۵) باب فی جزاء الجنايات و كفارتها، فصل فی جزاء أشجار الحرم و نباته ، ط: بيروت ، و: (ص: ۵۴۵) ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

ويجوز أخذ الورق من شجر الحرم ولا ضمان فيه إذا كان لايضر بالشجر كذا فی السراج الوهاج. (الهنديه: (۱/۲۵۳) كتاب المناسک، الباب التاسع: فی الصيد، اعلم أن شجر الحرم أنواع أربعة، ط:رشيديه)

قطع ورق الشجر بالمحجن والعصا، والسواک ، وقطع الشجر للبناء والسكنٰی بموضعه وقطعه لاصلاح الحوائط والبساتين، لقوله ﷺ يوم فتح مكّة: " إنّ هٰذا البلد حرمه اللّٰه يوم خلق السمٰوات والأرض فهو حرام بحرمة اللّٰه إلی يوم القيامة ولايعضد شوكه، ولاينفر صيده ولايلتقط لقطته الا من عرفها ولايختلی خلاه ، فقال ابن عبّاس رضی اللّٰه عنهما يا رسول اللّٰه ! الا الاذخر، فإنّه لقينهم و بيوتهم، فقال: " الا الإذخر " ويجب عند الجمهور ضمانه خلافا للمالكية. (الفقه الإسلامی وأدلّته: (۳/۳۲۸) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الثانی: خصائص الحرمين، المبحث الأوّل: حرم مكة، سادسًا: الأحكام الّتی يخالف فيها الحرم غيره من البلاد، ط:دار الفكر)

درخواست منظور نہ ہونے سے حج ساقط نہیں ہوگا

حج کی درخواست دینے سے فرض حج ساقط نہیں ہوتا، درخواست منظور نہ ہونے یا قرعہ اندازی میں نام نہ نکلنے کی صورت میں مسلسل ہر سال درخواست دیتے رہنا چاہیے حج کرنے کا موقعہ مل گیا تو حج کرنے سے حج ساقط ہو جائیگا، اور اگر خدا نخواستہ منظوری کی نوبت نہیں آئی تو وارثوں کو حج بدل کے لئے وصیت کر کے جانا لازم ہوگا۔(۱)

درود شریف مختصر یہ ہے

☆......اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ . (۲)

---

(۱) كل من قدر على شرائط الوجوب ، الأولىٰ أن يقال : وهو من وجد في حقهٖ شرائط الوجوب، ولم يحج أى بنفسهٖ ، فعليه الإيصاء به ، سواء قدر على شرائط الأداء أم لا ، أى أم لم يقدر على شرائط الأداء ، لكن إذا وجد فيه شرائط الوجوب ولم يوجد شرائط الأداء فعليه الإحجاج في الحال ، أو الإيصاء في المآل ، بخلاف من وجد فيه شرائط الأداء أيضًا ولم يحج فإنّه يتعين في حقه الإيصاء . (إرشاد السارى : (ص: ۸۹) باب شرائط الحج ، النوع الرابع ، شرائط وقوع الحج عن الفرض ، فصل : فيمن يجب عليه الوصية بالحج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (۳۲، ۳۳) باب شرائط الحج ، فصل : فيما إذا وجد شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

شامى : (۲/۴۵۹) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۲) وفي لفظ عند ابن بشكوال من حديث أبي هريرة أيضًا : " من صلى صلاة العصر من يوم الجمعة فقال قبل أن يقوم من مكانه : اللّٰهم صلى على محمد النبى الأمى وعلى اٰلهٖ وسلم تسليما ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين عامًا وكتبت له عبادة ثمانين سنة " ونحوه عن سهل كما سيأتي . (القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع (صلى اللّٰه عليه وسلم) للإمام الحافظ المورخ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوي ، (ص: ۳۹۹) ۱۳۔ الصلاة عليه في يوم الجمعة وليلتها ، وفيه أحاديث كثيرة . ط: دار اليسر ، دار المنهاج ، المدينة المنوّرة ، المملكة العربية السعودية) =

☆......اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا. (۱)

=▭ ۱۱۴ ــ قال شيخنا أبو القاسم : روينا عن سهل بن عبد الله : من قال في يوم الجمعة بعد العصر اللّٰهم صل على محمد النبى الأمى وعلى آله وسلم ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين سنة . (القربة إلى رب العالمين والصلاة على محمد سيد المرسلين لابن بشكوال (المتوفى : ۵۷۸ هـ) ، (ص: ۱۱۴) باب فضل الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم عشية الخميس ويوم الجمعة ، ط: دار الكتب العلمية ، الطبعة الأولىٰ ۱۴۲۰ هـ)

▭ حدثنا عمر ، نا الحسين بن اسماعيل الضبى ، واحمد بن عبد الله بن نصر بن بجير ، قالا : نا سعيد بن محمد بن ثواب ، أنا عون بن عمارة ، أنا سكن البرجمى عن حجاج بن سنان ، عن على بن زيد ، عن سعيد بن المسيب اظنّه عن أبى هريرة ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " الصلاة علىّ نور على الصراط فمن صلّى علىّ يوم الجمعة ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين عامًا . (الترغيب فى فضائل الأعمال و ثواب ذلک لأبى حفص عمر بن احمد بن عثمان بن احمد بن محمد بن ايوب بن ازداد البغدادى المعروف بابن شاهين (المتوفى : ۳۸۵) ، (ص: ۱۴) باب مختصر من الصلاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم تسليما ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت لبنان)

▭ ۱۱۴ ــ قال شيخنا أبو القاسم : روينا عن سهل بن عبد الله : من قال فى يوم الجمعة بعد العصر اللّٰهم صل على محمد النبى الامى وعلى آله وسلم ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين سنة. (القربة إلى رب العالمين والصلاة على محمد سيد المرسلين لابن بشكوال (ص: ۱۱۴) باب فضل الصلاة على النّبى صلى الله عليه وسلم عشية الخميس ويوم الجمعة ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

▭ عن الحجاج بن سنان عن على بن زيد عن سعيد ابن المسيب اظنه عن أبى هريرة قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : " صلاة علىّ نور على الصراط ، فمن صلّى علىّ يوم الجمعة ثمانين مرّة غفرت له ذنوب ثمانين عامًا . (القربة إلى ربّ العالمين ...... (ص: ۱۱۱) فضل الصلاة على النّبى صلى الله عليه وسلم عشية الخميس يوم الجمعة ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

▭ ۳۸۱۴ـ أبو هريرة : الصلاة علىّ نور على الصراط ، ومن صلّى علىّ يوم الجمعة ثمانين مرّة غفرت له ذنوب ثمانين عامًا . (الفردوس بماثور الخطاب ، (۴۰۸/۲) ذكر الفصول من ذوات الألف واللام ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

(۱) وفي لفظ عند ابن بشكوال من حديث أبي هريرة أيضًا : " من صلى صلاة العصر من يوم الجمعة فقال قبل أن يقوم من مكانه: اللّٰهم صلى على محمد النبى الأمى وعلى اٰله وسلم تسليما=

=ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين عامًا وكتبت له عبادة ثمانين سنة " ونحوه سن سهل كما سيأتي . (القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع (صلى الله عليه وسلم) للإمام الحافظ المورخ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوي ، (ص: ۳۹۹) ۱۳۔ الصلاة عليه في يوم الجمعة وليلتها ، وفيه أحاديث كثيرة . ط: دار اليسر ، دار لامنهاج ، المدينة المنوّرة ، المملكة العربية السعودية)

☜ قال شيخنا أبو القاسم : روينا عن سهل بن عبد اللّٰه : من قال في يوم الجمعة بعد العصر اللّٰهم صل على محمد النبى الأمى وعلى آله وسلم ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين سنة . (القربة إلى رب العالمين والصلاة على محمد سيد المرسلين لابن بشكوال (المتوفى : ۵۷۸ هـ) ، (ص: ۱۱۴) باب فضل الصلاة على النبى صلى اللّٰه عليه وسلم عشية الخميس ويوم الجمعة ، ط: دار الكتب العلمية ، الطبعة الأولىٰ ۱۴۲۰ هـ)

☜ حدثنا عمر ، نا الحسين بن اسماعيل الضبى ، واحمد بن عبد اللّٰه بن نصر بن بجير ، قالا : نا سعيد بن محمد بن ثواب ، أنا عون بن عمارة ، أنا سكن البرجمى عن حجاج بن سنان ، عن على بن زيد ، عن سعيد بن المسيب اظنّه عن أبى هريرة ، قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : " الصلاة عليّ نور على الصراط فمن صلّى عليّ يوم الجمعة ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين عامًا .(الترغيب فى فضائل الأعمال و ثواب ذلک لأبى حفص عمر بن احمد بن عثمان بن احمد بن محمد بن ايوب بن ازداد البگدادى المعروف بابن شاهين (المتوفى : ۳۸۵) ، (ص: ۱۴) باب مختصر من الصلاة على رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم تسليما ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت لبنان)

☜ قال شيخنا أبو القاسم : روينا عن سهل بن عبد اللّٰه : من قال فى يوم الجمعة بعد العصر اللّٰهم صل على محمد النبى الامى وعلى آله وسلم ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين سنة . (القربة إلى رب العالمين والصلاة على محمد سيد المرسلين لابن بشكوال (ص: ۱۱۴) باب فضل الصلاة على النّبى صلى اللّٰه عليه وسلم عشية الخميس ويوم الجمعة ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

☜ عن الحجاج بن سنان عن على بن زيد عن سعيد ابن المسيب اظنه عن أبى هريرة قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : " صلاة عليّ نور على الصراط ، فمن صلّى عليّ يوم الجمعة ثمانين مرّة غفرت له ذنوب ثمانين عامًا . (القربة إلى ربّ العالمين ...... (ص: ۱۱۱) فضل الصلاة على النّبى صلى اللّٰه عليه وسلم عشية الخميس يوم الجمعة ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

☜ أبو هريرة : الصلاة عليّ نور على الصراط ، ومن صلّى عليّ يوم الجمعة ثمانين مرّة غفرت له ذنوب ثمانين عامًا . (الفردوس بماثور الخطاب ، (۴۰۸/۲) ذكر الفصول من ذوات الألف واللام ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

درودوسلام پڑھنا

روزانہ پانچوں نمازوں کے وقت یا جس وقت موقع ہو روضۂ اقدس پر حاضر ہوکر درودوسلام پڑھنا جائز ہے۔(۱)

دستانہ

☆عورتوں کے لئے احرام کی حالت میں دستانے پہننا جائز ہے،البتہ نہ پہننا بہتر ہے۔

☆مردوں کے لئے احرام کی حالت میں دستانے پہننا جائز نہیں ہے، اگر آدھے دن سے زیادہ دیر پہن کر رکھے گا تو دم دینا لازم ہوگا، اور آدھے دن سے کم میں صدقہ دینا لازم ہوگا۔(۲)

نابالغ بچوں پر دستانے پہننے کی وجہ سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) ويستحب الإكثار من الصلاة والسلام على النّبيّ ﷺ في المدينة المعظمة أى خصوصًا ...... (إرشاد السارى : (ص: ۷۵۲) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، فصل فى استحباب الإكثار من أعمال البر بالحرمين ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۳۸۳) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ل ﷺ ، قبيل : فصل فى زيارة أهل البقيع ،ط: إدارة القرآن .

☐ الفقه الإسلامى وأدلّته : (۳/ ۳۴۱) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الثانى : خصائص الحرمين ، المبحث الثانى ، حرم المدينة ، ط: دار الفكر .

(۲) قال عز بن جماعة رحمه اللّٰه تعالىٰ : ويحرم عليه لبس القفازين فى يديه عند الأربعة ، وأمّا المرأة : فيندب لها عدمه لقوله ﷺ : " ولاتلبس القفازين " . (غنية الناسک : (ص: ۸۲) باب الإحرام ، فصل : فى محرمات الإحرام ومحظوراته الّتى فى غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن)

☐ وكذا لبس المحرم القفازين ، لما نقل عز الدين بن جماعة من أنّه يحرم عليه لبس القفازين فى يديه عند الأئمة الأربعة ...... فإنّ المرأة ليست ممنوعة عن لبسهما ، وإن كان الأولىٰ لها أن لاتلبسهما لقوله ﷺ : " ولا تلبس القفازين " جمعًا بين الدلائل . (إرشاد السارى : (ص:۱۶۶ ، ۱۶۷) باب الإحرام ، فصل فى محرماته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ شامى : (۲/ ۴۸۹) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

(۱) وفى الولوالجية: ولو لبس صبى أحرم عنه أبوه قميصًا لم يلزمه شئ. (التاتارخانية: =

دس ذی الحجہ کی رمی کا وقت

دسویں کو رمی کا وقت صبح صادق سے گیارہویں کی صبح صادق تک ہے، مسنون وقت سورج نکلنے سے زوال تک ہے، زوال سے غروب تک مباح وقت ہے، غروب کے بعد مکروہ وقت ہے۔

دسویں تاریخ کی رمی

☆ دسویں تاریخ کی رمی اگر چہ عورتوں اور بیماروں کے علاوہ دوسروں کے لئے مغرب کے بعد کرنا مکروہ ہے، مگر رات میں صبح صادق سے پہلے پہلے کرنے سے واجب ادا ہو جاتا ہے۔

☆ اگر دسویں تاریخ کے بعد کی رات گزر گئی اور رمی نہیں کی تو اس کی قضا بھی واجب ہے اور رات کے بعد کرنے سے دم دینا بھی لازم ہے۔(۲)

= (۴۹۴/۲) کتاب المناسک، الفصل الخامس: فی بیان ما یحرم علی المحرم ومالا یحرم، نوع منه: فی لبس المخیط، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۱۵۹) باب الإحرام، فصل: فی إحرام الصبی، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

▭ (غنیة الناسک: (ص: ۸۴) باب الإحرام، فصل فی إحرام الصبی والمجنون والعبد والأمة، ط:إدارة القرآن.

(۲) وله فی هٰذا الیوم أربعة أوقات، فوقت الجواز أداء من طلوع الفجر، فلایصح قبله إلی طلوع الفجر من غده فإذا طلع فات وقت الأداء ولزمه الدم والقضاء، ویسن من طلوع الشمس إلی الزوال ثم یباح إلی الغروب، وقیل یکره، ویکره من الغروب إلی الفجر، وکذا قبل طلوع الشمس وهٰذا عند عدم العذر، فلا إساءة برمی الضعفة قبل الشمس، ولا برمی الرعاة لیلاً.(غنیة الناسک: (ص: ۱۷۰،۶۹) باب مناسک منی یوم النحر، فصل فی رمی جمرة العقبة یوم النحر، ط: إدارة القرآن)

▭ ولو أخّره إلی اللیل کره إلاّ فی حقّ النساء وکذا حکم الضعفاء ولایلزمه شیٔ أی من الکفارة ولکن یلزمه الإساءة لترکه السنة، وإن کان بعذر لم یکره أی تاخیره ولو أخّره أی رمی الیوم إلی الغد لزمه الدم والقضاء أی فی أیّامه. (إرشاد الساری: (ص: ۳۳۳) باب رمی الجمار وأحکامه، فصل: فی رمی جمرة العقبة یوم النحر، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

▭ شامی: (۵۱۵/۲) کتاب الحج، مطلب فی رمی جمرة العقبة، ط: سعید)=

☆ مزید "دسویں ذی الحجہ کو مغرب کے وقت رمی کرنا" عنوان کو بھی دیکھیں۔

☆ رمی اور قربانی کرنے میں اتنی جلدی کرنا کہ ازدحام کی وجہ سے اپنے نفس کو یا کسی دوسرے کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو حرام ہے، غروب سے کچھ قبل اطمینان سے رمی کریں، اگر اس وقت بھی ہجوم اور ازدحام ہو تو غروب کے بعد رمی کریں، ایسی حالت میں غروب کے بعد رمی کرنے میں کوئی کراہت نہیں ہے۔(۱)

دسویں ذی الحجہ کو مغرب کے وقت رمی کرنا

اگر دسویں ذی الحجہ کو زوال سے پہلے پہلے رمی کرنے میں دشواری ہے تو مغرب تک رمی میں تاخیر کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن یہ شرط ہے کہ جب تک رمی نہ کرلیں تب تک تمتع اور قران کی قربانی نہیں کرسکتے، اور جب تک قربانی نہ کرلیں، بال نہیں کٹوا سکتے اور جب تک بال نہیں کٹوائے تب تک احرام کے کپڑے اتار کر عام

= (قوله : و ترک الإيذاء واجب) أى فلا يترک الواجب لفعل السنة . (الدر مع الرد : (۴۹۴/۲) کتاب الحج ، مطلب فی دخول مكّة ، ط: سعيد)

(۱) وله فی هٰذا اليوم أربعة أوقات ، فوقت الجواز أداء من طلوع الفجر ، فلايصح قبله إلى طلوع الفجر من غده فإذا طلع فات وقت الأداء ولزمه الدم والقضاء ، ويسن من طلوع الشمس إلى الزوال ثم يباح إلى الغروب ، وقيل يكره ، ويكره من الغروب إلى الفجر ، وكذا قبل طلوع الشمس وهٰذا عند عدم العذر ، فلا إساءة برمى الضعفة قبل الشمس ، ولا برمى الرعاة ليلاً . (غنية الناسک : (ص: ۱۶۹ ، ۱۷۰) باب مناسک منى يوم النحر ، فصل فی رمی جمرة العقبة يوم النحر ، ط: إدارة القرآن)

ولو أخّره إلى الليل كره إلاّ فی حقّ النساء وكذا حكم الضعفاء ولايلزمه شئ أى من الكفارة ولكن يلزمه الإساءة لتركه السنة ، وإن كان بعذر لم يكره أى تاخيره ولو أخّره أى رمى اليوم إلى الغد لزمه الدم والقضاء أى فی أيّامه . (إرشاد السارى : (ص: ۳۳۳) باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل : فی رمی جمرة العقبة يوم النحر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

شامی : (۵۱۵/۲) کتاب الحج ، مجلط فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعيد)

(قوله : و ترک الإيذاء واجب) أى فلا يترک الواجب لفعل السنة . (الدر مع الرد : (۴۹۴/۲) کتاب الحج ، مطلب فی دخول مكّة ، ط: سعيد)

سلے ہوئے کپڑے نہیں پہن سکتے، احرام کے کپڑوں میں رہنا لازم ہوگا۔(۱)

دعا طواف کی

''طواف کی دعا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/۱۱۲)

دعا قبول نہیں ہوتی

بعض لوگ کہتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں کسی کا حج قبول نہیں ہورہا ہے، کیونکہ میدان عرفات میں اسلام کے دشمنوں کے بارے میں بددعا کی جاتی ہے مگر ان کا کوئی نقصان نہیں ہوتا بلکہ وہ اور زیادہ دندناتے پھرتے ہیں، دنیا سے برائی ختم ہونے کی دعا کرتے ہیں لیکن برائیاں ختم نہیں ہورہی ہیں بلکہ بڑھ رہی ہیں گویا یہ ان کی دعا قبول نہ ہونے کی علامت ہے۔

---

(۱) ورمی القارن والمتمتع قبل الذبح والهدی علیهما ، وذبحهما قبل الحلق ، لکن هٰذا الترتیب وما قبله إنّما هو واجب عند الإمام ...... ویلحق بالجملة أی بجملة ما ذکرناه من واجبات الحج ، ترک محظورات الإحرام . (إرشاد الساری : (ص: ۱۰۰ ، ۱۰۱) باب فرائض الحج و واجباته وسننه ، ومستحباته ، ومکروهاته ، فصل : فی واجبات الحج ، الواجبات الخاصة لغیر المکی ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۴۵، ۴۶) باب فرائض الحج ، و واجباته ، وسننه ، ومستحابته ، ومکروهاته ، فصل : وأمّا واجباته ، ط : إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۲/۴۷۰) کتاب الحج ، مطلب : فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعید .

▭ وشرط الخروج ، منه أی من إحرام العمرة والحج فی الجملة ، الحلق أو التقصیر ، أی قدر ربع شعر الرأس فی وقته . (إرشاد الساری : (ص: ۱۳۱) باب الإحرام ، فصل فی حکم الإحرام، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۲۶) باب الإحرام ، فصل : فی حکم الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

▭ شامی : (۲/۵۱۷) کتاب الحج ، مطلب : فی رمی جمرة العقبة ، قبیل : مطلب فی طواف الزیارة ، ط: سعید .

▭انظر الحاشیة السابقة، رقم: ۲، علی الصفحة السابقة: ۲۷۲، والحاشیة رقم: ۱، علی الصفحة الابقة رقم: ۲۷۳. أیضًا.

اس کا جواب یہ ہے کہ: حج کس کا قبول ہوتا ہے کس کا نہیں؟ یہ فیصلہ تو قبول کرنے والا اللہ ہی کرسکتا ہے، یہ کام بندہ کے کرنے کا نہیں، اور نہ کوئی بندہ کسی کے بارے میں یہ کہنے کا مجاز ہے کہ اس کی فلاں عبادت قبول ہوئی یا نہیں، البتہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جس نے شرائط کی پابندی کے ساتھ حج کے ارکان صحیح طور پر کئے اس کا حج قبول ہوگیا۔ (۱)

رہا دعاؤں کا قبول ہونا یا نہ ہونا، یہ حج قبول ہونے یا نہ ہونے کی علامت نہیں بعض اوقات نیک آدمی کی دعا بظاہر قبول نہیں ہوتی اور برے آدمی کی دعا ظاہر میں قبول ہوجاتی ہے، اس کی حکمتیں اور مصلحتیں بھی اللہ تعالی ہی کو معلوم ہیں، اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ برائی اور شر کے غلبہ کی وجہ سے نیک لوگوں کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ: ایک وقت آئے گا کہ نیک آدمی عام لوگوں کے لئے دعا کرے گا، حق تعالی شانہ فرمائیں گے تو اپنے لئے جو کچھ مانگنا چاہتا ہے مانگ، میں تجھ کو عطا کروں گا لیکن عام لوگوں کے لئے نہیں، کیونکہ انہوں نے مجھ کو ناراض کرلیا ہے۔ (۲)

---

(۱) والأصح الأشهر أنّ الحج المبرور الّذی لایخالطه إثم مأخوذ من البر وهو الطاعة، وقیل هو المقبول المقابل بالبر، وهو الثواب، ومن علامة القبول أن یرجع خیرًا مما کان ولا یعاود المعاصی، وقیل هو الّذی لاریاء فیه، وقیل: هو الّذی لایتعقبه معصیة، وهما داخلان فیما قبلهما، قال القرطبی: الأقوال الّتی ذکرت فی تفسیره متقاربة وأنّه الحج الّذی وقت أحکامه و وقع موقعا لما طلب من المکلّف علی وجه الأکمل. (حاشیة السیوطی علی سنن النسائی: (۲/۲) کتاب مناسک الحج، فضل الحج المبرور، ط: قدیمی)

🗁 إرشاد الساری: (ص: ۷۵۴) باب زیارة سید المرسلین ﷺ، فصل: فی آداب الرجوع من سفر الحج، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

🗁 البحر العمیق: (۱/ ۵۷، ۵۸) الباب الأوّل: فی الفضائل، فصل: فی فضل الحج والعمرة وذم تارک الحج، ط: مؤسّسة الریّان، المکتبة المکیّة.

(۲) یأتی علی النّاس زمان یدعو فیه المؤمن للعامة فیقول اللّٰه ادع لخاصة نفسک استجب لک، فأمّا العامة فإنّی علیهم ساخط. (جامع الأحادیث: (۹/ ۲۲۶) رقم الحدیث: ۲۸۱۶۵، قسم الأقوال، حرف الیاء، ط: دار الفکر)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: تم لوگ نیکی کا حکم کرو اور برائی کو روکو ورنہ وہ دن دور نہیں ہے کہ اللہ تعالی تم کو عام عذاب کی لپیٹ میں لے لیں گے، پھر دعائیں کرو تو تمہاری دعائیں بھی قبول نہیں ہوں گی۔(۱)

اس وقت امت میں گناہوں کی کھلے بندوں اشاعت ہورہی ہے بلکہ گناہوں پر جرات اور جوانمردی دکھا رہے ہیں اور اس پر فخر کئے جارہے ہیں، اور اسلام کے خلاف ''روشن خیالی'' کے نام سے اسلام کی بنیادیں ڈھا کر اللہ اور اس کے رسول کو ناراض کیا جارہا ہے، اور اللہ تعالی کے بہت کم بندے رہ گئے ہیں جو گناہوں پر روک ٹوک کرتے ہیں۔

اس لئے اگر اس زمانے میں نیک لوگوں کی دعائیں بھی امت کے حق میں قبول نہ ہوں تو اس میں قصور ان نیک لوگوں یا ان کی دعاؤں کا نہیں بلکہ ہماری شامت اعمال کا قصور ہے، اللہ تعالی ہمیں معاف فرمائیں اور ہماری دعاؤں کو قبول فرمائیں آمین۔

دعا قبول ہونے کی جگہ

☆ حج میں جن مقامات پر خاص طور پر دعا قبول ہوتی ہے وہ یہ ہیں:

① بیت اللہ شریف پر پہلی نظر پڑتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

---

(۱) عن حذيفة اليماني عن النبيّ ﷺ قال: والّذي نفسي بيده لتأمرنّ بالمعروف ولتنهون عن المنكر أو ليوشكن الله أن يبعث عليكم عذابًا (عقابًا) منه فتدعونه فلايستجيب لكم. (سنن الترمذي: (۴۰/۲) أبواب الفتن، باب ماجاء في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ط: قديمي)

🗁 مشكاة المصابيح: (ص: ۴۳۶) باب الأمر بالمعروف، الفصل الثاني، ط: قديمي.

🗁 مسند أحمد: (۳۸۸/۵) رقم الحديث: ۲۳۳۴۹، مسندالأنصار، حديث حذيفة اليمان، ط: مؤسّسة قرطبة قاهرة.

② ملتزم (حجراسود اور خانہ کعبہ کی چوکھٹ کے درمیان کی جگہ کو ملتزم کہتے ہیں یہ حصہ تقریبا دو میٹر ہے) کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔

③ ''میزابِ رحمت'' کے نیچے دعا قبول ہوتی ہے (بیت اللہ شریف کی شمالی جانب چھت سے بارش کا پانی گرنے کے لئے سونے کا جو پرنالہ بنایا گیا ہے اس کو ''میزابِ رحمت'' کہتے ہیں)

④ بیت اللہ شریف کے اندر دعا قبول ہوتی ہے۔

⑤ زم زم پیتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

⑥ مقام ابراہیم کے پیچھے دعا قبول ہوتی ہے۔

⑦ صفا اور مروہ پر دعا قبول ہوتی ہے۔

⑧ سعی میں دعا قبول ہوتی ہے۔

⑨ عرفات کے میدان میں دعا قبول ہوتی ہے۔

⑩ منی اور مزدلفہ میں دعا قبول ہوتی ہے۔

⑪ رمی کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

⑫ جمرات کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔

⑬ حطیم اور رکن یمانی کے درمیان بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ رکن یمانی پر ہاتھ رکھ کر دعا کی جائے تو وہ دعا قبول ہوتی ہے۔

⑭ طواف کے دوران دعا قبول ہوتی ہے۔

⑮ زم زم کے کنویں کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔(۱)

---

(۱) وهو من مواضع الإجابة وهي بمكّة خمسة عشر ، نظمهما صاحب النهر ، فقال :

دعاء البرايا يستجاب بكعبة وملتزم والموقفين كذا الحجر =

دعا کسی منزل پر ٹھہرنے کی

"کسی منزل پہ ٹھہرنے پر یہ دعا پڑھے" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳/ ۳۱۰)

دعا معین کرنا

حج کے مقامات میں کوئی دعا خاص طور پر معین کرنا اچھا نہیں ہے، جس دعا میں دل لگے اور جس کی ضرورت سمجھے وہ دعا کرے، کیونکہ معین الفاظ کی پابندی کی صورت میں قلب کی رقت اور خشوع خضوع باقی نہیں رہتا، اور اللہ تعالی سے توجہ ہٹ جاتی ہے، اس لئے جو دعا اچھی طرح یاد ہے اس سے دعا کرے ورنہ اپنی زبان اور اپنے محاورہ میں دعا کرے۔ (۱)

دعوت کرنا

"حاجیوں کی دعوت کرنا" عنوان کو دیکھیں۔ (۲/ ۴۳)

= طواف و سعی مروتین وزمزم　مقام و میزاب جمارک تعتبر

زاد فی اللباب وعند رؤیة الکعبة وعند السدرة، والرکن الیمانی وفی الحجر وفی منی نصف لیلة البد. (الدر مع الرد: (۲/ ۵۰۷، ۵۰۸) کتاب الحج، مطلب فی إجابة الدعاء، ط: سعید)

☜ إرشاد الساری: (ص: ۷۰۲، ۷۰۳) باب المتفرّات، فصل: فی أماکن الإجابة، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

☜ غنیة الناسک: (ص: ۱۲۳) باب ماهیة الطواف وأنواعه وأرکانهٖ وشرائطهٖ وأحکامهٖ، فصل: وأمّا مستحبات الطواف، تنبیة: فی أماکن الإجابة، ط: إدارة القرآن.

(۱) ویدعو بما شاء، ولیس عن أصحابنا فیه دعا موقت؛ لأنّ الإنسان یدعو بما شاء؛ ولأنّ توقیت الدعاء یذهب بالرقة؛ لأنّه یجری علی لسانه من غیر قصد، فیبعد عن الإجابة. (غنیة الناسک: (ص: ۱۵۴، ۱۵۵) باب مناسک عرفات، فصل: فی صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن)

☜ الهندیة: (۱/ ۲۳۹) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه.

☜ بدائع الصنائع: (۲/ ۱۵۴) کتاب الحج، فصل: وأما بیان سنن الحج وبیان ترتیبهٖ، ط: سعید.

دکاندار کے لئے حج کا حکم

جس دکاندار کے پاس دکان میں اتنا سامان موجود ہے کہ: اگر اس میں سے حج کے مصارف کی مقدار سامان فروخت کر کے اتنا سرمایہ دوکان میں باقی رہتا ہے کہ اس میں کاروبار کر کے یہ شخص بال بچوں کے ساتھ درمیانی حیثیت سے گزر بسر کر سکے تو حج کے مصارف کی مقدار سامان بیچ کر حج کرنا لازم ہوگا کیونکہ اس پر حج فرض ہے۔

اور اگر باقی سرمایہ سے تجارت کر کے گزر بسر کرنا مشکل ہے تو حج واجب نہیں ہوگا بشرطیکہ اس شخص کا گزر بسر تجارت سے ہو، تجارت کے علاوہ گزر بسر کا کوئی اور ذریعہ نہ ہو۔ (۱)

دل اور زبان میں اختلاف ہو گیا

مثلاً دل میں حج قران کرنے کی نیت تھی لیکن زبان سے افراد یا تمتع نکل گیا تو جو دل میں تھا اس کا اعتبار ہوگا، زبان سے جو الفاظ نکلے ان کا اعتبار نہ ہوگا۔ (۲)

---

(۱) ومعنى القدرة على زاد و راحلة ، ملک ما يبلغه إلى مكّة بل إلى عرفة ذاهبًا و جائيًا راكبًا في جميع السفر بثمن المثل ...... فاضلًا عن حوائجه الأصلية المذكورة في الزكاة كمسكنهٖ و عبيد خدمتهٖ ...... أو رأس مال التجارة إن كان تاجرًا يعيش بالتجارة ، والمراد مايمكنه الاكتساب به قدر كفايته و كفاية عياله ، لا أكثر ؛ لأنّه لا نهاية له ...... وإن كان له من الضياع مالو باع مقدار مايكفي الزاد والراحلة ، يبقى بعد رجوعهٖ من ضيعتهٖ قدر ما يعيش بغلتهٖ الباقي ، يفترض عليه الحج وإلا فلا . كذا في الخانية . (غنية الناسک : (ص: ۱۹ ، ۲۰ ، ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل أمّا شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۴۶۲/۲) كتاب الحج ، قبيل : مطلب : في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۳۱۳/۲) كتاب الحج ، تحت قوله : وعما لا بدّ له منه ، ط: سعيد .

إرشاد الساري : (ص: ۶۰ ، ۶۱) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) وشرط النية أن تكون بالقلب ...... وإن جرىٰ على لسانهٖ خلاف ما نوىٰ بقلبهٖ فالعبرة بما نوىٰ لا بما جرىٰ فلو لبّى بحجة و نوى بقلبه العمرة ، أو لبّى بعمرة ونوى بقلبه الحج ، أو لبّى بهما جميعًا نوىٰ أحدهما ، أو لبّى بأحدهما ونوىٰ كليهما ، فالعبرة بمانوىٰ . (لباب المناسک مع إرشاد الساري : (ص:۱۴۳) باب الإحرام ،فصل:وشرط النية أن تكون بالقلب ،المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة) =

دم

حج یا عمرہ میں غلطی کی وجہ سے حرم کی حدود میں ایک بکرا یا دنبہ وغیرہ ذبح کرنا واجب ہوتا ہے اس کو ''دم'' کہتے ہیں۔(۱)

☆ احرام کی حالت میں بعض ممنوع افعال کرنے سے بکری وغیرہ ذبح کرنی واجب ہوتی ہے، اس کو ''دم'' کہتے ہیں۔(۲)

☆ دم کا حدود حرم میں دینا لازم ہے، حرم کی حدود سے باہر دم دینا جائز نہیں اگر کسی نے حرم کی حدود سے باہر دم دیا ہے تو وہ دم دوبارہ حدود حرم میں دینا لازم ہوگا۔(۳)

= غنية الناسک : (ص: ۷۸) باب الإحرام ، فصل فی نية الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۴۸۳) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ،ط : سعيد .

(۱) اعلم أنّه حيثما أطلق الدم فی عبارات القوم من أصحاب المناسک ، فالمراد الشأة ، فهی تجزئ فی کل موضع أی من مواضع الجنايات . (إرشاد الساری : (ص: ۵۵۳) باب فی جزاء الجنايات وکفاراتها ، فصل فی أحکام الدماء ، وشرائط جوازها ، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۴۰) باب الجنايات ، مقدمة ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۴۳) کتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) اعلم أنّه حيثما أطلق الدم فی عبارات القوم من أصحاب المناسک ، فالمراد الشأة ، فهی تجزئ فی کل موضع أی من مواضع الجنايات . (إرشاد الساری : (ص: ۵۵۳) باب فی جزاء الجنايات وکفاراتها ، فصل فی أحکام الدماء ، وشرائط جوازها ، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۴۰) باب الجنايات ، مقدمة ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۴۳) کتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۳) ويختص أی جواز ذبحه بالمکان هو الحرم فلايجوز ذبحه فی غيره، أصلاً ...... (إرشاد الساری: (ص: ۳۶۹) باب القران ، فصل : فی هدی القارن والمتمتّع ، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة)

وفيه أيضًا : ولو ذبح شيئًا من الدماء الواجبة أی کدم القران والتمتّع والنذر ، فی الحج والعمرة أی مجتمعين أو منفردين خارج الحرم أی عن أرضه المحدودة المعلومة من کل ناحية بالعلم ، لم يسقط عنه أی ذٰلک الدم وعليه ذبح آخر بدلاً عمّا تقدم ، وهٰذا متفق عليه بين أصحابنا . (إرشاد الساری : (ص: ۵۰۶) باب الجنايات و أنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج ، فصل فی الجناية فی الذبح والحلق ، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة) =

☆ جنایت سے واجب ہونے والے دم کا گوشت خود کھانا جائز نہیں صرف غریب لوگ ہی دم کا گوشت کھا سکتے ہیں، کوئی مالدار نہیں۔(۱)

☆ قصداً جنایت کر کے دم دینا گناہ ہے، اس سے عبادت قبول نہ ہونے کا اندیشہ ہے اگر کسی نے ایسا کر لیا تو اس سے توبہ کرنا اور آئندہ اس قسم کی جنایت نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا، اور دم بھی دینا لازم ہوگا۔(۲)

☆ دم کے جانور کو حرم کی حدود میں ذبح کرنا ضروری ہے، حرم سے باہر ذبح کرنے سے ذمہ داری ادا نہیں ہوگی۔(۳)

= غنية الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنايات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ...... المطلب التاسع : فی ترک الواجب فی الذبح والحلق ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۶۱۲) کتاب الحج ، باب الهدی ، ط: سعيد .

(۱) ولايجوز للمکفّر أی مکفّر الجناية فی ذبح الهدی أن يأکل شيئًا من الدماء الواجبة عليه للجزاء إلاّ دم القران و التمتّع والتطوّع ، استثناء منقطع ؛ لأنّ دم القران والتمتّع وإن کان مما يجب عليه إلاّ أنّه دم شکر و دم التطوّع مما لايجب عليه ، فالمعنی : لکن دم القران والتمتّع والتطوّع له أن يأکل شيئًا منه ، بل يستحب له أن يأکل بعضه کما فی الأضحية . (إرشاد الساری : (ص: ۵۷۰) باب فی جزاء الجنايات و کفارتها ، فصل : لايجوز أن يأکل شيئًا من الدماء الواجبة عليه للجزاء ، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۳۵۶) باب الهدايا ، فصل : فی أحکام الهدايا بعد الذبح و أحکام ذبحها ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۶۱۵ ، ۶۱۶) کتاب الحج ، باب الهدی ، ط: سعيد .

(۲) المحرم إذا جنٰی عمدًا بلا عذر يجب عليه الجزاء ، أی جزاء فعله وهو الکفارة والإثم أی وتدارک إثمه وهو التوبة عن المعصية . (إرشاد الساری : (ص: ۴۲۱ ، ۴۲۲) باب الجنايات، ط:الإمدادية ، مکّة المکرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۴۲) باب الجنايات ، مقدمة : فی ضوابط ينبغی حفظها لعموم نفعها فی الفصول الآتية ، قبيل : الفصل الأوّل : فی الطيب ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۲/۵۴۴) کتاب الحج ، باب الجنايات ، ط:سعيد .

(۳) الثالث: ذبحه فی الحرم، بالاتفاق، سواء وجب شکرًا أو جبرًا ...... السابع: التصدق به علی فقير فلو أعطاه أی المتصدق لحم هديه لغنی لم يجز...... (إرشاد الساری: (ص:۵۵۴،۵۵۵) باب جزاء =

☆ پورا منیٰ حرم کی حدود کے اندر ہے، لہٰذا منیٰ کے اندر کہیں بھی ذبح کرنا درست اور مکہ مکرمہ کے گلی کوچے میں بھی دم کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔(۱)

دم احصار کا گوشت

احصار کی قربانی کا گوشت محصر کے لئے کھانا جائز نہیں کیونکہ یہ جنایت کی قربانی ہے۔(۲)

= الجنايات و كفاراتها ، فصل : فی أحكام الدماء و شرائط جوازها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

ویجوز ذبح الهدايا فی أی موضع شاء من الحرم ولايختص بمنی ، ومن النّاس من قال : لايجوز إلاّ بمنیٰ والصحيح قولنا لما روی عن النّبیّ ﷺ أنّه قال : منیٰ كلها منحر و فجاج مكّة كلها منحر ، وعن ابن عمر رضی اللّٰه عنه أنّه قال : الحرم كله منحر ، وقد ذكرنا أنّ المراد من قوله عزّ وجلّ ﴿ ثمّ محلّها إلى البيت ﴾ الحرم . (بدائع الصنائع : (۲/ ۲۲۵) كتاب الحج ، فصل: ثم الحج كما هو واجب بإيجاب اللّٰه تعالیٰ ، ط: سعيد)

تبيين الحقائق : (۲/ ۹۰) كتاب الحج ، باب الهدی ، ط: دار الكتب الإسلامی .

(۱) الثالث : ذبحه فی الحرم ، بالاتفاق ، سواء وجب شكرًا أو جبرًا ...... السابع : التصدق به علی فقير فلو أعطاه أی المتصدق لحم هديه لغنی لم يجز ...... (إرشاد السارى : (ص:۵۵۴ ، ۵۵۵) باب جزاء الجنايات و كفاراتها ، فصل : فی أحكام الدماء و شرائط جوازها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

ویجوز ذبح الهدايا فی أی موضع شاء من الحرم ولايختص بمنی ، ومن النّاس من قال : لايجوز إلاّ بمنیٰ والصحيح قولنا لما روی عن النّبیّ ﷺ أنّه قال : منیٰ كلها منحر و فجاج مكّة كلها منحر ، وعن ابن عمر رضی اللّٰه عنه أنّه قال : الحرم كله منحر ، وقد ذكرنا أنّ المراد من قوله عزّ وجلّ ﴿ ثمّ محلّها إلى البيت ﴾ الحرم . (بدائع الصنائع : (۲/ ۲۲۵) كتاب الحج ، فصل: ثم الحج كما هو واجب بإيجاب اللّٰه تعالیٰ ، ط: سعيد)

تبيين الحقائق : (۲/ ۹۰) كتاب الحج ، باب الهدی ، ط: دار الكتب الإسلامی .

(۲) ثم الهدی ...... علی نوعين : هدی شكر ...... وهو هدی المتعة والقران ...... وهدی جبر ...... وهو سائر الدماء الواجبة من إحصار أو رفض أو جزاء صيد أو كفارة جناية أخریٰ أو تجاوز ميقات ، ماعدا هٰذه الثلاثة أی المتقدمة من المتعة أو القران والتطوّع ...... وكل دم وجب جبرًا لايجوز له الأكل منه ولو كان فقيرا ، ولا للأغنياء ، ويجب التصدق بجميعه . (إرشاد السارى : (ص: ۶۶۴ ، ۶۶۵) باب الهدايا ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

البحر الرائق : (۳/ ۷۱) كتاب الحج ، باب الهدی ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۲/ ۶۱۲) كتاب الحج ، باب الهدی ،ط : سعيد .

دم ادا ہونے کے لئے مساکین کا عدد شرط نہیں

دم ادا ہونے کے لئے مسکینوں کا عدد شرط نہیں ہے، اگر ایک مسکین کو سارا گوشت ایک ہی دفعہ دے دیا جائے تب بھی جائز ہے۔(۱)

دم پیشگی دینا

دم واجب ہونے سے پہلے احتیاطاً دم ادا کرنے سے بعد میں واجب ہونے والا دم ادا نہیں ہوگا، کیونکہ دم واجب ہونے سے پہلے ادا کر دینے سے واجب دم ادا نہیں ہوتا۔(۲)

دم تمتّع کی استطاعت نہیں

''دم شکر کی استطاعت نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۸۷)

دم دینے کی نیت سے جنایت کرنا

دم یا فدیہ دینے کی نیت سے جان بوجھ کر جنایت کرنا سخت گناہ ہے، قصداً ا

---

(۱) ولایشترط فی التصدق به أی بلحمه عدد المساکین ...... فلو تصدق به علی فقیر واحد جاز ولو بدفعة واحدة ...... (إرشاد الساری : (ص: ۵۵۸) باب جزاء الجنایات و کفاراتها، فصل : فی أحکام الدماء وشرائط جوازها، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۶۳) باب الجنایات، فصل : فی شرائط کفاراتها الثلاث، مطلب فی شرائط جواز الدم، ط: إدارة القرآن.

البحر العمیق : (۲/۸۱۱) الباب الثامن : فی الجنایات و کفاراتها، الفصل الأوّل : حکم اللبس، ط: مؤسّسة الریّان، المکتبة المکیّة.

(۲) الرابع : تاخیره عن الجنایة، فلو ذبح ثم جنٰی لم یجزه. (لباب المناسک : (ص: ۵۵۵) باب فی جزاء الجنایات و کفاراتها، فصل : فی أحکام الدماء و شرائط جوازها، ط: إمدادیة مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۶۲) باب الجنایات، فصل : فی شرائط کفاراتها الثلاث، مطلب : فی شرائط جواز الدم، ظ: إدارة القرآن.

جان بوجھ کر جنایت کر کے دم یا فدیہ دینے سے گناہ معاف نہیں ہوتا، اور اس کا حج قبول نہ ہونے کا اندیشہ رہتا ہے، اور حج مبرور نہیں ہوتا، یہ ایسا ہے جیسے کوئی کہے کہ میں زنا کرتا ہوں، حد کھا کر پاک ہو جاؤں گا، یا ایسا ہے جیسا کہ کسی کے پاس زخم پر لگانے کی پولی فیکس ٹیوب ہے یا جلنے کے بعد لگانے کے لئے ''برنال'' دوائی ہے، اب یہ آدمی خود اپنے آپ کو قصداً چھری سے کاٹ کر پولی فیکس لگاتا ہے، یا اپنے آپ کو خود قصداً آگ میں جلا کر ''برنال'' لگاتا ہے، جس طرح یہ عقلمندی نہیں ہے اسی طرح دم دینے کی نیت سے جنایت کرنا بھی درست نہیں ہے۔

اگر کسی نے ایسا کر لیا تو اس سے توبہ کرنا اور آئندہ اس قسم کی خیانت نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا اور جنایت کے اعتبار سے دم یا فدیہ دینا بھی لازم ہوگا۔(۱)

دمِ شکر

حج تمتع یا حج قران کی وجہ سے جو قربانی واجب ہوتی ہے اس کو ''دم شکر'' کہتے

---

(۱) المحرم إذا جنیٰ عمدًا بلاعذر يجب عليه الجزاء أی جزاء فعله وهو الكفارة ، والإثم أی و تدارک إثمه هو التوبة عن المعصية ...... والمقصود أنّه إذا جنیٰ عمدًا بلاعذر ثم كفر فلايتوهّم أنّه لايتوجّه عليه الإثم ولاتجب عليه التوبة ، فقد ذكر ابن جماعة عن الأئمة الأربعة أنّه إذا ارتكب محظور الحرام عامدًا يأثم ، ولاتخرجه الفدية والعزم عليها عن كونه عاصيًا . قال النووی: وربما ارتكب بعض العامة شيئًا من هٰذه المحرمات و قال : أنا أفتدی ، متوهّمًا أنّه بالتزام الفدية يتخلّص من وبال المعصية ، وذٰلک خطأ صريح وجهل قبيح ، فإنّه يحرم عليه الفعل ، فإذا خالف أثم ولزمته الفدية ، وليست الفدية مبيحة للإقدام على فعل المحرم ، وجهالة هٰذا الفعل كجهالة من يقول : أنا أشرب الخمر و أزنی والحد يطهرنی ! ومن فعل شيئًا مما يحكم بتحريمه فقد أخرج حجّه عن أن يكون مبرورًا . (إرشاد الساری : (ص: ۴۲۲) باب الجنايات ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۴۲) باب الجنايات ، مقدّمة : قبيل الفصل الأوّل : فی الطيب ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۲/۵۴۴) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

ہیں، اس کو منیٰ یا حرم کی حدود میں ذبح کرنا ضروری ہے۔(۱)

حج افراد میں ''دم شکر'' یعنی حج کی قربانی واجب نہیں خواہ پہلا حج ہو یا دوسرا یا تیسرا، تمتع یا قران ہو تو ''دم شکر'' لازم ہے، خواہ پہلا ہو یا دوسرا یا تیسرا ہر دفعہ ''دم شکر'' یعنی حج کی قربانی لازم ہوگی۔(۲)

دم شکر اور بچہ

اگر نابالغ بچے نے اپنے والد کے ساتھ حج تمتع کیا تو اس کی طرف سے دم شکر یعنی قربانی کرنا لازم نہیں، کیونکہ بچہ جب تک بالغ نہیں ہوتا تب تک وہ کسی شرعی حکم کا مکلّف نہیں ہوتا لہذا اس پر حج بھی فرض نہیں، اگر وہ حج کرتا ہے تو نفلی حج ہوگا، اور اگر وہ کسی ممنوع چیز کا ارتکاب کرتا ہے تو اس پر کچھ واجب نہیں ہوگا اور باپ کو بیٹے کی جانب سے دم شکر یعنی قربانی دینا لازم نہیں، اسی طرح نابالغ بچہ پر روزہ بھی واجب نہیں ہوگا، لہذا بالغ ہونے کے بعد قضاء بھی واجب نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) انظر الحاشیة رقم : ۳، ۴، ۵، علی نفس الصفحة.

(۲) فإذا فرغ من رمی جمرة العقبة یوم النحر انصرف إلی رحله أی منزله ولا یشتغل بشئ آخر ...... ثم إن کان منفردًا أی بالحج یستحب له الذبح أی مرتبا فیذبح ویحلق ...... وإن کان قارنًا أو متمتّعا یجب علیه الذبح . (إرشاد الساری : (ص: ۳۱۸) باب مناسک منٰی ، فصل : فی الذبح، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۷۲) باب مناسک منٰی یوم النحر ، فصل فی الذبح وأحکامه ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۱۵) کتاب الحج ، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، ط : سعید .

(۳) فشرائط وجوبه : القدرة علیه ، وصحّة القران والتمتّع ، والعقل والبلوغ والحریة . (غنیة الناسک : (ص: ۲۰۷) باب القران ، فصل فی هدی القارن والمتمتّع ، فصل : فی شرائط وجوبه ، ومکان ذبحه وزمانه ، ط: إدارة القرآن)

وأیضًا فیه : وینبغی للولی أن یجرّده قبل الإحرام ویلبسه إزار ورداء ، وإذا أحرم له ینبغی أن یجنبه من محظورات الإحرام ، ولو ارتکب محظورًا لا شئ علیهما ...... وإحرام الصبی ینعقد غیر=

دم شکر کو عید کی قربانی سمجھ کر کیا

اگر کسی نے ''دم شکر'' کو عید کی قربانی سمجھ کر ادا کیا تو دم شکر ادا نہیں ہوا، اگر ''دم شکر'' ادا کرنے سے پہلے احرام کھول دیا تو اس پر ''دم شکر'' کے علاوہ ایک اور ''دم'' بھی واجب ہوجائے گا، اور اگر ایام نحر (دس سے بارہ ذی الحجہ) کے اندر ''دم شکر'' نہیں دیا تو تاخیر کی وجہ سے تیسرا ''دم'' واجب ہوجائے گا، اس طرح اسے چار جانور ذبح کرنے پڑیں گے۔(۱)

= لازم ، فلایلزمه المضی علیه ، ولو فسخه أو ترک أرکان الحج کلها أو بعضها أو ترک واجباته کذٰلک لا جزاء علیه ولا قضاء ...... (غنیة الناسک : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام الصبی والمجنون والعبد والأمة ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۳۶۹) باب القران ، فصل فی هدی القارن والمتمتّع ، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة .

(۱) ایک جانور تو قربانی کا ہے جو وہ ذبح کر چکا ہے، دوسرا دم شکر، تیسرا ذبح (دم شکر کی ادائیگی) سے قبل حلق کرانے کا اور چوتھا ایام نحر سے دم شکر کو مؤخر کرنے کا۔

لو أخّر القارن أو المتمتّع الذبح عن أیّام النحر فعلیه دم . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۵۰۶) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی الجنایة فی الذبح والحلق ، ط :المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب التاسع : فی ترک الواجب فی الذبح والحلق ، ط: إدارة القرآن .

☐ شامی : (۲/۵۵۵) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

☐ ولو حلق المفرد أو غیره قبل الرمی أو القارن أو المتمتّع قبل الذبح أو ذبحا قبل الرمی فعلیه دم عند أبی حنیفة بترک الترتیب ...... وفی الکبیر : إذا حلق القارن قبل الذبح وأخّر إراقة الدم عن أیّام النحر أیضًا ، ،ینبغی أن یجب علیه ثلاثة دماء ، دم لحلقه قبل الذبح ودم لتأخیر الذبح عن أیّام و دم للقران والتمتّع . (غنیة الناسک : (ص: ۲۷۹ ، ۲۸۰) باب الجنایات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، ......المطلب العاشر : فی ترک الترتیب بین الرمی ولذبح والحلق ، وکذا بینها و بین الطواف ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل فی ترک الترتیب بین أفعال الحج ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☐ شامی : (۲/۵۵۵) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

دم شکر کی استطاعت نہیں

حج تمتّع اور حج قران میں جو دم واجب ہوتا ہے اس کو دم شکر کہتے ہیں، اگر تمتع یا قران کرنے والے کو دم شکر قربان کرنے کی استطاعت نہیں تو تین روزے ایام تشریق سے پہلے اور سات روزے حج کے بعد رکھے، چاہے گھر واپس آ کر رکھے چاہے تو مکہ مکرمہ میں رکھ لے دونوں صحیح ہے۔(۱)

اور اگر ان دس روزوں میں سے تین روزے ایام تشریق سے پہلے نہیں رکھے تو حج کے بعد دس روزے رکھنا کافی نہیں ہوگا بلکہ دم دینا واجب ہوگا۔(۲)

ایسی صورت میں تین دم لازم ہوں گے: ۱۔ دم شکر، ۲۔ دوسرا ذبح سے پہلے حلق کرانے کا دم، ۳۔ تیسرا ذبح کو ایام نحر سے مؤخر کرنے کا دم۔(۳)

---

(۱) وإن صامها بمكّة بعد فراغه من الحج جاز عندنا كذا في القدوري . (الهندية : (۱/۲۳۹) كتاب المناسك ، الباب السابع في القران والتمتّع ، ط: رشيديه)

شامی : (۲/۵۳۳) کتاب الحج ، بان القران ، ط: سعيد .

إرشاد الساری : (ص: ۳۷۶) باب القران ، فصل : فی بدل الهدی ، ط: امداديه مكّة المكرّمة .

(۲) قال أبو حنيفة إن لم يصم ثلاثة فليس عليه صوم سبعة كذا في المحيط السرخسي ...... لو لم يصم الايام الثلاثة لم يجز الصوم ، ولايجزيه الا الدم . (الهنديه : (۱/۲۳۹) كتاب المناسک ، الباب السابع في القران والتمتّع ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۲/۵۳۴) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .

فإن فاتت الثلاثة تعين الدم فلو لم يقدر ، تحلّل وعليه دمان أى دم التمتّع ، ودم التحلل قبل أوانه ، بحر . (الدرمع الرد: (۲/۵۳۴) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد)

لو حلق المفرد أو غيره أى من القارن والمتمتّع قبل الرمى أو القارن والمتمتّع قبل الذبح أو ذبحًا قبل الرمى ، فعليه دم . (إرشاد الساری : (ص : ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج ، فصل : فی ترک الترتيب بين أفعال الحج ، ط: امدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۷۹ ، ۲۸۰) باب الجنايات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب العاشر : فی ترک الترتيب بين الرمى والذبح والحلق ، ط: إدارة القرآن)

(۳) انظر إلى الحاشية السابقة .

''دم شکر'' کے بجائے روزہ رکھنا

اگر قارن اور متمتع مکہ مکرمہ میں بکرا یا دنبہ یا بڑے جانور کا ساتواں حصہ خریدنے کی استطاعت رکھتا ہے، تو اس صورت، میں جانور خرید کر حرم کی حدود میں ذبح کرنا ضروری ہے، استطاعت کی صورت میں جانور ذبح نہ کرنا اور روزہ رکھنا درست نہیں، بلکہ ایسی صورت میں تین دم لازم ہوں گے:

۱۔ایک دم شکر ۲۔دوسرا دم ذبح سے پہلے حلق کرانے کا اور ۳۔ذبح کو ایام نحر سے مؤخر کرنے کا۔(۱)

دم شکر کے جانور خریدنے کی استطاعت نہیں

☆ اگر تمتع اور قران کرنے والے کے پاس دم شکر خریدنے کی رقم نہیں تو دس روزے رکھے، ان میں سے تین روزے دس ذی الحجہ سے پہلے رکھ لے، مسلسل رکھنا بہتر ہے اور متفرق وقفے کے ساتھ رکھنا بھی جائز ہے۔ اگر ساتویں، آٹھویں اور نویں ذی الحجہ کو روزے رکھ لے تو بہتر ہے ورنہ اشہر حج میں عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد جب بھی چاہے رکھ لے، اور باقی سات روزے ایام تشریق گزرنے کے بعد مکہ میں یا

---

(۱) یجب علی القارن والمتمتّع هدی شکرًا لما وفقه اللّٰه تعالیٰ للجمع بین النسکین فی أشهر الحج بسفر واحدٍ ...... وشرائط وجوبه القدرة علیه ، ...... ویختص بالمکان وهو الحرم والزمان وهو أیّام النحر ...... إذا عجز القارن أو المتمتّع عن الهدی بأن لم یکن فی مکة فضل عن کفافٍ قدر مایشتری به الدم ، ولا هو فی ملکه وجب الصیام علیه عشرة أیّام ...... وشرائط صحة صیام الثلاثة ...... وأن یکون عاجزًا عن الهدی فی أیّام النحر ...... ولو صام فقیرًا ثم أیسر یوم النحر فإن کان قبل الحلق بطل الصوم ، ووجب الدم . (إرشاد الساری : (ص: ۳۶۸ ، ۳۶۹ ، ۳۷۰ ، ۳۷۱، ۳۷۴) باب القران ، فصل :فی هدی القارن والمتمتّع ، و فصل : فی بدل الهدی ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۰۷ ، ۲۰۸، ۲۰۹) باب القران ، فصل : فی بدل الهدی ، ط: إدارة القرآن .

بدائع الصنائع : (۲/۱۷۳ ، ۱۷۴) کتاب الحج ، فصل : وأمّا مایجب علی المتمتّع والقارن ، ط: سعید .

وانظر الحاشیة السابقة آنفًا ، رقم الحاشیة : ۲ ، أیضًا .

وطن میں جہاں بھی چاہے رکھ لے، ان سات روزوں میں بھی بلاوقفہ مسلسل رکھنا افضل ہے اور وقفہ کے ساتھ متفرق طور پر رکھنا بھی جائز ہے اور اگر ایام تشریق میں روزہ رکھے گا تو صحیح نہیں ہوگا۔

اور اگر دس ذی الحجہ سے پہلے تین روزے نہیں رکھ سکا اور نویں تاریخ گزر گئی تو دم دینا ہر حال میں لازم ہوگا۔

اور اگر اس صورت میں پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے دم دینے کی قدرت نہیں تو رمی کے بعد حلق یا قصر کر کے حلال ہو جائے اور احرام کی پابندی سے نکل جائے، اب اس پر دو دم دینا واجب ہونگے، ایک دم، دم شکر، دوسرا ذبح سے پہلے حلق یا قصر کر کے حلال ہونے کا۔

☆ اگر شروع سے پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے دم شکر کی جگہ پر روزے رکھنا شروع کئے اور دس ذی الحجہ سے پہلے پہلے تین روزے رکھ لئے اور باقی سات روزے بعد میں رکھنے تھے، لیکن ایام نحر دس گیارہ، اور بارہ ذی الحجہ کے غروب سے پہلے پہلے پیسے ملنے کی وجہ سے جانور خریدنے پر قادر ہو گیا تو روزہ کا حکم باطل ہو جائے گا اور جانور ذبح کر کے دم دینا واجب ہوگا۔

اور اگر ایام نحر گزرنے کے بعد، یا ایام نحر میں حلق یا قصر کے بعد جانور خرید کر دم دینے پر قادر ہوا تو دم دینا واجب نہیں ہوگا، بلکہ سات روزے رکھنا کافی ہوگا۔(۱)

(۱) (وإن عجز صام ثلاثة أيّام) ولو متفرقة (آخرها يوم عرفة) ندبًا رجاء القدرة على الأصل فبعده لايجزيه. (قوله: ولو متفرقة) أشار إلى عدم لزوم التتابع ومثله فى السبعة، وإلى أن التتابع أفضل فيهما). (وسبعة بعد) تمام أيّام (حجه) فرضًا أو واجبًا وهو بمعنى أيّام التشريق (أين شاء) لكن أيّام التشريق لاتجزيه لقوله تعالىٰ: ﴿وسبعة إذا رجعتم﴾ أى فرغتم من أفعال الحج، فعم من وطنهٖ منىٰ أو اتخذها موطنا (فإن فاتت الثلاثة تعين الدم) فلو لم يقدر تحلل وعليه دمان، ولو قدر عليه فى أيّام النحر قبل الحلق بطل صومه. (قوله: وعليه دمان) أى دم التمتّع ودم التّحلل قبل أوانهٖ، بحر عن الهداية. (و قوله: ولو قدر عليه) ...... بخلاف ما لو قدر على الهدى=

دم شکر میں دم جبر کی نیت کرنا

کسی نے حج تمتع یا حج قران کی قربانی کے لئے دم شکر کی رقم بینک میں جمع کرائی اور بینک کو اس کا وکیل بنایا، پھر اس کو معلوم ہوا کہ رمی، قربانی اور حلق میں ترتیب ضروری ہے، جب کہ بینک میں اس کا خیال نہیں رکھا جاتا، لہذا اس نے قربانی کے لئے دوسری بکری خرید لی، اور جس بکری کا بینک کو وکیل بنایا تھا اس میں اپنے ذمہ میں آنے والے واجب دم جبر کی طرف سے قربانی کرنے کی نیت کر لی ہے تو یہ نیت بدلنا صحیح ہے اس لئے کہ قربانی کے سلسلہ میں مالدار اپنے غیر کو قائم مقام کر سکتا ہے اور اس تبدیلی کی اطلاع وکیل کو دینی ضروری نہیں اور یہاں موکل کی نیت کا اعتبار ہوتا ہے وکیل کی نیت کا اعتبار نہیں ہوتا۔(۱)

= بعد الحلق أو قبله لكن بعد أيّام النحر ...... (الدر مع الرد : (۲/۵۳۳) كتاب الحج، باب القران، ط: سعيد)

غنية الناسك : (ص: ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹) باب القران، فصل : فی بدل الهدی، ط: إدارة القرآن.

البحر الرائق : (۲/۳۶۰، ۳۶۱) كتاب الحج، باب القران، ط: سعيد.

(۱) ومنها أن تجزئ فيها النيابة فيجوز للإنسان أن يضحی بنفسه وبغيره بإذنه ؛ لأنها قربة تتعلّق بالمال فتجزئ فيها النيابة كأداء الزكاة و صدقة الفطر ...... حتى لو اشترىٰ شأة للأضحية فجاء يوم النحر فاضجعها وشد قوائمها فجاء إنسان و ذبحها من غير أمره أجزأه استحسانا ...... وعلى هٰذا إذا غلط رجلان فذبح كل واحد منهما أضحية صاحبه عن نفسه أنّه يجزئ كل واحد منهما أضحيته عنه استحسانًا ويأخذها من الذابح، لما بينا أن كل واحد منهما يكون راضيًا بفعل صاحبه فيكون مأذونًا فيه دلالة فيقع الذبح ونية صاحبه تقع لغوًا ...... (بدائع الصنائع : (۵/۶۷) كتاب الأضحية، فصل : وأمّا كيفية الوجوب فأنواع، ط: سعيد)

رجل اشترىٰ شاة للأضحية وأوجبها بلسانه ثم اشترى أخرىٰ جاز له بيع الأولىٰ فی قول أبی حنيفة و محمد رحمهما اللّٰه وإن كان الثانية شرًا من الأولىٰ وذبح الثانية فإنّه يتصدق بفضل ما بين القيمتين ...... قال بعض مشائخنا : هٰذا إذا كان الرجل فقيرًا، فإن كان غنيًا فليس عليه أن يتصدق بفضل القيمة، قال الإمام شمس الأئمة السرخسی : الصحيح أن الجواب فيهما على =

دم قران کی استطاعت نہیں

''دم شکر کی استطاعت نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۲۸۷)

دم کا گوشت

☆''دم شکر'' کے علاوہ باقی دموں کا گوشت صرف فقراء اور مساکین کھا سکتے ہیں، مالدار نہیں کھا سکتے۔(۱)

☆ دم ادا ہونے کے لئے مسکینوں کا عدد شرط نہیں ہے، اگر ایک مسکین کو سارا گوشت ایک ہی دفعہ دے دیا جائے تب بھی جائز ہے۔(۲)

= السواء يلزمه التصدق بالفضل غنيًا كان أو فقيرًا ...... ولو اشترى الغنى أضحية فضلت فاشترىٰ أخرىٰ ثم وجد الأولىٰ فى أيّام النحر كان له أن يضحى بأيّتهما شاء . (الهندية : (۵/ ۲۹۴) كتاب الأضحية ، الباب الثانى : فى وجوب الأضحية بالنذر وما هو فى معناه ، ط: رشيديه)

☐ وهل تتعين الأضحية بالنيّة ؟ قالوا : إن كان فقيرًا وقد اشتراها بنيتها تعينت فليس له بيعها وإن كان غنيًا لم تتعين ، والصحيح أنّها تتعين مطلقًا فيتصدق بها الغنى بعد أيّامها حية ، ولكن له أن يقيم غيرها مقامها ...... قالوا : والهدايا كالضحايا ، قوله : والصحيح الخ ...... ذكر فى الشافى أنّه تتعين بالنّيّة ، وعند الجمهور : لا، إلاّ أن يقول بلسانه عليَّ أن أضحى بها . (الأشباه والنظائر مع شرح الحموى عليه : (۱/ ۵۲) الفن الأوّل : القواعد الكلية ، النوع الأوّل ، القاعدة الأولىٰ: لاثواب إلاّ بالنّيّة ، وأمّا الضحايا ...... ، ط: مكتبة علميه كوئٹه)

☐ وفى الزكاة قالوا : المعتبر نية المؤكل ، فلو نواها ودفع الوكيل بلانية أجزأته ...... (الأشباه والنظائر مع الحموى : (۱/ ۱۴۳) الفن الأوّل ، القواعد الكلّية ، تكميل فى النيابة فى النية ، ط: مكتبه علميه كوئٹه)

(۱) ولا تجوز للمكفر أى مكفر الجنايات أن يأكل شيئًا من الدماء الواجبة عليه للجزاء إلّا دم القران والتمتّع والتطوع ...... (إرشاد السارى : (ص: ۵۷۰) باب جزاء الجنايات و كفّارتها، فصل : لايجوز أن يأكل شيئًا من الدماء الواجبة عليه للجزاء ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ الدر مع الرد : (۲/ ۶۱۵ ، ۶۱۶) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط: سعيد .

☐ غنية الناسک : (ص: ۳۵۶) باب الهدايا ، فصل : فى أحكام الهدايا بعد الذبح وأحكام ذبحها ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ولايشترط فى التصدق به عدد المساكين ، فلو تصدق به على فقير واحدٍ جاز . (لباب مع إرشاد السارى : (ص: ۵۵۸) باب فى جزاء الجنايات و كفاراتها ، فصل : فى أحكام الدماء وشرائط جوازها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة) =

☆ دم کا گوشت ہر فقیر کو دینا جائز ہے، حرم شریف کا فقیر ہونا شرط نہیں اور حرم میں صدقہ کرنا بھی شرط نہیں، اس لئے اگر حرم سے نکل کر فقراء کو دے دیا تو بھی جائز ہے صرف حرم میں ذبح کرنا شرط ہے، البتہ حرم کے فقراء کو دینا افضل ہے، لیکن اگر دوسرے فقراء حرم کے فقراء سے زیادہ محتاج ہوں تو پھر ان کو دینا افضل ہے۔(۱)

دم کا لفظ

دم کے لفظ سے مراد حرم کے حدود میں بکرا، بھیڑ، دنبہ ذبح کرنا یا گائے یا اونٹ میں سے ساتواں حصہ مراد ہوتا ہے، بشرطیکہ ان تمام جانوروں میں قربانی صحیح ہونے کی شرائط موجود ہوں۔(۲)

= ▭ غنية الناسک : (ص: ٢٦٣) باب الجنايات ، فصل : فی شرائط كفاراتها الثلاث ، مطلب : فی شرائط جواز الدم ، ط: إدارة القرآن .

(١) وخصّ الكل بالحرم لا بفقيره ، فلو أخرجه من الحرم بعد ذبحه فيه فتصدق به على فقراء الحرم أو غيرهم جاز ، لكنهم أفضل إلاّ أن يكون غيرهم أحوج . (غنية الناسک : (ص: ٣٥٨) باب الهدايا ، فصل : فی أحكام الهدايا بعد الذبح وأحكام ذبحها ، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد : (٦١٦/٢) كتاب الحج ، باب الهدايا ، ط: سعيد .

▭ الهندية : (٢٦٢/١) كتاب المناسک ، الباب السادس عشر فی الهدى ، ط: رشيديه .

(٢) اعلم أنّ حيثما اطلق الدم ...... فالمراد الشاة وهی تجزی فی كل موضع ...... الاّ فی موضعين ......وأمّا شرائط جواز الدّماء ...... فالأوّل منها : أن يكون الهدى ثنيا ...... فمافوقه ...... الثانی أن يكون ...... سالمًا من العيوب ...... والثالث : ذبحه فی الحرم ...... والخامس : أن يكون من النعم المذكورة من الشاه والبعير والبقر فلايجوز نحو الدجاجة خلافًا لمايتوهّمه العامة . (إرشاد الساری : (ص: ٥٥٣ ، ٥٥٤ ، ٥٥٥) باب فی جزاء الجنايات وكفاراتها ، فصل : فی أحكام الدماء و شرائط جوازها ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ٢٦٢) باب الجنايات ، فصل : فی شرائط كفاراتها الثلاث ، مطلب فی شرائط جواز الدم ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (٥٤٣/٢) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

دم کہاں ادا کیا جائے

☆ حج اور عمرہ کے سلسلہ میں جو دم واجب ہوتا ہے، اس کا حرم کی حدود میں ذبح کرنا ضروری ہے، حدودِ حرم سے باہر کسی اور جگہ ذبح کرنا درست نہیں۔

☆ اگر کسی آدمی پر دم واجب ہوا اور اس کو حرم کی حدود میں ذبح کرنے سے پہلے اپنے وطن آ گیا تو کسی حاجی یا عمرہ کرنے والے یا جاننے والے کے ذریعے اتنی رقم بھیج دے، یاد رہے کہ اس دم کا گوشت صرف فقراء اور مساکین کھا سکتے ہیں، مالدار لوگ نہیں کھا سکتے۔(۱)

دم کی قیمت دینا

☆ دم کے بدلہ میں قیمت دینا جائز نہیں البتہ اگر کسی نے اپنے دم سے کھا لیا کہ جس سے کھانا جائز نہیں تھا یا اس کو تلف کر دیا تو اس کھائے ہوئے اور تلف کئے ہوئے کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔(۲)

---

(۱) ویختص جواز ذبحہٖ بالمکان ھو الحرم فلایجوز ذبحہ فی غیرہ أصلاً . (إرشاد الساری : (ص: ۳۶۹) باب القران ، فصل : فی ھدی القارن والمتمتّع ، ط: الإمدادیۃ ، مکّۃ المکرّمۃ)

▭ وأیضًا فیہ : ولو ذبح شیئًا من الدماء الواجبۃ أی کدم القران والتمتّع والنذر فی الحج والعمرۃ أی مجتمعین أو منفردین خارج الحرم أی عن أرضہٖ المحدودۃ المعلومۃ من کل ناحیۃ بالعلم لم یسقط عنہ أی ذٰلک الدم و علیہ ذبح آخر أی بدلاً عمّا تقدّم وھٰذا متّفق علیہ بین أصحابنا . (إرشاد الساری : (ص: ۵۰۶) باب الجنایات وأنوعھا ، النوع الخامس ، الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی الجنایۃ فی الذبح والحلق ، ط: الإمدادیۃ ، مکّۃ المکرّمۃ)

▭ غنیۃ الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنایات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ...... المطلب التاسع فی ترک الواجب فی الذبح والحلق ، ط:إدارۃ القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۲/۲۱۶) کتاب الحج ، باب الھدی ، ط: سعید .

(۲) ولایجوز عن الدم أی بدلاً عنہ أداء القیمۃ أی صرف قیمتہٖ ولو حیًّا إلاّ إذا أکل أو أتلف مما لایجوز أی لہ الأکل منہ ، فعلیہ قیمتہ أی حینئذٍ یتصدق بھا أی علی الفقراء . (إرشاد الساری: (ص: ۵۵۸) باب فی جزاء الجنایات و کفارتھا ، فصل فی أحکام الدماء وشرائط جوازھا ، ط: الإمدادیۃ ، مکّۃ المکرّمۃ) =

☆ دم شکر کا گوشت خود کھا سکتا ہے باقی دموں کا گوشت خود نہیں کھا سکتا۔(۱)

دم کے احکام

''حج کی قربانی کے احکام'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۹٤/۲)

دم کے جانور ذبح کرنے کے لئے وقت کی پابندی ہے یا نہیں

قران اور تمتع کے ''دم شکر'' اور عید الاضحیٰ کی قربانی کے علاوہ کسی اور دم کے ذبح کرنے کے لئے وقت کی کوئی پابندی نہیں ہے، لیکن ذبح بہر حال حرم کی حدود میں ضروری ہے، اور عید الاضحیٰ کی قربانی حرم کی حدود میں کرنا ضروری نہیں، باقی منیٰ میں کرنا سنت ہے، البتہ نذر کی قربانی ہو اور اُسے حدود حرم میں ذبح کرنے کی نذر نہ مانی ہو، تو اس کو حرم میں ذبح کرنے کی پابندی نہیں ہے۔(۲)

= غنية الناسک : (ص: ۲٦۳) باب الجنايات ، فص؛ فی شرائط كفاراتها الثلاث ، مطلب فی شرائط جواز الدم ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۲۸٦/۲) كتاب الزكاة ، باب زكاة الغنم ، ط: سعيد.

(۱) ولايجوز للمكفر أی مكفر الجنايات أن يأكل من الدماء الواجبة عليه للجزاء إلاّ دم القرآن والتمتّع ...... (إرشاد السارى : (ص: ٥۷۰) باب فی جزاء الجنايات وكفارتها ، فصل : لايجوز أن يأكل شيئًا من الدماء الواجبة عليه للجزاء ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲٥٦) باب الهدايا ، فصل فی أحكام الهدايا بعد الذبح ، وأحكام ذبحها ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/٦۱٥ ، ٦۱٦) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط: سعيد .

(۲) وخصّ ذبح هدى المتعة والقران فقط بيوم النحر . والمراد به وقت النحر وهو الأيّام الثلاثة بليلتها المتوسطتين إلا أنّه كره الذبح ليلاً فلايجوز قبلها ولو ذبحه بعدها أجزأه إلاّ أنّه تارک للواجب عند الإمام ، ويجوز ذبح بقية الهدايا وهی هدى الكفارات والنذر و الإحصار والتطوع فی أىّ وقت شاء إلاّ أنّ ذبحه فی أيّام النحر أفضل إجماعًا ، وخص الكل بالحرم لا بفقيره ...... (غنية الناسک : (ص: ۳٥۸) باب الهدايا ، فصل : فی أحكام الهدايا بعد الذبح ، وأحكام ذبحها ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۲/٦۱٦) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۲٦۱) كتاب المناسک ، الباب السادس عشر فی الهدى ، ط: رشيديه .

ووقت الأضحية ثلاثة أيّام: العاشر والحادى عشر، والثانی عشر، أوّلها أفضل وآخرها أدونها، =

دوا سے بال صاف کرنا

اگر احرام سے نکلنے کے لئے دوا یا صابن وغیرہ سے سر کے بال کو ختم کر دے تب بھی کافی ہے، احرام سے نکل جائے گا۔(۱)

دوائی سے حیض روکنے کے بعد عمرہ کرلیا پھر خون جاری ہوا

مثلاً ایک عورت نے حیض کے ایام میں دو تین خون کے قطرے دیکھے اور پھر حیض روکنے والی دوائی کھا کر پاک ہوگئی اور غسل کر کے عمرہ کرلیا اور دس دن پورے ہونے سے پہلے پھر خون دیکھا، تو یہ حیض کی حالت میں عمرہ شمار ہوگا، دواء کی وجہ سے حکم میں کوئی فرق نہیں آئے گا بلکہ یہ مسلسل خون آنے کے حکم میں ہوگا، اس لئے پاک ہونے کے بعد عمرہ دوبارہ کرے، اور اگر عمرہ دوبارہ نہیں کیا تو حرم کی حدود میں ایک

= ویجوز فی نهارها و لیلها بعد طلوع الفجر من یوم النحر إلی غروب الشمس من یوم الثانی عشر. (فتح القدیر: (۸/۴۳۲) کتاب الأضحیة ل ط: رشیدیه)

الهندیة: (۵/۲۹۵) کتاب الأضحیة، الباب الثالث فی وقت الأضحیة، ط: رشیدیه.

البحر الرائق: (۸/۱۷۵) کتاب الأضحیة، ط: سعید.

البدنة إذا أوجبها بالنذر فإنّه ینحرها حیث شاء إلاّ إذا نویٰ أن ینحر بمکّة فلایجوز نحرها إلّا بمکّة. (الهندیة: (۱/۲۶۲) کتاب المناسک، الباب السادس عشر فی الهدی، ط: رشیدیه)

إرشاد الساری: (ص: ۱۷۶) باب الهدی، فصل: فی وجوب الهدی بالنذر به، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

غنیة الناسک: (ص: ۳۵۴) باب الهدایا، فصل: فی إیجاب الهدی بالنذر، ط: إدارة القرآن.

(۱) ویستحب الحلق بالموسیٰ، ولو أزال الشعرة بالنورة، أو الحرق، أو النتف بیده، أو أسنانه بفعله أو بفعل غیره أجزأ عن الحلق. (غنیة الناسک: (ص: ۱۷۴) باب مناسک منیٰ یوم النحر، فصل: فی الحلق، ط: إدارة القرآن)

الهندیة: (۱/۲۳۱) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه.

إرشاد الساری: (ص: ۳۲۴) باب مناسک منیٰ، فصل: فی الحلق والتقصیر، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

دودھ شریک بھائی

دودھ شریک بھائی محرم ہے، اگر فتنہ اور شہوت کا اندیشہ نہیں ہے تو اس کے ساتھ سفر کرنا اور حج یا عمرہ پر جانا جائز ہوگا، موجودہ دور میں ایسے رشتہ داروں کے ساتھ سفر کرنے سے احتیاط کرنا بہتر ہے۔(۲)

دودھ کے رشتہ دار

آج کل فتنہ کا زمانہ ہے، دودھ کے (رضاعی) رشتہ والے محرم کے ساتھ حج

---

(۱) اعلم أنّه لايشترط استمرار الدم فيها بحيث لاينقطع ساعة ؛ لأنّ ذٰلک لايکون الا نادرًا بل انقطاعه ساعة أو ساعتين فصاعدًا غير مبطل كذا فى المستصفىٰ " بحر " أى لأنّ العبرة لأوّله وآخره . (شامى : (۲۸۴/۱) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد)

الهندية : (۲۴۷/۱) كتاب المناسک ، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الخامس فى الطواف والسعى ، ط: رشيديه .

شامى : (۵۵۱/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲۲/۳) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

ولو انقطع دمها أى دم الحائض بدواء أولا أى لابدواء أو لم ينقطع أى بالكلية فاغتسلت أولا أى أوماغتسلت و طافت ثم عاد دمها فى أيّام عادتها يصح طوافها ولزمها بدنة و كانت عاصية أى من وجهين : لدخول المسجد ونفس الطواف وعليها أن تعيده طاهرة أى من الحدثين فإن أعادته سقط ما وجب أى من البدنة وعليها التوبة من جهة المعصية ولو مع البدنة . (إرشاد السارى : (ص: ۴۹۶) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : فى الجنايات فى أفعال الحج ، فصل : فى طواف الزيارة للحائض ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

(۲) والمحرم من لايجوز مناكحتها على التأبيد بقرابة أو رضاعٍ أو مصاهرةٍ بنكاح فاسد أو سفاح على الأصح ...... ونقل أبو السعود رحمه اللّٰه تعالى عن البزازية : لاتسافر بأخيها رضاعًا فى زماننا ، قال فى رد المحتار : أى لفساد الزمان . (غنية الناسک : (ص: ۲۷) باب شرائط الحج، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن.

إرشاد السارى : (ص: ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة .

شامى : (۴۶۴/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

کے سفر کرنے سے بھی احتیاط کی ضرورت ہے، اس لئے ان لوگوں کے ساتھ حج نہ کیا جائے۔ (۱)

دور اور قریب کی مقدار رمی میں

''کنکری شیطان سے دور گرنے کی مقدار'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳/ ۳۲۵)

دو رکعت نماز طواف کے بعد

''طواف کے بعد دو رکعت'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۳/ ۱۱۷)

دو رکعت واجب الطّواف کے بغیر دوسرا طواف شروع کر دیا

''نفل بھول کر دوسرا طواف شروع کر دیا'' عنوان کو دیکھیں۔ (٤/ ۲۷۱)

دوست کی والدہ

دوست کی والدہ محرم نہیں اس لئے اس کو حج اور عمرہ کے لئے ساتھ لے جانا جائز نہیں۔ (۲)

دوسروں کی طرف سے حج کرنے کا ثواب

دوسروں کی طرف سے حج کرنے کا ثواب بعض اعتبار سے اپنے حج کے ثواب سے بھی زیادہ ہے۔ (۳)

---

(۱) انظر الحاشیة السابقة رقم : ۲ ، علی الصفحة السابقة ، رقم : ۲۰۵ .

(۲) والمحرم من لا یجوز له مناکحتها علی التابید لقرابة أو رضاع أو مصاهرة بنکاح فاسدٍ علی الأصح. (غنیة الناسک : (ص: ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

شامی : (۲/ ۴۶۴) کتاب الحج ، ط: سعید ،

الهندیة : (۱/ ۲۱۹) کتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسیر الحج و فرضیته و وقته و شرائطه ، ط: رشیدیه .

(۳) ....

....

....

....

دوسرے کی بیوی ظاہر کر کے حج کرنا

بعض دفعہ کسی عورت کا شوہر مثلاً سعودی عرب میں رہتا ہے اور وہ اپنی بیوی کو حج کرانا چاہتا ہے لیکن کسی قانونی پیچیدگی کی وجہ سے اپنے نام پر بلا نہیں سکتا اس لئے اپنے کسی ساتھی یا دوست کے نام نکاح نامہ بنا کر کاغذی کارروائی کر کے دوسرے کی بیوی ظاہر کر کے بلا لیتا ہیں، اور دوسرا آدمی ائرپورٹ جا کر سیکورٹی والوں کو اقامہ دکھا کر عورت کو لے کر آتا ہے، اس کے بعد عورت اصل شوہر کے پاس ہوتی ہے اور اس کے ساتھ حج بھی کر لیتی ہے تو اس صورت میں حج تو ادا ہو جائے گا لیکن محرم کے بغیر جہاز کا سفر کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگی، اور جعل سازی کی وجہ سے تینوں گنہگار ہوں گے اس لئے اس طرح غلط کاغذات بنا کر حج کے لئے جانا درست نہیں۔(۱)

دوسرے کے پیسوں سے حج کرنا

دوسروں کے پیسوں سے حج کرنے سے فرض حج ادا ہو جائے گا، بشرطیکہ نفل حج ادا کرنے کی نیت نہ کی ہو۔(۲)

---

(۱) إن الإعانة على المعصية حرام مطلقًا بنص القرآن ، أعنى قوله تعالىٰ : ﴿ ولا تعاونوا على الإثم والعدوان ﴾ . (أحكام القرآن للمفتى محمد شفيع رحمه الله : (۳/۷۴) سورة المائدة ، رقم الآية : ۲ ، ط: إدارة القرآن)

أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : من حمل علينا السلاح فليس منّا ومن غشّنا فليس منّا . (الصحيح لمسلم : (۱/۹۵) كتاب الإيمان ، باب قول النبىّ صلى الله عليه وسلم من غشّنا فليس منّا ، ط: رحمانيه)

ولو حجت بلا محرم أو زوج جاز حجها بالاتفاق ، كما لو تكلّف رجل مسألة النّاس ، وحج ، ولكن مع الكراهة التحريمية للنهى . (غنية الناسک : (ص: ۲۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الرابع : المحرم أو الزوج ، ط: إدارة القرآن)

الجوهرة النيّرة : (۱/۱۸۱) كتاب الحج ، ط: قديمى .

شامى : (۲/۴۶۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۲) (قوله : للآفاقى) ...... [تنبيه] الفقير الآفاقى إذا وصل إلى ميقات فهو كالمكى ...... ويبغى أن يكون الغنى الآفاقى كذٰلک إذا عدم الركوب بعد وصوله إلى أحد المواقيت فالتقيد بالفقير =

دوسرے کے پیسے سے حج کرنا

مالدار لوگ غریب لوگوں کو حج کراتے ہیں، اور پیسے کے سارے انتظامات کر دیتے ہیں، اور غریب لوگ حج کر کے آجاتے ہیں، ایسی صورت میں غریب لوگوں کا حج ادا ہو جائے گا، بعد میں مالدار ہونے کی صورت میں اپنے پیسے سے دوبارہ حج کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ حج زندگی میں صرف ایک دفعہ کرنا فرض ہوتا ہے، بار بار کرنا فرض نہیں ہوتا، البتہ ایسے لوگ حج کرتے وقت حج یا فرض حج کی نیت سے حج کریں نفل حج کی نیت سے حج نہ کریں ورنہ بعد میں صاحب استطاعت ہونے کی صورت میں دوبارہ فرض حج ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

دو میقات ہیں

''میقات دو ہیں'' عنوان کو دیکھیں۔(٤/٢٢٤)

= لظهور عجزه من المركب ، وليفيد أنّه يتعين عليه أن لاينوى نفلاً على زعم أنّه لايجب عليه لفقره؛ لأنّه كان واجبا وهو آفاقى ، فلمّا صار كالمكى وجب عليه ، فلو نواه نفلاً لزمه الحج ثانيًا. (الدر مع الرد : (۲/۴٦۰) كتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمال حرام ، تنبيه ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع : (۲/۱۲۰) كتاب الحج ، فصل وأمّا شرائط ، ط: سعيد .

خانية على هامش الهندية : (۱/۲۸۳) كتاب الحج ، ومن شرائط الوجوب ، ط: رشيديه .

غنية الناسک : (ص: ۱۸) فصل وأمّا شرائط الوجوب فسبعة على الأصح ، السادس : الاستطاعة ،ط : إدارة القرآن .

(۱) ولو تكلّف هؤلاء الحج بأنفسهم سقط عنهم بالاتفاق ...... كالفقير إذ احج ثم استغنٰى وكذا كل من حج ممن لايجب عليه الحج فإنّه يقع عن حجة الإسلام إلّا الصبى والمجنون والعبد والكافر . (غنية الناسک : (ص: ۲۴) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الأداء ، ط: إدارة القرآن)

الفقير الآفاقى إذ اوصل إلى ميقات فهو كالمكى ...... وليفيد أنّه يتعين عليه أن لاينوى نفلاً على زعم أنّه لا يجب عليه لفقره ؛ لأنّه ماكان واجبًا وهو آفاقى فلما صار كالمكى وجب عليه فلو نواه نفلاً لزمه الحج ثانيًا . (الدر مع الرد : (۲/۴٦۰) كتاب الحج ، ط: سعيد)

إرشاد السارى : (ص: ۵٦) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، السادس: الاستطاعة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

دھاگہ

احرام کی چادر اور تہبند کو دھاگہ سے باندھنا مکروہ ہے۔(۱)

دھکا دینا طواف کے دوران

''طواف کے دوران ایذاء رسانی'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۱۲۱)

دھونی دیا ہوا کپڑا

احرام باندھنے کے بعد دھونی دیا ہوا کپڑا پہننا مکروہ ہے، البتہ اس سے دم یا صدقہ میں سے کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔(۲)

دھونی والا مکان

احرام کی حالت میں ایسے مکان میں داخل ہوا جس میں کسی چیز کی دھونی دی

---

(۱) والأصل : أن لایکون فیه خیاطة أصلاً ، وإن زر أحدهما أو خلله بخلالٍ ، أو میله أو عقده بأن ربط طرفه الآخر أو شدّه بحبل ونحوه أساء ولاشیئ علیه . (غنیة الناسک : (ص: ۷۱) باب الإحرام ، فصل : فیما ینبغی لمرید الإحرام من کمال التنظیف والغسل ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۱۶۹ ، ۱۷۰) باب الإحرام ، فصل فی مکروهات الإحرام ،ط : الإمدادیة مکّة المکرّمة .

☜ الدر المختارمع الرد : (۲/ ۴۸۱) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ،ط : سعید .

(۲) ولبس الثوب المبخر ...... وکذا لو أجمر أی ثوبه بطیب تبقی رائحته بعد الإحرام ...... (إرشادا الساری : (ص: ۱۷۰) باب الإحرام ، فصل : فی مکروهات الإحرام ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۹۱) باب الإحرام ، فصل فی مکروهات الإحرام ومحظوراته الّتی لاجزاء فیها سوی الکراهة ، ط: إدارة القرآن .

☜ التاتارخانیة : (۲/ ۵۰۶) کتاب المناسک ، الفصل الخامس فیما یحرم علی المحرم ومالا یحرم ، نوع منه فی الدهن والتطییب والخضاب ، ط: إدارة القرآن .

☜ و قالوا : لو لبس إزاراً مبخّرًا لاشیئ علیه ؛ لأنّه لیس بمستعمل لجزء من الطیب وإنّما حصل مجرد الرائحة ومن ثم قال فی الخانیة : لو دخل بیتًا قد بخر فیه واتّصل بثوبه شیئ منه لم یکن علیه شیئ ، نهر . (شامی : (۲/ ۴۸۷) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب : فیما یحرم بالإحرام ومالایحرم ، ط: سعید)

گئی تھی، اور احرام والے کپڑوں میں خوشبو آنے لگی اور خوشبو کپڑوں کو بالکل نہیں لگی تو دم اور صدقہ میں سے کوئی بھی چیز واجب نہیں ہوگی۔(۱)

دینی بھائی کے ساتھ حج پر جانا

عورتوں کے لئے محرم کے بغیر حج کا سفر کرنا جائز نہیں ہے۔

حقیقی محرم نہ ہونے کی صورت میں کسی مسلمان کو دینی بھائی کہہ کر اس کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز نہیں۔(۲)

دیور

''دیور'' محرم نہیں، اس کے ساتھ حج یا عمرہ یا کسی سفر میں جانا جائز نہیں ہے۔(۳)

(۱) ولو دخل بيتًا قد أبخر فيه واتصل بثوبه شيئ من ذٰلک لا شيئ عليه . (التاتارخانيه : (۵۰۶/۲) كتاب المناسک ، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم ومالايحرم ، نوع منه فى الدهن والتطييب والخضاب ، ط: إدارة القرآن)

غنية الناسک : (ص: ۹۱) باب الإحرام ، فصل فى مكروهات الإحرام ومحظوراته الّتى لاجزاء فيها سوى الكراهة ، ط: إدارة القرآن .

(إرشادا الساری : (ص: ۱۷۰) باب الإحرام ، فصل : فى مكروهات الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

(شامى : (۴۸۷/۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد)

(۲) وأمّا الّذى يخص النّساء فشرطان : أحدهما : أن يكون معها زوجها أو محرم لها ...... ولنا ما روى عن ابن عبّاس رضى اللّٰه عنه عن النبىّ ﷺ أنّه قال : ألا لاتحجنّ امرأة إلاّ ومعها محرم ، وعن النّبىّ ﷺ أنّه قال : لاتسافر امرأة ثلاثة أيّام إلاً ومعها محرم أو زوج . (بدائع الصنائع : (۱۲۳/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضيته فنوعان ، ط: سعيد)

شامى : (۴۶۴/۲) كتاب الحج ، ط:سعيد .

الهندية : (۱۸/۱ ، ۱۹) كتاب المناسک ، الباب الأوّل ، فى تفسير الحج ، ط: رشيديه .

(۳) والمحرم فى حق المرأة شرط ، شابة كانت أو عجوزًا إذا كانت بينها و بين مكّة مسيرة ثلاثة أيّام ...... والمحرم : الزوج ، ومن لايجوز مناكحتها على التأبيد برضاع أو صهرية . وفى الخانية: أو رحم ...... (التاتارخانية : (۴۳۴/۲) كتاب المناسک ، الفصل الأوّل فى بيان شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن) =

ڈاڑھ نکالنا

احرام کی حالت میں ڈاڑھ نکالنا جائز ہے، اس سے دم وغیرہ لازم نہیں ہوتا۔

ڈاڑھی

☆اگر احرام کی حالت میں وضو کرتے وقت یا کسی اور طرح داڑھی کے تین بال گر گئے تو ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کردے، اور اگر خود اکھاڑے تو ہر ایک بال کے بدلے میں ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کردے، اگر تین بال سے زائد اکھاڑے تو صدقۂ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کردے۔(۱)

☆احرام کی حالت میں وضو کرتے وقت داڑھی کا خلال کرنا مکروہ ہے، اگر کرے تو اس طرح کرے کہ بال نہ گریں۔(۲)

= شامی : (۲/۴۶۴) کتاب الحج ، ط: سعید .

غنية الناسک : (ص: ۲۷) باب شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن .

عن عقبة بن عامر قال : قال رسول الله ﷺ : إيّاكم والدخول على النّساء فقال رجل : يا رسول اللّٰه ! أريت الحمو؟ قال : الحمو الموت . متفق عليه . (مشكوٰة المصابيح : (ص: ۲٦۸) كتاب النكاح ، باب النظر إلى المخطوبة و بيان العورات ، الفصل الأوّل ، ط: قديمى)

(۱) وإن نتف من رأسه أو أنفهٖ أو لحيتهٖ ثلاث شعرات ، ففى كل شعر كف من طعام ، وفى خصلة نصف صاعٍ ، فتبيّن أنّ نصف الصاع إنّما هو فى الزائد على الشعرات الثلاث ، أمّا إذا لم يزد تصدق لكل شعرة بكف من طعام ، هٰذا إذا سقط بفعل محظور الإحرام ، كالنتف ، أمّا إذا سقط بفعل المأمور به كالوضوء ، ففى ثلاث شعرات كف واحد من طعام . (غنية الناسک : (ص: ۲۵٦) باب الجنايات ، الفصل الارابع : فى الحلق و إزالة الشعر ، ط: إدارة القرآن)

التاتارخانية : (۲/ ۵۰۱ ، ۵۰۲) كتاب المناسک ، الفصل الخامس : فيما يحرم على المحرم ومالايحرم ، نوع آخر منه : فى حلق الشعر ، و قلم الأظفافير ، ط: إدارة القرآن .

الهندية : (۱/ ۲۴۳) كتاب المناسک ، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الثالث : فى حلق الشعر و قلم الأظفار ،ط : رشيديه .

(۲) وحک سائر بدنهٖ حكا شديدًا إن خاف سقوط شعرة أو قملة ، وإلا فلا بأس بهٖ ، وإذا حک رأسه يحكه برفق ، وعن أبى حنيفة يحكه ببطون الأصابع كيلا يؤذى شيئًا من هوام رأسه ولا يتناثر =

☆ بعض لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ احرام کی حالت میں سر اور داڑھی کے بال جتنے گریں گے اتنی قربانیاں کرنے کی ضرورت ہوگی، یہ بات غلط ہے، دم لازم نہیں ہوتا البتہ صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے۔(۱)

☆ ہر طرف سے ایک مٹھی داڑھی رکھنا نبی کریم ﷺ بلکہ تمام انبیاء کرام کی سنت ہے، ایک مٹھی سے پہلے کاٹنا کبیرہ گناہ ہے۔(۲)

☆ مسجد نبوی ﷺ کی حاضری میں بھی گناہوں سے پاک رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے، بعض لوگ خوب داڑھی منڈا کر روضۂ اطہر پر حاضری دیتے ہیں، اور

= شعره . (غنية الناسک : (ص: ۹۰) باب الإحرام ، فصل فی مکروهات الإحرام ، ومحظوراته الّتی لاجزاء فیها سوی الکراهة ، ط: إدارة القرآن)

▭ التاتارخانية : (۲/ ۵۰۱) کتاب المناسک ، الفصل الخامس : فیما یحرم علی المحرم ومالایحرم ، نوع منه فی حلق الشعر ، وقلم الأظافیر ، ط: إدارة القرآن .

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۶۹) باب الإحرام ، فصل فی مکروهاته ، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة .

(۱) انظر الحاشية ، رقم : ۴ ، علی الصفحة السابقة ، رقم : ۲۰۸ .

(۲) عن النبیّ ﷺ قال : أحفوا الشوارب واعفوا اللحی ...... عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت : قال رسول اللّٰه ﷺ : عشرة من الفطرة : قص الشارب ، وإعفاء اللحية الحديث : (الصحيح لمسلم : (۱/ ۱۶۲) کتاب الطهارة ، باب خصال الفطرة ، ط : رحمانيه)

▭ صحيح البخاری : (۲/ ۸۷۵) کتاب اللباس ، باب إعفاء اللحی ، ط: قديمی .

▭ مرقاة المفاتيح : (۲/ ۹۱) کتاب الطهارة ، باب السواک ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه .

▭ قال محمد رحمه اللّٰه تعالیٰ : عن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما : أنّه کان یقبض علی لحيته ، ثم يقص ما تحت القبضة ، قال محمد : وبه نأخذ وهو قول أبی حنيفة . (کتاب الآثار (ص: ۱۹۸) باب حف الشعر من الوجه ، ط: إدارة القرآن)

▭ وأمّا الأخذ منها (أی من اللحية) وهی دون ذٰلک أی دون القبضة ، کما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال ، فلم يبحه أحدٌ ، وأخذ کلها فعل يهود الهند ، و مجوس الأعاجم ، فتح . (الدر مع الرد : (۲/ ۴۱۸) کتاب الصوم ، مطلب فی الأخذ من اللحية ، وفيه أيضًا : (۶/ ۴۰۷) کتاب الحظر والإباحة ، فصل فی البيع ، ط: سعيد)

▭ فتح القدير : (۲/ ۲۷۰) کتاب الصوم ، باب مايوجب القضاء والکفارة ، قبيل فصل : ومن کان مريضًا فی رمضان ...... ط: رشيديه .

ان کو ذرا بھی شرم نہیں آتی کہ وہ آنحضرت ﷺ سے محبت کا دعوی کرتے ہیں، مگر شکل آپ ﷺ کے دشمنوں جیسی بناتے ہیں۔(۱)

☆ حج اور عمرہ کے دوران بھی اپنے آپ کو گناہوں اور غلطیوں سے پاک رکھنا چاہیے ورنہ حج اور عمرہ کا پورا پورا ثواب نہیں ملے گا۔(۲)

ڈاڑھی حلق یا قصر سے پہلے کاٹ لی

اگر عمرہ کرنے والے نے طواف اور سعی کے بعد حلق یا قصر سے پہلے ڈاڑھی کاٹ لی تو حرم کی حدود میں دم دینا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) فإذا عزم على الزيارة أى قصدها، فعليه أن يخلص نيته ويجرّد عزمه أى طويته من رادة الرياء والسمعة وقصد المبهات والفرجة ومن علاماتها الدالة، عليها: أن لايترك شيئًا مما يلزمه من الفرائض والسنن، وإلاّ فلايحصل له من الزيارة إلَّا التعب والخسارة، بل يوجب التوبة والكفارة. (إرشاد السارى: (ص: ۷۰۸) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، فصل فى آداب التوجه والسفر للزيارة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

(۲) فعلى هٰذا يخرج الحج من أن يكون مبرورًا بارتكاب الجناية عمدًا مرّة بعد أخرىٰ، وإن كفر عنها صاحبها ...... ومن فعل شيئًا مما يحكم بتحريمه، فقد أخرجه عن أن يكون مبرورًا. (منحة الخالق على هامش البحر: (۱۳/۳) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

☜ إلاّ أن الحج المبرور على ما نقله العسقلانى عن ابن خالويه: المقبول، وهو كما لو ترىٰ أمره مجهول، وقال غيره: هو الّذى لايخالطه شيئ من المعاصى، ورجحه النووى، وهٰذا هو الأقرب وإلى قواعد الفقه أنسب. (حاشية إرشاد السارى: (ص: ۶۸۵) باب المتفرّقات، مسئلة: الحج يهدم ما كان قبله من الصغائر. ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☜ فتح البارى: (ص: ۳۸۲/۳) كتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، ط: دار المعرفة بيروت.

(۳) وفى البدائع: لو وجب عليه الحلق أو التقصير، فغسل رأسه بالخطمى مقام الحلق، لايقوم مقامه و عليه الدم، لغسل رأسه بالخطمى وليس للمحرم أن يقصّ أظافيره قبل الحلق، وكذا فى منسك الكرمانى. (البحر العميق: (۱۷۹۰/۳) الباب الثانى عشر: فى الأعمال المشروعة يوم النحر، الحلق، ط: مؤسسة الرّيان، المكتبة المكيّة)

☜ ولو قصّ أظفاره أو شاربه أو لحيته أو طيب قبل الحلق فعليه موجب جنايته. (إرشاد السارى: (ص: ۳۲۲) باب مناسك منىٰ، فصل: فى الحلق والتقصير، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسك: (ص: ۱۷۴) باب مناسك منىٰ يوم النحر، فصل: فى الحلق، ط: إدارة القرآن.

ڈاڑھی کے بال

احرام کی حالت میں چوتھائی داڑھی یا اس سے زیادہ کے بال منڈوائے یا کتروائے یا کسی اور چیز کے ذریعہ دور کرے یا اکھاڑے خواہ اختیار سے ہو یا بلا اختیار ہر حال میں دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

ڈرافٹ پر زیادہ رقم لینا

پاکستان میں پہلے حج کے لئے ڈرافٹ جمع کرانے کی صورت میں قرعہ اندازی کے بغیر حج کے لئے بھیج دیا جاتا تھا، اور ڈرافٹ کے بغیر فارم جمع کرنے کی صورت میں جانا یقینی نہیں ہوتا تھا، اگر قرعہ اندازی میں نام نکل آیا تو جا سکتا تھا ورنہ نہیں اس لئے لوگ حج کے لئے ڈرافٹ خریدتے تھے، ڈرافٹ میں مثلا ایک لاکھ کی رقم لکھی ہوئی ہے منگوا کر دینے والے یا ڈرافٹ فروخت کرنے والے ایک لاکھ کی جگہ پر مثلا ایک لاکھ پانچ ہزار لیتے تھے حالانکہ ڈرافٹ میں بھی پاکستانی رقم لکھی ہے اور جو اس کے عوض میں وصول کر رہا ہے وہ بھی پاکستانی رقم ہے تو یہ کمی زیادتی سود ہونے کی وجہ سے ناجائز اور حرام ہے۔

البتہ جائز ہونے کی صورت یہ ہے کہ ایسے ڈرافٹ کو دوسری کرنسی کے عوض میں

---

(۱) فالواجب دم لو حلق ربع رأسه أو ربع لحيته فصاعدًا ، أو قصر ربع رأسه أو أكثر . (غنية الناسک : (ص: ۲۵۶) باب الجنايات ، الفصل الرابع : فى الحلق وإزالة الشعر ،ط :إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۴۶۱) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثالث : فى الحلق وإزالة الشعر ، و قلم الأظفار ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ الهندية : (۱/۲۴۳) كتاب المناسک ، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الثالث ، فى حلق الشعر و قلم الأظفار ، ط: رشيديه .

لیا جائے مثلاً ڈالر، پونڈ، یورو یا ریال کے عوض میں لیا جائے تو اس صورت میں کرنسی کی جنس مختلف ہونے کی وجہ سے کمی زیادتی کی صورت میں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

اور اگر دوسری کرنسی کے عوض میں خریدنے کی کوئی صورت نہیں ہے تو پھر منگوانے کی صورت میں اس طرح معاہدہ کریں کہ ایک لاکھ کے ڈرافٹ کے عوض میں ایک لاکھ ہے البتہ منگوانے کی اجرت یا حق محنت کے طور پر مثلاً مزید پانچ ہزار دینے ہیں تو اس صورت میں گنجائش ہوجائے گی۔(واضح رہے کہ آج کل پاکستان میں ڈرافٹ کی صورت نہ ہونے کے برابر ہے)(۲)

(۱) عن عبادة بن الصامت قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ الذهب بالذهب، والفضة بالفضة، والبر بالبر، والشعير بالشعير، والتمر بالتمر، والملح بالملح، مثلاً بمثلٍ سواء بسواءٍ، يدًا بيدٍ، فإذا اختلف هٰذه الأصناف فبيعوا كيف شئتم إذا كان يدًا بيدٍ، رواه مسلم. (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۲۴۴) باب الربوا، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

أحدهما أن يكون الجنس بالجنس من غير أن يكون مع أحد الجنسين عرض مثل الذهب بالذهب والفضة بالفضة مفردين فإنّه لايجوز فيه خمسة أشياء: [۱] التفاضل، [۲] والنسية، [۳] والخيار، [۴] والجهالة، [۵] والافتراق قبل القبض ...... فإذا كان الجنسان مختلفين كالذهب بالفضة، والفضة بالذهب، فلاتجوز فيه ثلاثة أشياءٍ: [۱] النسية، [۲] والخيار، [۳]والافتراق قبل القبض، وأمّا إذا كان أحدهما أكثر من الآخر، جاز ذٰلک، وسواء كان مع أحدهما عرض أو لم يكن. (النتف فى الفتاوٰى: (ص: ۲۹۸، ۲۹۹) كتاب الصرف، ط: سعيد)

الهداية: (۸۱/۳) كتاب البيوع، باب الربٰو، ط: مكتبة شركت علمية، ملتان.

(۲) تصح الوكالة بأجر و بغير أجر؛ لأنّ النّبىّ ﷺ كان يبعث عماله لقبض الصدقات ويجعل لهم عمولة، ولهٰذا قال أبناء عمه: لو بعثتنا على هٰذه الصدقات، فنؤدى النّاس ونُصيب مايصيب النّاس، أى العمولة، ولأنّ الوكالة عقد جائز، لايجب على الوكيل القيام، فيجوز أخذ الأجرة فيها بخلاف الشهادة. (الفقه الإسلامى وأدلّته: (۴۰۵۸/۵) القسم الثالث: العقود أو التصرّفات المدنية المالية، الفصل التاسع :الوكالة، المبحث الأوّل: تعريف الوكالة ...... الوكالة بأجر، ط: رشيديه)

ڈرائیور وغیرہ کے لئے احرام کے بغیر میقات سے تجاوز کرنا

☆ موجودہ دور میں ڈرائیور، تاجر، دفاتر میں کام کرنے والے، ٹیکسی چلانے والے، اور دیگر پیشہ ورانہ کام کرنے والے کبھی ہر روز، کبھی دوسرے تیسرے دن، اور بعض لوگوں کو ایک سے زائد مرتبہ حرم میں داخل ہونا پڑتا ہے، ایسی حالت میں اس طرح کے لوگوں کو ہر بار احرام عمرہ اور احرام کی پابندی بے حد مشکل اور دشوار ہے، اس لئے ان حضرات کے لئے احرام کے بغیر بھی حرم کے حدود میں داخل ہونے کی گنجائش ہوگی، دم دینا یا عمرہ کرنا لازم نہیں ہوگا، اگرچہ احرام باندھ کر آنا بہتر ہوگا۔(۱)

☆ اور جو لوگ روزانہ نہیں آتے کبھی کبھار آتے ہیں تو ان کے لئے احرام باندھ کر آنا لازم ہے۔(۲)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میقات کے باہر سے لکڑیاں لانے والے اور عمال اور تجار اور کمانے والے جو بار بار جاتے آتے ہیں ان کے لئے احرام کے بغیر میقات سے گزرتے رہنے کی اجازت ہے، اس لئے کہ اگر ہر بار ان پر احرام کی پابندی لگائی جائے گی تو مشقت کا خطرہ ہے۔(۳)

---

(۱) قال أبو عمر : لا اعلم خلافا بين فقهاء الامصار فى الحطابين ومن يد من الاختلاف إلى مكة ، ويكثره فى اليوم والليلة أنّهم لايأمرون بذٰلک لما عليهم فيه من المشقة . (عمدة القارى : (۵۳۵/۷) كتاب المناسک ، أبوب العمرة ، باب دخول الحرم و مكّة بغير إحرام ، ط: دار الحديث ملتان)

🗁 من كان داخل الميقات له أن يدخل مكّة بغير إحرام لحاجته لأنّه يكثر دخوله مكّة ، وفى إيجاب الإحرام فى كل مرّة حرج بين . (الهداية : (۴۳۴/۱) كتاب الحج ، فصل فى المواقيت، ط: مكتبة البشرىٰ)

(۲) انظر الحاشية السابقة ، رقم : ۱ .

(۳) وأخرج ابن أبى شيبة فى مصنفهٖ : ثنا على بن هاشم ، ووكيع عن طلحة ، عن عطاء ، عن ابن عباس رضى اللّٰه عنهما قال : لايدخل أحد مكّة الا بإحرام الا الحطابين ، والعمالين ، وأصحاب منافعها . (نخب الأفكار فى تنقيح مبانى الأخبار فى شرح شرح معانى الآثار للإمام بدر الدين محمود بن أحمد العينى الحنفى : (۵۴۴/۱۳ ، ۵۴۵، ۵۴۷، ۵۴۸) ، كتاب مناسک الحج ، [۱۶۸] من باب : دخول الحرم هل يصلح بغير إحرام ؟ ، ط: دار اليسر ، دار المنهاج ، المدينة المنوّرة ، حققه و خرج أحاديثه السيد أرشد المدنى) =

ڈر یا وحشت ہو تو کیا پڑھے

''خوف یا وحشت ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲٦٤/۲)

ڈیپ ہیٹ(Deep Heat)

''وکس'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۱۳/٤)

= مصنف ابن أبی شیبة : (۲۲۷/۸) ، رقم الحدیث : ۱۳۶۹۱ ، کتاب الحج ، باب من کرہ أن یدخل مکّة بغیر إحرام ، ط: مؤسّسة علوم قرآن ، شرکة دار القبلة ، و: (۲۱۱/۴) .

طحطاوی شریف من عطاء (۵۰۸/۱) کتاب مناسک الحج ، باب دخول الحرم هل یصلح بغیر إحرام ، ط: سعید .تلخیص الحبیر فی تخریج الرافعی الکبیر : (۴٦۴/۲) رقم الحدیث : ۱۰۱۰ ، کتاب الحج ، باب دخول مکّة و بقیة أعمال الحج ، ط: مؤسّسة قرطبة ،

للحطابین أی الّذین یحملون الحطب إلی مکّة للبیع ، قال أبو عمر ولا علم خلافه بین فقهاء الأمصار فی الحطابین ومن بد من الاختلاف إلی مکّة ویکثره فی الیوم واللیلة أنّهم لایومرون بذٰلک لما علیهم فیه من المشقة ، هٰذا ما اختصر من کلام العینی . (حاشیة الطحطاوی : (۵۰۸/۱) ط: سعید)

(۱) وذات عرق : بکسر العین وسکون الراء ، لجمیع أهل المشرق و هی بین المشرق والمغرب من مکة ، قیل : وبینها و بین مکّة مرحلتان . (البحر الرائق : (۳۱۷/۲) کتاب الحج، مواقیت الإحرام ، ط: سعید)

إرشاد الساری : (ص: ۱۱۲) باب المواقیت ، فصل : فی مواقیت الصنف الأوّل ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

شامی : (۴۷۵/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی المواقیت ، ط: سعید .
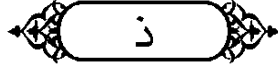
ذات عرق

مکہ مکرمہ کے مشرقی شمالی جانب مثلاً عراق وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کے لئے ''ذات عرق'' میقات ہے، یہ مکہ مکرمہ کے مشرقی شمالی جانب تقریباً پچاس میل کے فاصلے پر ہے۔(۱)

نقشہ یہ ہے:
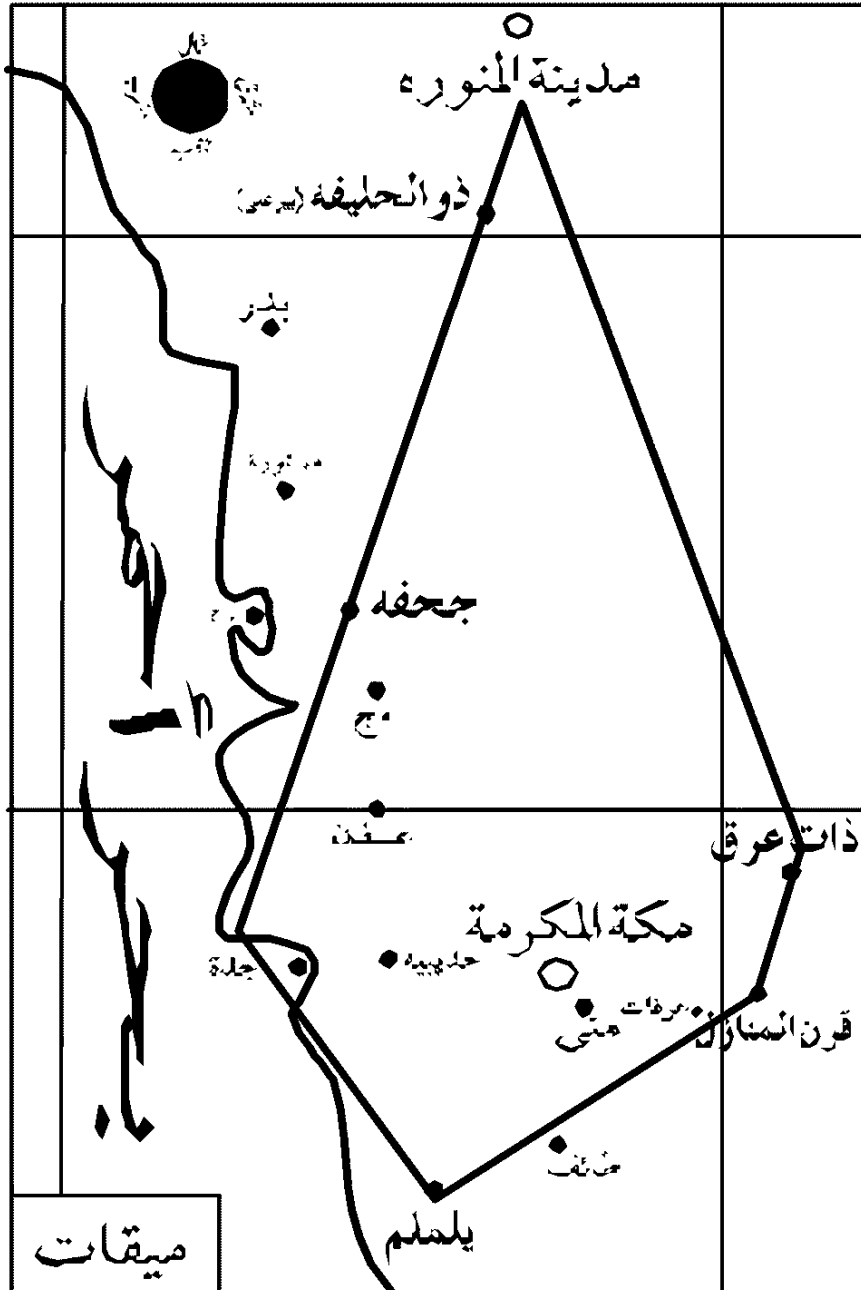
ذبح رمی سے پہلے کرلیا

''رمی سے پہلے ذبح کرلیا'' عنوان کو دیکھیں۔(ر)

ذوالحلیفہ

مکہ مکرمہ سے سیدھا شمال کی طرف مدینہ منورہ ہے، مدینہ منورہ کی طرف سے مکہ مکرمہ کی طرف آنے والوں کے لئے میقات ''ذوالحلیفہ'' ہے، آج کل اس کو ''بئر علی'' یا ''ابار علی'' کہتے ہیں، اور یہ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی طرف آتے ہوئے تقریبا چھ میل پر مکہ مکرمہ کے راستہ میں دائیں جانب ہے، اور یہاں ایک شاندار اور خوبصورت مسجد بنی ہوئی ہے اور وضو غسل ہر چیز کا بہترین انتظام ہے، یہاں سے مکہ مکرمہ تقریبا ڈھائی سو میل ہے۔(۱)

(۱) و " ذو الحليفة " بضم الحاء المهملة و بالفاء ، بينه و بين مكّة نحو عشر مراحل ، أو تسع ، وبينه وبين المدينة ستة أميالٍ ، كما ذكره النووى و قيل سبعة كما ذكره القاضى عياض ، ميقات أهل المدينة ، وهو أبعد المواقيت وبهذا المكان آبار تسميه العوام آبار على .... (البحر الرائق: (۳۱۷/۲) كتاب الحج ، مواقيت الإحرام ،ط : سعيد)

شامى : (۴۷۴/۲) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، ط: سعيد .

إرشاد السارى : (ص: ۱۱۰ ، ۱۱۱) باب المواقيت ، فصل : فى مواقيت الصنف الأوّل ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

رات منی سے باہر گزارنا

منی میں رات گزارنا سنت ہے، اس لئے بلا عذر منی سے باہر رات گزارنا مثلا مکہ مکرمہ میں یا رہائش کی بلڈنگ میں، یہ سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے درست نہیں، البتہ حج ہو جائے گا اور دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا۔(۱)

راستہ پر میقات نہیں

''میقات پر راستہ نہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔(٤/ ٢٢٤)

راستہ میں مرنے پر دوسرے نے حج ادا کیا

ایک شخص فرض حج کے لئے روانہ ہوا، میقات پہنچنے سے پہلے ہی انتقال ہو گیا، اس میت کے باقی ماندہ روپیہ سے دوسرے آدمی نے اس کی طرف سے حج ادا کیا، تو امید ہے کہ میت کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا۔(۲)

---

(۱) ویکره أن لایبیت بمنی لیال الرمی ، ولو بات فی غیره متعمدًا لایلزمه شیئ عندنا . (التاتارخانیة: (۲/ ۴٦٦) کتاب المناسک ، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج ، ط: إدارة القرآن)

إرشـاد السـاری : (ص: ۱۰۷) باب فرائض الحج ، وواجباته ...... فصل فی مکروهاته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

غنیة الناسک : (ص: ۴۸) باب فرائض الحج وواجباته ...... فصل : وأمّا مکروهاته ، ط: إدارة القرآن.

(۲) ولـو مـات رجـل بـعـد وجوب الحج ولم یوص به ، فحج رجل عنه أو حج عن أبیه أو أمّه عن حـجـة الإسـلام مـن غیـر وصیة ، قـال أبوحنیفة : یجزیه إن شاء اللّٰه ...... ؛ لأنّه إیصال للثواب وهو لایـخـتـص بـأحـد مـن قـریب أو بعید . (شامی : (۲/ ٦۰۰) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، قبیل : مطلب : شروط الحج عن الغیر وشرون ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۲/ ٦۹) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، ط: سعید .

غنیة الناسک : (ص: ۳۲۲) باب الحج عن الغیر ، فصل : شرائط النیابة فی الحج الفرض، ط: إدارة القرآن .

البتہ اس آدمی پر ضروری ہے کہ میت کا بقیہ روپیہ میت کے وارثوں کو دیدے، کیونکہ مرنے والے نے حج بدل کرنے کے لئے وصیت نہیں کی، اس لئے بقیہ روپیہ میراث میں شامل ہو کر وارثوں کا حق ہو گیا۔(۱)

"ربنا اتنا فی الدنیا حسنة الخ"

ترجمہ: اس میں لفظ "حسنۃ" میں تمام ظاہری اور باطنی خوبیاں اور ہر قسم کی بھلائیاں داخل ہیں مثلاً دنیا کی حسنہ میں بدن کی صحت، اہل وعیال کی صحت، رزق حلال میں وسعت وبرکت، دنیاوی سب ضروریات کا پورا ہونا، اچھے اعمال، نیک اخلاق، علم نافع، عزت و جاہت، عقائد کی درستگی، سیدھے اور صحیح راستے کی ہدایت، عبادات میں اخلاص کامل وغیرہ سب داخل ہیں۔

اور آخرت کی "حسنہ" میں جنت اور اس کی بے شمار اور لازوال نعمتیں اور حق تعالی کی رضاء اور اس کا دیدار یہ سب چیزیں شامل ہیں۔(۲)

---

(۱) ولایجوز لأحد أن یتصرف فی ملک غیرہٖ بلاإذنہٖ أو وکالة منه ...... وإن فعل کان ضامناً. (شرح المجلّة لرستم باز: (۱/۶۱) رقم المادة: ۹۶، المقالة الثانیة: فی بیان القواعد الفقهیة، ط: حنفیه کوئٹه)

الدر المختار: (۶/۲۰۰) کتاب الغصب، ط: سعید.

(۲) وأظهر الأقوال فی تفسیر الحسنة فی الدنیا أنها العبادة والعافیة وفی الآخرة: الجنة والمغفرة، وقیل الحسنة تعم الدنیا، والآخرة. (شرح الصحیح لمسلم للنووی علی هامش الصحیح لمسلم: (۲/۳۴۳) کتاب الذکر والدعاء والتوبةو الاستغفار، باب کراهة الدعاء بتعجیل العقوبة فی الدنیا، ط: قدیمی)

عن أنس قال: کان أکثر دعوة یدعو بها، یقول: اللّٰهم آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة، وقنا عذاب النّار، قال: وکان أنس إذا أراد أن یدعو بدعوة دعا بها، فإذا أراد أن یدعو بدعاء دعا بها فیه. (الصحیح المسلم: (۲/۳۴۴) کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الدعاء باللّٰهم اٰتنا فی الدنیا حسنة ...... ط: قدیمی)

عن أنس قال: کان أکثر دعاء النّبیّ ﷺ: اللّٰهم آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة و قنا عذاب النّار، متفق علیه. (مشکوٰة المصابیح: (ص: ۲۱۸) کتاب الدعوات، باب جامع الدعاء، الفصل الأوّل، ط: قدیمی) =

خلاصہ یہ کہ یہ دعا ایک ایسی جامع دعا ہے کہ اس میں انسان کی تمام دنیاوی اور دینی میں مقاصد آجاتے ہیں، دنیا وآخرت دونوں جہاں میں راحت وسکون میسر آتا ہے، آخر میں خاص طور پر اس میں جہنم کی آگ سے پناہ کا بھی ذکر ہے، اس وجہ سے نبی کریم ﷺ اس دعا کو کثرت سے مانگا کرتے تھے۔(۱)

= ومنهم من يقول ربّنا آتنا فيا لدنيا حسنة وفى الآخرة حسنة وقنا عذاب النّار ، فيه ثلاث مسائل ...... واختلف فى تأويل الحسنتين على أقوال عديدة ، فروى عن على بن أبى طالب رضى اللّٰه عنه أنّ الحسنة فى الدنيا المرأة الحسناء ، وفى الآخرة الحور العين ...... و قال قتادة : حسنة الدنيا العافية فى الصفحة ، وكفاف المال ، وقال الحسن : حسنة الدنياالعلم والعبادة ، وقيل غير هٰذا . والّذى عليه أكثر أهل العلم أنّ المراد بالحسنتين نعم الدنيا والآخرة وهٰذا هو الصحيح ، فإنّ اللفظ يقتضى هٰذا كله ، فإن " حسنة " نكرة فى سياق الدّعاء فهو محتمل لكل حسنة من الحسنات على البدل . (الجامع لأحكام القرآن للقرطبى : (۲/ ۴۳۲ ، ۴۳۳) رقم الآية : ۲۰۱، سورة البقرة ، ط: دار عالم الكتب رياض)

فقال : " ومنهم من يقول ربّنا آتنا فى الدنيا حسنة وفى الآخرة حسنة وقنا عذاب النّار " فجمعت هٰذه الدعوة كل خير فى الدنيا وصرفت كل شر ، فإنّ الحسنة فى الدنياتشمل كل مطلوب دنيوى من عافية ، و دار رحبة ، و زوجة حسنة ، ورزق واسع و علم نافع ، وعمل صالح ، ومركب هنيئ وثناء جميل إلى غير ذٰلك مما اشتملت عليه عبارات المفسرين ، ولامنافاة بينها ، فإنّها كلها مندرجة فى الحسنة فى الدنيا ، وأمّا الحسنة فى الآخرة فأعلى ذٰلك دخول الجنة ، وتوابعه من الأمن من الفزع الأكبر من العرصات ، وتيسير الحساب وغير ذٰلك من أمور الآخرة الصالحة ...... ولهٰذا وردت السنّة بالترغيب فى هٰذا الدعاء ...... عن أنس قال : كان أكثر دعوة يدعو بها رسول الله ﷺ : اللّٰهم ربّنا آتنا فى الدنيا حسنة وفى الآخرة حسنة وقنا عذاب النّار . (تفسير ابن كثير : (۱/ ۵۵۸) سورة البقرة ، رقم الآية : ۲۰۱ ، ط: دار طيبة بيروت)

(۱) وأظهر الأقوال فى تفسير الحسنة فى الدنيا أنّها العبادة والعافية وفى الآخرة : الجنة والمغفرة ، وقيل الحسنة تعم الدنيا ، والآخرة . (شرح الصحيح لمسلم للنووى على هامش الصحيح لمسلم : (۲/ ۳۴۳) كتاب الذكر والدعاء والتوبةو الاستغفار ، باب كراهة الدعاء بتعجيل العقوبة فى الدنيا ، ط: قديمى)

عن أنس قال : كان أكثر دعوة يدعو بها ، يقول : اللّٰهم آتنا فى الدنيا حسنة و فى الآخرة حسنة ، وقنا عذاب النّار ، قال : وكان أنس إذا أراد أن يدعو بدعوة دعا بها ، فإذا أراد أن يدعو بدعاء دعا بها فيه . (الصحيح المسلم : (۲/ ۳۴۴) كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار ، باب فضل الدعاء باللّٰهم اٰتنا فى الدنيا حسنة ...... ط: قديمى) =

رخسار

احرام کی حالت میں رخسار کو کپڑے سے چھپانا مکروہ ہے، ہاتھ سے چھپانا جائز ہے۔(۱)

= ☜ عن أنس قال : كان أكثر دعاء النّبيّ ﷺ: اللّٰهم آتنا فى الدنيا حسنة وفى الآخرة حسنة و قنا عذاب النّار ، متفق عليه . (مشكوٰة المصابيح : (ص: ۲۱۸) كتاب الدعوات ، باب جامع الدعاء ، الفصل الأوّ ل ، ط: قديمى)

☜ ومنهم من يقول ربّنا آتنا فيا لدنيا حسنة وفى الآخرة حسنة وقنا عذاب النّار ، فيه ثلاث مسائل ...... واختلف فى تأويل الحسنتين على أقوال عديدة ، فروى عن على بن أبى طالب رضى اللّٰه عنه أنّ الحسنة فى الدنيا المرأة الحسناء ، وفى الآخرة الحور العين ...... و قال قتادة : حسنة الدنيا العافية فى الصفحة ، وكفاف المال ، وقال الحسن : حسنة الدنياالعلم والعبادة ، وقيل غير هٰذا . والّذى عليه أكثر أهل العلم أنّ المراد بالحسنتين نعم الدنيا والآخرة وهٰذا هو الصحيح ، فإنّ اللفظ يقتضى هٰذا كله ، فإن " حسنة " نكرة فى سياق الدّعاء فهو محتمل لكل حسنة من الحسنات على البدل . (الجامع لأحكام القرآن للقرطبى : (۴۳۲/۲ ، ۴۳۳) رقم الآية : ۲۰۱ ، سورة البقرة ، ط: دار عالم الكتب رياض)

☜ فقال : " ومنهم من يقول ربّنا آتنا فى الدنيا حسنة وفى الآخرة حسنة وقنا عذاب النّار " فجمعت هٰذه الدعوة كل خير فى الدنيا وصرفت كل شر ، فإنّ الحسنة فى الدنياتشمل كل مطلوب دنيوى من عافية ، و دار رحبة ، و زوجة حسنة ، ورزق واسع و علم نافع ، وعمل صالح ، ومركب هنيئ وثناء جميل إلى غير ذٰلک مما اشتملت عليه عبارات المفسرين ، ولامنافاة بينها ، فإنّها كلها مندرجة فى الحسنة فى الدنيا ، وأمّا الحسنة فى الآخرة فأعلى ذٰلک دخول الجنة ، وتوابعه من الأمن من الفزع الأكبر من العرصات ، وتيسير الحساب وغير ذٰلک من أمور الآخرة الصالحة ...... ولهٰذا وردت السنّة بالترغيب فى هٰذا الدعاء ...... عن أنس قال : كان أكثر دعوة يدعو بها رسول اللّٰه ﷺ : اللّٰهم ربّنا آتنا فى الدنيا حسنة وفى الآخرة حسنة وقنا عذاب النّار .

(تفسير ابن كثير : (۵۵۸/۱) سورة البقرة ، رقم الآية : ۲۰۱ ، ط: دار طيبة بيروت)

(۱) ولابأس أن يضع يده على أنفه بلاثوب ، والظاهر أنّه لوكان الوضع بالثوب ففيه الكراهة التحريمية فقط وعلى هٰذا يفرع ما لو دخل تحت ستر الكعبة ، فإن كان يصيب وجهه أو رأسه فمكروه ، لاشيئ عليه ، وإلاّ فلا بأس به . (غنية الناسک : (ص: ۲۵۵) باب الجنايات ، الفصل الثالث : فى تغطية الرأس والوجه ، ط: إدارة القرآن)

☜ شامى : (۵۴۹/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

☜ البحر الرائق : (۸/۳) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

رخصتی سے پہلے حج کرنا

اگرلڑکی کا نکاح ہوگیا ہے، اور رخصتی نہیں ہوئی، اورلڑکا لڑکی کواس دوران اپنے ساتھ حج کرانا چاہتا ہے، تو رخصتی سے پہلے بھی شوہر کے ساتھ حج کے لئے بھیجنا جائز ہوگا، اس سے رخصتی اور حج دونوں کام ہوجائیں گے، جب نکاح ہوگیا تو دونوں میاں بیوی ہیں ایک دوسرے کے لئے حلال ہیں، رخصتی ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا، حج سے واپس آنے کے بعد اگر لوگوں کے سامنے باقاعدہ رخصتی کرانا چاہیں تو کرسکتے ہیں، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔(۱)

رزائی

احرام کی حالت میں سردی کی وجہ سے رزائی استعمال کرسکتا ہے، مگر سر اور چہرہ نہیں ڈھانک سکتا، البتہ عورتوں کے لئے سر ڈھانکنے کی اجازت ہے۔(۲)

---

(۱) (وينعقد) متلبسا (بإيجاب) من أحدهما (وقبول) من الآخر ...... (و) شرط (حضور) شاهدين (حرين) •و حر و حرتين (مكلفين سامعين قولهما معا) ...... (الدر المختار مع رد المحتار: (۳/ ۹، ۲۱، ۲۲) كتاب النكاح، ط: سعيد)

▭ النكاح ينعقد بالإيجاب والقبول وضعا للمضى أو وضع أحدهما للمضى والآخر لغيره مستقبلا كان كالأمر أو حالاً كالمضارع، كذا فى النهر الفائق، فإذا قال لها: أتزوجك بكذا، فقالت قد قبلت يتم النّكاح ...... (الهندية: (۱/ ۲۷۰) كتاب النكاح، الباب الثانى فيما ينعقد به النّكاح ومالاينعقد به، ط: رشيديه)

▭ الهداية: (۲/ ۳۰۵، ۳۰۶) كتاب النكاح، ط: مكتبة شركة علمية ملتان.

(۲) وستر الوجه كله أو بعضه كفمه و ذقنه ...... والرأس أى رأس الرجل أمّا المرأة فتستره ...... بخلاف الميت وبقية البدن، أى و بخلاف ستر بقية البدن سوى الرأس والوجه فإنّه لاشيئ عليه. (الدر مع الرد: (۲/ ۴۸۷، ۴۸۸) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم، ط: سعيد)

▭ غنية الناسک: (ص: ۸۸) باب الإحرام، فصل فى محرمات الإحرام، ط: ومحظوراته الّتى فى غالبها الجزاء، و: (ص: ۹۴) فصل: فى إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن.

▭ بدائع الصنائع: (۲/ ۱۸۴، ۱۸۵) كتاب الحج، فصل: وأما بيان ما يحظره الإحرام ومالايحظره وبيان م ايجب بفعل المحظور، ط: سعيد.

رسی

احرام کی چادر اور تہبند کو رسی سے باندھنا مکروہ ہے۔(۱)

رشوت دے کر حج پر جانا

اگر کسی پر حج فرض ہے، اور حکومت رشوت کے بغیر حج کے لئے جانے کی اجازت نہیں دیتی تو رشوت دے کر حج کے لئے جانا جائز ہوگا، اور رشوت دینے والا حاجی گنہگار نہیں ہوگا، البتہ رشوت لینے والے گنہگار رہوں گے۔

اور نفل حج یا عمرہ کے لئے رشوت دینا کراہت کے ساتھ جائز ہوگا۔(۲)

رشوت دے کر ملازمت لی

☆ رشوت دے کر ملازمت حاصل کرنا ناجائز ہے، مگر ملازمت ہو جانے کے بعد صلاحیت، قابلیت اور مہارت کی وجہ سے اپنی محنت سے اس نے جو پیسہ کمایا ہے اور تنخواہ لی ہے وہ حلال ہے اس رقم سے حج کرنا یا اپنے والدین یا ان کے علاوہ کسی اور کو حج کرانا جائز ہے، البتہ رشوت دے کر جو ملازمت لی ہے اس سے توبہ استغفار

---

(۱) وعقد الإزار والرداء بأن يربط طرف أحدهما بطرفه الآخر ، وأن يخلله بخلال أو يشده بحبل و نحوه . (غنية الناسک : (ص: ۹۱) باب الإحرام ، فصل : فى مكروهات الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

البحر الرائق : (۳/۷) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۲۴۲) كتاب الحج ، الباب الثامن : فى الجنايات ، الفصل الثانى : فى اللبس، ط: رشيديه .

(۲) (من أمن الطريق) بغلبة السلامة ولو بالرشوة على ماحققه الكمال . الدر المختار. وفى الشامية : (قوله : على ماحققه الكمال) ...... و بتقديره فالإثم فى مثله على الآخذ على ما عرف من تقسيم الرشوة فى كتاب القضاء ...... قلت ويؤيّده مايأتى عن القنية والمجتبىٰ فان المكس والخفارة رشوة ، ونقل "ح" عن البحر ان الرشوة فى مثل هٰذا جائزة ولم اره فيه فليراجع . (شامى : (۲/۴۶۳) كتاب الحج ، مطلب فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد)

البحر : (۲/۳۱۴) كتاب الحج ، (قوله : وأمن الطريق) ط: سعيد .

کرنا ضروری ہے۔(۱)

☆ظلم کو دفع کرنے اور اپنا جائز حق حاصل کرنے کے لئے رشوت دینی پڑے تو گنجائش ہے مگر دوسرے کی حق تلفی نہ ہو، البتہ رشوت لینے والا گنہگار ہوگا، اس کے لئے کسی حال میں بھی رشوت لینے کی اجازت نہیں کیونکہ اس کا حق کبھی بھی ضائع نہیں ہوتا۔(۲)

رشوت لینے والے کا حلال کمائی سے حج کرنا

☆اگر کوئی ملازم یا افسر تنخواہ بھی لیتا ہے، اوپر سے رشوت بھی لیتا ہے، رشوت کی رقم سے کھاتا پیتا ہے اور تنخواہ کی حلال رقم جمع کرتا رہتا ہے، اور تنخواہ کی حلال رقم سے حج کرتا ہے تو حج ہو جائے گا، لیکن حرام کمائی سے کھانا اور حلال کمائی کو جمع کرنے کا جو طرز ہے وہ صحیح نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) عن عبد اللّٰہ بن عمرو قال : لعن رسول اللّٰہ ﷺ الراشی والمرتشی . (مشکوٰۃ المصابیح : (ص: ۳۲۶) باب رزق الولاۃ ، وھدایاھم ، الفصل الثانی ، ط: قدیمی)

☜ جامع الترمذی : (۲۸/۱) أبواب الأحکام ، باب ماجاء فی الراشی والمرتشی فی الحکم ، ط: سعید .

☜ ثم الرشوۃ أربعۃ أقسام : منھا ما ھو حرام علی الآخذ والمعطی ، وھو الرشوۃ علی تقلید القضاء والإمارۃ ، الثانی : ارتشاء القاضی لیحکم وھو کذٰلک ولو القضاء بحق ؛ لأنّہ واجب علیہ ...... (شامی : (۳۶۲/۵) کتاب القضاء ، مطلب : فی الکلام علی الرشوۃ والھدیۃ ، ط: سعید)

(۲) الثالث : أخذ المال لیسوی أمرہ عندالسلطان دفعًا للضرر ، أو جلبًا لنفع ، وھو حرام علی الآخذ ، فقط ، الرابع : ما یدفع لدفع الخوف من المدفوع إلیہ علی نفسہٖ أو مالہٖ حلال للدافع ، حرام علی الآخذ ؛ لأنّ دفع الضرر عن المسلم واجب . (شامی : (۳۶۲/۵) کتاب القضاء ، مطلب : فی الکلام علی الرشوۃ والھدیۃ ، ط: سعید)

☜ مرقاۃ المفاتیح : (۲۴۸/۷) باب رزق الولاۃ وھدایاھم ، الفصل الثانی ، ط: الإمدادیۃ ملتان .

☜ البحر الرائق : (۴۴۱/۶) کتاب القضاء ، ط: سعید .

(۳) عن أبی ھریرۃ قال : قال رسول اللّٰہ ﷺ : إنّ اللّٰہ طیب لایقبل إلاّ طیبًا ، وإنّ اللّٰہ أمر المؤمنین بما أمر بہ المرسلین فقال : یأیّھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحًا ، وقال تعالیٰ : ﴿ یٰأیّھا الّذین اٰمنوا کلوا من طیّبات ما رزقنکم ﴾ ثم ذکر الرجل یطیل السفر ، أشعث ، أغبر ، یمد یدیہ إلی السماء ، یا رب ! یا رب ! ومطعمہ حرام ، ومشربہ حرام ، وملبسہ حرام ، وغذی =

حدیث شریف میں ہے کہ ”جس جسم کی غذا حرام کی ہو دوزخ کی آگ اس کی زیادہ مستحق ہے۔“(۱)

ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ حرام کمائی سے توبہ کرے، اور جس جس آدمی سے رشوت کی رقم لی ہے وہ اس کو واپس کرے، اگر وہ مرگیا ہے تو اس کے وارثوں کو واپس کرے، اور اگر وارث بھی نہیں ہیں تو اسکی طرف سے کسی غریب کو صدقہ کردے، اور ثواب کی نیت بھی نہ کرے۔(۲)

= بالحرام ، فأنّیٰ یستجاب لذٰلک ، رواہ مسلم . (مشکوٰۃ المصابیح : (ص: ۲۴۱) کتاب البیوع، باب الکسب وطلب الحلال ، الفصل الأوّل ، ط: قدیمی)

(۱) عن جابر رضی اللّٰہ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ ﷺ : لایدخل الجنّة لحم نبت من السحت ، وکل لحم نبت من السحت کانت النّار أولیٰ بہ . رواہ أحمد ، والدارمی ، والبیھقی فی شعب الإیمان . (مشکوٰۃ المصابیح : (ص: ۲۴۲) کتاب البیوع ، باب الکسب وطلب الحلال ، الفصل الثانی ، ط: قدیمی)

☜ کنز العمال : (۱۱۹/۶) رقم الحدیث : ۱۵۱۰۶ ، کتاب الإمارۃ والقضاء ، من قسم الأقوال ، الباب الثانی ، فی القضاء ، الفصل الثالث : فی الھدیة والرشوۃ ، الرشوۃ من الإکمال ، ط: مؤسّسة الرسالة ، بیروت .

☜ مسند أحمد بن حنبل : (۳۹۹/۳) رقم الحدیث : ۱۵۳۱۹) مسند المکثرین من الصحابة ، مسند جابر بن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ عنہ ، ط: مؤسّسة قرطبة ، قاھرۃ .

(۲) أنّ ما وجب التصدق بکلہ لایفید التصدق ببعضہٖ ؛ لأنّ المغصوب إن علمت أصحابہ ، أو ورثتھم وجب الرد علیھم ، وإلاّ وجب التّصدّق بہ . (شامی : (۲۹۱/۲) کتاب الزکاۃ ، باب زکاۃ الغنم ، قبیل مطلب : فی التصدق بمال حرام ، ط: سعید ، وکذا فی : (۳۸۵/۶) کتاب الحظر والإباحة ، فصل : فی البیع ، ط: سعید)

☜ البحر الرائق : (۳۵۹/۸) کتاب الکراھیة ، ط: سعید .

☜ تبیین الحقائق : (۳۲۱/۶ ، ۳۲۲) کتاب الغصب ، ط: دار الکتب العلمیة بیروت .

☜ إنّما یکفر إذ اتصدّق بالحرام القطعیّ ...... رجل دفع إلی فقیر من المال الحرام شیئًا یرجو بہ الثواب ، یکفر ...... قولہ : إذا تصدّق بالمال الحرام القطعی) : أی مع رجاء الثواب الناشی عن استحلالہ ، کما مرّ فافھم . (الدر مع الرد : (۲۹۲/۲)کتاب الزکاۃ ، با بزکاۃ الغنم ، مطلب فی التصدق من المال الحرام ، ط: سعید)

☜ الھندیة : (۲۷۲/۲) کتاب السیر ، الباب التاسع : فی أحکام المرتدین ، ط: رشیدیہ .

☆ آج کل بعض مما لک میں یہ رواج ہے کہ ملازمین رشوت کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے، اس لئے ضرورت مند لوگ ملازمین کو کچھ نہ کچھ رقم ضرور دیتے ہیں، اور دفتر کے تمام ملازمین کا حصہ مقرر ہوتا ہے، جو بھی رقم ملتی ہے جس افسر یا ملازم کو ملتی ہے وہ مقررہ عہدہ کے مطابق تمام ملازمین اور افسران میں تقسیم کی جاتی ہے، اس اعتبار سے تمام ملازمین بلاواسطہ یا بالواسطہ رشوت لینے میں شریک ہیں، ایسی رقم حرام رقم ہے اور حرام رقم سے حج کرنا جائز نہیں ہے بلکہ جن لوگوں سے یہ رقم لی گئی ہے ان کو واپس کردینا ضروری ہے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا اور وہ برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا۔(۱)

رضاعی باپ

رضاعی باپ محرم ہے، اگر فتنہ فساد کا اندیشہ نہیں تو اس کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) وقد يتّصف بالحرمة كالحج بمال حرام ...... فإنّ الحج في نفسه مأمور به ، وإنّما يحرم من حيث الإنفاق ، وكأنّه أطلق عليه الحرمة ؛ لأنّ للمال دخلاً فيه ، فإنّ الحج مركبة من عمل البدن والمال كما قدمناه ، ولذا قال في البحر : ويجتهد في تحصيل نفقة حلال ، فإنّه لايقبل بالنفقة الحرام ، كما ورد في الحديث : مع أنّه يسقط الفرض عنه معها ...... (الدر مع الرد : (۴۵۶/۲) كتاب الحج ، مطلب : فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق : (۳۰۹/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

▭ غنية الناسک : (ص: ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط:إدارة القرآن .

(۲) والمحرم : الزوج ومن لايجوز مناكحتها على التأبيد بقرابةٍ أو رضاعٍ أو مصاهرةٍ ، كذا في الخلاصة ، ويشترط أن يكون مأمومًا عاقلاً بالغًا حرًا كان أو عبدًا ...... (الهندية : (۲۱۹/۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : في تفسير الحج وفرضيته و وقته وشرائطه ...... ط: رشيديه)

▭ التتارخانيه : (۴۳۴/۲) كتاب المناسک ، الفصل الأوّل : في بيان شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

▭ غنية الناسک : (ص: ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن .

رضاعی بھائی

رضاعی بھائی محرم ہے، اگر فتنہ وشہوت کا اندیشہ نہیں تو اس کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز ہے، البتہ ایسے رشتہ داروں کے ساتھ سفر کرنے سے احتیاط کرنا بہتر ہے۔(۱)

رفائنڈ تیل

احرام کی حالت میں رفائنڈ تیل کھانا یا لگانا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں آتا۔(۲)

رکن شامی

بیت اللہ شریف کے شمال مغربی گوشہ کو ''رکن شامی'' کہتے ہیں، چونکہ یہ گوشہ ملک شام کی جانب ہے اس لئے اس کو ''رکن شامی کہتے ہیں۔(۳)

رکن عراقی

بیت اللہ شریف کے شمال مشرقی گوشہ کو ''رکن عراقی'' کہتے ہیں چونکہ یہ گوشہ ''عراق'' کی طرف ہے اس لئے اس کو ''رکن عراقی'' کہتے ہیں۔(۴)

---

(۱) راجع الحاشية ، رقم : ۵ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ۲۰۸ .

(۲) وأمّا إذا استعمله على وجه التداوى أو الأكل فلا شيئ عليه ، فلو أكل الزيت الخالص عن الطيب أو الحل أو داوٰى بهما شقوق رجليه أو جراحة أو أقطر فى أذنيه أو أسعط فلا شيئ عليه ولو ادّهن بسمن أو شحم أو ألية أو أكله فلا شيئ عليه . ولا فرق بين الشعر والجسد فى الدّهن ...... (لباب مع إرشاد السارى : (ص: ۴۵۹ ، ۴۶۰) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى فى الطيب ، فصل فى الدّهن ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۴۸) باب الجنايات ، الفصل الأوّل فى الطيب ، مطلب : فى الادّهان ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۴۶/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۳) الركن الشامى : يسمّى بذٰلک ؛ لأنه إلى جهة الشام والمغرب . (التاريخ القويم : (۱۱۹/۴ ، ۱۲۰) أركان الكعبة المعظمة ، ط: مكتبة النهضة الحديثية ، مكّة المكرّمة)

(۴) الركن العراقى : يسمّى بذٰلک ؛ لأنّه إلى جهة العراق ...... والعراقى : يطلق عليه الركن =

رکن یمانی

بیت اللہ شریف کی جنوبی مغربی گوشہ کو ''رکن یمانی'' کہتے ہیں ''رکن'' کا معنی کونا اور گوشہ ہے، چونکہ یہ گوشہ یمن کی جانب ہے، اور اس طرف ملک یمن ہے، اس لئے اس گوشہ کو ''رکن یمانی'' کہتے ہیں۔(۱)

رکن یمانی پر دعا کرنا

حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رکن یمانی پر ہاتھ رکھ کر دعا کی جائے تو وہ قبول ہوتی ہے۔(۲)

رکن یمانی کو بوسہ دینا

☆رکن یمانی کو بوسہ نہیں دیا جاتا، نہ اس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے بلکہ طواف کے دوران اگر چلتے چلتے اس کو صرف داہنا ہاتھ لگانے کی گنجائش ہو تو ہاتھ لگا دے، اور ہاتھ کو نہ چومے، اور اگر ہاتھ نہ لگا سکے تو کسی قسم کے اشارے کے بغیر گزر جائے۔(۳)

= الشمالي لوقوعه جهة الشمال . (التاريخ القويم : (۱۱۹/۴ ، ۱۲۰) أركان الكعبة المعظمة ، ط: مكتبة النهضة الحديثية ، مكّة المكرّمة)

(۱) الركن اليماني : يسمّٰى باليماني ؛ لاتجاهه إلى اليمن . (التاريخ القويم : (۱۱۹/۴) أركان الكعبة المعظمة ، ط: مكتبة النهضة الحديثية ، مكّة المكرّمة)

(۲) عن مجاهد قال : كان يقال : لقل ما يضع أحد يده على الركن اليماني فيدعو إلاّ كاد أن يستجاب له . (أخبار مكّة للفاكهي : (۱۳۹/۱) رقم الحديث : ۱۵۳ ، ذكر استلام الركن اليماني و فضله وماجاز فيه ، ط: دار خضر ، بيروت)

🗀 وعن مجاهد : من وضع يده على الركن اليماني ثم دعا استجيب له . (فتح القدير مع الكفاية : (۴۶۶/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: رشيديه)

🗀 تبيين الحقائق : (۱۸/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: دار الكتب الإسلامى .

(۱) قوله : واستلم الركن اليماني : أى فى كل شوط ، والمراد بالاستلام هنا لمسه بكفيه أو بيمينه دون يساره ، بدون تقبيل و سجود عليه ولا نيابة عنه بالإشارة عند العجز عن لمسه للزحمة . (شامى : (۴۹۸/۲) كتاب الحج ، مطلب فى طواف القدوم ، ط: سعيد) =

☆ حجر اسود والے کونے سے طواف شروع ہوتا ہے اور واپس یہیں پر آ کر ایک چکر پورا ہوتا ہے، اور طواف ختم بھی یہیں پر ہوتا ہے۔(۱)

کعبۃ اللہ کے تین کونوں کے چکر لگانے کے بعد جب چوتھے کونے پر پہنچیں گے اس کا نام ''رکن یمانی'' ہے رکن یمانی کو دونوں ہاتھوں سے یا صرف دائیں ہاتھ سے چھونا سنت ہے جب کہ دوسروں کو تکلیف پہنچائے بغیر وہاں تک پہنچنا ممکن ہو ورنہ ہاتھ لگائے بغیر ہی وہاں سے گزر جائے اور اس کی طرف ہاتھ کا اشارہ بھی نہ کرے، جب کہ بعض حضرات اس کا استلام کرتے ہیں اور ہاتھوں کو چومتے ہیں، یہ غلط طریقہ اور خلاف سنت ہے اگر ہاتھ لگانا ممکن نہیں ہے تو وہاں سے گزرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہ کرامؓ کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے صرف ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار پڑھتے ہوئے گزر جائے، اس میں سب کچھ مانگ لیا گیا ہے، اور اس کے الفاظ نہایت مختصر ہیں، پس اس مختصر وقفہ کے لئے یہی دعا مناسب ہے، یعنی رکن یمانی سے چل کر حجر اسود تک پہنچنے میں کچھ زیادہ دیر نہیں لگتی، اس لئے اس موقع پر یہی مختصر دعا مناسب ہے۔(۲)

= الهندية : (۱/۲۲۶) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.
إرشاد السارى : (ص: ۲۲۶) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فى مستحبات الطواف، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۱) وإذا دخل مكة بدأ بالمسجد وحين شاهد البيت كبّر وهلل ثم (ابتدأ بالطواف ...... فاستقبل) الحجر مكبّرًا مهللاً رافعًا يديه ...... (ولما كان الابتداء من الحجر واجبًا كان الابتداء فى الطواف من الجهة الّتى فيها الركن اليمانى قريبًا من الحجر الأسود متعينًا) ...... وختم الطواف باستلام الحجر استنانًا ثم صلى شفعًا ...... (تنوير الأبصار مع الرد على الدر : (۲/۴۹۲، ۴۹۳ ، ۴۹۵ ، ۴۹۸) كتاب الحج ، مطلب فى طواف القدوم ، ط: سعيد)

ثم الشوط من الحجر الأسود إلى الحجر الأسود . (الهندية : (۱/۲۲۵) كتاب المناسك، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع : (۲/۱۴۷) كتاب الحج ، فصل : وأمّا سنن الحج و بيان ترتيبه ، ط: سعيد.

(۳) وعند الركن اليمانى : اللّٰهم إنّى أسألک العفو والعافية فى الدين والدنيا والآخرة ، وفيما بين =

رمضان میں عمرہ کر کے مکہ میں رہ گیا

''اشہر حج سے پہلے عمرہ کر کے مکہ میں رہ گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

رمضان میں عمرہ کرنا

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے برابر ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ اس حج کے برابر ہے جو میرے ساتھ کیا ہو۔(۱)

= الركنين (أى الركن الّذى فيه الحجر الأسود والركن اليمانى ، ويقال : لهما اليمانيان للتغليب......) " ربّنا آتنا فى الدنيا حسنةً الآية " ، واعلم أنّه لايقف للدعاء فى أثناء الطواف ، لا فى الأركان ولا فى غيرها من المطاف ، فإن الموالاة بين الأشواط والأجزاء مستحبة ...... ويستحب استلام الركن اليمانى ...... فى كل شوط أى حين وصوله . والمراد بالاستلام أو بيمينه ، دون يساره ، كما فعله بعض الجهلة والمتكبّرة ، من دون تقبيله والسجود عليه ، ثم عند العجز عن اللمس للزحمة ليس فيه النيابة عنه بالإشارة وهٰذا الّذى ذكرناه حسن فى ظاهر الرواية ، كما فى رواية الكافى والهداية وغيرهما من كتب الدراية ، قال الكرمانى هو الصحيح ...... (إرشاد السارى : (ص: ۱۹۱ ، ۱۹۲ ، ۱۹۳) باب دخول مكّة ، فصل : فى صفة الشروع فى الطواف ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

شامى : (۲/۴۹۸) كتاب الحج ، مطلب : فى طواف القدوم ،ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۲/۱۴۷ ، ۱۴۸) كتاب الحج ، فصل : وأمّا سنن الحج ، وبيان الترتيب فى أفعال الحج ، ط: سعيد .

عن عبد الله بن السائب قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول ما بين الركنين : " ربّنا آتنا فى الدنيا حسنةً و فى الآخرة حسنةً و قنا عذاب النّار " . رواه أبوداود . (مشكوٰة : (ص: ۲۲۷) كتاب المناسک ، باب دخول مكّة والطواف ، الفصل الثانى ، ط: قديمى)

(۱) عن ابن عباس أنّ النّبىّ ﷺ قال : لامرأة من الأنصار يقال لها : أم سنان : ما منعک أن تكون حججت معنا ؟ قالت : ناضحان كانا لأبى فلان زوجها حج هو وابنه على أحدهما ، وكان الآخر يسقى عليه غلامنا ، قال : فعمرة فى رمضان تقضى حجة أو حجة معى . (وفى رواية) قال : فإذا جاء رمضان فاعتمرى فإن عمرة فيه تعدل حجة . (الصحيح لمسلم : (۱/۴۷۵) كتاب الحج ، باب فضل العمرة فى رمضان ، ط: رحمانيه لاهور)

صحيح البخارى : (۱/۲۳۹) أبواب العمرة ، باب عمرة فى رمضان ، ط: قديمى .

إرشاد السارى : (ص: ۲۵۶) باب العمرة ، فصل : فى وقتها ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

رمل

''رمل'' سے مراد طواف کے شروع کے تین چکروں میں اگر جگہ اور موقع ہو تو پہلوانوں کی طرح کندھے ہلا کر قدرے تیز تیز چلنا۔(۱)

☆ جس طواف کے بعد سعی ہوتی ہے اس میں شروع کے تین چکروں میں ''رمل'' بھی ہوتا ہے اور جس طواف کے بعد سعی نہیں ہوتی اس میں رمل نہیں ہوتا۔(۲)

☆ اگر طواف رمل کے ساتھ شروع کیا اور ایک دو چکر کے بعد اتنا ہجوم ہو گیا کہ رمل نہیں کرسکتا تو رمل چھوڑ دے اور طواف پورا کر لے۔(۳)

---

(۱) ترمل فی الثلاثة الأُول فقط ، بیان للسنة أی فی الأشواط الثلاثة الأُول دون غیرها ...... الرمل : بفتح المیم فی المصدر من باب دخل ، وهو الحمز والإسراع ، قاله القتبی ، وفی دیوان الأدب : هو ضرب من العدو مشیًا علی هینتک بکسر الهاء أی علی رسلک و وقارک ...... (طلبة الطلبة : (ص: ۱۱۱) کتاب المناسک ، ط: قدیمی)

☐ والرمل : أن یهز فی مشیته الکتفین کالمبارز یتبختر بین الصفین ، وقیل : هو إسراع مع تقارب الخطا دون الثوب والعدو ، ...... (البحر الرائق : (۳۲۹/۲ ، ۳۳۰) کتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : سعید)

☐ شامی : (۴۹۸/۲) کتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید .

☐ الهندیة : (۲۲۶/۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه.

(۲) والرمل سنة فی کل طواف بعده سعی حتی فی طواف الصدر لو لم یسع إلاّ بعده ...... والأصل أنّ کل طواف بعده سعی ، فمن سننه الاضطباع والرمل ، وإلاّ فلا ...... (غنیة الناسک : (ص:۱۱۹) باب فی ماهیة الطواف وأنواعه وأرکانه ...... ، فصل : وأمّا سنن الطواف ...... ، ط: إدارة القرآن)

☐ البحر الرائق : (۳۳۰/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

☐ الهندیة : (۲۲۶/۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه.

(۳) ولو زحمه النّاس وقف : وفی شرح الطحاوی : یمشی حتٰی یجد الرمل وهو الأظهر ؛ لأنّ وقوفه مخالف للسنة ، قاری علی النّقایة ، وفی شرحه علی اللباب ؛ لأنّ الموالاة بین الأشواط وأجزاء الطواف سنة متفق علیه ، بل قیل واجبة فلایترکها لسنة مختلف فیها ، ...... وإن حصلت فی الأثناء فلایقف لئلا تفوت الموالاة ...... (الدر مع الرد : ۴۹۸/۲) کتاب الحج ، ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعید) =

☆ کسی بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے اگر رمل نہیں کرسکتا تو نہ کرے طواف صحیح ہوجائے گا۔(۱)

☆ طواف کے شروع کے تین چکروں کے علاوہ باقی چار چکروں میں رمل کرنا مکروہ ہے لیکن کرنے سے کوئی جزاء اور دم واجب نہیں ہوگا۔(۲)

☆ طواف کے شروع میں تین چکروں میں رمل کا حکم صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں۔(۳)

اگر مرد حضرات پہلے چکر میں رمل کرنا بھول جائیں تو صرف دو چکروں میں رمل کریں، اور اگر دوسرے چکر میں بھی رمل کرنا بھول جائیں تو صرف تیسرے چکر

= غنية الناسک : (ص: ۱۱۸، ۱۱۹) باب فی ماهية الطواف وأنواعه ...... فصل : وأمّا سنن الطواف ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد الساری : (ص: ۱۸۹، ۱۹۰) باب دخول مكّة ، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

(۱) ولايطوف بلا رمل إلّا إذا تعذر لمرض و كذا إذا تعسّر لكبر و غيره . (إرشاد الساری : (ص: ۱۸۹) باب دخول مكّة ، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۰۴) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فی الأخذ فی الطواف ...... ط: إدارة القرآن .

(۲) لايرمل فی الباقی ؛ لأنّ ترک الرمل فی الأربعة سنة فلو رمل فيها لكان تاركا لسنتين ...... ولو رمل فی الكل لم يلزمه شيئ ، وينبغی أن يكره تنزيهًا لمخالفة السنة ...... (البحر الرائق : (۳۳۰/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

شامی : (۴۹۸/۲) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعيد .

الهندية : (۲۲۶/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

(۳) ولاترمل ولا تضطبع ولا تسعى بين الميلين ...... ؛ لأنّ أصل مشروعيته لإظهار الجلد وهو للرجال ، ولأنّه يخل بالستر ، ...... (الدر مع الرد : (۵۲۸/۲) كتاب الحج ، قبيل باب القران ، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

میں رمل کریں، اور اگر تیسرے چکر میں بھی بھول جائیں تو اب باقی چکروں میں رمل نہ کریں۔(۱)

☆جس طرح طواف کے شروع کے تین چکروں میں رمل کرنا مسنون ہے، اسی طریقے سے آخر کے چار چکروں میں رمل نہ کرنا مسنون ہے، اس لئے اگر شروع کے تین چکروں میں رمل نہیں کیا تو ایک سنت چھوٹ گئی، اگر آخری چار چکروں میں رمل کریگا تو دوسری سنت بھی چھوٹ جائے گی۔(۲)

☆طواف کے پہلے تین چکروں میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا تیزی سے چلنے کو "رمل" کہتے ہیں۔(۳)

(۱) فلو ترک الرمل فی الشوط الأوّل ، أو نسیه لایرمل إلاّ فی الشوطین ، ولو فی الثلاثة لایرمل فیما بعدها . (غنیة الناسک : (ص: ۱۰۳ ، ۱۰۴) باب دخول مکّة ، فصل : فی الأخذ فی الطواف و کیفیة أدائه ، ط: إدارة القرآن)

☐ شامی : (۴۹۸/۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید .

☐ البحر الرائق : (۳۳۰/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

(۲) وإن لم یذکر فی الثلاثة لایرمل بعد ذٰلک ؛ لأنّ ترک الرمل فی الأربعة سنة ، فلو رمل فیها کان تارکًا للسنتین ، وترک أحدهما أسهل . (شامی : (۴۹۸/۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعید)

☐ البحر الرائق : (۳۳۰/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : سعید .

☐ إرشاد الساری : (ص: ۱۱۸) باب دخول مکّة ، فصل فی صفة الشروع فی الطواف ،ط : الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

(۳) ترمل فی الثلاثة الأُول فقط ، بیان للسنة أی فی الأشواط الثلاثة الأُول دون غیرها ...... الرمل : بفتح المیم فی المصدر من باب دخل ، وهو الحمز والإسراع ، قاله القتبی ، وفی دیوان الأدب : هو ضرب من العدو مشیًا علی هینتک بکسر الهاء أی علی رسلک و وقارک ...... (طلبة الطلبة : (ص: ۱۱۱) کتاب المناسک ، ط: قدیمی)

☐ والرمل : أن یهز فی مشیته الکتفین کالمبارز یتبختر بین الصفین ، وقیل : هو إسراع مع تقارب الخطا دون الثوب والعدو ، ...... (البحر الرائق : (۳۲۹/۲ ، ۳۳۰) کتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : سعید) =

☆ طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنا، اور باقی چار چکروں میں رمل نہ کرنا سنت ہے۔(۱)

☆ طواف کے سات چکروں میں رمل کرنا مکروہ ہے، لیکن اس کی وجہ سے کوئی دم اور جزاء واجب نہیں ہوگی۔(۲)

☆ رمل صرف اس طواف کے پہلے تین چکروں میں سنت ہے جس کے بعد سعی کی جائے گی، اور جس طواف کے بعد سعی نہیں کرنی ہے تو اس کے کسی چکر میں بھی رمل نہیں کیا جاتا۔(۳)

☆ اگر ہجوم زیادہ ہونے کی وجہ سے رمل کرنا مشکل ہو، تو ہجوم کم ہونے تک طواف کو موخر کرنا چاہیئے، جب ہجوم کم ہو جائے تو اس کے بعد رمل کے ساتھ طواف کرنا چاہیئے، لیکن موجودہ دور میں حج کے زمانے میں بہت ہی زیادہ ہجوم ہو جاتا ہے بلکہ انسانوں کا ایک سمندر ہوتا ہے دیکھے بغیر سمجھنا اور سمجھانا مشکل ہے، ایسے ہجوم میں اگر جگہ ہے اور دوسروں کو بھی تکلیف نہ ہو تو رمل کرے ورنہ مجبوراً رمل کے بغیر طواف کر لے۔(۴)

= شامی : (۲/۴۹۸) کتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید .

الهندية : (۱/۲۲۶) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه.

(۱) ترمل فی الثلاثة الأُول فقط ، بیان للسنة أی فی الأشواط الثلاثة الأُول دون غیرها ...... لایرمل فی الباقی ؛ لأنّ ترک الرمل فی الأربعة سنة ...... (البحر الرائق : ۲/۳۲۹، ۳۳۰) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید)

شامی : (۲/۴۹۸) کتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید .

الهندية : (۱/۲۲۶) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه.

(۲) راجع الحاشیة رقم: ۲، علی الصفحة السابقة، رقم: ۳۲۵. (لایرمل فی الباقی)

(۳) راجع الحاشیة، رقم: ۲، علی الصفحة السابقة، ۳۲۴. (والرمل سنة)

(۴) فإن زاحمه النّاس فی الرمل وقف فإذا وجد مسلکا رمل ؛ لأنّه لابدل له ، فیقف حتٰی یقیمه علی الوجه المسنون . (البحر الرائق : ۲/۳۳۰) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید)

شامی : (۲/۴۹۸) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید.=

☆اگر طواف رمل کے ساتھ شروع کیا اور ایک یا دو چکروں کے بعد اتنا زیادہ ہجوم ہوگیا کہ رمل کا موقع نہیں، تو رمل کرنا چھوڑ دے اور طواف پورا کرے۔(۱)

رمل آخری چار چکروں میں کرنا

طواف کے شروع کے تین چکروں میں رمل کرنا سنت ہے، اور آخری چار چکروں میں رمل نہ کرنا سنت ہے، اگر کوئی شخص ساتوں چکروں میں رمل کرے گا تو سنت ترک کرنے کی وجہ سے مکروہ ہوگا۔(۲)

رمل ترک کرنا مکروہ ہے

جس طواف میں رمل سنت ہے، اس میں عذر کے بغیر رمل کو چھوڑنا مکروہ ہے اگرچہ اس کی وجہ سے دم لازم نہیں ہوگا۔(۳)

= ☜ غنية الناسک : (ص: ۱۰۴) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل في الأخذ في الطواف، ط: إدارة القرآن.

(۱) راجع الحاشية رقم: ۳، على الصفحة السابقة : ۳۲۴. (ولو زحمه الناس)

(۲) والرمل في الثلاثة الأول والمشي على هيئته في الأربعة الباقية ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۱۸) باب في ماهية الطواف ، فصل : وأمّا سنن الطواف ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساري : (ص: ۲۲۵) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : في سنن الطواف ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

☜ الدر مع الرد : (۴۹۸/۲) كتاب الحج ، مطلب : في طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۳) وحكم السنن أي المؤكدة الإساءة بتركها أي لو تركها عامدًا وعدم لزوم شيئ أي من دم أو صدقة على فاعلها . (تاركها)...... (إرشاد الساري : (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج و واجباته ، ...... فصل : في سننه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۴۷) باب فرائض الحج و واجباته ، ...... فصل : وأمّا سننه ، ط: إدارة القرآن .

☜ وأيضًا راجع الحاشية ، رقم : ۲ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ۳۲۵.

رمل چھوٹ جائے

رمل نہ کرنا سنت کے خلاف ہے البتہ رمل چھوٹ جانے سے دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

رمل طواف زیارت میں

''طواف زیارت میں رمل'' عنوان کو دیکھیں۔(۷۷/۳)

رمل کرنا بھول گیا

اگر طواف کے شروع سے رمل کرنا بھول گیا یا ایک چکر کے بعد یاد آیا، تو صرف دو میں رمل کرے، اور اگر شروع کے تین چکروں کے بعد یاد آیا تو پھر رمل نہ کرے کیونکہ جس طرح طواف کے شروع کے تین چکروں میں رمل کرنا سنت ہے اسی طرح آخر کے چار چکروں میں رمل نہ کرنا سنت ہے۔(۲)

رمی

رمی کا لغوی معنی ہے: کنکریاں پھینکنا، مارنا۔(۳)

---

(۱) وحكم السنن أى المؤكدة الإساءة بتركها أى لو تركها عامدًا وعدم لزوم شيئ أى من دم أو صدقة على فاعلها . (تاركها)...... (إرشاد السارى : (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج و واجباته، ...... فصل : فى سننه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص: ۴۷) باب فرائض الحج و واجباته ، ...... فصل : وأمّا سننه ، ط: إدارة القرآن .

وأيضًا راجع الحاشية ، رقم : ۲، على الصفحة السابقة ، رقم : ۳۲۵.

(۲) لو ترك الرمل فى الشوط الأوّل لايرمل إلا فى الشوطين بعده ، وبنسيانه فى الثلاثة الأُول لايرمل فى الباقى ؛ لأنّ ترك الرمل فى الأربعة سنة ، فلو رمل فيها لكان تاركًا للسنتين ، وكان ترك أحدهما أسهل . (البحر الرائق : (۳۳۰/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ،ط :سعيد)

شامى : (۴۹۸/۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب فى طواف القدوم ، ط: سعيد .

الهندية : (۲۲۶/۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

(۳) (رمى) الشيئ وبه : ألقاه . (القاموس المحيط : (۳۳۶/۴) باب الواو والياء ، فصل الراء ، ط: المطبعة الحسينية المصرية ، مصر ، ۱۳۴۴ھ) =

رمی

☆ حدث اصغر یا حدث اکبر کی حالت میں رمی کرنا جائز ہے لیکن خلاف اولیٰ ہے۔

☆ اگر رمی کے دوران ہجوم کی وجہ سے انزال ہو جائے تو اسی حالت میں بھی رمی کرنا جائز ہے، البتہ بہتر نہیں ہے۔(۱)

رمی بارہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے کرنا

''بارہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/ ۱۶۲)

رمی بارہ ذی الحجہ کی رات کو کرنا

''بارہ ذی الحجہ کی رات میں رمی کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/ ۱۶۲)

رمی بارہویں ذی الحجہ کی

''رمی گیارہ ذی الحجہ کی'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/ ۳۵۲)

رمی بے ہوش کی طرف سے کرنا

''بے ہوش کی طرف سے رمی کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/ ۲۳۳)

= (فصل) وأمّا تفسير رمى الجمار فرمى الجمار في اللغة : هو القذف بالأحجار الصغار وهى الحصى إذ الجمار جمع جمرة ، والجمرة هي الحجر الصغير ، وهى الحصاة . (بدائع الصنائع : (۱۳۶/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا تفسير رمى الجمار ، ط: سعيد)

رمى الشيئ وبه من يده : رميا ورماية : هاتھ سے ڈالنا ، پھینکنا . (القاموس الوحيد : (ص: ۶۷۲) باب الراء ، ط: إداره اسلاميات)

(۱) ولايشترط أن يكون الرامى على حالة مخصوصة من قيام واستقبال وطهارة وهى الأكمل . (إرشاد السارى : (ص: ۳۵۱) باب رمى الجمار وأحكامه ، فصل : فى أحكام الرمى وشرائطه وواجباته ، ط: الإمداديه مكّه المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۸۶) باب رمى الجمار ، فصل : فى الترتيب بين الجمار الثلاث ، تتمة : ، قبيل : فصل : فى شرائط الرمى ، ط: إدارة القرآن .

رمی ترک کردی

☆اگر کسی نے تینوں دنوں کی رمی بالکل نہیں کی یا ایک دن کی رمی ساری ترک کردی، یا پہلے دن کی چار کنکریاں ، یا باقی دودنوں کی گیارہ کنکریاں ترک کردیں،تو ان سب صورتوں میں ایک ہی دم واجب ہوگا۔(۱)

ایسی بات ایک دن کی ہو یا تینوں کی،ایک ہی دم واجب ہوگا۔(۲)

☆اگر دسویں ذی الحجہ کی رمی سے تین یا اس سے کم کنکریاں اور باقی گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کے دنوں کی رمی سے دس یا اس سے کم کنکریاں نہیں ماریں تو ہر کنکری کے بدلے پورا صدقہ یعنی پونے دوکلو گیہوں یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۳)

(۱) الواجب دم ...... أو ترک ...... أو الرمی کله ، أو فی یومٍ واحد ، أو الرمی الأوّل ، وأکثره ، أی أکثر رمی یومٍ قال فی الرد : (قوله : وأکثره) کأربع حصیات فما فوقها فی یوم النحر أو إحدٰی عشرة فیما بعده . (شامی : (۵۵۴/۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۲۳/۳) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

فتح القدیر : (۴۶۸/۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، فصل ومن طاف طواف القدوم ...... الخ ، ط: رشیدیه .

(۲) وإنّما وجب دم واحد بترک الجمار فی الأیّام کلها ؛ لأنّ الجنس متحد ، کما فی الحلق . (البحر الرائق : (۲۳/۳) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید)

شامی : (۵۵۴/۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

فتح القدیر : (۴۶۸/۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: رشیدیه .

(۳) ترک ...... (أو إحدٰی الجمار الثلاث) ویجب لکل حصاة صدقة إلاّ أن یبلغ دمًا فکما مرّ ...... (تصدق بنصف صاعٍ من برٍ) کالفطرة . وقال الشامی تحته : (قوله : أو إحدی الجمار أی الّتی بعد یوم النحر ، والمراد أن یترک أقلّ جمار یوم کثلاث من یوم النحرو عشرة مما بعده رحمتی ، . (شامی : (۵۵۷/۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید)

وإن ترک أقلّ أو أخّره کحصاة أو حصاتین أو ثلاث فی الیوم الأوّل وعشر حصیات فما دونها فیما بعده) أی بعد الیوم الأوّل (فعلیه لکل حصاة صدقة إلاّ أن یبلغ ذٰلک دمًا فینقص منه) . (مناسک الملا علی القاری : (ص: ۱۸۴) باب الجنایات ، فصل فی الجنایات فی رمی الجمرات ، ط: مطبعة الترقی الماجدیة بمکّة المحمیة ، و : (ص: ۵۰۸) ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة)

البحر الرائق : (۲۳/۳) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

رمی جمار

☆ ''رمی جمار'' کا معنی لغت میں چھوٹی کنکریوں کا پھینکنا ہے، اور شریعت کی زبان میں چھوٹی کنکریوں کا مخصوص زمانہ میں مخصوص جگہ پر مخصوص تعداد میں پھینکنا ہے۔ (۱)

☆ رمی جمار واجب ہے، ترک کرنے سے دم لازم ہوگا۔ (۲)

☆ ایک بڑا پتھر توڑ کر رمی کے لئے چھوٹے ٹکڑے بنانا مکروہ ہے۔ (۳)

☆ جمرہ کے قریب سے کنکریاں لینا، مسجد سے لینا یا ناپاک جگہ سے لینا بھی مکروہ ہے۔ (۴)

---

(۱) رمی الجمار فی اللغة : هو القذف بالأحجار الصغار وهی الحصی ، إذ الجمار جمع جمرة ، والجمرة : هی الحجر الصغیر ، وهی الحصاة ، وفی الشرع : هو القذف بالحصی فی زمان مخصوص ومکان مخصوص و عدد مخصوص . (الفقه الإسلامی وأدلّته : (۱۹۲/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل ، المبحث السادس ، المطلب الثانی ، ط: دار الفکر)

☞ بدائع الصنائع : (۱۳۷/۲) کتاب الحج ، فصل : وأمّا تفسیر رمی الجمار ، ط: سعید .

(۲) اعلم أنّ رمی الجمار واجب ، وإن ترکه فعلیه دم . (مناسک الملا علی القاری : (ص: ۳۳۳) باب رمی الجمار وأحکامه ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☞ الدر المختار مع رد المحتار : (۴۶۷/۲ ، ۴۶۸) کتاب الحج ، مطلب : فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعید .

☞ غنیة الناسک : (ص: ۴۵) باب فرائض الحج و واجباته ، ...... فصل : وأمّا واجباته فستة ، ط: إدارة القرآن .

(۳) ویکره أن یأخذ حجرًا کبیرًا فیکسره صغارًا . (غنیة الناسک : (ص: ۱۶۸) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی إفاضة من مشعر الحرام ، ورفع الحصی من المزدلفة وقدر الحصی ، ط: إدارة القرآن)

☞ الدر المختار : (۵۱۵/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید .

☞ لباب مع إرشاد الساری : (ص: ۳۱۴) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی رفع الحصی ، قبیل : باب مناسک منٰی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

(۴) ویجوز أخذها من کل موضع إلاّ من عند الجمرة والمسجد ومکان نجس ، فإن فعل جاز وکره ...... (لباب مع إرشاد الساری : (ص: ۳۱۴) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی رفع الحصی ، قبیل : باب مناسک منی ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة) =

☆ کنکریوں کو مارنے سے پہلے دھو لینا مستحب ہے۔(۱)

☆ دس ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو الگ الگ سات کنکریاں اور گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو ترتیب سے تینوں شیطانوں کو الگ الگ سات سات کنکریاں مارنا ضروری ہے۔(۲)

☆ اگر ایک سے زیادہ یا ساتوں ایک ہی دفعہ مار دے تو ایک ہی شمار ہوں گی، اگرچہ علیحدہ علیحدہ گری ہوں اور باقی کنکریاں الگ الگ مارنا ضروری ہوگا۔(۳)

= غنية الناسک : (ص: ۱۶۸) باب أحكام المزدلفة ، فصل في إفاضة من المشعر الحرام و رفع الحصى من المزدلفة وقدر الحصى ، ط: إدارة القرآن .

شامي : (۵۱۵/۲) كتاب الحج ، مطلب في رمي جمرة العقبة ، ط: سعيد .

(۱) وندب غسلها أي يستحب أن يغسل الحصاة مطلقًا ، والله اعلم . (إرشاد الساري : (ص: ۳۱۴) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في رفع الحصى ، قبيل : باب مناسک منٰى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

غنية الناسک : (ص: ۱۶۹) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في إفاضة من مشعر الحرام ، ورفع الحصى من المزدلفة وقدر الحصى ، قبيل : باب مناسک منٰى يوم النحر ، ط: إدارة القرآن)

شامي : (۵۱۵/۲) كتاب الحج ، مطلب : في رمي جمرة العقبة ، ط: سعيد .

(۲) الخامس : تفريق الحصيات ، فلو رمى بسبع حصيات ، أو أكثر جملة واحدة لاتجزيه إلا عن واحدة ، ولو وقعت متفرقة عند الأربعة ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۸۷) باب رمي الجمار ، فصل في شرائط الرمي ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۳۴۶ ، ۳۴۷) باب رمي الجمار وأحكامه ، فصل : في أحكام الرمي، وشرائطهٖ وواجباتهٖ ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامي : (۵۱۳/۲) كتاب الحج ، مطلب : في رمي جمرة العقبة ، ط: سعيد .

ورمي الجمار في الأيام الثلاثة . (إرشاد الساري : (ص: ۹۷) باب فرائض الحج ، و واجباته ...... فصل : في واجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

انظر الحاشية ، رقم : ۲ ، على الصفحة التالية ، رقم : ۳۳۴، أيضًا .

(۳) الخامس : تفريق الحصيات ، فلو رمى بسبع حصيات ، أو أكثر جملة واحدة لاتجزيه إلا عن واحدة ، ولو وقعت متفرقة عند الأربعة ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۸۷) باب رمي الجمار ، فصل في شرائط الرمي ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۳۴۶ ، ۳۴۷) باب رمي الجمار وأحكامه ، فصل : في أحكام الرمي، وشرائطهٖ وواجباتهٖ ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة . =

☆سات کنکریوں سے زائد مارنا مکروہ ہے، شک ہو جانے کی وجہ سے زیادہ مارے تو حرج نہیں ہے۔(۱)

رمی دس ذی الحجہ کی

☆دس ذی الحجہ کو مزدلفہ سے منی واپس آنے کے بعد پہلے اور دوسرے شیطان کو چھوڑ کر سیدھا تیسرے شیطان کے پاس آجائے، (اس کو جمرہ عقبہ کہتے ہیں) اس پر سات کنکریاں مارے۔(۲)

☆اگر آسانی سے ممکن ہے تو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے کنکری پکڑ کر ہاتھ کو اونچا کرے اور ''**بسم اللہ اللہ اکبر رغما للشیطن ورضی للرحمن**'' پڑھتے ہوئے ایک ایک کنکری مارے، اور اگر انگوٹھے اور شہادت کی

= شامی : (۲/۱۳ ۵) کتاب الحج ، مطلب : فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید .

ورمی الجمار فی الأیام الثلاثة . (إرشاد الساری : (ص: ۹۷) باب فرائض الحج ، و واجباته ...... فصل : فی واجباته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

انظر الحاشیة الآتیة ایضا، رقم: ۲ .

(۱) رمی بأکثر منها أی السبع جاز أی ویکره . (الدر مع الرد : (۲/۱۳ ۵) کتاب الحج ، مطلب: فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید)

ولو رمی أکثر من سبع یکره ، أی إذا رماه عن قصد ، وأمّا إذا شکّ فی السابع ورماه و تبیّن أنّه الثامن فإنّه لایضره ذٰلک ، هذا . (إرشاد الساری : (ص: ۳۵۳) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل فی أحکام الرمی وشرائطه ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

الھندیة : (۱/۲۳۴) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ،ط : رشیدیه .

(۲) فإذا أتٰی منٰی ...... تجاوز من الجمرة الأوّلٰی والثانیة إلی جمرة العقبة الّتی علی حد منٰی نسبت إلی العقبة لالتصاقها بها من غیر أن یشتغل بشیئ آخر قبل رمیها بعد دخول وقتها ؛ لما روی أنّ رسول اللّٰه ﷺ لما أتٰی لم یعرج علی شیئ حتی رمی جمرة العقبة سبع حصیات . (غنیة الناسک : (ص: ۱۶۹) باب مناسک منی یوم النحر ، فصل : فی رمی جمرة العقبة یوم النحر ، ط: إدارة القرآن)

بدائع الصنائع : (۲/۱۵۶) کتاب الحج ، فصل : وأمّا بیان سنن الحج ، وبیان ترتیبه ، ط: سعید .

الھندیة : (۱/۲۳۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه.

انگلی سے پکڑنا مشکل ہے تو جس طرح پکڑنا ممکن ہے اسی طرح پکڑ کر رمی کرے۔(۱)

☆ بڑے یعنی تیسرے شیطان کو پہلی کنکری مارتے ہی تلبیہ پڑھنا بند کردے۔(۲)

☆ بڑے اور تیسرے شیطان کی رمی کا مسنون وقت سورج طلوع ہونے سے شروع ہوکر زوال تک ہے، زوال سے مغرب تک بلا کراہت مباح وقت ہے اور مغرب سے صبح صادق سے پہلے تک مکروہ وقت ہے۔(۳)

---

(۱) یأخذ الحصی بطرفی إبهامه وسبابته کأنّه عاقد ثلاثین ویرمیها ...... أنّه یکبر عند کل حصاة ، فیقول : بسم اللّٰه واللّٰه أکبر ، رغمًا للشیبان وحزبه ویقول : اللّٰهم اجعل حجی مبرورًا وسعیی مشکورًا وذنبی مغفورًا . (الهندیة : (۱/۲۳۳ ، ۲۳۴) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه)

▭ یکبر مع کل حصاة ویدعو : فیقول : بسم اللّٰه اللّٰه أکبر ، رغما للشیطان ورضا للرحمٰن ، ...... وکیفیة الرمی أی المستحبة وإلاّ فاختیار مشائخ بخارٰی أنّه کیفما رمی جاز ، ...... قیل ...... أن یضع الحصاة علی ظهر إبهامه الیمنٰی ویستعین علیها أی علی رمیها بالمسبحة أی بإمساکها ، وقیل : یأخذ بطرفی إبهامه وسبابته ...... وهو الأصحّ ...... وهٰذا أی کله بیان الأولویة ، وأمّا الجواز فلایتقید بهیئة أی کیفیة دون أخرٰی بل یجوز کیفما کان ...... (إرشاد الساری : (ص: ۳۱۶) باب مناسک منٰی ، الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۱۷۰ ، ۱۷۱) باب مناسک منٰی یوم النحر ، فصل : فی رمی جمرة العقبة ، مطلب فی کیفیة وقوف الرمی ...... ومطلب فی کیفیة الرمی ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ویقطع التلبیة مع أوّل حصاة یرمی بها جمرة العقبة ...... (بدائع الصنائع : (۲/۱۵۶) کتاب الحج ، فصل : وأمّا بیان سننه و بیان ترتیبه ، ط: سعید)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۱۷۰) باب مناسی منٰی یوم النحر ، فصل : فی رمی جمرة العقبة ، مطلب : فی کیفیة وقوف الرمی و موقفه من جمرة العقبة وقطع التلبیة ، ط: إدارة القرآن .

▭ الهندیة : (۱/۲۳۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه.

(۳) وله فی هٰذا الیوم أربعة أوقات ، فوقت الجواز من طلوع الفجر ، فلا یصح قبله إلی طلوع الفجر من غده ، فإذ اطلع فات وقت الأداء ولزمه الدم والقضاء ، ویسن من طلوع الشمس إلی الزوال ، ثم یباح إلی الغروب ، وقیل : یکره ، ویکره من الغروب إلی الفجر ، وکذا قبل طلوع الشمس ، وهٰذا عند عدم العذر ، فلا إساء ة برمی الضعفة قبل الشمس ولا برمی الرعاة لیلاً ...... (غنیة الناسک : (ص: ۱۶۹ ، ۱۷۰) باب مناسک منٰی یوم النحر ، فصل : فی رمی جمرة العقبة ، ط: إدارة القرآن) =

☆ بلا عذر اگلے دن تک موخر کرنے کی صورت میں دم واجب ہوگا، اور یہ رمی جو رہ گئی ہے اس کو ایام رمی میں سے کسی دن کرنا بھی لازم ہوگا، اگر ایام رمی میں نہیں کی تو ایام رمی گزرنے کے بعد رمی کرنا ساقط ہو جائے گا اور صرف ایک ہی دم لازم ہوگا۔(۱)

☆ اگر دسویں کی رمی سے تین یا اس سے کم کنکریاں مارنے سے رہ جائیں تو ہر کنکری کے بدلے پورا صدقہ یعنی پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

= 🗀 إرشاد الساری : (ص: ۳۳۳) باب رمی الجمار وأحكامه، فصل : فی وقت رمی جمرة العقبة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة .

🗀 الهندية : (۱/ ۲۳۳) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، الكلام فی الرمی، ط: رشيديه .

(۱) ولو ترک رمی يوم كله أو أكثره كأربع حصيات فما فوقها فی يوم النحر، أو إحدٰى عشرة حصاة فيما بعده أ وأخّره إلی يوم النحر فعليه دم ...... (وفی شرحه) والحاصل : أنّ الرمی موقت عند أبی حنيفة، وعندهما يجب القضاء لاغير ؛ لأنّ الأيّام كلها وقت لها، وإذا خرج وقتها وجب دم أيضًا عندهما لترک الرمی، وهو قول أكثر العلماء، والأصح عند الشافعية . (لباب مع شرحه المعروف بمناسک الملا علی القاری : (ص: ۵۰۷، ۵۰۸) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس، الجنايات فی أفعال الحج، فصل فی الجناية، فی رمی الجمار، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنايات، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج، المطلب الثامن، فی ترک الواجب فی رمی الجمرات، ط: إدارة القرآن .

🗀 الدر مع الرد : (۲/ ۵۵۴) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد .

(۲) قوله : وأكثره : كأربع حصيات فما فوقها فی يوم النحر أو إحدٰى عشرة فيما بعده، وكذا لو أخّر ذٰلک، أمّا لو ترک أقلّ من ذٰلک، فعليه لكل حصاة صدقة، إلاّ أن يبلغ دمًا فينقص ما شاء . (شامی : (۲/ ۵۴۴) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنايات، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج، المطلب الثامن : فی ترک الواجب فی رمی الجمرات، ط: إدارة القرآن .

🗀 التاتارخانية : (۲/ ۴۶۸، ۴۶۹) كتاب المناسک، الفصل الثالث فی تعليم الحج، والكلام فی الرمی فی مواضع، ط: إدارة القرآن .

رمی دوسرے کی طرف سے کرنے کا طریقہ

☆ ہر جمرہ (شیطان) پر اپنی سات کنکریاں پھینکنے کے بعد ہی دوسرے کی طرف سے اسی وقت سات کنکریوں سے رمی کر دے پھر دوسرے اور تیسرے جمرہ (شیطان) پر اسی طرح کیا کرے یعنی پہلے اپنی سات کنکریاں پھینکنے کے بعد پھر دوسرے کی طرف سے سات کنکریاں مارے، آج کل زیادہ رش ہونے کی وجہ سے اس میں سہولت ہے۔(۱)

☆ اگر معذور کی طرف سے دوسرا آدمی کرنا چاہے تو اس کے لئے شرط یہ ہے کہ معذور آدمی دوسرے آدمی کو اپنا نائب بنا کر خود بھیجے یعنی رمی کرنے کے لئے اجازت اور اختیار دیدے۔

اگر معذور کی اجازت کے بغیر دوسرے آدمی نے اس کی طرف سے رمی کر دی تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا البتہ بے ہوش اور چھوٹے بچے اور مجنون کی طرف سے ان کے اولیاء خود اجازت کے بغیر رمی کر دیں تو یہ جائز ہے۔(۲)

(۱) السادس : أن يرمى بنفسهٖ فلا تجوز النيابة فيه عند القدرة ، وتجوز عند العذر ، فلو رمٰى عن مريض بأمرهٖ أو مغمى عليه ولو بغير أمرهٖ أو صبى أو معتوه أو مجنون جاز ، ...... والأولىٰ أن يرمى السبعة أوّلاً عن نفسهٖ ثم عن غيرهٖ " شرح " لكن الظاهر أنّه فى يوم النّحر ، وأمّا فى الأيّام الثلاثة فالأولىٰ أن يرمى الجمار الثلاث عن نفسهٖ أولاً ، ثم عن غيرهٖ ، لئلا تفوت الموالاة . (غنية الناسک : (ص: ۱۸۷ ، ۱۸۸) باب رمى الجمار ، فصل فى شرائط الرمى ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۳۴۹) باب رمى الجمار وأحكامهٖ ، فصل فى أحكام الرمى وشرائطهٖ ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ الفقه الإسلامى وأدلّته : (۳/ ۲۲۵۹) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل : أحكام الحج والعمرة ، والمبحث السادس : واجبات الحج ، المطلب الثانى : رمى الجمار...... خامسًا : شروط الرمى ، ط: رشيديه .

(۲) السادس : أن يرمى بنفسهٖ فلا تجوز النيابة فيه عند القدرة ، وتجوز عند العذر ، فلو رمٰى عن مريض بأمرهٖ أو مغمى عليه ولو بغير أمرهٖ أو صبى أو معتوه أو مجنون جاز ، ...... والأولىٰ أن يرمى=

رمی رات کے وقت کرنا

تندرست طاقتور مردوں کو رات کے وقت رمی کرنا مکروہ ہے البتہ عورتیں اور کمزور مرد اگر عذر کی بنا پر رات کو رمی کریں تو ان کے لئے نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔(۱)

رمی سات کنکریوں سے زیادہ کرنا

جان بوجھ کر سات سے زیادہ کنکریوں کی رمی کرنا مکروہ ہے۔(۲)

رمی سات کنکریوں سے کم کرنا

اگر رمی سات کنکریوں سے کم کرے گا تو کافی نہیں ہوگا، بلکہ سات پوری کرنا واجب ہوگا، ورنہ جنایت ہونے کی وجہ سے اس کی جزاء دینی پڑے گی۔(۳)

جنایت اور اس کی جزاء کی تفصیل کے لئے ''رمی ترک کردی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

= السبعة أوّلاً عن نفسهٖ ثم عن غیرهٖ '' شرح '' لکن الظاهر أنّه فی یوم النّحر ، وأمّا فی الأیّام الثلاثة فالأولیٰ أن یرمی الجمار الثلاث عن نفسهٖ أولاً ، ثم عن غیرهٖ ، لئلا تفوت الموالاة . (غنیة الناسک : (ص: ۱۸۷ ، ۱۸۸) باب رمی الجمار ، فصل فی شرائط الرمی ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۳۴۹) باب رمی الجمار وأحکامهٖ ، فصل فی أحکام الرمی وشرائطهٖ ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

الفقه الإسلامی وأدلّته : (۲۲۵۹/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل : أحکام الحج والعمرة ، والمبحث السادس : واجبات الحج ، المطلب الثانی : رمی الجمار...... خامسًا : شروط الرمی ، ط: رشیدیه .

(۱) والرجل والمرأة فی الرمی سواء إلاّ أن رمیها فی اللیل أفضل ، وفیه إیماء إلی أنّه لاتجوز النیابة عن المرأة بغیر عذر . (إرشاد الساری : (ص: ۳۵۱) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل : فی أحکام الرمی وشرائطهٖ ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

واللیل وقت مکروه کذا فی محیط السرخسی . (الهندیة : (۲۳۳/۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، الکلام فی الرمی ، ط: رشیدیه)

غنیة الناسک : (ص: ۱۸۸) باب رمی الجمار ، فصل فی شرائط الرمی ، ط: إدارة القرآن.

(۲، ۳) (فلو رمی بأکثر منها) أی السبع (جاز ، لا لو رمی بالأقل) فالتقیید بالسبع لمنع النقص =

رمی سے پہلے ذبح کرلیا

اگر قارن اور تمتع کرنے والے نے رمی کرنے سے پہلے جانور ذبح کرلیا، تو ترتیب کے خلاف کرنے کی وجہ سے ایک دم دینا واجب ہوگا۔(۱)

رمی سے پہلے قربانی کرنا

☆ جس شخص کا تمتع یا قران کا احرام ہو، اس کیلئے رمی اور قربانی میں ترتیب واجب ہے، پہلے رمی کرے، پھر قربانی کرے، پھر مرد حلق یا قصر کرے، اور عورت صرف قصر کرے، پھر احرام کھولے۔(۲)

=لا لزيادة . (قوله : لا لو رمٰى بالأقل) ؛لأنّه إذا ترک أکثر السبع لزمه دم کما لو لم يرم أصلاً ، وإن ترک أقل منه کثلاث فما دونها فعليه لکل حصاة صدقة . (الدر مع الرد : (۲/۵۱۳، ۵۱۴) ، کتاب الحج ، مطلب : فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعيد)

ولو رمی أکثر من سبع يکره أی إذا رماه عن قصد ...... (إرشاد الساری : (ص: ۳۵۳) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل : فی أحکام الرمی و شرائطه ...... ، ط: الإمدادية مکّة المکرّمة)

إرشاد الساری : (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس فی الجنايات فی أفعال الحج ، فصل : فی الجناية ، فی رمی الجمار ، ط: الإمدادية مکّة المکرّمة .

غنيه الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنايات ، الفصل السابع ، فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الثامن : فی ترک الواجب فی رمی الجمرات ، ط: إدارة القرآن .

(۱) لو حلق المفرد أو غيره قبل الرمی ، أو القارن ، أو المتمتّع قبل الذبح ، أو ذبحا قبل الرمی ، فعليه دم عند أبی حنيفة بترک الترتيب . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۹ ، ۲۸۰) باب الجنايات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب العاشر فی ترک الترتيب ، ط: إدارة القرآن)

إرشا دالساری : (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج ، فصل فی ترک الترتيب بين أفعال الحج، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة .

الدر مع الرد : (۲/۵۵۵) کتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) لو حلق المفرد أو غيره قبل الرمی ، أو القارن ، أو المتمتّع قبل الذبح ، أو ذبحا قبل الرمی ، فعليه دم عند أبی حنيفة بترک الترتيب . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۹ ، ۲۸۰) باب الجنايات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب العاشر فی ترک الترتيب ، ط: إدارة القرآن) =

اگرکسی عورت نےتمتع یا قران کیا ہے، اور وہ ہجوم کی وجہ سے رات تک رمی کر کے فارغ نہ ہوسکی تو قربانی کوبھی رمی سے فارغ ہونے تک موخر کرنا لازم ہوگا، جب تک وہ رمی نہ کرلے اس کے حصہ کی قربانی نہیں ہوسکتی، اور جب تک قربانی کرنے کے بعد قصر نہیں کرے گی تواحرام سے نہیں نکل سکے گی۔(۱)

اورمرد کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

☆اگرکسی نے رمی سے پہلے قربانی کی تو دم دیناواجب ہوگا۔(۳)

رمی کاوقت

’’بارہ ذی الحجہ کوزوال سے پہلے رمی کرنا‘‘عنوان کودیکھیں۔(۱/ ۱۶۲)

= ▭ إرشاد السارى : (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل فى ترک الترتيب بين أفعال الحج، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۵۵۵/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۱) ثم يذبح بعد رمى جمرة العقبة إن أحب ...... ثم يحلق أو يقصر ...... لما روى أنّ النبىّ ﷺ قال : إن أوّل نسكنا فى يومنا هٰذا أن نرمى ثم نذبح ثم نحلق ...... ولأنّ الحلق من أسباب التحلل وكذا الذبح حتى يتحلل به المحصر ، ...... فيقدم الرمى عليها ، ثم الذبح ثم الحلق من محظورات الإحرام ، أى من ممنوعاته بلغ . فيقدم عليه الذبح أى على الحلق ، فأخر لذٰلك ......

(البناية شرح الهداية : (۱۳۶/۴ ، ۱۳۷) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : رشيديه)

▭ البحر الرائق : (۲۴/۳) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

▭ وشروط الخروج منه أى من إحرام العمرة والحج فى الجملة ، الحلق أو التقصير أى قدر ربع شعر الرأس ، فى وقته ، ...... (إرشاد السارى : (ص: ۱۳۱) باب الإحرام ، فصل فى حكم الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

(۲) والرجل والمرأة فى الرمى سواء ...... (إرشاد السارى : (ص: ۳۵۱) باب رمى الجمار وأحكامه ، فصل : فى أحكام الرمى وشرائطه ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۸۸) باب رمى الجمار ، فصل فى شرائط الرمى ، ط: إدارة القرآن.

(۳) راجع الحاشية السابقة ، رقم : ۴، ۵ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ۲۱۵ .

رمی کا وقت حکومت بدل دے تو کیا کرے

سننے میں آ رہا ہے کہ سعودی حکومت آئندہ زمانے میں شیطان کو کنکریاں مارنے کا وقت ہر مکتب والوں کے لئے الگ الگ مقرر کرے گی، سابقہ زمانے کی طرح سب کو ایک ساتھ جانے کی اجازت نہیں ہوگی، اور ہر حاجی کو ہاتھ میں پہننے کے لئے ایک ایک ''کڑا'' یا ''پٹّا'' دیا جائے گا، اور وہ کمپیوٹر سے منسلک ہوگا، اور اس میں مکتب کا نمبر اور شیطان کو کنکریاں مارنے کا وقت وغیرہ درج ہوگا۔

اور ہر مکتب کے گیٹ بند رکھیں گے، اور پولیس گیٹ پر ہوں گے، اور مقررہ وقت پر گیٹ کھولیں گے، اور آگے راستے میں بھی ''کڑا'' یا ''پٹّا'' دیکھ کر چیک بھی کریں گے، اگر مقررہ وقت پر نہیں آیا، آگے پیچھے ہوا تو جرمانہ بھی لگائیں گے، ہوسکتا ہے اس ''حج گروپ کے اجازت نامہ'' کو بھی منسوخ کر دیں۔

ایسی صورت میں اگر پہلے دن یعنی دس ذی الحجہ کی رمی کا وقت زوال کے بعد یا رات کو مغرب کے بعد دیا ہے، تو رات کو صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے رمی کر لیں اس طرح رمی کرنے سے واجب بھی ادا ہو جائے گا اور دم بھی واجب نہیں ہوگا اور حکومت کے شیڈول کی بنا پر مجبور ہونے کی وجہ سے مکروہ بھی نہیں ہوگا۔

گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کی رمی کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہو کر رات کو صبح صادق سے پہلے پہلے تک باقی رہتا ہے، اگر حکومت نے گیارہ یا بارہ ذی الحجہ کی رمی کا وقت زوال سے پہلے دیا ہے، تو زوال سے پہلے رمی کا وقت شروع نہ ہونے کی وجہ سے رمی کرنے سے واجب ادا نہیں ہوگا اس لئے زوال سے پہلے رمی نہ کریں، ایسی صورت میں اگر زوال کے بعد رمی کرنے کا موقع ملتا ہے تو زوال کے بعد رمی کریں ورنہ رات کو صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے جب بھی موقع ملے رمی کر لیں تو رمی کا واجب ادا ہو جائے گا اور دم واجب نہیں ہوگا۔

اور اگر گیارہ ذی الحجہ کی رمی گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کی درمیانی رات میں صبح صادق سے پہلے پہلے نہ کرسکیں تو بارہویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد رمی کرتے وقت گیارہ ذی الحجہ کی کنکری بھی ماریں، یعنی بارہ ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے رات کو صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے جب بھی موقع ملے ہر شیطان کو چودہ چودہ کنکریاں ماریں، اور حرم کے حدود میں ایک دم بھی دیں۔(۱)

اور اگر بارہ ذی الحجہ کی رمی کا وقت زوال سے پہلے دیا ہے، تو رمی کا وقت شروع نہ ہونے کی وجہ سے زوال سے پہلے رمی نہ کریں، اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور رمی کرنے کا واجب بھی ادا نہیں ہوگا، اس لئے یا تو زوال کے بعد رمی کریں ورنہ پوری رات صبح صادق سے پہلے پہلے جب بھی موقع ملے رمی کریں، رمی کا واجب ادا ہوجائے گا دم واجب نہیں ہوگا، اور اگر صبح صادق تک بھی رمی نہیں کرسکے تو حرم کی حدود میں ایک دم دینا واجب ہوگا۔(۲)

اندازہ یہی ہے کہ رات کو گیارہ بجے کے بعد رمی کرنے کی عام اجازت ہوگی اس وقت رمی کرلیا کریں، دم ساقط ہوجائے گا، اور مجبوری کی وجہ سے مکروہ بھی نہیں ہوگا۔(تاہم یاد رہے کہ حکومت کو مناسک حج میں مداخلت کا حق نہیں)

نیز یہ کہ بارہ ذی الحجہ اور تیرہ ذی الحجہ کی درمیانی رات رمی کرکے صبح صادق سے پہلے پہلے منٰی کی حدود سے باہر نکل جانے کی صورت میں تیرہ ذی الحجہ کی رمی لازم نہیں ہوگی۔(۳)

مزید ''رمی گیارہ ذی الحجہ کی'' اور ''بارہ ذی الحجہ کی رات میں رمی کرنا'' عنوانات کے تحت بھی دیکھیں۔

---

(۱) ''رمی معین وقت پر نہ ہوسکی'' عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

(۲) ''بارہ ذی الحجہ کی رات میں رمی کرنا'' عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

(۳) ....

رمی کرانے کے بعد عذر ختم ہو گیا

اگر معذور آدمی کا عذر دوسرے سے رمی کرانے کے بعد رمی کا وقت رہتے ہوئے زائل ہو جائے تو دوبارہ خود رمی کرنا لازم نہیں ہوتا، اور اس پر کوئی دم یا صدقہ بھی لازم نہیں ہوتا۔(۱)

رمی کرتے وقت کیا پڑھے

''رمی کے ساتھ تکبیر کہنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ۳۴۸)

رمی کر کے دعا کرنا

☆جمرہ اولی (چھوٹا شیطان) اور جمرہ وسطی (درمیانہ شیطان) کو سات سات کنکریاں مارنے کے بعد قبلہ رو ہو کر بیس آیات کی تلاوت کی مقدار کھڑے ہو کر دعا مانگنا مسنون ہے، آخری جمرہ یعنی بڑے شیطان کو رمی کرنے کے بعد دعا نہ کرے بلکہ وہاں سے واپس آ جائے۔(۲)

---

(۱) ولو رمى عنهم يجزيهم ذٰلك ، ولايعاد إن زال العذر فى الوقت ، ولا فدية عليهم وإن لم يرموا إلا المريض...... (غنية الناسک : (ص: ۱۸۷) باب رمى الجمار ، فصل : فى شرائط اللرمى ، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۳۴۹ ، ۳۵۰) باب رمى الجمار وأحكامه ، فصل فى أحكام الرمى وشرائطه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗁 الفقه الإسلامى وأدلّته : (۲۲۵۹/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل : المبحث السادس : واجبات الحج ، المطلب الثانى : رمى الجمار ، خامسًا : شروط الرمى ، ط: رشيديه .

(۵) ثم (أى بعد الفراغ منها) يتقدم عنها قليلاً وينحرف عنها قليلاً وعبارة بعضهم : وينحدر أمامها ، فيقف بعد تمام الرمى ، لا عند كل حصاة ، مستقبل القبلة ، فيحمد اللّٰه ، ويكبّر ويهلّل ، ويسبّح ، ويصلّى على النّبىّ ﷺ ، ويدعو ، ويرفع يديه كما للدعاء بسطا مع حضور و خشوع وتضرع واستغفار ، ويمكث كذٰلک قدر قراء ة سورة البقرة ، أو ثلاثة أحزاب أو عشرين آية (يعنى وهو أقلّ المراتب ، واختارة صاحب الحاوى ، والمضمرات) ويدعو ، و يستغفر لأبويه وأقاربه ومعارفه وسائر المسلمين ثم يأتى الجمرة الوسطٰى فيصنع عندها كما صنع عند الأولىٰ =

رمی کرنے کا حکم

اگر کسی نے کسی دن رمی کے معین وقت میں رمی نہیں کی تو تیرہویں ذی الحجہ تک اس کی قضاء کرسکتا ہے، ایسے آدمی پر قضا اور دم دونوں واجب ہیں، تیرہویں تاریخ کے بعد قضاء نہیں ہے اور دم کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر تینوں دن رمی نہیں کی یا ایک دن پوری یا نصف سے زائد کنکریاں چھوڑ دیں تو دم واجب ہے، اور اگر ایک دن کی نصف سے کم چھوڑ دیں تو ہر کنکری کے عوض نصف صاع تقریبا دو کلو گندم یا آٹا یا اس کی قیمت کے برابر صدقہ کرنا واجب ہے، اگر صدقہ کا مجموعہ دم کی قیمت کے برابر ہوجائے تو اس سے کچھ کم دے۔(۱)

= ...... ثم یأتی الجمرة القصوٰی ، وھی جمرة العقبة فیرمیھا من بطن الوادی ، کما مرّ فی الیوم الأوّل ، ولایقف عندھا فی جمیع أیّام الرمی للدعاء ویدعو بلا وقوف ، والوقوف عند الأولیین سنة فی الأیّام کلھا .... (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۳۴۱، ۳۴۲) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل : فی صفة الرمی فی ھٰذہ الأیّام ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۸۲ ، ۱۸۳) باب رمی الجمار ، فصل : فی صفة الرمی فی الیوم الثانی ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۲۰/۲ ، ۵۲۱) کتاب الحج ، مطلب فی رمی الجمرات الثلاث ، ط: سعید .

(۱) ولو ترک رمی یوم کلہٖ ، أو أکثرہٖ کأربع حصیات ، فما فوقھا فی یوم النحر ، أو إحدٰی عشر حصاة فیما بعدہ ، فعلیه دم بالاتفاق ، وإنّما یتحقق الترک بغروب الشمس من آخر أیّام الرمی وھو الرابع ، وإن أخّرہ إلی یوم آخر ، فعلیه القضاء مع الدم عند أبی حنیفة ، وعندھما یجب القضاء لاغیر ، وإن أخّرہ إلی اللّیل فلا شیئ علیه ، وإن ترک الأقل کحصاة أو حصاتین ، أو ثلاث فی الیوم الأوّل ، أو عشر حصیات ، فما دونھا فیما بعدہ ، فعلیه لکل حصاة صدقة إلاّ أن یبلغ ذٰلک دمًا ، فینقص منه ماشاء ...... ولو ترک رمی الجمار الثلاث فی یوم واحد ، أو فی یومین أو فی الأیّام کلھا ، فعلیه دم واحد لإتحاد الجنس . (غنیة الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنایات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ...... المطلب الثامن : فی ترک الواجب فی رمی الجمرات ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۵۰۷ ، ۵۰۸) باب الجنایات وأنواعھا ، النوع الخامس ، الجنایات فی أفعال الحج ، فصل فی الجنایة فی رمی الجمار ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة . =

رمی کرنے کے لئے کوئی خاص ہیئت شرط نہیں

☆ رمی کرنے کے لئے کوئی خاص حالت اور ہیئت شرط نہیں بلکہ جس حالت میں اور جس جگہ کھڑے ہو کر رمی کرے گا صحیح ہو جائے گی۔(۱)

البتہ مندرجہ ذیل امور کی رعایت کرنا مسنون ہے:

۱۔ رمی ہاتھ سے کرنا ضروری ہے، اگر کمان، تیر اور بندوق وغیرہ سے رمی کی تو صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

۲۔ سات کنکریاں علیحدہ علیحدہ مارنا، اگر ایک سے زائد یا ساتوں ایک دفعہ مارے تو ایک ہی شمار ہوگی اگرچہ سب الگ الگ گری ہوں، باقی چھ پوری کرنی ضروری ہوں گی۔(۳)

= ▭ الدر مع الرد : (۲/۵۵۴) کتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۱) ولايشترط أن يكون الرامى على حالة مخصوصة من قيام واستقبال وطهارة ...... (إرشاد السارى : (ص: ۲۵۱) با رمى الجمار وأحكامه ، فصل فى أحكام الرمى وشرائطه وواجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۸۶) باب رمى الجمار ، فصل فى الترتيب بين الجمار الثلاث ، تتمة ، قبيل : فصل فى شرائط الرمى ، ط: إدارة القرآن .

▭ الفقه الإسلامى وأدلّته : (۳/۲۲۵۹) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل ، المبحث السادس : واجبات الحج ، المطلب الثانى : رمى الجمار ، خامسًا : شروط الرمى ، ط: رشيديه .

(۲) والثانى : الرمى باليد ، فلايجزئ الرمى بالقوس ونحوه ، ولا الرمى بالرجل ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۸۶) باب رمى الجمار ، فص: فى شرائط الرمى ، ط: إدارة القرآن)

▭ البحر العميق : (۳/۱۶۷۲) الباب الثانى عشر : فى الأعمال المشروعة يوم النحر ، مطلب : موضع وقوع الحصى ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۳) الرابع : تفريق الرميات فلو رمى بسبع حصيات جملة لم يجزه إلا عن حصاة واحدة ...... (لباب مع إرشاد السارى : (ص: ۳۴۶) باب الجمار وأحكامه ، فصل : فى أحكام الرمى وشرائطه وواجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ البحر الرائق : (۲/۳۴۳) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۸۷) باب رمى الجمار ، فص: فى شرائط الرمى ، ط: إدارة القرآن.

۳۔ ہر جمرہ (شیطان) پر سات کنکری سے زیادہ قصداً مارنا مکروہ ہے شک ہو جانے کی وجہ سے سات سے زیادہ مارے تو کوئی حرج نہیں۔(۱)

☆ کم عقل، مجنون، بچہ اور بے ہوش اگر بالکل رمی نہ کریں تو ان پر دم یا صدقہ واجب نہیں، البتہ اگر عاقل بالغ مریض رمی نہیں کرے گا تو رمی ترک کرنے کی وجہ سے دم دینا لازم ہوگا۔(۲)

☆ عورت اور مرد کے لئے رمی احکام کے برابر ہیں کوئی فرق نہیں، البتہ عورت کے لئے رات میں رمی کرنا افضل ہے۔(۳)

---

(۱) ولو رمى أكثر من سبع يكره أى إذا رماه عن قصد ، وأمّا إذا شك فى السابع ورماه وتبيّن أنّه الثامن فإنّه لايضره ذٰلك ...... (إرشاد السارى : (ص: ۵۳ ۳) باب رمى الجمار وأحكامه ، فصل: فى أحكام الرمى وشرائطه وواجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

منحة الخالق على البحر الرائق : (۳۴۴/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : سعيد .

الهندية : (۳۴۴/۱ ۳) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

(۲) ولو ارتكب محظورا لا شيئ عليهما ...... فلو فسخه أو ترك أركان الحج كلها أو بعضها أو ترك واجباته ، كذٰلك لاجزاء عليه ولا قضاء ......(غنية الناسك : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام الصبى والمجنون ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل فى إحرام الصبى ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

وإن لم يرم حتٰى غابت الشمس من اليوم الرابع سقط عنه الرمى لفوات الوقت ، وعليه دم واحد بالإجماع ؛ لأنّ الرمى كله نسك واحد ...... (التاتارخانية : (۴۶۹/۲) كتاب المناسك ، الفصل الثالث : فى تعليم أعمال الحج ، والكلام فى الرمى ، ط: إدارة القرآن)

غنية الناسك : (ص: ۲۷۹) باب الجنايات ، الفصل السابع فى ترك الواجب فى أفعال الحج ، ...... المطلب الثامن فى ترك الواجب فى رمى الجمرات ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد السارى : (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل : فى الجناية فى رمى الجمار ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۳) راجع الحاشية السابقة ، رقم : ۱ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ۳۳۸ .

رمی کرنے والے اور جمرہ کے درمیان فاصلہ

رمی کرنے والے اور جمرہ (شیطان) کے بیچ مین پانچ ہاتھ سے کم فاصلہ نہ ہو، زیادہ فاصلہ میں کوئی قباحت نہیں، یعنی کم سے کم پانچ ہاتھ کا فاصلہ ہونا چاہئے۔(۱)

رمی کی قضا کا وقت

رمی کی قضا کا وقت تیرہویں ذی الحجہ کا آفتاب غروب ہونے تک ہے غروب کے بعد رمی کا وقت ختم ہوجاتا ہے اور قضا کا وقت نہیں رہتا، صرف دم واجب ہوتا ہے۔(۲)

رمی کے دوران انزال ہوجائے

اگر رمی کے دوران ہجوم کی وجہ سے انزال ہوجائے، تو ایسی حالت میں رمی

---

(۱) ویستحب أن یکون بینه أی بین الرامی و بین الجمرة أی موضع وقوع الحصی خمسة أذرع فأکثر لأنّ ما دونها وضع وهو غیر جائز أو طرح وهو خلاف السنة. (إرشاد الساری: (ص:۳۱۷) باب مناسک منٰی، ط: الإمدادیه مکّة المکرّمة)

الدر مع الرد: (۵۱۳/۲) کتاب الحج، مطلب فی رمی جمرة العقبة، ط: سعید.

غنیة الناسک: (ص: ۱۷۰) باب مناسک منٰی یوم النحر، فصل: فی رمی جمرة العقبة یوم النّحر، مطلب فی کیفیة وقوف الرمی، ط: إدارة القرآن.

(۲) ولو ترک رمی الجمار کلها فی سائر الأیّام إلی یوم الرابع، قضاها علی التألیف فی الیوم الرابع، وفی شرح الطحاوی: قبل غروب الشمس؛ لأنّ وقت الرمی باق والجنس واحد، یعنی یبدأ بجمرة العقبة، ثم یرمی الّتی تلی مسجد الخیف ثم تلیها ثم جمرة العقبة، وفی الهدایة: ثم بتأخیرها یجب عند أبی حنیفة خلافًا لهما، وإن لم یرم حتی غابت الشمس من الیوم الرابع سقط عنه الرمی لفوات الوقت و علیه دم واحد بالإجماع؛ لأنّ الرمی کله نسک واحد ...... (التاتارخانیة: (۴۶۹/۲) کتاب المناسک، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن)

البحر الرائق: (۳۴۸/۲) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

إرشاد الساری: (ص: ۳۴۴) باب رمی الجمار وأحکامه، فصل: فی رمی الیوم الرابع، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

کرنے سے رمی ہو جائے گی، البتہ ایسی حالت میں رمی کرنا بہتر نہیں۔(۱)

رمی کے ساتھ تکبیر کہنا

رمی کے ساتھ تکبیر کہنا مسنون ہے، اس لئے جب شیطان کو کنکری مارے تو ہر کنکری مارتے وقت یہ پڑھتا رہے: "**بسم الله الله اکبر رغما للشیطن ورضی للرحمن**" (میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ سب سے بڑا ہے، یہ کنکری شیطان کو ذلیل کرنے اور اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے مارتا ہوں)(۲)

رمی کیسے کرے

☆ رمی کرتے وقت کنکری کو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑنا مستحب ہے، اور رمی کرتے وقت ہاتھ کو اتنا اونچا کرنا کہ بغل کی سفیدی نظر آئے مستحب ہے، باقی جیسے بھی سہولت ہو رمی کرنے سے رمی ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) ارجع الحاشیة السابقة رقم: ۱، علی الصفحة السابقة: ۳۳۰. تحت عنوان " رمی ".

(۲) یکبّر مع کلّ حصاة ویدعو ، فیقول : بسم اللّٰه ، اللّٰه أکبر ، رغمًا للشیطان ورضا للرحمٰن .
(إرشاد الساری : (ص: ۳۱۶) باب مناسک منٰی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)
▭ غنیة الناسک : (ص: ۱۷۰) باب مناسک منٰی یوم النحر ، فصل : فی رمی جمرة العقبة ، مطلب : فی کیفیة رمی جمرة العقبة ، ط: إدارة القرآن .
▭ الهندیة : (۱/ ۲۳۳ ، ۲۳۴) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه .

(۳) ویرفع الرجل یدیه حتی یری بیاض إبطه ...... وکیفیة الرمی أن یضع طرف إبهامه الیمنٰی علی وسط السبابة ویضع الحصاة علی ظهر الإبهام کأنّه عاقد سبعین ...... وقیل : أن یأخذ الحصی بطرفی إبهامه وسبابته کأنّه عاقد ثلاثین فیرمیها ، هذا هو الأصح ؛ لأنّه الأیسر المعتاد ، ثم هذا بیان الأولویة ، وأمّا بیان الجواز فلایتقید بهیئة ، بل یجوز کیف ما وجد الرمی . (غنیة الناسک : (ص: ۱۷۰ ، ۱۷۱) باب مناسک منٰی یوم النحر ، فصل فی جمرة العقبة ، مطلب فی کیفیة وقوف الرمی وموقفه ، ط: إدارة القرآن)
▭ المنحة الخالق : علی البحر الرائق : (۲/ ۳۴۳) کتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : سعید .
▭ إرشاد الساری : (ص: ۳۱۶ ، ۳۱۷) باب مناسک منٰی یوم النحر ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

رمی کے لئے پاک ہونا شرط نہیں

شیطان کی رمی کرنے کے لئے عورت کا حیض ونفاس سے پاک ہونا شرط نہیں ہے، اسی حالت میں رمی کرے گی۔(۱)

رمی کے لئے جمرہ کے قریب ہونا ضروری نہیں

رمی کیلئے جمرہ (شیطان) کے قریب یا دور ہونا ضروری نہیں، جس جگہ سے بھی رمی کرے گا اس کی رمی ہو جائے گی، لیکن سنت یہ ہے کہ جمرہ سے پانچ ہاتھ یا اس سے زیادہ فاصلہ پر رمی کرے اس سے کم فاصلے پر رمی کرنا مکروہ ہے۔(۲)

رمی کے لئے کنکریاں دوسرے کو دے کر چلے جانا

☆جمرات (شیطان) کی رمی واجب ہے، اور اس کو چھوڑنے پر دم لازم آتا ہے اس لئے اپنی کنکریاں کسی دوسرے کے حوالے کر کے خود چلے آنا جائز نہیں ہے حج

---

(۱) ولایشترط أن یکون الرامی علی حالة مخصوصة من قیام واستقبال وطهارة ، (وهی الأکمل ......) . (لباب مع إرشاد الساری : (ص: ۳۵۱) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل : فی أحکام الرمی وشرائطهٖ وواجباته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

🗁 غنیة الناسک : (ص: ۱۸۶) باب رمی الجمار ، فص: فی الترتیب بین الجمار الثلاث ، تتمة ، قبیل : فص؛ فی شرائط الرمی ، ط : إدارة القرآن .

(۲) فإذا أتٰی جمرة العقبة یقف فی بطن الوادی حیث یریٰ موضع حصیاته والتقدیر بخمسة أذرع تقدیر بأقل ماسن فیه ...... (غنیة الناسک : (ص: ۱۷۰) باب مناسک منٰی یوم النحر ، فصل فی رمی جمرة العقبة ، مطلب : فی کیفیة وقوف الرامی ، ط: إدارة القرآن)

🗁 ویستقبل القبلة أی القبلة الّتی هی جهتها ویجعل بینه أی بین نفسهٖ و بین مجتمع الحصی ، خمسة أذرع أو أکثر لا أقلّ أی بطریق الاستحباب ...... (إرشاد الساری : (ص: ۳۴۱) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل فی صفة الرمی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

🗁 الدر مع الرد : (۵۱۳/۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب : فی رمی جمرة العقبة، ط: سعید .

ناقص رہے گا، دم لازم آئے گا، اور قصداً حج کا واجب چھوڑنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا۔(۱)

اتنا خرچ کرکے حج کیلئے آئے اور پھر حج کو ادھورا اور ناقص چھوڑ کر واپس چلا جائے یہ عقل مندی کی بات نہیں ہے۔

---

(۱) ورمی الجمار لكل من حجّ ...... آفاقيا أو غيره قارنًا أو متمتّعًا أو مفردًا ...... (الدر مع الرد : (كتاب الحج ، مطلب : فى فروض الحج وواجباته ، ط: سعيد)

☜ أو إحدٰى الجمار الثلاث ، ويجب لكل حصاة صدقة إلاّ أن يبلغ دمًا ...... (الدر المختار : (۵۵۷/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

☜ التاتارخانية : (۴۶۹/۲) كتاب المناسک ، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج ، ط: إدارة القرآن .

☜ البحر الرائق : (۳۴۸/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

☜ السادس : أن يرمى بنفسهٖ ، فلايجوز النيابة فيه عند القدرة ، وتجوز عند العذر ، فلو رمى عن مريض بأمرهٖ أو مغمٰى عليه ، ولو بغير أمرهٖ ، أو صبى أو معتوه أو مجنون جاز ...... وحد المريض أن يصير بحيث يصلى جالسًا ؛ لأنّه لايستطيع الرمى راكبًا ، ولا محمولاً ، أمّا لأنّه تعذر عليه الرمى أو يلحقه بالرمى ضرر، فإن كان مريض له قدرة على حضور المرمٰى محمولاً ، ويستطيع الرمى كذٰلک من غير أن يلحقه ألم شديد ، ولايخاف زيادة المرض ، ولا بطء البرء ، لايجوز النيابة عنه إلاّ أن لايجد من يحمله ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۸۷ ، ۱۸۸) باب رمى الجمار، فص: فى شرائط الرمى ،ط : إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۳۴۹) باب رمى الجمار وأحكامه ، فص: فى أحكام الرمى و شرائطهٖ و واجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ المحرم إذا جنٰى عمدًا بلا عذر يجب عليه الجزاء ...... والإثم ...... ولا بد من التوبة فى كل حالٍ . (لباب المناسک مع إرشاد السارى : (ص: ۴۲۲) باب الجنايا ت، وأنواعها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ شامى : (۵۴۴/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

☜ ترک رمى يوم أى من أيّام النحر كله أى سبع حصيات فى اليوم الأوّل وإحدٰى و عشرين فى بقية الأيّام أو أكثرهٖ كأربع حصيات فما فوقها فى يوم النحر أو إحدى عشر حصاة فيما بعده أو أخّره إلى يوم آخر ، فعليه دم أى لتركه أو تأخيره ...... (إرشاد السارى : (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل : فى الجناية فى رمى الجمار ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☆اگر کوئی شخص خود رمی کرنے پر قادر ہے، تو اس کی طرف سے کسی دوسرے آدمی کا رمی کر دینا کافی نہیں بلکہ اس کے ذمہ بذات خود رمی کرنا لازم ہے، البتہ اگر کوئی مرد یا عورت ایسا بیمار یا معذور ہو کہ خود جمرات (شیطان) تک آنے کی طاقت نہیں رکھتا، اس کی طرف سے نیابت جائز ہے کہ اس کے حکم سے دوسرا شخص اس کی طرف سے رمی کر دے۔(۱)

---

(۱) ورمی الجمار لکل من حجّ ...... آفاقیا أو غیره قارنًا أو متمتّعًا أو مفردًا ...... (الدر مع الرد : (کتاب الحج ، مطلب : فی فروض الحج وواجباته ، ط: سعید)

☜ أو إحدٰی الجمار الثلاث ، ویجب لکل حصاة صدقة إلاّ أن یبلغ دمًا ...... (الدر المختار : (۵۵۷/۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

☜ التاتارخانیة : (۴۶۹/۲) کتاب المناسک ، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج ، ط: إدارة القرآن .

☜ البحر الرائق : (۳۴۸/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

☜ السادس : أن یرمی بنفسهٖ ، فلایجوز النیابة فیه عند القدرة ، وتجوز عند العذر ، فلو رمی عن مریض بأمرهٖ أو مغمٰی علیه ، ولو بغیر أمرهٖ ، أو صبی أو معتوه أو مجنون جاز ...... وحد المریض أن یصیر بحیث یصلی جالسًا ؛ لأنّه لایستطیع الرمی راکبًا ، ولا محمولاً ، أمّا لأنّه تعذر علیه الرمی أو یلحقه بالرمی ضرر ، فإن کان مریض له قدرة علی حضور المرمٰی محمولاً ، ویستطیع الرمی کذٰلک من غیر أن یلحقه ألم شدید ، ولایخاف زیادة المرض ، ولا بطء البرء ، لایجوز النیابة عنه إلاّ أن لایجد من یحمله ...... (غنیة الناسک : (ص: ۱۸۷ ، ۱۸۸) باب رمی الجمار، فص: فی شرائط الرمی ،ط : إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۳۴۹) باب رمی الجمار وأحکامه ، فص: فی أحکام الرمی و شرائطهٖ و واجباته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☜ المحرم إذا جنٰی عمدًا بلا عذر یجب علیه الجزاء ...... والإثم ...... ولا بد من التوبة فی کل حالٍ . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۴۲۲) باب الجنایا ت، وأنواعها ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜ شامی : (۵۴۴/۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

☜ لو ترک رمی یوم أی من أیّام النحر کله أی سبع حصیات فی الیوم الأوّل وإحدٰی و عشرین فی بقیة الأیّام أو أکثرهٖ کأربع حصیات فما فوقها فی یوم النحر أو إحدی عشر حصاة فیما بعده أو أخّره إلی یوم آخر ، فعلیه دم أی لترکه أو تأخیره ...... (إرشاد الساری : (ص: ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی الجنایة فی رمی الجمار ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☆ رمی میں کنکریاں پے در پے مارنا مسنون ہے، تاخیر کرنا اور کنکریوں میں فاصلہ کرنا مکروہ ہے۔(۱)

رمی گیارہ ذی الحجہ کی

☆ گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں پر رمی کرنے کا مسنون وقت زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے، اور غروب آفتاب سے صبح صادق تک مکروہ وقت ہے، اگر بلا عذر اگلے دن تک مؤخر کیا تو دم واجب ہوگا۔(۲)

☆ اگر کسی نے گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کی تو رمی نہیں ہوگی، زوال کے بعد دوبارہ کرنا لازم ہوگا ورنہ دم دینا واجب ہوگا۔(۳)

---

(۱) لايشترط الموالاة بين الرميات ، بل يسن فيكره تركها ، لباب . (شامى : (۲/۵۱۴) كتاب الحج ، مطلب : فى رمى جمرة العقبة ، ط: سعيد)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۳۵۱) باب رمى الجمار وأحكامه ، فصل : فى أحكام الرمى وشرائطه و واجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۸۶) باب رمى الجمار ، فصل فى الترتيب بين الجمار الثلاث ، تمتة ، ط: إدارة القرآن.

(۲) وقت رمى الجمار الثلاث فى اليوم الثانى والثالث من أيّام النحر : بعد الزوال ، فلا يجوز قبله فى المشهور ، ...... والوقت المسنون فى اليومين يمتد من الزوال إلى غروب الشمس ومن الغروب إلى طلوع الفجر ، وقت مكروه ، وإذا طلع الفجر فقد فات وقت الأداء ، وبقى وقت القضاء إلى آخر أيّام التشريق ، فلو أخّره عن وقته فعليه القضاء والجزاء ...... (لباب مع إرشاد السارى : (ص: ۳۳۴ إلى ۳۳۹) باب رمى الجمار وأحكامه ، فصل : فى وقت الرمى فى اليومين المتوسطين ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۸۱) باب رمى الجمار ، فصل : فى أوقات الرمى فى الأيّام الأربعة ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۱/۵۲۱) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب : فى رمى الجمار الثلاث ، ط: سعيد .

(۳) وقت رمى الجمار الثلاث فى اليوم الثانى والثالث من أيّام النحر : بعد الزوال ، فلا يجوز قبله فى المشهور ، ...... والوقت المسنون فى اليومين يمتد من الزوال إلى غروب الشمس ومن =

☆ کمزور، بیمار اور خواتین کے لئے رات میں رمی کرنا مکروہ نہیں ہے، اس لئے جو لوگ رات کے وقت میں رمی کرنے پر قادر ہوں ان کی طرف سے دوسرے کی رمی درست نہیں ہوگی۔(۱)

☆ اگر حقیقی عذر کے بغیر رمی خود نہیں کی بلکہ کسی اور سے نیابت کے طور پر کرالی گئی تو رمی معتبر نہیں ہوگی، اور ایسے لوگوں پر رمی ترک کرنے کی وجہ سے دم واجب ہوگا۔(۲)

= الغروب إلى طلوع الفجر ، وقت مكروه ، وإذا طلع الفجر فقد فات وقت الأداء ، وبقى وقت القضاء إلى آخر أيّام التشريق ، فلو أخّره عن وقتهٖ فعليه القضاء والجزاء ...... (لباب مع إرشاد السارى : (ص: ۳۳۴ إلى ۳۳۹) باب رمى الجمار وأحكامه ، فصل : فى وقت الرمى فى اليومين المتوسطين ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۸۱) باب رمى الجمار ، فصل : فى أوقات الرمى فى الأيّام الأربعة ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۲۱/۱) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب : فى رمى الجمار الثلاث ، ط: سعيد .

(۱) لو لم يرم يوم النحر أو الثانى ، أو الثالث ، رماه فى الليلة المقبلة أى الآتية لكل من الأيّام الماضية ، ولا شيئ عليه سوى الإساءة ما لم يكن بعذر . (شامى : (۵۲۱/۲) كتاب الحج، فصل فى الإحرام ، مطلب : فى رمى الجمار الثلاث ، ط: سعيد)

إرشاد السارى : (ص: ۳۴۰) باب رمى الجمار وأحكامهٖ ، فصل : فى وقت الرمى فى اليوم الرابع ...... ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

غنية الناسک : (ص: ۱۷۰) باب مناسک منٰى يوم النحر ، فصل : فى رمى جمرة العقبة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) الخامس : أن يرمى بنفسهٖ ، فلايجوز النيابة عند القدرة ، وتجوز عند العذر ...... (إرشاد السارى : (ص: ۳۴۹) باب رمى الجمار وأحكامه ، فصل فى أحكام الرمى وشرائطهٖ وواجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۸۷) باب رمى الجمار ، فصل فى شرائط الرمى ، ط: إدارة القرآن.

الفقه الإسلامى وأدلّته : (۲۲۵۹/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل : أحكام الحج والعمرة ، المبحث السادس : واجبات الحج ، المطلب الثانى : رمى الجمار ...... خامسًا : شروط الرمى ، ط: رشيديه .

☆بعض حجاج بارہویں کے روز زوال سے پہلے رمی کر کے مکہ مکرمہ آجاتے ہیں، یہ عمل درست نہیں، ایسے لوگوں کی رمی نہیں ہوگی اور ان کو دم دینا لازم ہوجائے گا۔(۱)

گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو (اور اگر تیرہ ذی الحجہ کو منی میں رہا) تو چھوٹے اور درمیانی شیطان کو سات سات کنکریاں مارنے کے بعد مجمع سے ہٹ کر کم از کم بیس آیتیں پڑھنے کی مقدار قبلہ رو کھڑے ہو کر دعا کرنا سنت ہے لیکن بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے کے بعد کسی دن بھی دعا کے لئے ٹھہرنا سنت نہیں ہے۔(۱)

---

(۱) وأمّا وقت الرمی من الیوم الأوّل والثانی من أیّام التشریق وهو الیوم الثانی والثالث من أیّام الرمی فبعد الزوال حتی لایجوز الرمی فیهما قبل الزوال فی الروایة المشهورة عن أبی حنیفة ...... ووجه الروایة المشهورة ما روی عن جابر رضی اللّٰه عنه أنّ رسول اللّٰه ﷺ رمی الجمرة یوم النحر ضحی و رمی فی بقیة الأیّام بعد الزوال ، وهٰذا باب لایعرف بالقیاس ، بل بالتوقیف . (بدائع الصنائع :(۱۳۸/۲) کتاب الحج ، وأمّا وقت الرمی من الیوم الأوّل والثانی ، ط: سعید)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۱۸۱) باب رمی الجمار ، فصل فی أوقات الرمی فی الأیّام الأربعة ، ط: إدارة القرآن .

☐ إرشاد الساری : (ص: ۳۳۴ إلی ۳۳۹) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل فی وقت الرمی فی الیومین المتوسطین ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

(۲) (ثم بعد الفراغ منها) یتقدم عنها قلیلاً وینحرف عنها قلیلاً ، وعبارة بعضهم : وینحدر أمامها ، فیقف بعد تمام الرمی ، لا عند کل حصاة مستقبل القبلة ، فیحمد اللّٰه ویکبّر و یهلّل ، ویسبّح ویصلی علی النّبیّ ﷺ ، ویدعو ، ویرفع یدیه کما للدعاء بسطًا مع حضور و خشوع وتضرع واستغفار ، ویمکث کذٰلک قد قراءة سورة البقرة ، أو ثلاثة أحزاب أو عشرین آیة (یعنی وهو أقلّ المراتب واختاره صاحب الحاوی والمضمرات) ویدعو ویستغفر لأبویه ، وأقاربه ومعارفه وسائر المسلمین ، ثم یأتی الجمرة الوسطٰی فیصنع عندها کما صنع عنی الأولیٰ ...... ثم یأتی الجمرة القصوٰی وهی جمرة العقبة فیرمیها من بطن الوادی کما مر فی الیوم الأوّل ، ولایقف عندها فی جمیع أیّام الرمی للدعاء ویدعو بلاوقوف ، والوقوف عند الأولین سنة ،فی الأیّام کلها ...... (لباب مع إرشاد الساری : (ص: ۳۴۱ ، ۴۲ ، ۳) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل فی صفة الرمی فی هٰذه الأیّام ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۱۸۲ ، ۱۸۳) باب رمی الجمار ، فصل فی صفة رمی الجمار فی الیوم الثانی ، ط: إدارة القرآن .

☐ الدر مع الرد : (۵۲۰/۲ ، ۵۲۱) کتاب الحج ، مطلب فی رمی الجمرات الثلاث ، ط: سعید .

رمی معین وقت پر نہ ہوسکی

☆اگر کسی دن کی رمی اس کے معین وقت میں نہیں ہوسکی تو قضاء واجب ہوگی اور دم بھی واجب ہوگا، اسی طرح اگر کسی دن کی رمی بالکل نہیں کی اور رمی کا وقت گزر گیا، تب بھی ایک ہی دم واجب ہوگا، اور یہ حرم کے حدود میں دینا ہوگا۔(۱)

☆رمی کی قضاء کا وقت تیرہویں ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک ہے غروب کے بعد رمی کا وقت ختم ہوجاتا ہے اور قضاء کا وقت نہیں رہتا، صرف دم واجب ہوتا ہے۔(۲)

---

(۱) ولو ترک رمی یوم کله ، أو أکثره کأربع حصیات ، فما فوقها فی یوم النحر ، أو إحدی عشر حصاة فیما بعده ، فعلیه دم بالاتفاق ، وإنّما یتحقق الترک بغروب الشمس من آخر أیّام الرمی ، وهو الرابع ، وإن أخّره إلی یوم آخر فعلیه القضاء مع الدم عند أبی حنیفة وعندهما یجب القضاء لاغیر ، وإن أخّره إلی اللیل ، فلا شیئ علیه . (غنیة الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنایات ، الفصل السابع : فی ترک الواجبات فی أفعال الحج ...... المطلب الثانی : فی ترک الواجب فی رمی الجمرات ، ط: إدارة القرآن)

☜لباب مع شرحه : (ص: ۵۰۷ ، ۵۰۸) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی الجنایة فی رمی الجمار ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☜الدر مع الرد : (۲/۵۵۴) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

☜ویختصّ جواز ذبحه بالمکان هو الحرم فلایجوز ذبحه فی غیره أصلاً ...... (إرشاد الساری : (ص: ۳۶۹) باب القران ، فصل : فی هدی القارن والمتمتّع ، وکذا : (ص: ۵۰۶) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فسل : فی الجنایة فی الذبح والحلق ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜غنیة الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنایات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ...... المطلب التاسع : فی ترک الواجب فی الذبح والحلق ، ط: إدارة القرآن .

☜الدر مع الرد : (۲/۶۱۲) کتاب الحج ، باب الهدی ، ط: سعید .

(۲) ولو ترک رمی یوم کله ، أو أکثره کأربع حصیات ، فما فوقها فی یوم النحر ، أو إحدی عشر حصاة فیما بعده ، فعلیه دم بالاتفاق ، وإنّما یتحقق الترک بغروب الشمس من آخر أیّام الرمی ، وهو الرابع ، وإن أخّره إلی یوم آخر فعلیه القضاء مع الدم عند أبی حنیفة وعندهما یجب القضاء لاغیر ، وإن أخّره إلی اللیل ، فلا شیئ علیه . (غنیة الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنایات ، الفصل السابع : فی ترک الواجبات فی أفعال الحج ...... المطلب الثانی : فی ترک الواجب فی رمی الجمرات ، ط: إدارة القرآن) =

☆اگر کسی نے دسویں یا گیارہوں یا بارہویں کو رمی نہیں کی، تو اس دن کے بعد والی رات میں کرسکتا ہے، مثلا دسویں ذی الحجہ کو رمی نہیں کی تو دسویں اور گیارہویں کی درمیانی رات میں رمی جائز ہے، کیونکہ حج کے ایام میں بعد والی رات پہلے دن کی شمار ہوتی ہے۔(۱)

رمی میں ترتیب بدل گئی

☆دوسرے اور تیسرے دن تینوں شیطانوں کو ترتیب سے کنکری مارنا سنت ہے، یعنی پہلے پہلے شیطان کو پھر درمیانی شیطان کو اور آخر میں بڑے شیطان کی رمی کرنا سنت ہے، اور سنت کے خلاف کرنا برا ہے اس لئے جان بوجھ کر ترتیب کے خلاف رمی نہ

= لباب مع شرحہ: (ص: ۵۰۷، ۵۰۸) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنايات فی أفعال الحج، فصل: فی الجناية فی رمی الجمار، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

الدر مع الرد: (۵۵۴/۲) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

ويختصّ جواز ذبحه بالمكان هو الحرم فلايجوز ذبحه فی غيره أصلاً ...... (إرشاد الساری: (ص: ۳۶۹) باب القران، فصل: فی هدی القارن والمتمتّع، وكذا: (ص: ۵۰۶) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس: الجنايات فی أفعال الحج، فسل: فی الجناية فی الذبح والحلق، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۲۷۹) باب الجنايات، الفصل السابع: فی ترک الواجب فی أفعال الحج ...... المطلب التاسع: فی ترک الواجب فی الذبح والحلق، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۶۱۶/۲) كتاب الحج، باب الهدی، ط: سعيد.

(۱) إذا أخّر الرمی عن يومه، أو قدم أو لم يرم، لو لم يرم يوم النحر أو الثانی أو الثالث، رماه فی الليلة المقبلة، ولا شيئ عليه سوی الإساءة إن لم يكن بعذر، ولو رمی ليلة الحادی عشر، أو غيرها من غدها لم يصح؛ لأنّ الليالی فی الحج فی حكم الأيّام الماضية ...... (غنية الناسک: (ص: ۱۸۲) باب رمی الجمار، فصل فی أوقات الرمی فی الأيّام الأربعة، ط: إدارة القرآن)

بدائع الصنائع: (۱۳۸/۲) كتاب الحج، فصل: وأمّا وقت الرمی، ط: سعيد.

إرشاد الساری: (ص: ۳۴۰) باب رمی الجمار وأحكامه، فص؛ فی وقت الرمی فی اليوم الرابع من أيّام الرمی، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

کرے۔(۱)

تاہم اگر کسی نے غلطی یا بھول کی وجہ سے ترتیب بدل دی مثلا سب سے پہلے بڑے شیطان کی رمی اور آخر میں چھوٹے شیطان کی رمی کی تو سنت کے خلاف کرنے کی وجہ سے برا تو ہوگا لیکن حج ہوجائے گا اور دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا۔

اور اگر دوبارہ ترتیب سے رمی کی تو سنت کے مطابق ہوجائے گا اور اساء ت اور برائی ختم ہوجائے گی۔(۲)

---

(۱) وما ذكرنا من الترتيب فى الجمار الثلاث سنة عند الأكثر ، هو المختار ، وقيل : شرط كماقاله الثلاثة ، فلو بدأ بجمرة العقبة ، ثم الوسطى ، ثم بالأولىٰ ، ثم تذكر ذٰلک فى يومه ، فإنّه يعيد الوسطىٰ والعقبة سنة أوحتمًا ...... رمى فى اليوم الثانى أو الثالث أو الرابع : الوسطىٰ والثالثة، ولم يرم الأولىٰ ، فعند القضاء إن رمى الكل بالترتيب فحسن ، وإن قضٰى الأولىٰ جاز ، لسنية الترتيب ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۸۵) باب رمى الجمار ، فصل فى الترتيب بين الجمار الثلاث ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۳۵۲) باب رمى الجمار وأحكامه ، فصل : فى أحكام الرمى او شرائطه و واجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

وحكم السنن أى المؤكّدة الإساء ة بتركها ، أى لو تركها عامدًا وعدم لزوم شيئ أى من دم أ صدقة على فاعلها ، (تاركها) . (إرشاد السارى : (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج ...... فصل فى سننه ، حكم السنن ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۴۷) باب فرائض الحج ...... فصل : وأمّا سننه ...... ، ط: إدارة القرآن.

(۲) وما ذكرنا من الترتيب فى الجمار الثلاث سنة عند الأكثر ، هو المختار ، وقيل : شرط كماقاله الثلاثة ، فلو بدأ بجمرة العقبة ، ثم الوسطى ، ثم بالأولىٰ ، ثم تذكر ذٰلک فى يومه ، فإنّه يعيد الوسطىٰ والعقبة سنة أوحتمًا ...... رمى فى اليوم الثانى أو الثالث أو الرابع : الوسطىٰ والثالثة، ولم يرم الأولىٰ ، فعند القضاء إن رمى الكل بالترتيب فحسن ، وإن قضٰى الأولىٰ جاز ، لسنية الترتيب ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۸۵) باب رمى الجمار ، فصل فى الترتيب بين الجمار الثلاث ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۳۵۲) باب رمى الجمار وأحكامه ، فصل : فى أحكام الرمى او شرائطه و واجباته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

وحكم السنن أى المؤكّدة الإساء ة بتركها ، أى لو تركها عامدًا وعدم لزوم شيئ أى من دم أ صدقة على فاعلها ، (تاركها) . (إرشاد السارى : (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج ...... فصل فى سننه ، حكم السنن ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۴۷) باب فرائض الحج ...... فصل : وأمّا سننه ...... ، ط: إدارة القرآن.

رمی میں عورت مرد کے احکام برابر ہیں

عورت اور مرد کے لئے رمی کے احکام برابر ہیں، کوئی فرق نہیں البتہ عورتوں کے لئے رات میں رمی کرنا افضل ہے۔(۱)

رمی میں کنکریاں لگا تار مارنا

رمی میں کنکریاں پے در پے لگا تار مارنا مسنون ہے، ایک کنکری مارنے کے بعد دوسری کنکری مارنے میں تاخیر کرنا اور فاصلہ کرنا مکروہ ہے نیز ایک شیطان کی رمی کے بعد دوسرے شیطان کی رمی میں دعا کے علاوہ تاخیر کرنا بھی مکروہ ہے۔(۲)

رمی میں مجبوری میں نیابت

اگر بارہ ذی الحجہ کو قافلہ چل رہا تھا، اور رش کی وجہ سے عورتوں کے لئے رمی کرنا بہت دشوار تھا اس لئے کسی مرد نے ان کی طرف سے نیابت کر کے رمی کی تو عذر کی بنا پر رمی ہو جائیگی اور دم لازم نہیں ہوگا۔

ہاں اگر عورتوں نے عذر کے بغیر رمی نہیں کی کسی اور سے کروائی تو اس صورت میں رمی صحیح نہیں ہوگی اور دم دینا واجب ہوگا۔

---

(۱) والرجل والمرأة فی الرمی سواء إلاّ أن رمیها فی اللیل أفضل ...... (إرشاد الساری : (ص: ۳۵۱) ، باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل فی أحکام الرمی و شرائطه ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜غنیة الناسک : (ص: ۱۸۸) باب رمی الجمار ، فصل : فی شرائط الرمی ، ط: إدارة القرآن.

(۲) لایشترط الموالاة بین الرمیات بل یسن فیکره ترکها ، " لباب " . (شامی : (۲/۵۱۴) کتاب الحج ، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۱۸۶) باب رمی الجمار ، فصل فی الترتیب بین الجمار الثلاث ، تتمة ، ط: إدارة القرآن .

☜إرشاد الساری : (ص: ۳۵۱) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل : فی أحکام الرمی و شرائطه و واجباته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

اور اگر ان عورتوں نے وقت کے اندر اندر خود جا کر رمی کی تو دم ساقط ہو جائے گا۔(۱)

رمی میں معذور کی تعریف

☆ جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو یا جمرات تک پیدل یا سوار ہو کر آنے میں سخت تکلیف ہو، یا مرض بڑھ جانے یا مرض پیدا ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو تو وہ معذور ہے۔(۲)

---

(۱) الخامس : أن يرمی بنفسه ، فلا تجوز النيابة عند القدرة وتجوز عند العذر فلو رمی عن مريض أی لايستطيع الرمی بأمره أو مغمی عليه ولو بغير أمره أو صبی أی غير مميز ، أو مجنون جاز ، ...... (إرشاد الساری : (ص: ۳۴۹) باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل فی أحكام الرمی وشرائطه و واجباته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

والرجل والمرأة فی الرمی سواء إلاّ أن رميها فی الليل أفضل ، وفيه إيماء إلی أنّه لا تجوز النيابة عن المرأة بغير عذر . (إرشاد الساری : (ص: ۳۵۱) باب رمی الجمار وأحكامه، فصل : فی أحكام الرمی و شرائطه و واجباته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۸۷) باب رمی الجمار ، فصل فی شرائط الرمی ،ط : إدارة القرآن.

الفقه الإسلامی وأدلّته : (۳/ ۲۲۵۹) الباب الخامس ، الفصل الأوّل ،، المبحث السادس : واجبات الحج ، المطلب الثانی : رمی الجمار ...... خامسًا : شروط الرمی ، ط: رشيديه .

قد تبيّن ممّا قدمنا أنّهم جعلوا خوف الزحام عذرًا للمرأة ولمن به علة أو ضعف فی تقديم الرمی قبل طلوع الشمس أو تأخيره إلی الليل ، لا فی جواز النيابة عنهم لعدم الضرورة ، فلو لم يرموا بأنفسهم لخوف الزحام ، تلزمهم الفدية ، والله سبحانه و تعالیٰ أعلم . (إرشاد الساری : (ص: ۱۸۸) باب رمی الجمار ، فصل : فی شرائط الرمی ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

(۲) وحد المريض أن يصير بحيث يصلی جالسًا ؛ لأنّه لايستطيع الرمی راكبًا ، ولا محمولاً، أمّا لأنّه تعذر عليه الرمی ، أو يلحقه بالرمی ضرر ، فإن كان مريض له قدرة علی حضور المرمی محمولاً ، ويستطيع الرمی كذٰلک من غير أن يلحقه ألم شديد ، ولا يخاف زيادة المرض ، ولا بطء البرء لايجوز النيابة عنه إلاّ أن لايجد من يحمله ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۸۷ ، ۱۸۸) باب رمی الجمار ، فصل فی شرائط الرمی ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۳۴۹) باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل : فی أحكام الرمی و شرائطه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة . =

☆ ایسے مریض کمزور، بوڑھے اور اپاہج وغیرہ کی طرف سے رمی جمرات میں نیابت جائز ہے جو از خود جمرات پہنچ کر رمی کرنے پر قدرت نہیں رکھتے، اور رمی کرنے والا نائب رمی کے وقت ان کی طرف سے رمی کی نیت کرے گا۔

☆ اگر معذور کا عذر دوسرے سے رمی کرانے کے بعد رمی کے وقت کے اندر زائل ہو جائے تو بھی دوبارہ خود رمی کرنا ضروری نہیں رہتا، اور نہ ہی ان پر کوئی دم یا فدیہ لازم ہے۔(۱)

روپیہ حج کے لئے تھا اس سے مکان بنالیا

اگر کسی کے پاس حج کے اخراجات کے برابر یا اس سے زائد رقم تھی اور اس سال حکومت کی جانب سے حج کے لئے رقم جمع کرنے کے اعلان آنے سے پہلے اس نے اس رقم سے ضرورت کی بنا پر مکان بنالیا تو اس کے ذمہ حج فرض نہیں ہوگا۔

اور اگر اس سال حکومت کی جانب سے حج کے لئے پیسے جمع کرنے کے اعلان آنے کے بعد اس رقم سے مکان بنالیا ہے تو اس کے ذمہ حج فرض ہے، اور ہر

= الفقه الإسلامي وأدلّته : (۳/ ۲۲۵۹) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل ، المبحث السادس ، المطلب الثانی : خامسًا : شروط الرمی ، ط: رشیدیه .

(۱) السادس : أن یرمی بنفسهٖ ، فلا یجوز النیابة فیه عند القدرة وتجوز عند العذر ، فلو رمی عن مریض بأمرهٖ ، أو مغمیٰ علیه ولو بغیر أمرهٖ أو صبیّ أو معتوه أو مجنون جاز ...... ولو رمیٰ عنهم یجزئهم ذٰلک ، ولا یعاد إن زال العذر فی الوقت ولا فدیة علیهم ، وإن لم یرموا إلا المریض ......
(غنیة الناسک : (ص: ۱۸۷) باب رمی الجمار ، فصل : فی شرائط الرمی ، ط: إدارة القرآن)
إرشاد الساری : (ص: ۳۴۹) باب رمی الجمار وأحکامهٖ ، فصل : فی أحکام الرمی و شرائطهٖ و واجباتهٖ ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

الفقه الإسلامی وأدلّته : (۳/ ۲۲۵۹) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل ، المبحث السادس : واجبات الحج ، المطلب الثانی : رمی الجمار ...... ، شروط الرمی ، ط: رشیدیه .

حال میں حج کرنا لازم ہوگا۔(۱)

روضۂ اقدس کا طواف کرنا

روضۂ اقدس کا طواف کرنا حرام ہے، اور روضہ کے سامنے جھکنا اور سجدہ کرنا حرام ہے۔(۲)

روضۂ اقدس کی زیارت میں بدلیت

حج بدل میں روضۂ اقدس کی زیارت داخل نہیں ہے، اگر حج بدل کے لئے

---

(۱) فإن ملكه أى المال قبل الوقت أى قبل الأشهر أو قبل أن يتأهب أهل بلدهٖ فله صرفه أى فهو فى سعة من صرف المال حيث شاء من شراء مسكن و خادم و تزوّج و نحو ذٰلک ، ولا حج عليه أى وجوبًا ؛ لأنّه لايلزمه التأهب فى الحال ، وإن ملكه فيه أى فى الوقت فليس له صرفه إلى غير الحج، فلو صرفه لم يسقط الوجوب عنه ...... (إرشاد السارى : ص: ٦٧) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، السابع : الوقت ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜غنية الناسک : (ص: ٢٢) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط الوجوب ، السابع : الوقت ، ط: إدارة القرآن .

☜بدائع الصنائع : (١٢٥/٢) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضيته فنوعان ، قبيل : فصل : وأمّا ركن الحج ، ط: سعيد .

(٢) ولايطوف أى لايدور حول البقعة الشريفة ؛ لأنّ الطواف من مختصات الكعبة المنيفة ، فيحرم حول قبور الأنبياء ، والأولياء ، ولا عبرة فيما يفعله العامة الجهلة ، ولو كانوا فى صورة المشائخ والعلماء ولا ينحنى ولا يقبّل الأرض ، وإنّه أى كل واحد بدعة أى غير مستحسنة فتكون مكروهة ، وأمّا السجدة فلاشک أنّها حرام ، فلا يغتر الزائر بما يرٰى من فعل الجاهلين ، ، بل يتبع العلماء العاملين . (إرشاد السارى : (ص: ٤٢٥) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، فصل: فى آداب المجاورة فى المدينة المنوّرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ٣٨٢) خاتمة : فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، ومن آداب الزائر ، ط: إدارة القرآن .

☜ الفقه الإسلامى وأدلّته : (٢٤٠٤/٣) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الثانى : خصائص الحرمين ، المبحث الثانى : حرم المدينة النوّرة ، خامسًا : زيارة المسجد النبوى وقبر النّبىّ ﷺ ، ط: رشيديه .

جانے والا آدمی روضۂ اقدس کی زیارت کرے گا تو اس کے لئے بہت ہی اچھا ہوگا اور اس کو اس پر اجر وثواب ملے گا، مگر اس میں نیابت اور بدلیت نہیں ہے، جو کوئی زیارت کرے گا اس کو ثواب ملے گا اور جس نے حج بدل کے لئے روپیہ دیا اس کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔(۱)

روضۂ شریف کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا

روضۂ اقدس کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا جائز ہے بلکہ جمہور اکابر امت کے نزدیک روضۂ شریف کی زیارت کی نیت ضرور کرنی چاہیئے۔(۲)

---

(۱) (ونصاب الوجوب) أی مقدار ما يتعلق به وجوب الحج من غنى، ليس له حد من نصاب شرعي على ما في الزكاة، بل هو (ملک مال يبلغه) ...... (إلى مكّة) بل إلى عرفة (ذاهبًا و جائيًا) ...... (راكبًا في جميع السفر لا ماشيًا) أی فی جميعه. (إرشاد الساری: (ص:۵۷) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☜(وإن وسع عليه الأمر) وهو الموصی أو الوصی (الأمر) أی أمر المصروف (فله أن يفعل ذٰلک) أی جميع ما ذكر (بلا خلا ف) ...... (إرشاد الساری: (ص: ۶۴۴) باب الحج عن الغير، فصل: فی النفقة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☜غنية الناسک: (ص: ۱۹) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

☜البحر العميق: (۱/۳۷۷) الباب الثالث: فی مناسک الحج، شرائط وجوب الأداء، النوع الثانی: الاستطاعة، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

(۲) والأولىٰ فيما يقع عند العبد الضعيف تجريد النية لزيارة قبره عليه السلام ...... ؛ لأنّ فی ذٰلک زيادة تعظيمه ﷺ وإجلاله، ويوافقه ظاهر ما ذكرناه من قوله ﷺ "من جاء نی زائرًا لاتحمله حاجة إلا زيارتی كان حقًا علیّ أن أكون شفيعًا له يوم القيامة". (شامی: (۲/۶۲۷) كتاب الحج، مطلب: فی تفضيل قبره المكرم ﷺ، ط: سعيد)

☜حاشية الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۷۴۵) كتاب الحج، باب فصل زيارة النّبیّ ﷺ، ط: قديمی.

☜غنية الناسک: (ص: ۳۷۴، ۳۷۵) خاتمة فی زيارة قبر سيد المرسلين ﷺ، ط: إدارة القرآن.

روضہ کی طرف پشت کرنا

شدید ضرورت کے بغیر روضہ اقدس کی طرف پشت نہ کرے، نہ عام نفل نماز میں اور نہ اس کے علاوہ دوسری حالت میں، اس کا احترام سب پر ضروری ہے، البتہ جماعت کی نماز کے دوران ضرورت کی وجہ سے منع نہیں ہے۔(۱)

روضہ کے سامنے جھکنا

روضۂ اقدس کے سامنے جھکنا حرام ہے۔(۲)

روضہ کے سامنے سجدہ کرنا

روضۂ اقدس کے سامنے سجدہ کرنا حرام ہے۔(۳)

روضۂ مبارک کی زیارت کے بغیر آنا

☆اگر کوئی شخص حج کے لئے جائے اور روضۂ اقدس کی زیارت کے بغیر آجائے تو

(۱) ولایستدبر القبر المقدّس أی فی صلاۃ ولا غیرھا، إلا لضرورۃ ملجئۃ إلیه. (إرشاد الساری: ص: ۷۲۵) باب زیارۃ سید المرسلین ﷺ، فصل فی آداب المجاورۃ فی المدینۃ المنوّرۃ، ط: الإمدادیۃ، مکّۃ المکرّمۃ)
غنیۃ الناسک: (ص: ۳۸۲) خاتمۃ فی زیارۃ قبر الرسول ﷺ، ط: إدارۃ القرآن.
البحر العمیق: (۲۸۹۸/۵) الباب العشرون: فی تاریخ المدینۃ وما یتعلق بمسجدھا النبویّ، کیفیۃ زیارته ﷺ، و زیارۃ ضجیعیه، ط: مؤسّسۃ الریّان، المکتبۃ المکیّۃ.
(۲) وأمّا الانحناء بالرکوع فھو حرام کالسجدۃ. (غنیۃ الناسک: (ص: ۳۸۲) خاتمۃ فی زیارۃ قبر الرسول ﷺ، ط: إدارۃ القرآن)
إرشا دالساری: (ص: ۷۲۵) باب زیارۃ سیّد المرسلین ﷺ، فصل فی آدب المجاورۃ فی المدینۃ المنوّرۃ، ط: الإمدادیۃ، مکّۃ المکرّمۃ.
(۳) وأمّا الانحناء بالرکوع فھو حرام کالسجدۃ. (غنیۃ الناسک: (ص: ۳۸۲) خاتمۃ فی زیارۃ قبر الرسول ﷺ، ط: إدارۃ القرآن)
إرشا دالساری: (ص: ۷۲۵) باب زیارۃ سیّد المرسلین ﷺ، فصل فی آدب المجاورۃ فی المدینۃ المنوّرۃ، ط: الإمدادیۃ، مکّۃ المکرّمۃ.

اس کا حج تو مکمل ہو جائے گا لیکن اس نے زیارت کے بغیر واپس آنے کی وجہ سے بے مروتی سے کام لیا، اور زیارت کی برکت سے محروم رہا۔

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جس نے بیت اللہ شریف کا حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا اس نے مجھ سے بے مروتی کی۔''

☆ اگر کوئی حاجی پیسے نہ ہونے کی وجہ سے مدینہ منورہ جا کر روضہ اقدس کی زیارت نہ کر سکا تو اس کا حج کامل اور پورا ہو گیا البتہ پیسہ ہونے کے باوجود مدینہ منورہ نہ جانا، روضۂ اقدس کی زیارت نہ کرنا برا ہے اور بدقسمتی اور محرومی کی بات ہے۔(۱)

روضۂ مبارک کی طرف دیکھنا

روضۂ مبارک کی طرف دیکھنا ثواب ہے، اور اگر مسجد کے باہر ہو تو قبہ کو بھی دیکھنا ثواب ہے۔(۲)

---

(۱) اعلم أنّ زيارة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم أى وعليهم أجمعين بإجماع المسلمين أى من غير عبرة بما ذكره بعض المخالفين من أعظم القربات وأفضل الطاعات وأنجح المساعى أى أرجى الوسائل والدواعى لنيل الدرجات ، قريبة من درجة الواجبات...... لمن له سعة أى وسعة واستطاعة وتركها غفلة عظيمة وجفوة كبيرة ، أى غلظة جسيمة ، وفيه إشارة إلى حديث استدلّ به على وجوب الزيارة وهو قوله ﷺ : " من حج البيت ولم يزرنى فقد جفانى " . رواه ابن عدى بسند جيّد حسن . (إرشاد السارى : (ص: ۷۰۷ ، ۷۰۸) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

البحر العميق : (۵/۲۸۸۷) الباب العشرون : فى تاريخ المدينة وما يتعلق بمسجدها النبوىّ ، الفصل السابع : حكم زيارته ﷺ وفضلها وكيفيتها ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

غنية الناسک : (ص: ۳۷۴) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ويديم النظر إلى الحجرة الشريفة ، فإنّه عبادة قياسًا على الكعبة ، وإن كان خارج المسجد أدام النظر إلى قبتها المنيفة مع المهابة والحضور ، ...... (غنية الناسک : (ص: ۳۸۲) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۷۲۴) باب زيارة سيد المرسلين صلّى الله عليه وسلم وعليهم أجمعين ، فصل : فى آداب المجاورة فى المدينة المنوّرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

روضۂ مبارک کے برابر سے جب گزرہو

جب کبھی روضۂ مبارک کے برابر سے گزر ہو، حسب موقع تھوڑا بہت ٹھہر کر سلام پڑھے اگر چہ مسجد سے باہر ہو۔(۱)

روضۂ مبارک کے سامنے حاضری کے لئے دھکا بازی کرنا

حضور ﷺ کے روضۂ مبارک کے سامنے حاضری کے لئے دھکا بازی کرنا خاص طور پر عورتوں کا غیر محرموں کے ہجوم میں داخل ہونا حرام ہے، ایسی حالت میں دور سے درود سلام پڑھیں۔(۲)

روغن بادام

احرام کی حالت میں ''روغن بادام'' کھانا یا لگانا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوتا۔(۳)

---

(۱) ولا یمرّ به حتی یقف ویسلم ولو من خارج المسجد وجداره . (غنیة الناسک : (ص: ۳۸۲) خاتمة فی زیارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن)

▭إرشاد الساری : (ص: ۷۲۶) باب زیارة سید المرسلین ، فصل : فی آداب المجاورة فی المدینة النوّرة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

(۲) ومن المنکر الفاحش : مایفعله الآن نسوان بمکّة فی تلک البقعة من الاختلاط بالرجال ، ومزاحمتهنّ لهم فی تلک الحالة . (إرشاد الساری : (ص: ۲۴۰) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل : فی مسائل شتیٰ عن الطواف ،ط : الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ولیحذر ممّا یفعله بعضهم أنّ الرّجال والنّساء یتزاحمون علیا لحجر الأسود فیقع الانضغاط فقد یأتی فم الرجل علی فم المرأة وبالعکس ...... (البحر العمیق : (۲/۱۱۸۳) الباب العاشر: فی دخول مکّة وفی الطواف والسعی ، فصل : فی بیان أنواع الأطوفة ، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

▭الدر مع الرد : (۲/۵۲۸) کتاب الحج ، قبیل : باب القران ، ط: سعید .

(۳) لو ادّهن بزیت بحت أو خل بحت غیر مطبوخ کل منهما أو أکثر فعلیه دم ...... هٰذا إذا استعملها علی وجه التطیب ...... أمّا إذا استعملها علی وجه التداوی أو الأکل فلا شیئ علیه =

روغن گلاب

اگر کسی تیل میں گلاب کے پھول ڈال دیئے جائیں تو اس کو ''روغن گلاب'' کہتے ہیں اگر ایسے تیل کو احرام کی حالت میں ایک پورے عضو پر لگایا جائے گا تو دم دینا لازم اور اگر اس سے کم ہے تو صدقہ دینا لازم ہوگا۔(۱)

رومال عضو پر لپیٹنا

''قطرہ آتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/۲۹۲)

رہن

جائیداد وغیرہ رہن رکھ کر قرض لے کر حج کے لئے جانا جائز ہے، البتہ رہن میں رکھی ہوئی چیز کا نفع مرتہن کے لئے لینا جائز نہیں، اور اگر منافع مرتہن نہ لے تو درست ہے۔(۲)

= بالإجماع، فلو أكلها، أو استعطهما، أو داوىٰ بهام جراحته أو شقوق رجليه أو أقطر في أذنيه فلا شيئ عليه. (غنية الناسک: (ص: ۲۴۸) باب الجنايات، الفصل الأوّل: في الطيب، مطلب: في الادهان، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۴۵۹) باب الجنايات وأنواعها، النوع الثاني: في الطيب، فصل: الدهن، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

البحر العميق: ۲/۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶) الباب الثامن: في الجنايات و كفاراتها، الفصل الثاني: الطيب والدهن، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة.

(۱) ولو ادّهن بتشديد الدال بدهن مطيّب وهو ما ألقي فيه الأنوار، كدهن البنفسج والورد والياسمين والبان والخيريّ ...... عضوًا كاملاً على ما في البدائع فعليه دم أي اتّفاقًا وفي الأقلّ من عضو صدقة ...... (إرشاد الساری: (ص: ۴۵۸، ۴۵۹) باب الجنايات وأنواعها، النوع الثاني: في الطيب، فصل: في الدهن، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

البحر العميق: (۲/۸۴۴) الباب الثامن: في الجنايات و كفاراتها، الفصل الثاني: التطيب والدهن، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة.

غنية الناسک: (ص: ۲۴۸، ۲۴۹) باب الجنايات، الفصل الأوّل: في الطيب، مطلب: في الادّهان، ط: إدارة القرآن.

(۲) ووسعه أن يستقرض ويحج، وإن كان غير قادر على قضائه، وإن مات قبل قضائه، قالوا:=

ریاحی مریض طواف کیسے کرے؟

☆اگر ریاحی مریض سے مسلسل ریاح رگیس خارج ہوتی رہتی ہے، علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہوتا تو وہ معذور ہے (اور مسلسل سے مراد یہ ہے کہ وضو کرنے کے بعد فرض نماز ادا کرنے کا وقت بھی نہیں ملتا اس دوران دوبارہ گیس خارج ہو جاتی ہے تو یہ معذور ہے) ایسا آدمی وقت داخل ہونے کے بعد وضو کر لے پھر اس وضو سے وقت کے اندر اندر جتنی نمازیں پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے اور جتنے طواف کرنا چاہے کر سکتا ہے، نماز یا طواف کے دوران گیس خارج ہونے سے وضو نہیں ٹوٹے گا اور وہ شخص گنہگار بھی نہیں ہوگا البتہ وقت نکل جانے کے بعد وضو ٹوٹ جائے گا اس کے بعد دوبارہ وضو کرنا پڑے گا۔(١)

= يرجى أن لايؤاخذه الله تعالىٰ بذٰلک ، ولا يكون آثمًا إذا كان من نيته قضاء الدين إذا قدر ، لكن المراد : وإن كان غير قادر على قضائه في الحال ، وغلب على ظنه أنّه لو اجتهد قدر على القضاء ...... (غنية الناسک : (ص: ٣٣) باب شرائط الحج ، فصل فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ٩١) باب شرائط الحج ، فصل : وجوب الحج على الفور ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامي : (٢/٤٦٢) كتاب الحج ، مطلب : في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد .

أنّه يكره للمرتهن أن ينتفع بالرهن وإن أذن له الراهن ، قال المصنف : وعليه يحمل ما عن محمد بن أسلم من أنّ لا يحل للمرتهن ذٰلک ولو بالإذن لأنّه ربا ، قلت : وتعليله يفيد أنّها تحريمية فتأمله . (الدر المختار : (٦/٥٢٢ ، ٥٢٣) كتاب الرهن ، فصل : في مسائل متفرقة ، ط: سعيد ، و أيضًا فيه : (٦/٤٨٢) كتاب الرهن ، ط: سعيد)

الهداية : (٤/٥١٨) كتاب الرهن ، ط: مكتبة شركة علمية ملتان .

شرح المجلّة لخالد الأتاسي : (٣/١٩٦ ، ١٩٧) المادة رقم : ٧٥٠ ، الكتاب الخامس : في الرهن ، الباب الرابع : في بيان أحكام الرهن ، الفصل الثاني : في تصرف الراهن والمرتهن في الرهن ، ط: رشيديه.

(١) وصاحب عذر ، من به سلس بول لايمكنه إمساكه أو استطلاق بطن أو انفلات ريح (هو من لايملک جمع مقعده لاسترخاء فيها ، نهر) أو استحاضة ...... إن استوعب عذره تمام وقت =

اگر طواف کے دوران نماز کا وقت نکل گیا تو دوبارہ وضو کرے، اگر طواف کے چار چکروں کے بعد وقت نکل گیا تو دوبارہ وضو کر کے طواف کے بقیہ چکروں کو پورا کرے، اور اگر چار چکر پورا ہونے سے پہلے وقت نکل گیا تو بھی دوبارہ وضو کر کے طواف کے بقیہ چکروں کو پورا کرسکتا ہے، لیکن چار چکر سے کم کی صورت میں طواف کو شروع سے کرنا افضل ہے۔(۱)

= صلاة مفروضة بأن لايجد في جميع وقتها زمنًا يتوضّأ ويصلي فيه خاليًا عن الحدث ولو حكما...... وحكمه الوضوء لاغسل ثوبه ونحوه لكل فرض ، " اللام للوقت كما في لدلوك الشمس " ثم يصلي به فيه فرضًا و نفلاً فدخل الواجب بالأولىٰ فإذا خرج الوقت بطل أي ظهر حدثه السابق؛ حتى لو توضّأ على الانقطاع و دام إلى خروجه لم يبطل بالخروج مالم يطرأ حدث آخر أو يسيل، كمسألة مسح خفه ، (أي فإنّه بعد الخروج لو طرأ : أي عرض له حدث آخر أو سال حدثه يبطل وضوءه بذٰلک الحدث ، فهو كالصحيح في ذٰلک ، فتدبر . (الدر مع الرد : (۱/ ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷) كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور ، ط: سعيد)

☜الهندية : (۱/ ۴۰ ، ۴۱) كتاب الطهارة ، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الرابع : في أحكام الحيض والنفاس والاستهاضه ، وممّا يتّصل بذٰلک أحكام المعذور ، ط: رشيديه .

☜والجمهور على أنّ الطواف كالصلاة في اعتبار الشرائط كلها إلا ما استثنىٰ بفعله عليه الصلاة والسلام من ترک الاستقبال وجواز المشي ونحو ذٰلک . (إرشاد الساري : (ص: ۲۱۳) باب الأطوفة وأحكامها ، فصل في واجبات الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

(۱) لو خرج من الطواف أو من السعي إلى جنازة أو مكتوبة أو تجديد وضوء ، ثم عاد ، بنى لو كان ذٰلک بعد إتيان أكثره ، ولو استأنف لا شيئ عليه ، فلا يلزمه إتمام الأوّل ؛ لأنّ هٰذا الاستئناف للإكمال بالموالاة بين الأشواط ، ويستحب الاستئناف في الطواف إذا كان قبل إتيان أكثره ...... وصاحب العذر الدائم إذا طاف أربعة أشواط ، ثم خرج الوقت ، توضأ و بنى ، ولا شيئ عليه ، وكذا إذا طاف أقلّ منها إلاّ أنّ الإعادة حينئذٍ أفضل . (غنية الناسک : (ص: ۱۲۷) باب في ماهية الطواف وأنواعه ...... فصل : وأمّا مكروهاته ، ط: إدارة القرآن)

☜إرشاد الساري : (ص: ۲۳۶) باب الأطوفة وأحكامها ، فصل : في مسائل شتىٰ ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

☜الدر مع الرد : (۲/ ۴۹۷) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب في القدوم ، ط: سعيد .

واضح رہے کہ وضو کرنے کے بعد وقت کے اندر ریاح خارج ہونے کی وجہ سے تو ریاحی مریض کا وضو نہیں ٹوٹے گا لیکن اگر اس کے علاوہ وضو ٹوٹنے والی اور کوئی چیز پیش آئے گی تو وضو ٹوٹ جائے گا مثلا ریاحی مریض نے وضو کیا پھر وقت کے اندر پیشاب پاخانہ کیا یا خون نکلا تو وضو ٹوٹ جائے گا اس وقت نماز اور طواف کے لئے دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا۔(۱)

☆اگر کسی آدمی کے ناک یا زخم سے مسلسل خون نکلتا رہتا ہے، علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہوتا تو اس کا حکم بھی یہی ہے۔(۲)

ریاحی مریض عرفات میں نماز کیسے پڑھے

☆اگر ریاحی مریض معذور ہے اور اس میں معذور ہونے کی تمام شرائط

---

(۱) وصاحب عذر ، من به سلس بول لايمكنه إمساكه أو استطلاق بطن أو انفلات ريح (هو من لايملک جمع مقعده لاسترخاء فيها ، نهر) أو استحاضة ...... إن استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بأن لايجد في جميع وقتها زمنًا يتوضّأ ويصلي فيه خاليًا عن الحدث ولو حكما ...... وحكمه الوضوء لاغسل ثوبه ونحوه لكل فرض ، '' اللام للوقت كما في لدلوک الشمس '' ثم يصلي به فيه فرضًا و نفلاً فدخل الواجب بالأولىٰ فإذا خرج الوقت بطل أي ظهر حدثه السابق ، حتى لو توضّأ على الانقطاع و دام إلى خروجه لم يبطل بالخروج مالم يطرأ حدث آخر أو يسيل ، كمسألة مسح خفه ، (أي فإنّه بعد الخروج لو طرأ : أي عرض له حدث آخر أو سال حدثه يبطل وضوء ه بذٰلک الحدث ، فهو كالصحيح في ذٰلک ، فتدبر . (الدر مع الرد : (۱/۳۰۵ ، ۳۰۶ ، ۳۰۷) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، مطلب في أحكام المعذور ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۴۰ ، ۴۱) كتاب الطهارة ، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الرابع : في أحكام الحيض والنفاس والاستهاضه ، وممّا يتّصل بذٰلک أحكام المعذور ، ط: رشيديه .

والجمهور على أنّ الطواف كالصلاة في اعتبار الشرائط كلها إلا ما استثنىٰ بفعله عليه الصلاة والسلام من ترک الاستقبال وجواز المشي ونحو ذٰلک . (إرشاد الساري : (ص: ۲۱۳) باب الأطوفة وأحكامها ، فصل في واجبات الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

(۲) راجع الحاشية رقم : ۲، ۳، ۴ على الصفحة السابقة رقم : ۲۳۳ .

موجود ہیں تو وہ عرفات کے میدان میں ظہر کے وقت وضو کر کے مسجد نمرہ کے امام کے پیچھے ظہر کی نماز کے ساتھ عصر کی نماز پڑھ سکتا ہے، ظہر کی نماز کے بعد عصر کی نماز پڑھنے کیلئے دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، کیونکہ شرعی معذور آدمی کا وضو نماز کا وقت خارج ہونے سے ٹوٹتا ہے، اور عرفات میں مسجد نمرہ کے امام کے پیچھے عصر کی نماز ظہر کے وقت میں پڑھی جاتی ہے، ظہر کا وقت خارج نہیں ہوتا، لہذا شرعی معذور کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔(۱)

☆اور اگر ریاحی مریض عرفات میں ظہر اور عصر کی نماز خیمہ میں اپنے اپنے وقت پر ادا کرے گا تو ظہر کی نماز کے لئے ظہر کے وقت اور عصر کی نماز کے لئے عصر کے وقت وضو کرنا لازم ہوگا، کیونکہ ظہر کے وقت میں جو وضو کیا تھا وہ ظہر کا وقت نکلنے سے ٹوٹ گیا لہذا عصر کا وقت داخل ہونے سے دوبارہ وضو کرنا لازم ہے۔(۲)

☆اگر کسی آدمی کے ناک یا زخم سے مسلسل خون نکلتا رہتا ہے، علاج کے باوجود افاقہ

---

(۱) راجع الحاشية رقم : ۲ ، ۴ على الصفحة السابقة رقم : ۲۳۳ .

☐(وصلى بهم الظهر والعصر بأذان و إقامتين) وقراءة سرية ...... في وقت الظهر . (الدر مع الرد : ۲/۵۰۴) كتاب الحج ، مطلب في الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد

☐إرشاد الساري : (ص: ۲۷۴) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : في الجمع بين الصلاتين بعرفة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐غنية الناسک : (ص: ۱۵۰) باب مناسک عرفاته ، باب الجمع بين الصلاتين بعرفة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) راجع الحاشية رقم : ۲ ، ۴ على الصفحة السابقة رقم : ۲۳۳ .

☐(وصلى بهم الظهر والعصر بأذان و إقامتين) وقراءة سرية ...... في وقت الظهر . (الدر مع الرد : ۲/۵۰۴) كتاب الحج ، مطلب في الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد

☐إرشاد الساري : (ص: ۲۷۴) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : في الجمع بين الصلاتين بعرفة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۵۰) باب مناسک عرفاته ، باب الجمع بين الصلاتين بعرفة ، ط: إدارة القرآن .

نہیں ہوتا تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

ریاض الجنہ

مسجد نبوی ﷺ کا وہ حصہ جو منبر اور قبر شریف کے درمیان ہے وہ ''ریاض الجنۃ'' کہلاتا ہے، اس مقام کے متعلق حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ''جو جگہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے''، یعنی یہ جگہ حقیقت میں جنت کا ایک ٹکڑا ہے جو اس دنیا میں منتقل کر دیا گیا ہے اور قیامت کے دن یہ ٹکڑا جنت میں شامل ہو جائے گا۔(۲)

ریاض سے مکہ مکرمہ آئے

ریاض سے مکہ مکرمہ آنے کی صورت میں میقات سے احرام باندھ کر آنا

---

(۱) راجع الحاشية رقم : ۲ ، ۴ على الصفحة السابقة رقم : ۲۳۳ .

(وصلى بهم الظهر والعصر بأذان و إقامتين) وقراءة سرية ...... فى وقت الظهر . (الدر مع الرد : ۲/۵۰۴) كتاب الحج ، مطلب فى الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد

إرشاد السارى : (ص: ۲۷۴) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فى الجمع بين الصلاتين بعرفة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

غنية الناسک : (ص: ۱۵۰) باب مناسک عرفاته ، باب الجمع بين الصلاتين بعرفة ، ط: إدارة القرآن .

(۱) فى الصحيح : أنّ النبىّ ﷺ قال : ما بين بيتى و منبرى روضة من رياض الجنة ، ومنبرى على حوضى " ، وقوله : " ما بين بيتى و منبرى روضة من رياض الجنة " يحتمل أن يكون ذلک الموضع ينتقل بعينه إلى الجنة ، ورجّحه الشيخ محب الدين الطبرى ......(البحر العميق : (۱/۲۵۲) الباب الأوّل : فى الفضائل ، فضل الروضة الشريفة والمنبر ، وأيضًا : (۵/۲۷۷۳) الباب العشرون : فى تاريخ المدينة وما يتعلق بمسجدها النبوى ، ذكر منبرى النّبىّ ﷺ، وروضته الشريفة ، وأمّا الروضة الشريفة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

صحيح البخارى : (۱/۱۵۹) كتاب التهجد ، باب فضل ما بين القبر و المنبر ، قبيل : أبواب العمل فى الصلاة ، ط: الطاف اينڈ سنز ، كراچى .

جامع الترمذى : (۲/۲۱۰) أبواب المناقب ، باب ماجاء فى فضل المدينة ط: رحمانيه لاهور .

ضروری ہے ورنہ احرام کے بغیر مکہ مکرمہ آنے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا، ایسے لوگوں کے مسجد عائشہؓ میں آکر احرام باندھنے سے دم ساقط نہیں ہوگا، ہاں اگر ایسے لوگ میقات پر واپس لوٹ کر دوبارہ احرام باندھ کر آئیں گے تو دم ساقط ہوجائے گا۔(۱)

ریٹائرمنٹ کی رقم

ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے وقت یکمشت کافی رقم ملتی ہے، اگر یہ رقم حج کے لئے اور اس عرصہ تک اہل وعیال کے خرچ کے لئے کافی ہوتی ہے تو اس پر حج کرنا فرض ہوگا ورنہ نہیں۔(۲)

---

(۱) أنّه لايجوز مجاوزة آخر المواقيت إلاّ محرمًا فإذا جاوزه بلا إحرام لزمه الدم وأحد النسكين إمّا الحج أو عمرة ...... من جاوز آخر المواقيت بغير إحرام ثم عاد إليه وهو محرم ولبى فيه فقد سقط عنه الدم الّذى لزمه بالمجاوزة بغير إحرام ؛ لأنّه قد تدارک ما فاته . (البحر الرائق: (۴۸/۳) كتاب الحج ، باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: سعيد)

☜بدائع الصنائع : (۱۶۵/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا مكان الإحرام ، ط: سعيد .

☜الهندية : (۲۵۳/۱) كتاب المناسک ، الباب العاشر : فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: رشيديه .

(۲) ومنها القدرة على الزاد والراحلة بطريق الملک ...... وتفسير ملک الزاد والراحلة أن يكون مال فاضل عن حاجته وهو ما سوى مسكنه و لبسه و خدمه وأثاث بيته قدر ما يبلغه إلى مكّة ذاهبًا وجائيًا راكبا لا ماشيًا ، وسوىٰ مايقضىٰ به ديونه ويمسک لنفقة عيالهٖ ومرمة مسكنهٖ ونحوهٖ إلى وقت انصرافهٖ . (الهندية : (۲۱۷/۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : فى تفسير الحج...... وأمّا شرائط وجوبهٖ ، ط: رشيديه)

☜إرشاد السارى : (ص: ۵۵ ـــ ۵۹) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜غنية الناسک : (ص: ۱۶ ، ۱۷ ، ۱۸ ، ۱۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

ز

زخم

☆اگر تیل خوشبودار نہیں ہے تو احرام کی حالت میں زخم یا ہاتھ پاؤں کی پھٹن میں لگانا جائز ہے۔(۱)

☆زیتون یا تل کا تیل زخم پر یا ہاتھ پاؤں کی پھٹن پر لگایا، یا ناک یا کان میں ٹپکایا تو دم اور صدقہ نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) وإن ادّهن غير مطيب كالزيت الخالص و الحَل وهو دهن السمسم وأكثر منه فعليه دم ...... وهٰذا إذا استعمله على وجه التطيب . وأمّا إذا استعمله على وجه التداوى أو الأكل فلا شيئ عليه ، فلو أكل الزيت الخالص عن الطيب أو الحَل أو داوٰى بهما شقوق رجليه أو جراحة أو أقطر فى أذنيه أو استعط فلا شيئ عليه . (لباب مع شرحه إرشاد السارى : (ص: ۴۵۹) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى : فى الطيب ، فصل : فى الدهن ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۴۸) باب الجنايات ، الفصل الأوّل : فى الطيب ، مطلب : فى الادهان ، ط: إدارة القرآن .

الهندية : ۱/۲۴۰) كتاب المناسک ، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الأوّل : فيما يجب بالتطيب والتدهن ، ط: رشيديه .

(۲) وإن ادّهن غير مطيب كالزيت الخالص و الحَل وهو دهن السمسم وأكثر منه فعليه دم ...... وهٰذا إذا استعمله على وجه التطيب . وأمّا إذا استعمله على وجه التداوى أو الأكل فلا شيئ عليه ، فلو أكل الزيت الخالص عن الطيب أو الحَل أو داوٰى بهما شقوق رجليه أو جراحة أو أقطر فى أذنيه أو استعط فلا شيئ عليه . (لباب مع شرحه إرشاد السارى : (ص: ۴۵۹) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى : فى الطيب ، فصل : فى الدهن ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۴۸) باب الجنايات ، الفصل الأوّل : فى الطيب ، مطلب : فى الادهان ، ط: إدارة القرآن .

الهندية : ۱/۲۴۰) كتاب المناسک ، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الأوّل : فيما يجب بالتطيب والتدهن ، ط: رشيديه .

زخمی سر

اگر سر میں زخم ہے اور بال لمبے نہیں ہیں یعنی ایک پور تک کاٹنا ممکن نہیں ہے تو زخمی سر پر بھی استرہ چلانا واجب ہے اور اگر زخم اتنا زیادہ ہے یا گہرا ہے کہ اس پر استرہ چلانا بھی ممکن نہیں تو یہ واجب ساقط ہو جائے گا، اور یہ بھی منڈوانے والے کے مانند ہو جائے گا، مگر ایسے آدمی کے لئے بہتر یہ ہے کہ بارہ ذی الحجہ کے آخر تک حلال نہ ہو۔(۱)

زردہ

''پلاؤ'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/ ۲٤۲)

زکوٰۃ میں ملی ہوئی رقم

اگر زکواۃ کے مستحق فقیر وغریب کے پاس زکوٰۃ میں ملی ہوئی رقم موجود ہے تو اس رقم سے حج کرنا درست ہے۔(۲)

زکوٰۃ نہ نکالنے والے کا حج

جو شخص صاحب نصاب ہے مگر زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہے اور حج کے لئے جاتا ہے، تو حج

---

(۱) ومن لا شعر له على رأسهٖ يجرى الموسٰى ...... على رأسه وجوبًا وهو المختار ...... ولو تعذر الحلق لعارض ...... تعين التقصير أو التقصير ...... تعين الحلق ، وإن تعذر جميعًا لعلة فى رأسهٖ بأن يكون شعره قصيرًا أو برأسهٖ قدوح يضره الحلق سقطًا عنه وحل بلاشيئ أى بلاوجوب دم عليه ؛ لأنّه ترك الواجب بعذر ...... والأحسن أى يؤخر أى هٰذ االشخص الإحلال إلى آخر أيّام النّحر ، أى إن كان يرجو زوال العذر ، وإن لم يؤخره فلاشيئ عليه لحلول وقتهٖ و تحقق عذره وتوهم زواله . (إرشاد السارى : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰى ، فصل فى الحلق و التقصير ، ط: الإمدادية مكّة المكّرمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۱۷۴ ، ۱۷۵) باب مناسک منٰى يوم النحر ، فصل : فى الحلق ، ط: إدارة القرآن.

🗁 الدر مع الرد : (۲/ ۵۱٦) كتاب الحج ، مطلب فى رمى جمرة العقبة ، ط: سعيد .

(۲) راجع الحاشية رقم : ۳، على الصفحة السابقة رقم : ۳۷۲.

کرنے سے حج ادا ہوجائے گا اور فرض ساقط ہوجائے گا۔(۱)

اور حج کرنے کا ثواب بھی ملے گا مگر زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے گناہ ہوگا اور آخرت میں عذاب ہوگا۔(۲)

---

(۱) من عليه زكاة ماله ألف وحج ، وفي يده ألف ، يصرفه إلى الزكاة إلاّ أن يكون الألف من غير مال الزكاة ، فتصرف إلى الحج إن أصابها في أوان الحج ، أمّا إذا أصابها في غير أوانه فتصرف إلى الزكاة ...... (غنية الناسك : (ص: ٣٣) باب شرائط الحج ، فصل : فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط ، ط: إدارة القرآن)

وإذا وجد مالاً وليه حج وزكاة ، الأولىٰ : وعليه زكاة وحج ، يحج به ، وذٰلك ؛ لأنّهم ماعتبروا في الفاضل أن يكون عن دين اللّٰه ، بل اقتصروا على دين العباد ...... قيل : إلاّ أن يكون المال من جنس ما يجب فيه الزكاة أي من النقود والسوائم فيصرف إليها ، وهو قيد حسن . (إرشاد الساري: (ص: ٩١) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، فصل : وجوب الحج على الفور ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

شامي : (٢/ ٤٦١) كتاب الحج ، قبيل : المطلب في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد .

(٢) هل الحج يكفر الكبائر ؟ قيل : نعم كحربي أسلم ، وقيل : غير المتعلقة بالآدمي كذمي أسلم ، وقال عياض : أجمع أهل السنة أن الكبائر لا يكفرها إلا التوبة ، ولا قائل بسقوط الدين ولو حقًا للّٰه تعالىٰ كدين صلاة وزكاة ، نعم إثم المطل وتأخير الصلاة ونحوها يسقط ، وهٰذا معنى التكفير على القول به ، وحديث ابن ماجة أنّه عليه الصلاة والسلام استجيب له حتى الدماء والمظالم ضعيف . (الدر المختار مع رد المحتار : (٢/ ٦٢٢ - ٦٢٤) كتاب الحج ، فروع ، مطب : في تكفير الحج الكبائر ، ط: سعيد)

الذخيرة الكثيرة في رجاء مغفرة الكبيرة لعلي القاريؒ على هامش شرحا للباب : (ص: ٦٨٤ - ٦٩٠) باب المتفرّقات ، مسألة : الحج يهدم ما كان قبله من الصغائر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

غنية الناسك : (ص: ١٩٤) خاتمة : في فضائل الحج ، ط: إدارة القرآن .

عن أبي هريرة عن النبيّ ﷺ أنّه قال في هٰذه الآية : ﴿سبحان الّذي أسرىٰ بعبده ليلاً من المسجد الحرام إلى المسجد الأقصىٰ﴾ قال : أتىٰ بفرس فحمل عليه قال كل خطوة منتهىٰ أقصىٰ بصره فسار و سار معه جبرئيل عليه السلام ...... ثم أتىٰ على قوم على اقبالهم رقاع وحجارتها قال ما هٰؤلاء يا جبرئيل ؟ قال هٰؤلاء الّذين لا يؤدون صدقات أموالهم وما ظلمهم اللّٰه وما اللّٰه بظلام للعبيد . (دلائل النبوّة للبيهقي : (٢/ ٣٩٨) ، رقم الحديث : ٦٧٩ ، باب الدليل على أنّ النبيّ ﷺ حرج به إلى السماء ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

واضح رہے کہ زکوٰۃ اور حج الگ الگ فرض ہیں، ایک فرض کا ادا کرنا دوسرے فرض کے ادا کرنے پر موقوف نہیں ہے، البتہ جو فرض ادا کیا جائے گا وہ ادا ہو جائے گا اور جو فرض ادا نہ ہوگا اس کا گناہ ذمہ میں باقی رہے گا۔(۱)

زکوٰۃ نہ نکالی گئی رقم سے حج کرنا

جس رقم سے زکوۃ نہیں نکالی گئی اس سے حج کرنا جائز ہے، البتہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے گناہ ہوگا، زکوٰۃ ادا کر کے توبہ استغفار کرنے کی صورت میں گناہ معاف ہو جائے گا، اس لئے ضروری ہے کہ پہلے زکوٰۃ ادا کر دے پھر اس کے بعد جو رقم باقی رہے اس سے حج کیا جائے۔(۲)

---

(۱) هل الحج يكفر الكبائر ؟ قيل : نعم كحربی أسلم ، وقيل : غير المتعلقة بالآدمی كذمی أسلم ، وقال عياض : أجمع أهل السنة أن الكبائر لا يكفرها إلا التوبة ، ولا قائل بسقوط الدين ولو حقًا للّٰه تعالىٰ كدين صلاة وزكاة ، نعم إثم المطل وتأخير الصلاة ونحوها يسقط ، وهٰذا معنى التكفير على القول به ، وحديث ابن ماجة أنّه عليه الصلاة والسلام استجيب له حتى الدماء والمظالم ضعيف . (الدر المختار مع رد المحتار : (۶۲۲/۲ ـ ۶۲۴) كتاب الحج ، فروع ، مطب : فی تكفير الحج الكبائر ، ط: سعيد)

الذخيرة الكثيرة فی رجاء مغفرة الكبيرة لعلی القاریؒ على هامش شرحا للباب : (ص: ۶۸۴ ـ ۶۹۰) باب المتفرّقات ، مسألة : الحج يهدم ما كان قبله من الصغائر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

غنية الناسک : (ص: ۱۹۴) خاتمة : فی فضائل الحج ، ط: إدارة القرآن .

عن أبی هريرة عن النّبیّ ﷺ أنّه قال فی هٰذه الآية : ﴿ سبحان الّذی أسرٰی بعبدهٖ ليلاً من المسجد الحرام إلى المسجد الأقصٰی ﴾ قال : أتٰی بفرس فحمل عليه قال كل خطوة منتهٰی أقصٰی بصرهٖ فسار و سار معه جبرئيل عليه السلام ...... ثم أتٰی على قوم على اقبالهم رقاع وحجارتها قال ما هٰؤلاء يا جبرئيل ؟ قال هٰؤلاء الّذين لا يؤدون صدقات أموالهم وما ظلمهم اللّٰه وما اللّٰه بظلام للعبيد . (دلائل النبوّة للبيهقی : (۳۹۸/۲) ، رقم الحديث : ۶۷۹ ، باب الدليل على أنّ النّبیّ ﷺ حرج به إلى السماء ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

(۲) من عليه زكاة ماله ألف وحج ، وفی يده ألف ، يصرفه إلى الزكاة إلاّ أن يكون الألف من غير مال الزكاة ، فتصرف إلى الحج إن أصابها فی أوان الحج ، أمّا إذا أصابها فی غير أوانهٖ فتصرف إلى الزكاة ...... (غنية الناسک : (ص: ۳۳) باب شرائط الحج ، فصل : فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط ، ط: إدارة القرآن) =

زم زم

مسجد حرام میں بیت اللہ شریف کی مشرقی جانب دروازہ سے تھوڑے سے فاصلہ پر ایک مشہور چشمہ ہے، جواب کنویں کی شکل میں فرش کے نیچے مخفی ہے مطاف میں صرف اس کا ڈھکن نظر آتا ہے اس کے علاوہ اور کچھ نظر نہیں آتا ۲۰۰۴ء تک مطاف سے اندر جانے کی جگہ تھی اور راستہ بھی تھا اور اب سب بند ہے، باقی پانی کا انتظام مطاف وغیرہ ہر جگہ موجود ہے۔(۱)

اس کنویں کو اللہ تعالی نے اپنی قدرت سے اپنے پیارے نبی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ کے لئے جاری کیا تھا۔(۲)

= وإذا وجد مالاً وليه حج وزكاة ، الأولىٰ : وعليه زكاة وحج ، يحج به ، وذٰلک ؛ لأنّهم مااعتبروا فی الفاضل أن يكون عن دين الله ، بل اقتصروا على دين العباد ...... قيل : إلاّ أن يكون المال من جنس ما يجب فيه الزكاة أى من النقود والسوائم فيصرف إليها ، وهو قيد حسن . (إرشاد السارى: (ص: ۹۱) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، فصل : وجوب الحج على الفور ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

شامى : (۴۶۱/۲) كتاب الحج ، قبيل : المطلب فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد .

(۱) زمزم : بئر مشهور بمكّة بجوار الكعبة يتبرک بها ويشرب مائها وينقل إلى الجهات . (المعجم الوسيط : (۴۰۰/۱) باب الزائ ، ط: دار الدعوة ، استانبول)

وبينها وبين الكعبة ـ زادها الله شرفًا ـ ثمان و ثلاثون ذراعًا . (البحر العميق : (۲۰۱/۱) الباب الأوّل : فى الفضائل ، فضل زمزم ، والشرب منها وذكر آدابها وأسمائها ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

(۱) وغمز بعقبه على الأرض ، قال : فانبثق الماء ، فدهشت أمّ إسماعيل ، فجعلت تحفر ، قال : فقال أبو القاسم ﷺ : لو تركته ، كان الماء ظاهرًا ، قال : فجعلت تشرب من الماء ويدر لبنها على صبيها . (صحيح البخارى : (۴۷۳/۱) كتاب الأنبياء ، باب قول الله : ﴿ واتّخذ الله إبراهيم خليلاً ﴾ ، قديمى)

عن سعيد بن جبير قال : حدثنا عبد الله بن عبّاس أنّه حين كان بين أم إسماعيل بن إبراهيم ، وبين سارة امرأة إبراهيم ماكان أقبل إبراهيم نبى الله بأم إسماعيل و إسماعيل ، وهو صغير ترضعه حتى قدم بها مكّة ومع أم إسماعيل شنة فيها ماء تشرب منه وتدر على إبنها وليس معها زاد ، يقول سعيد بن جبير ، قال ابن عبّاس : فعمد بها إلى دوحة فوق زمزم فى أعلى المسجد =

زم زم اپنے ساتھ لانا

☆ حدیث شریف میں ہے ''ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اپنے ساتھ زم زم لے جاتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ زم زم شریف لے جاتے تھے۔''

اس سے ثابت ہوا کہ حجاج کرام کا زم زم ساتھ لانا جائز ہے، اور برکت کا باعث ہے اس پر اعتراض کرنا صحیح نہیں ہے۔

☆ آب زم زم کو دوسرے شہروں کی طرف برکت کے لئے لے جانا اور لوگوں کو پلانا مستحب ہے اور مریضوں پر چھڑکنا بھی جائز ہے۔(۱)

= يشير لنا بين البئر و بين الصفة ، يقول : فوضعهما تحتها ...... فخرج لها جبرئيل عليها السلام فاتبعته حتى ضرب برجله مكان البئر ، فظهر ماء فوق الأرض حيث فحص جبرئيل ...... (أخبار مكّة للأزرقي : (۳٦/۲) باب ذكر زمزم ، باب ماجاء في إخراج جبرئيل زمزم بأم إسماعيل عليهما السلام ، ط: مكتبة الثقافة الدينية)

☜ تاريخ مكّة المشرفة والمسجد الحرام والمدينة الشريفة ، والقبر الشريف : (ص: ۳۳) فصل: ماجاء في إسكان إبراهيم ابنه إسماعيل وأمّه في بدء أمره عند البيت ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت .

(۲) عن عائشة رضي الله عنها أنها كانت تحمل ماء زمزم ، وتخبر أنّ رسول الله ﷺ كان يحمله . رواه الترمذي . (البحر العميق : (۲۱۰/۱ ، ۲۱۱) الباب الأوّل : في الفضائل ، فضل زمزم ، والشرب منها ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

☜ جامع الترمذي : (۳۱۵/۱) أبواب الحج عن رسول الله ﷺ ، بابٌ ، قبيل : أبواب الجنائز ، ط: رحمانيه .

☜ ويستحب حمله إلى البلاد أي تبركا للعباد ، فقد روى الترمذي عن عائشة رضي الله عنها أنّها كانت تحمله وتخبر أنّ رسول الله ﷺ كان يحمله ، و في غير الترمذي : أنّه كان يحمله و كان يصبه على المرضٰى ويسقيهم ، وأنّه حنّك به الحسن والحسين رضي الله عنهما . (إرشاد الساري : (ص: ٦۹۹) باب المتفرّقات ، فصل : في أحكام زمزم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ البحر العميق : (۲۰۲/۱ ، ۲۰۵ ، ۲۰٦) الباب الأوّل : في الفضائل ، فضل زمزم والشرب منها ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكية .

☜ ويستحب حمله إلى البلاد ، ويسقيه للعباد ، ويصبه على المرضٰى ويسقيهم فإنّه شفاء سقم . (غنية الناسك : (ص: ۱٤۱) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : فيما ينبغي له الاعتناء به بعد الفراغ ...... مطلب : في شرب ماء زمزم ، ط: إدارة القرآن)

زم زم پینے کا طریقہ

☆ زم زم کا پانی کھڑے ہوکر اور قبلہ رخ ہوکر پینا مستحب ہے، اور حج اور عمرہ کے ساتھ خاص نہیں ہے۔(۱)

☆ زم زم پیتے ہوئے یہ دعا پڑھے

اللّٰهم إنّي أسألک علمًا نافعًا و رزقًا واسعًا وشفاءً من كل داءٍ (۲)

(۱) قولہ : ثم شرب من ماء زمزم أى قائمًا مستقبلاً القبلة متضلّعا منه متنفّسًا فيه مرارًا ناظرًا فى كل مرة إلى البيت ماسحًا به وجهه ورأسه و جسده صابًا منه على جسده إن أمكن كما فى البحر ...... (شامى : (۵۲۴/۲) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فى طواف الصدر ، قبيل : مطلب فى حكم المجاورة بمكّة والمدينة ، ط: سعيد)

☜ ثم يأتى زمزم فيشرب منه أى مستقبل البيت الحرام قائمًا أو قاعدًا ...... قائلاً فى أوّل كل مرّةٍ " بسم اللّه والحمد للّه والصلوٰة والسلام على رسول اللّه " وفى المرة الأخيرة : " اللّٰهم إنّى أسألک رزقًا وّاسعًا و علمًا نافعًا وشفاءً من كلّ داءٍ ...... (إرشاد السارى : (ص: ۳۵۸) باب طواف الصدر ، فصل : فى صفة طواف الوداع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ عن ابن عبّاس رضى اللّه عنهما أنّ النّبىّ ﷺ شرب من زمزم وهو قائمٌ ، ...... هٰذا حديث حسن . (جامع الترمذى : (۴۵۲/۲) أبواب الأشربة ، باب ماجاء فى الرخصة فى الشرب قائمًا، ط: رحمانيه)

☜ فكان ابن عبّاس : إذا شرب ماء زمزم قال : " اللّٰهم إنّى أسألک علمًا نافعًا و رزقًا واسعًا وشفاءً من كل داءٍ " ، رواه الحاكم فى المستدرک ، وهٰذا لفظه ، والدار قطنى . (البحر العميق: (۲۰۲/۱) الباب الأوّل : فى الفضائل ، فضل زمزم والشرب منها ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

☜ عمدة القارى شرح صحيح البخارى : (۳۹۸/۹) كتاب الحج ، باب ماجاء فى زمزم ، [رقم الباب : ۷۶] ط: دار الكتب العلمية .

(۲) قولہ : ثم شرب من ماء زمزم أى قائمًا مستقبلاً القبلة متضلّعا منه متنفّسًا فيه مرارًا ناظرًا فى كل مرة إلى البيت ماسحًا به وجهه ورأسه و جسده صابًا منه على جسده إن أمكن كما فى البحر ...... (شامى : (۵۲۴/۲) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فى طواف الصدر ، قبيل : مطلب فى حكم المجاورة بمكّة والمدينة ، ط: سعيد)

☜ ثم يأتى زمزم فيشرب منه أى مستقبل البيت الحرام قائمًا أو قاعدًا ...... قائلاً فى أوّل كل مرّةٍ " بسم اللّه والحمد للّه والصلوٰة والسلام على رسول اللّه " وفى المرة الأخيرة : " اللّٰهم إنّى أسألک رزقًا وّاسعًا و علمًا نافعًا وشفاءً من كلّ داءٍ ...... (إرشاد السارى : (ص: ۳۵۸) باب=

زم زم پینے کے لئے مکہ مکرمہ جانا

اگر میقات سے باہر رہنے والا آدمی صرف زم زم پینے کے ارادہ سے مکہ مکرمہ جائے گا تو اس پر عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کرنا لازم ہوگا۔

اگر ایسا آدمی احرام کے بغیر مکہ مکرمہ آئے گا تو اس پر ایک دم اور عمرہ لازم ہوگا۔(۱)

زم زم سے استنجا کرنا

آب زم زم سے استنجا کرنا مکروہ ہے، اس لئے اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔(۲)

= طواف الصدر ، فصل : فی صفة طواف الوداع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ عن ابن عبّاس رضی اللّٰہ عنهما أنّ النبیّ ﷺ شرب من زمزم وهو قائمٌ ، ...... هٰذا حديث حسن . (جامع الترمذی : (۲/۴۵۲) أبواب الأشربة ، باب ماجاء فی الرخصة فی الشرب قائمًا، ط: رحمانيه)

☐ فكان ابن عبّاس : إذا شرب ماء زمزم قال : " اللّٰهم إنّی أسألک علمًا نافعًا و رزقًا واسعًا وشفاءً من كل داءٍ " ، رواه الحاكم فی المستدرک ، وهٰذا لفظه ، والدار قطنی . (البحر العميق: (۱/۲۰۲) الباب الأوّل : فی الفضائل ، فضل زمزم والشرب منها ، ط: مؤسّسة ، الريّان المكتبة المكيّة)

☐ عمدة القاری شرح صحيح البخاری : (۹/۳۹۸) كتاب الحج ، باب ماجاء فی زمزم ، [رقم الباب : ۷۶] ط: دار الكتب العلمية .

(۱) وحكمها : وجوب الإحرام منها لأحد النسكين (أی بالإجماع) و تحريم تأخيره عنها لمن أراد دخول مكّة أو الحرم وإن كان لقصد التجارة أو غيرها ولم يرد نسكًا ولزوم الدم بالتأخير و وجوب أحد النسكين . (لباب مع شرحه : (ص: ۱۱۳) باب المواقيت ، فصل : فی مواقيت الصنف الأوّل (وهم أهل الآفاق) حكمها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۶۰) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : فی مجاوزة الآفاقی وقته ، ط: إدارة القرآن .

☐ بدائع الصنائع : (۲/۱۶۴) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان مكان الإحرام ، ط: سعيد .

(۲) ويجوز الاغتسال والوضوء والتوضؤ بماء زمزم ...... علی وجه التبرک ...... إلاّ أنّه ينبغی أن يستعمله علی قصد التبرک بالمسح أو الغسل أو التجديد فی الوضوء ، ولا يستعمل إلاّ علی =

زم زم سے غسل کرنا

''زم زم سے وضو کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔ (۳۸۲/۲)

زم زم سے ناپاک چیز دھونا

کسی ناپاک چیز یا کپڑے وغیرہ کو زم زم کے پانی سے دھونا منع ہے اور جنبی یعنی ناپاک شخص کو اس سے غسل کرنا منع ہے۔(۱)

زم زم سے ناپاک کپڑا دھونا

زم زم کا پانی برکت والا پانی ہے اس سے ناپاک کپڑا یا ناپاک چیزیں دھونا جائز نہیں ہے البتہ برکت کے لئے پاک کپڑے کو اس میں بھگو کر لانا جائز ہے۔(۲)

= شيئٍ طاهرٍ فلا ينبغي أن يغسل به ثوب نجس ولا أن يغتسل به جنب ولا محدث ولا في مكان نجس ، ويكره الاستنجاء به ، وكذا إزالة النجاسة الحقيقية من ثوبهٖ أو بدنهٖ حتى ذكر بعض العلماء تحريم ذٰلك ...... (إرشاد الساري : (ص: ٦٩٩) باب المتفرقات ، فصل : في أحكام ماء زمزم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

شامي : (٦٢٥/٢) كتاب الحج ، فروع ، مطلب في كراهية الاستنجاء بماء زمزم ، ط: سعيد .

البحر العميق : (١٣٦٢/٣) الباب العاشر : في دخول مكّة وفي الطواف والسعي ، فصل : ما يستحب للحاج في مدة مقامه بمكّة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(١) ويجوز الاغتسال والوضوء والتوضؤ بماء زمزم ...... على وجه التبرك ...... إلاّ أنّه ينبغي أن يستعمله على قصد التبرك بالمسح أو الغسل أو التجديد في الوضوء ، ولا يستعمل إلاّ على شيئٍ طاهرٍ فلا ينبغي أن يغسل به ثوب نجس ولا أن يغتسل به جنب ولا محدث ولا في مكان نجس ، ويكره الاستنجاء به ، وكذا إزالة النجاسة الحقيقية من ثوبهٖ أو بدنهٖ حتى ذكر بعض العلماء تحريم ذٰلك ...... (إرشاد الساري : (ص: ٦٩٩) باب المتفرقات ، فصل : في أحكام ماء زمزم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

شامي : (٦٢٥/٢) كتاب الحج ، فروع ، مطلب في كراهية الاستنجاء بماء زمزم ، ط: سعيد .

البحر العميق : (١٣٦٢/٣) الباب العاشر : في دخول مكّة وفي الطواف والسعي ، فصل : ما يستحب للحاج في مدة مقامه بمكّة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(٢) ويجوز الاغتسال والوضوء والتوضؤ بماء زمزم ...... على وجه التبرك ...... إلاّ أنّه ينبغي أن=

زم زم سے وضو کرنا

برکت کے لئے آب زم زم سے وضو یا غسل کرنا مکروہ نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔(۱)

زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا

''آب زمزم کھڑے ہو کر پینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۷۳/۱)

زم زم کا کنواں

زم زم کا کنواں مسجد کے اندر ہے، اس کے چاروں طرف کی زمین مسجد ہے، اس لئے اس میں ناپاکی کا غسل کرنا جائز نہیں ہے، نیز تھوکنا، ناک کی ریزش ڈالنا یا جنابت کی حالت میں داخل ہونا بھی جائز نہیں ہے۔(۲)

= يستعمله على قصد التبرک بالمسح أو الغسل أو التجديد فی الوضوء ، ولا يستعمل إلاّ على شيئٍ طاهرٍ فلا ينبغی أن يغسل به ثوب نجس ولا أن يغتسل به جنب ولا محدث ولا فی مكان نجس ، ويكره الاستنجاء به ، وكذا إزالة النجاسة الحقيقية من ثوبهٖ أو بدنهٖ حتی ذكر بعض العلماء تحريم ذٰلک ...... (إرشاد الساری : (ص: ۶۹۹) باب المتفرقات ، فصل : فی أحكام ماء زمزم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

شامی : (۶۲۵/۲) كتاب الحج ، فروع ، مطلب فی كراهية الاستنجاء بماء زمزم ، ط: سعيد .

البحر العميق : (۱۳۶۲/۳) الباب العاشر : فی دخول مكّة وفی الطواف والسعی ، فصل : ما يستحب للحاج فی مدة مقامه بمكّة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۱) ويجوز الاغتسال والتوضؤ بماء زمزم ، ولايكره عند الثلاثة خلافًا لأحمد ، على وجه التبرک ، أی لابأس بما ذكر ، إلّا أنّه ينبغی أن يستعمله على قصد التبرک بالمسح أو الغسل أو التجديد فی الوضوء . (إرشاد الساری : (ص: ۶۹۹) باب المتفرّقات ، فصل : فی أحكام ماء زمزم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

البحر العميق : (۱۰۴۶/۲) الباب التاسع : فيما يتعلق بحرم مكّة المعظمة ، مسائل منثورة، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

شامی : (۶۲۵/۲) كتاب الحج ، فروع ، مطلب : فی كراهية الاستنجاء بماء زمزم ، ط: سعيد .

(۲) ويحرم بالحدث الأكبر دخول المسجد . وفی الشامية : ...... عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت : جاء رسول اللّٰه ﷺ و بيوت أصحابه شارعة فی المسجد ، فقال : وجهوا هٰذه البيوت ،=

موجودہ دور میں زم زم کا کنواں مطاف کے فرش کے نیچے ہے عام آدمی کے لئے دروازہ کھلا ہوا نہیں ہے اس لئے وہاں تک پہنچنا ممکن نہیں ہے۔

زم زم کی فضیلت

☆ بیت اللہ شریف سے مشرق کی جانب دروازہ اور مقام ابراہیم کے درمیان ایک تاریخی کنواں ہے، جس کو زم زم کہتے ہیں، حدیث شریف میں اس کنوئیں کی بڑی فضیلت آئی ہے، اور اس کے پانی کی بھی بڑی برکت اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالی کے حکم سے جب حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو مکہ مکرمہ کے بے آب و گیاہ ریگستان میں لاکر چھوڑ دیا تو اللہ تعالی نے ان پر رحم کھا کر اس چٹیل میدان میں ان کے لئے زمین کا یہ چشمہ جاری فرمایا۔ (۱)

= فإنّی لاأحلّ المسجد لحائض ولا جنب بلا اغتسال ...... (الدر مع الرد : (۱/۱۷۱) کتاب الطهارة ، قبيل : مطلب : يطلق الدعاء على مايشمل الثناء ، ط: سعيد)

🗁 حاشية الطحطاوی علی الدر : (۱/۹۷) کتاب الطهارة ، قبيل : باب المياه ، ط: رشيديه .

🗁 الهندية : (۱/۳۸) کتاب الطهارة ، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الرابع فی أحكام الحيض والنفاس والاستحاضة ، ط: رشيديه .

🗁 وكذا راجع الحاشية السابقة رقم : ۱ ، ۲ ، ۳ علی هذه الصفحة .

🗁 ولايبزق علی حيطان المسجد ،ولا بين يديه علی الحصی ولو فوق البواری ولا تحتها ، وكذا المخاط . (الهندية : (۱/۱۱۰) کتاب الصلاة ، فصل : كره غلق باب المسجد الخ ، ط: رشيديه)

🗁 خلاصة الفتاوی : (۱/۲۲۹) کتاب الصلاة ، الفصل السادس والعشرون فی المسجد ، ط: رشيديه .

(۱) عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ ماء الزمزم لما شرب له إن شربته تستشفی به شفاک الله ، وإن شربته لشبعک اشبعک الله ، وإن شربته لقطع ظمأک قطع الله ، وهی هزمة جبرئيل و سقيا الله إسماعيل . (سنن الدار قطنی : (۲/۲۸۹) کتاب الحج ، باب المواقيت ، رقم الحديث : ۲۳۸ ، ط: دار المعرفة)

1 مصنف عبد الرزاق : (۵/۱۱۸) کتاب الحج ، باب زمزم و ذكرها ، رقم الحديث : ۹۱۲۴ ، ط: المكتب الإسلامی ، بيروت . =

حدیث شریف میں ہے:

”ھی ھزمة جبریل و سقیا اسمعیل“(دارقطنی)

یہ جبرئیل علیہ السلام کا کھودا ہوا کنواں اور اسماعیل علیہ السلام کا سقاوہ ہے۔(۱)

☆طواف کے بعد یا صفا مروہ کی سعی اور بال کٹوانے سے فارغ ہوکر زمزم کا پانی خوب پیٹ بھر کر پینا چاہیئے۔(۲)

= 🗁 موسوعة أطراف الحديث : ۱/ ۲۵۳۶۵۱) ، حرف الميم ، ط: دار النشر بيروت .

🗁 البحر العميق : (۱/ ۲۰۲) الباب الأوّل : فی الفضائل ، فصل : زمزم والشرب منها ، ط: موسوعة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۱) عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ ماء الزمزم لما شرب له إن شربته تستشفی به شفاک الله ، وإن شربته لشبعک اشبعک الله ، وإن شربته لقطع ظمأک قطع الله ، وهی هزمة جبرئيل و سقيا الله إسماعيل . (سنن الدار قطنی : (۲/ ۲۸۹) كتاب الحج ، باب المواقيت ، رقم الحديث : ۲۳۸ ، ط: دار المعرفة)

🗁 مصنف عبد الرزاق : (۵/ ۱۱۸) كتاب الحج ، باب زمزم و ذكرها ، رقم الحديث : ۹۱۲۴ ، ط: المكتب الإسلامی ، بيروت .

🗁 موسوعة أطراف الحديث : ۱/ ۲۵۳۶۵۱) ، حرف الميم ، ط: دار النشر بيروت .

🗁 البحر العميق : (۱/ ۲۰۲) الباب الأوّل : فی الفضائل ، فصل : زمزم والشرب منها ، ط: موسوعة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۲) ويستحب الإكثار من من شرب ماء زمزم ، فإنّه لما شرب له ، كما رواه الأعيان ، وأنّ إكثار من علامة الإيمان ، وأنّه من الأشربة المفرحة المزيلة للأحزان . (إرشاد الساری : (ص: ۶۹۲) باب المتفرّقات ، فصل : ويستحب الإكثار من شرب ماء زمزم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 (وختم الطواف باستلام الحجر استنانًا ثم صلى شفعًا) فی وقت مباحٍ ...... (ثم) التزم الملتزم وشرب من ماء زمزم . (قوله : ثم التزم الملتزم الخ) ...... ويستحب أن يأتی زمزم بعد الركعتين ثم يأتی الملتزم ، قبل الخروج إلى الصفاء و قيل يأتی الملتزم ، ثم يصلی ، ثم يأتی زمزم ثم يعود إلى الحجر ، والثانی هو الأسهل والأفضل وعليه العمل . (الدر مع الدر : (۲/ ۴۹۹ ، ۵۰۰) كتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، قبيل : مطلب فی السعی بين الصفا والمروة ، ط: سعيد)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۱۴۰) باب السعی بين الصفا والمروة ، مطلب فی شرب ماء زمزم ، ط: إدارة القرآن .

☆ زمزم کا پانی اس حد تک زیادہ پینا چاہیئے کہ پسلیاں تن جائیں، یہ ایمان کی علامت ہے، ایمان سے محروم منافق اتنا نہیں پی سکتا کہ اس کی پسلیاں تن جائیں۔(۱)

ابن ماجہ میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ’’ہمارے اور منافق کے درمیان ایک امتیازی علامت یہ ہے کہ منافق زمزم کا پانی اتنا پیٹ بھر کر نہیں پیتے کہ ان کی پسلیاں تن جائیں‘‘۔(۲)

آب زمزم کی فضیلت و برکت بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا ہے ’’آب زمزم جس مقصد سے پیا جائے، وہ اسی مقصد کے لئے مفید ہو جاتا ہے، شفاء کے لئے پیو تو اللہ تعالی شفاء بخشے گا، پیٹ بھرنے اور آسودہ ہونے کے لئے پیو تو خدا تمہیں آسودہ کردے گا، پیاس بجھانے کے لئے پیو تو اللہ تعالی تمہاری پیاس بجھادے گا یہ وہ کنواں ہے، جس کو جبرائل علیہ اسلام نے اپنی ٹھوکر کی قوت سے ’’اللہ

---

(۱) عن محمد بن عبد الرحمٰن بن أبی بکر قال : کنت عند ابن عبّاس جالسًا فجاءہ رجل ، فقال: من أین جئت ؟ قال : من زمزم ، قال : فشربت منها کما ینبغی ، قال : و کیف قال : إذا شربت منها فاستقبل القبلة ، واذکر اسم اللّٰه ، وتنفس ثلاثًا وتضلع منها ، فإذا فرغت فاحمد اللّٰه عزّو جلّ ، فإنّ رسول اللّٰه ﷺ قال : إنّ اٰیة ما بیننا وبین المنافقین أنّهم لایتضلعون من زمزم .
(سنن ابن ماجه : (ص: ۲۱۹ ، ۲۲۰) أبواب المناسک ، باب الشرب من زمزم ، ط: قدیمی)
انظر الحاشیة رقم: ۱ ، علی الصفحة رقم: ۳۸۴.
البحر العمیق : (۲۰۶/۱) الباب الأوّل ، فی الفضائل ، فصل : زمزم والشرب منها ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة .

(۲) عن محمد بن عبد الرحمٰن بن أبی بکر قال : کنت عند ابن عبّاس جالسًا فجاءہ رجل ، فقال: من أین جئت ؟ قال : من زمزم ، قال : فشربت منها کما ینبغی ، قال : و کیف قال : إذا شربت منها فاستقبل القبلة ، واذکر اسم اللّٰه ، وتنفس ثلاثًا وتضلع منها ، فإذا فرغت فاحمد اللّٰه عزّو جلّ ، فإنّ رسول اللّٰه ﷺ قال : إنّ اٰیة ما بیننا وبین المنافقین أنّهم لایتضلعون من زمزم .
(سنن ابن ماجه : (ص: ۲۱۹ ، ۲۲۰) أبواب المناسک ، باب الشرب من زمزم ، ط: قدیمی)
انظر الحاشیة رقم: ۱ ، علی الصفحة رقم: ۳۸۴.
البحر العمیق : (۲۰۶/۱) الباب الأوّل ، فی الفضائل ، فصل : زمزم والشرب منها ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة .

کے حکم سے" کھودا تھا، اور یہ اسماعیل علیہ السلام کی سبیل ہے۔ دار قطنی۔(۱)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"روئے زمین کے ہر پانی سے زیادہ افضل زمزم کا پانی ہے، یہ بھوکے کے لئے غذاء ہے اور بیمار کے لئے شفا ہے۔(۲)

☆ آب زمزم کثرت سے پینا مستحب اور ایمان کی علامت ہے، نیز زمزم کو قربت (ثواب) کی نیت سے دیکھنا بھی عبادت ہے جیسے کعبہ کو دیکھنا عبادت ہے۔(۳)

زم زم لانا مستحب ہے

واپسی میں آب زمزم اپنے وطن لانا مستحب ہے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی

---

(۱) انظر الحاشية رقم : ۱، ۲، على الصفحة السابقة، رقم : ۲۳۹ .

(۲) عن قيس قال : سمعت ابن عبّاس يقول : زمزم خير ما يعلم طعام طعم و شفاء سقم . هٰذا موقوف. (شعب الإيمان للبيهقيؒ : (۴۸۲/۳) رقم الحديث : ۴۱۳۰، الباب الخامس والعشرون من شعب الإيمان، وهو باب فى المناسک، فضل الحج والعمرة، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

☜ عن ابن عبّاس رضى الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ خير ماء على وجه الأرض ماء زمزم فيه طعام من الطعم و شفاء من السقم ...... (المعجم الكبير للطبرانيؒ : (۹۸/۱۱) رقم الحديث : ۱۱۱۶۷، باب العين، أحاديث عبد الله بن عبّاس رضى الله عنهما، مكتبة العلوم والحكم)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۲۹۶) باب المتفرّقات، فصل : ويستحب الإكثار من شرب زمزم، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

(۳) ويستحب الإكثار من شرب زمزم، فإنّه لما شرب له، كما رواه الأعيان، وأنّ إكثاره من علامة الإيمان ...... والنظر فى زمزم عبادة أى إذا قصد به القربة لا بطريق العادة، كما ورد أنّ النظر إلى الكعبة عبادة . (إرشاد السارى : (ص: ۲۹۶، ۲۹۹) باب المتفرّقات، فصل : ويستحب الإكثار من شرب ماء زمزم، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☜ البحر العميق : (۲۰۹/۱) الباب الأوّل : فى الفضائل، فضل زمزم والشرب منها، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكية .

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۴۰) باب السعى بين الصفا والمروة، مطلب : فى شرب ماء زمزم، ط: إدارة القرآن .

اللہ عنہا بھی واپسی کے وقت آب زم زم لے جایا کرتی تھیں، اور فرماتی تھیں کہ آنحضرت ﷺ بھی لے جایا کرتے تھے اور اسے بیماروں پر چھڑکا کرتے تھے اور انہیں پلاتے بھی تھے۔(۱)

زمین

☆ اگر کسی آدمی کے پاس نقد رقم نہیں لیکن اتنی زیادہ زمین ہے کہ اس کا ایک ٹکڑا حج کے خرچہ کے لئے فروخت کرنے کے بعد بھی اتنی زمین باقی رہتی ہے جو اس کے اور اس کے اہل وعیال کے گزر بسر کے لئے کافی ہے تو ایسے شخص کے ذمہ اپنی زمین کا حصہ حج کے لئے فروخت کرنا لازم ہے، اور اس پر حج فرض ہے۔(۲)

(۱) عن عائشة رضی اللّٰه عنها : أنّها كانت تحمل ماء زمزم فی القوارير ، وتذكر أنّ رسول اللّٰه ﷺ فعل ذٰلک ، وزاد فيه غيره ، عن أبی كريب : وكان يصب علی المرضٰی ويسقيهم . (شعب الإيمان للبيهقیؒ : (۴۸۲/۳) رقم الحديث : ۴۱۲۹ ، الباب الخامس والعشرون من شعب الإيمان ، وهو باب فی المناسک ، فضل الحج العمرة ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

☐ سنن البيهقی الكبرٰی : (۲۰۲/۵) رقم الحديث : ۹۷۶۸ ، كتاب الحج ، باب الرخصة فی الخروج بماء زمزم ، ط: مكتبة دار الباز مكّة المكرّمة)

☐ عن عائشة رضی اللّٰه عنها : أنّها كانت تحمل ماء زمزم ، وتخبر أنّ رسول اللّٰه ﷺ كان يحمله ، رواه الترمذی . (البحر العميق : (۲۱۱/۱) الباب الأوّل : فی الفضائل ، فضل زمزم والشرب منها ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

(۲) وإن كان له مسكن فاضل ، أو عبد أو متاع ، أو كتب أو ثياب ، أو أرض ، أو كرم أو حوانيت أو نحو ذٰلک مما لايحتاج إليها يجب بيعها إن كان به وفاء الحج . (لباب مع شرحه : (ص: ۶۰ ، ۶۱) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ وإن كان له من الضياع ما لو باع مقدار ما يكفی الزاد والراحلة ، يبقی بعد رجوعه من ضيعته قدر ما يعيش بغلته الباقی ، يفترض عليه الحج ، وإلّا فلا . (غنية الناسک : (ص: ۲۰ ، ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

1 البحر العميق : (۳۸۵/۱) الباب الثالث : فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

☆اور اگر حج کے خرچہ کے لئے ایک ٹکڑا زمین فروخت کرنے کے بعد باقی زمین اس کے اور اہل وعیال کے گزر بسر کے لئے کافی نہیں ہوتی تو اس حالت میں اس پر حج فرض نہیں ہوگا اور زمین فروخت کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆جو زمین گزر اوقات سے زیادہ نہ ہو اس کو فروخت نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ دوسرے کی ملکیت سے بسر اوقات کرنا شرعاً معتبر نہیں، اپنی آمدنی کا لحاظ کیا جاتا ہے، اور شریعت میں جائز آمدنی کا لحاظ ہے۔(۲)

☆کسی کے پاس ضرورت سے زائد زمین ہے، اور وہ اس کی آمدنی کا محتاج نہیں ہے اور اس کی مالیت اتنی ہے کہ اس کو بیچ کر حج کر سکتا ہے، تو اس کو حج کے لئے بیچنا واجب ہے۔

☆اگر کسی آدمی کی ملکیت میں اتنی زیادہ زمین ہے کہ حج کے مصارف ادا کرنے کے بعد اتنی زمین باقی رہتی ہے کہ وہ اس کے اور اس کے اہل وعیال کے معاش کے لئے کافی ہے تو اس پر حج فرض ہے۔

☆اگر زمین کی آمدنی اتنی مقدار میں ہے کہ اس سے اہل وعیال کا خرچہ اور حج کے لئے آمد ورفت کا خرچہ پورا ہوتا ہو تو حج فرض ہوگا ورنہ نہیں۔(۳)

زمین بیچ کر حج کرنا

اگر کسی زمیندار کے پاس اتنی زمین ہے کہ اس کے کچھ حصے کو بیچ کر حج کے

---

(۱) تقدم تخریجه تحت الحاشية السابقة، رقم : ۲، على الصفحة السابقة رقم : ۳۸۷.

(۲) ولاتثبت الاستطاعة ببذل الغير مالاً أو طاعةً ملكاً أو إباحةً . (لباب مع شرحه : (ص: ۶۱) باب شرائط الحج، النوع الأوّل : شرائط الوجوب، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۱) باب شرائط الحج، فصل : أمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن .

البحر العميق : (۱/۳۸۵) الباب الثالث فی مناسک الحج، شرائط وجوب الأداء، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة .

(۳) تقدم تخریجه تحت الحاشية السابقة، رقم : ۲، على الصفحة السابقة رقم : ۳۸۷.

اخراجات نیز واپسی تک کی گھریلو ضروریات کا انتظام ہو سکے اور باقی ماندہ زمین آئندہ گزارے کے لئے بھی کافی ہو تو ایسی صورت میں ایسے زمین دار پر حج فرض ہوگا ورنہ نہیں۔(۱)

زنا کی وجہ سے محرم بننے والے کے ساتھ سفر کرنا

زنا کی وجہ سے محرم بننے والے کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

زندہ مردہ دونوں کے لئے عمرہ

زندہ اور مردہ دونوں کو ثواب پہنچانے کے لئے عمرہ کرنا جائز ہے۔(۳)

ذیابطیس کے مریض

اگر کوئی شخص ذیابطیس (شوگر) کے مرض میں مبتلا ہے اور ڈاکٹر وغیرہ اس کو سفر کی اجازت نہیں دیتے، اور دوائی/انسولین وغیرہ سے وقتی طور پر شوگر کو کنٹرول کرنا

---

(۱) تقدم تخریجه تحت الحاشية السابقة، رقم: ۲، علی الصفحة السابقة رقم: ۳۸۷.

(۲) لکن ذکر قوام الدین شارح "الهداية" أنّه إذا کان محرمًا بالزنا لا تسافر معه عند بعضهم، وإليه ذهب القدوری، وبه نأخذ، قال شارح رحمهما لله تعالیٰ: وهو الأحوط فی الدين، وأبعد من التهمة. (غنية الناسک: (ص: ۲۷) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط وجوب الأداء، ط: إدارة القرآن)

▭ البحر العميق: (۱/۴۰۳) الباب الثالث: فی شرائط الحج، شرائط وجوب الأداء، ط: مؤسّسة الريّان، المکتبة المکيّة.

▭ شامی: (۲/۴۶۴) کتاب الحج، ط: سعيد.

(۳) والأصل فيه أن الإنسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة أو صومًا أو صدقة أو قراءة أو ذکرًا أو حجًا أو عمرةً وبهٰذا علم أنّه لافرق بين أن يکون المجعول له ميتًا أو حيًّا. (البحر الرائق: (۳/۵۹) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد)

▭ شامی: (۲/۵۹۵) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: فی إهداء ثواب الأعمال للغير، ط: سعيد.

▭ إرشاد الساری: (ص: ۶۰۹) باب الحج عن الغير، ط: الإمدادية مکّة المکرّمة.

بھی ممکن نہ ہو، اور آئندہ اس مرض سے صحت یاب ہونے کی امید بھی نہ ہو تو ایسا آدمی کسی کو اپنی طرف سے حج بدل کرا سکتا ہے، اور اگر شوگر پر وقتی طور پر کنٹرول حاصل کرنا ممکن ہو یا عنقریب اس بیماری سے صحت یاب ہونے کی امید ہو تو حج بدل کرانا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

زیارت بدل

''روضۂ اقدس کی زیارت میں بدلیت'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ۳۶۱)

زیارت روضۂ اقدس کے فضائل

۱۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری زیارت کے لئے آئے اور میری زیارت کے سواء اس کو کوئی کام نہ ہو تو میرے او پر ضروری ہے کہ میں قیامت کے دن

---

(۱) الأوّل : الصحة ، وهی سلامة البدن عن الآفات المانعة عن القيام بما لا بدّ منه فی سفر الحج ، هٰذا عندهما ، أمّا ظاهر المذهب عند أبی حنيفة رضی اللّٰه عنه ، فهع شرط الوجوب ، فلايجب الحج على المقعد والزمن ، والمفلوج ، ومقطوع الرجلين ، أو اليدين ، أو الرجل الواحدة ، والأعمٰی ، والمريض ، والمعضوب ، وهو الشيخ الكبير الّذی لا يثبت على الراحلة بنفسهٖ ، وإن ملكوا مابه الاستطاعة فليس عليهم الإحجاج أو الإيصاء ، وعندهما يجب الحج عليهم إذا ملكوا الزاد والراحلة ، ومؤنة من يرفعهم ويضعهم ، ويقودهم إلى المناسک ، ولكن ليس عليهم الأداء بأنفسهم فعليهم الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت ، وصححه قاضی خان ، واختاره كثير من المشائخ ، منهم ابن الهمام رحمهم اللّٰه تعالىٰ ...... (غنية الناسک : (ص: ۲۳) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

🗀 كل من قدر على شرائط الوجوب ...... ولم يحج أی بنفسهٖ فعليه الإيصاء به سواء قدر على شرائط الأداء أم لا ، أی أم يقدر على شرائط الأداء ، لكن إذا وجد شرائط الوجوب ولم يوجد شرائط الأداء ، فعليه الإحجاج فی الحال أو الإيصاء فی المآل ...... (إرشاد السارى : (ص: ۸۹) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، فصل : فيمن يجب عليه الوصيّة بالحج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

1 البحر العميق : (۱/ ۳۷۰) الباب الثالث فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة .

اس کی شفاعت کروں۔(۱)

۲۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص حج کرے اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کرے وہ میری زندگی میں میری زیارت کرنے کے مانند ہوگا۔(۲)

۳۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص قصد کر کے میری زیارت کو آئے گا وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا، اور جو شخص حرمین میں سے کسی مقام میں مر جائے گا اس کو اللہ قیامت کے دن بے خوف لوگوں میں اٹھائے گا۔(۳)

۴۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری وفات کے بعد میری زیارت کرے گا گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی اور جس نے میری قبر کی

---

(۱) وعنه ﷺ قال : ما جاء نی زائرًا لاتحمله حاجة إلا زيارتی كان حقًا عليّ أن أكون له شفيعًا يوم القيامة . أخرجه الطبرانی والدار قطنی وأبو علی بن السكن . (البحر العميق : (۱/۲۵۵) الباب الأوّل : فی الفضاء ل ، فضل زيارة قبر النبیّ ﷺ والصلاة فيه ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

☐ سنن ابن ماجه : (ص: ۲۲۵) كتاب المناسک ، باب فضل المدينة ، ط: قديمی .

☐ المعجم الكبير للطبرانی : (۱۲/۲۹۱) باب العين ، عبد الله بن عمر بن الخطاب ، رقم الحديث : ۱۳۱۴۹ ، ط: مكتبة العلوم والحكم .

(۳) وعنه ﷺ قال : من حج و زار قبری بعد موتی كان كمن زارنی فی حياتی . أخرجه سعيد بن منصور ، والدار قطنی . (البحر العميق : ۱/۲۵۵) الباب الأوّل : فی الفجائل ، فضل زيارة قبر النبیّ ﷺ والصلاة فيه ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

☐ السنن الكبرىٰ للبيهقی : (۵/۲۴۶) كتاب الحج ، باب زيارة قبر النبیّ ﷺ ، رقم الحديث : ۱۰۵۷۳ ، ط: مجلس دائرة المعارف النظامية ، حيدر آبار دكن .

☐ المعجم الأوسط للطبرانی : (۳/۳۵۱) باب من اسمه جعفر ، ط: دار الحرمين ، قاهرة .

(۴) من زارنی متعمّدًا كان فی جواری يوم القيامة ومن سكن المدينة وصبر علی بلائها كنت شهيدًا وشفيعًا يوم القيامة ، ومن مات فی أحد الحرمين بعثه الله من الآمنين يوم القيامة . (شعب الإيمان للبيهقی : (۳/۴۸۸) المناسک ، فضل الحج والعمرة ، رقم الحديث : ۴۱۵۲، ط: دار الكتب العلمية)

1 كنز العمال : (۵/۱۳۶) كتاب الحج والعمرة ، الباب الثالث فی العمرة و فضائلها وأحكامها ، الفضائل ، رقم الحديث : ۱۲۳۷۳ ، ط: مؤسّسة الرّسالة .

زیارت کی اس کیلئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگئی، اور میری امت میں جس کسی کو قدرت ہو پھر وہ میری زیارت نہ کرے تو اس کا کوئی عذر نہیں سنا جائے گا۔(۱)

۵۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی عادت تھی کہ جب کسی سفر سے آتے تو سب سے پہلے روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر نبی کریم ﷺ کے دربار میں سلام عرض کرتے۔(۲)

۶۔حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ شام سے مدینہ منورہ قاصد بھیجا کرتے تھے تاکہ وہ ان کا سلام بارگاہ رسالت میں پہنچا دے اور یہ زمانہ جلیل القدر تابعین کا تھا۔(۳)

زیارت کے بغیر واپس آنا

"روضۂ مبارک کی زیارت کے بغیر آنا" عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ۳۶۳)

زیارت مدینہ منورہ

☆جب کوئی شخص نبی کریم ﷺ کی زیارت کے لئے جانے کا ارادہ کرے تو

(۱) عن أنس قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ما من أحد من أمّتی له سعة ولم یزرنی فلیس له عذر . أخرجه ابن عساکر ، وعن النّبیّ ﷺ : أنّه قال : من زار قبری وجبت له شفاعتی ...... وعنه ﷺ قال : من جاء نی زائرًا لاتحمله حاجة إلاّ زیارتی کان حقا علی أن أکون له شفیعًا له یوم القیامة ...... من حج و زار قبری بعد موتی ، کان کمن زارنی فی حیاتی . (البحر العمیق : (۱/ ۲۵۴ ، ۲۵۵) الباب الأوّل : فی الفضائل ، فضل زیارة قبر النبیّ ﷺ والصلاة فیه ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة)

(۲) أخبرنا مالک ، أخبرنا عبد اللّٰه بن دینار أنّ ابن عمر کان إذا أراد سفرًا أو قدم من سفر جاء قبر النّبیّ فصلی علیه ودعا ثم انصرف . قال محمد : هٰکذا ینبغی أن یفعله إذا قدم المدینة یأتی قبر النّبیّ ﷺ . (موطأ الإمام محمد : (ص: ۳۹۶) أبواب السیر ، باب قبر النّبیّ ﷺ ، وما یستحب من ذٰلک ، ط: قدیمی)

(۳) عن یزید بن أبی سعید المقبری قال : قدمت علی عمر بن عبد العزیز إذ کان خلیفة بالشام فلما ودعته قال : إنّ لی إلیک حاجة إذا أتیت المدینة ستری قبر النّبیّ ﷺ فأقرئه منی السلام ، قال محمد بن اسماعیل بن أبی فدیک ، فحدثت به عبد اللّٰه بن جعفر ، فقال : أخبرنی فلان أن عمر کان یرد إلیه البرید من الشام . (شعب الإیمان للبیقهی : (۳/ ۴۹۲) رقم الحدیث: ۴۱۶۲ ، المناسک ، فضل الحج والعمرة ، ط: دار الکتب العلمیة)

تمام راستے میں کثرت سے سلام اور درود پڑھتا ہوا جائے، اور مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کو جائے تو جب مدینہ منورہ کی حدود اور آبادی نظر آئے تو حضور ﷺ پر درود وسلام بھیجے اور یوں کہے:

اللهم هذا حرم نبيك فاجعله وقاية لي من النار واما نا من العذاب وسوء الحساب.

اے اللہ! یہ تیرے نبی کا حرم ہے، اس کی برکت سے مجھے جہنم کی آگ سے بچالے نیز عذاب اور حساب وکتاب کی سختی سے امان میں رکھ۔(۱)

☆ اور اگر موقع ہو تو مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے ورنہ داخل ہونے کے بعد غسل کرے اور خوشبو لگائے، اور اپنا بہترین لباس اگر ممکن ہو تو سفید لباس زیب تن کرے اور مدینہ منورہ میں عاجزی، سکون اور وقار کے ساتھ داخل ہو۔(۲)

(۱) إذا توجه إلى الزيارة يكثر من الصلاة والسلام على النّبيّ ﷺ مدة الطريق ...... وإذا عاين حيطان المدينة يصلي عليه، ويقول: اللّٰهم هٰذا حرم نبيك فاجعله وقاية لي من النّار وأمانا من العذاب وسوء الحساب.
(الفتاوىٰ الهندية: (۱/۲۶۵) كتاب المناسك، خاتمة في زيارة قبر النّبيّ ﷺ، ط: رشيديه)
☐ مراقي الفلاح: (ص: ۷۴۶) كتاب الحج، فصل في زيارة النّبيّ ﷺ، ط: قديمي.
☐ إرشادالساري: (ص: ۷۱۱) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، آداب دخول المدينة المنوّرة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۲) وإذا دنا من حرم المدينة المشرفة، فليزدد خشوعًا و خضوعًا و شوقًا وتوقًا ...... وإذا وصل إلى المدينة المنوّرة اغتسل بظاهرها قبل الدخول وإذا لم يتيسر فبعده وإلاّ توضّأ والغسل أفضل، ثم لبس أنظف ثيابه والجديد أفضل، ويتطيب ...... (غنية الناسك: (ص: ۳۷۵، ۳۷۶) خاتمة في زيارة قبر الرّسول ﷺ، ط: إدارة القرآن)
☐ وإذا دنا من حرم المدينة المشرفة، فليزدد خشوعًا و خضوعًا و شوقًا وتوقًا ...... وإذا وصل إلى المدينة المنوّرة اغتسل بظاهرها قبل الدخول وإذا لم يتيسر فبعده وإلاّ توضّأ والغسل أفضل، ثم لبس أنظف ثيابه والجديد أفضل (أي كما في العيد والبياض أولىٰ كما في الجمعة) ويتطيّب.
(مناسك الملا على القاري: (ص: ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)
☐ مراقي الفلاح: (ص: ۷۴۶) كتاب الحج، فصل: زيارة النّبيّ ﷺ، ط: قديمي.

☆مسجد میں داخل ہوتو باب جبریل سے داخل ہونا بہتر ہے، ویسے جس دروازہ سے سہولت ہو داخل ہوسکتا ہے، داخلہ کے وقت:

بسم اللّٰہ والصلوۃ و السلام علی رسول اللّٰہ کہ کر داہنا پاؤں اندر رکھے اور یہ دعا پڑھے:

اللھم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک. (۱)

☆تھوڑے وقت کے لئے بھی اعتکاف کی نیت کرنا مستحب ہے اور نیت اس طرح کرے ''اے اللہ! اعتکاف کی نیت کرتا ہوں، جب تک میں مسجد نبی ﷺ میں رہوں میرا اعتکاف رہے''۔(۲)

---

(۱) فیدخله أی المسجد مقدّمًا رجلها الیمنٰی مع غایة الخضوع والافتقار ونهایة الخشوع والانکسار تائبًا مما اقترفه من الأوزار قائلًا : اللّٰهم صلّ علی محمّد وعلی آل محمّد وصحبه وسلم ، اللّٰهم اغفرلی ذنوبی وافتح له أبواب رحمتک ، ویدخل من باب جبرئیل علیه السلام أو غیره والأوّل أفضل . (إرشاد الساری : (ص: ۷۱۳) باب زیارة سیّد المرسلین ﷺ ، فصل : فی آداب التوجّه والسفر للزیارة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ فیدخل المسجد و فعل عند دخوله ما هو السنة فی دخول المساجد من تقدیم المنٰی ، قوله : بسم اللّٰه والصلاة والسلام علی رسول اللّٰه ، ربّ اغفر لی ذنوبی وافتح لی أبواب رحمتک مع غایة الخضوع والافتقار ونهایة الخشوع والانکسار تائبًا مما اقترفه من الأوزار ویدخل من باب جبرئیل أو غیرهٖ کباب السلام والأوّل أفضل . (غنیة الناسک : (ص: ۳۷۶) خاتمة فی زیارة قبر الرّسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن)

▭ الهندیة : (۲٦۵/۱) کتاب المناسک ، خاتمة فی زیارة قبت النّبیّ ﷺ ، ط: رشیدیه .

(۲) ویستحب الإکثار من الصلاة والسلام علی النّبیّ ﷺ فی المدینة المعظمة أی خصوصًا . وملازمة المسجد النبوی أی للزیارة وغیرها مع أنواع العبادة و العکوف فیه أی بالاعتکاف وأقلّه یوم بصوم ویجوز عند محمد نفله بغیر قید فیه فکلّما دخل المسجد یقول نویت الاعتکاف مادمت فیه . (إرشاد الساری : (ص: ۷۵۲) باب زیارة سیّد المرسلین ﷺ ، فصل : استحباب الإکثار من أعمال البربالحرمین ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۳۸۲) خاتمة فی زیارة قبر الرّسول ﷺ ، قبیل : فصل فی زیارة أهل البقیع ، ط: إدارة القرآن .

☆ پھر ''ریاض الجنته'' میں آ کر اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے ''ریاض الجنۃ'' کی ایک خاص دعا یہ ہے۔

اللھم ان ھذہ روضة من ریاض الجنة شرفتھا وکرمتھا ومجدتھا وعظمتھا ونورتھا بنور نبیک وحبیبک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بلغتنا فی زیارته وماثرہ الشریفة فلا تحرمنا یا اللہ فی الآخرة من فضل شفاعة محمد صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم، واحشرنا فی زمرته وتحت لوائه وامتنا علی محبته وسنته واسقنا من حوضه المورود بیدہ الشریفة شربة ھنیئة لا نظما بعدھا ابدا انک علی کل شیء قدیر.

اے اللہ! بیشک یہ جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے جسے تو نے شرف بخشا اور عزت بزرگی اور عظمت دی ہے، اور اسے اپنے نبی اور اپنے پیارے محمد ﷺ کے نور سے منور فرمایا ہے، اے اللہ! جس طرح تو نے ہمیں دنیا میں حضور ﷺ اور آپ کی مقدس یادگاروں کی زیارت نصیب فرمائی ہے اسی طرح اے اللہ! ہمیں آخرت میں بھی حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کی فضیلت سے محروم نہ کرنا، اور آپ ہی کے گروہ میں اور آپ ہی کے جھنڈے کے نیچے ہمیں جمع کرنا، اور آپ کی محبت اور آپ کی سنت پر قائم رکھتے ہوئے ہمیں موت دینا، اور آپ کے حوض (کوثر) سے جو مومنین کے وارد ہونے کی جگہ ہے، آپ کے مبارک ہاتھ سے ہمیں ایسا خوشگوار شربت پلانا جسے پی کر ہم کبھی بھی پیاسے نہ ہوں، بے شک تو ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔

☆ اس کے بعد نہایت ادب، تواضع، خشوع وخضوع، عجز وانکساری خشیت اور وقار کے ساتھ ''مواجہہ شریف'' میں سرہانے کی دیوار کے کونے والے ستون سے تین چار ہاتھ کے فاصلے سے کھڑا ہو جائے قبلہ کی طرف پشت ہو اور ذرا بائیں طرف

کو مائل ہو جائے تا کہ نبی کریم ﷺ کے چہرہ انور کے خوب سامنے ہو جائے، اور قبر کی دیوار پر ہاتھ نہ رہے، اور اس طرح کھڑا ہو جیسے نماز میں کھڑے ہوتے ہیں، نظریں نیچی رکھے ادھر ادھر دیکھنا اس وقت سخت بے ادبی ہے ہاتھ پاؤں بھی ساکن اور وقار سے رہیں، پھر رحمت عالم ﷺ کو اپنے مرقد میں زندہ تصور کرے گویا کہ وہ اپنے مرقد میں سو رہے ہیں، اور چہرہ انور اس وقت میرے سامنے ہے حضور ﷺ کو میری حاضری کی اطلاع ہے، اور یہ سمجھے کہ گویا زندگی میں آپ ﷺ کی مجلس میں حاضر ہے، اور وہ میری بات سن رہے ہیں پھر کہے:

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

الصلوة والسلام عليك يا نبي الله

الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله

الصلوة والسلام عليك ياخير خلق الله

الصلوة والسلام عليك يا خاتم الانبياء

الصلوة والسلام عليك ياسيد الانبياء

والمرسلين ورحمة الله وبركاته. (۱)

---

(۱) ثم توجّه أى بالقلب والقالب مع رعاية غاية الأدب ، فقام تجاه الوجه الشريف ...... متواضعًا خاضعًا خاشعًا مع الذلة والانكسار والخشية والوقار والهيبة والافتقار غاض الطرف مكفوف الجوارح فارغ القلب واضعًا يمينه على شماله مستقبلاً للوجه الكريم مستدبرًا للقبلة تجاه مسمار الفضة على نحو أربعة أذرع لا الأقل (أى لأنّه ليس من شعار آداب الأبرار) من السارية الّتى عند رأسه الكريم ناظرًا إلى الأرض أ وإلى أسفل ما يستقبله من الحجرة الشريفة محترزًا عن اشتغال النظر بما هناك من الزينة متمثلاً صورته الكريمة فى خيالك مستشعرًا بأنّه عليه الصلاة والسلام عالم بحضورك و قيامك و سلامك (أى بل بجميع أفعالك وأحوالك وارتحالك ومقامك ، وكأنّه حاضر جالس بإزائك) مستحضرًا عظمته وجلالته وشرفه وقدره صلى اللّٰه تعالىٰ عليه واٰله وسلم ، ثم قال مسلماً مقتصدًا من غير رفع صوت ولا إخفاء =

☆اس کے بعد نبی کریم ﷺ سے شفاعت کی درخواست کرے کہ حضور والا گناہوں کے بوجھ نے میری کمر توڑ دی ہے، میں آپ کے سامنے اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور اللہ سے معافی چاہتا ہوں، حضور ﷺ بھی میرے لئے استغفار فرمائیں، اور قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں، اگر حضور ﷺ نے عنایت نہ فرمائی تو میں کہیں کا نہ ہوں گا، اب اس دروازہ میں دل کی فرمائشیں سب پوری کیجئے، کوئی حسرت باقی نہ رہے، کبھی صرف آنسوؤں کی زبان سے کام لے کبھی ذوق وشوق کی زبان میں عرض کرے۔(۱)

= بحضور وحياء : السلام عليك أيّها النّبيّ ورحمة الله وبركاته ، السلام عليك يا رسول الله ، السلام عليك يا حبيب الله ، السلام عليك يا خليل الله ، السلام عليك يا خير خلق الله، السلام عليك يا صفوة الله ، السلام عليك يا خِيَرة الله ، السلام عليك يا سيّد المرسلين، السلام عليك يا إمام المقتدين ، السلام عليك يا من أرسله الله رحمة للعالمين ، السلام عليك يا شفيع المذنبين ، السلام عليك يا مبشر المحسنين ، السلام عليك يا خاتم النبيين ، السلام عليك وعلى جميع الأنبياء والمرسلين ، والملائكة المقربين ، السلام عليك وعلى آلك وأهل بيتك وأصحابك أجمعين ، و سائر عباد الله الصالحين . (مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۵۱۷ ، ۵۱۶ ، ۵۱۷) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسك : (ص: ۳۷۷ ، ۳۷۸) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن .

☜ مراقى الفلاح مع الطحطاوى : (ص: ۷۴۷) كتاب الحج ، فصل فى زيارة النّبيّ ﷺ ، ط: قديمى .

(۱) ثم يطلب الشفاعة أى فى الدنيا بتوفيق الطاعة و فى الآخرة بغفران المعصيّة فيقول : يا رسول الله ! أسئلك الشفاعة ، ثلاثًا ؛ لأنّه أقل مراتب الإلحاح لتحصيل المنال ، فى مقام الدعاء والسؤال ، ولا يبعد أن يكون إشارة إلى طلبها فى المقامات الثلاثة من الدنيا والبرزخ والآخرة ، أو المراتب المرتّبة من الشريعة والطريقة والحقيقة . (إرشاد السارى : (ص: ۵۱۸) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسك : (ص: ۳۷۹) خاتمة فى زيارة قبر الرّسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن .

☜ ونحن وفدك يا رسول الله ، وأضيافك ، جئنا إليك وإلى بلدك الكريم من بلاد شاسعة ، وأماكن بعيدة ، نقصد بذٰلك قضاء حقك علينا والنظر إلى مآثرك والتيمن بزيارتك والتبرك بالسلام عليك والاستشفاع بك إلى ربّنا عزّ وجلّ . فإن خطايا قد قصمت ظهورنا وأوزارنا قد اثقلت كو أهلنا وأنت الشافع المشفع وقد قال الله تعالىٰ : ﴿ولو أنّهم إذ ظلموا =

اور یہ بھی دعا کرے ''اے اللہ! نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک پر میری اس حاضری کو آخری موقعہ نہ بنا بلکہ اے رب ذوالجلال مجھے پھر واپس آنے کی توفیق عطا فرما''۔(۱)

اور اس دعا کے وقت نہ آواز بہت اونچی کرے اور نہ بالکل دھیمی ہو۔(۲)

☆اس کے بعد اپنے ان بزرگوں، عزیزوں کا سلام حضور ﷺ کو پہنچائیں، جنہوں نے آپ سے فرمائش کی ہو، اور آپ نے ان سے وعدہ کرلیا ہو، اس کے لئے

= أنفسهم جاء وک فاستغفروا اللّٰه واستغفر لهم الرسول لوجدوا اللّٰه توّابًا رحيمًا ﴾ النساء : ۶۴) وقد جئناک يارسول اللّٰه ظالمين لأنفسنا ، مستغفرين لذنوبنا فاشفع لنا إلى ربّنا واسأله أن يميتنا على سنتک ، ويحشرنا في زمرتک و يسقينا بكأسک غير خزايا ولا نداميٰ ، ويرزقنا مرافقتک في الفردوس الأعلىٰ مع الّذين أنعم اللّٰه عليهم من النبيّين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن أولئک رفيقًا ، يا رسول اللّٰه ، الشفاعة ، الشفاعة ، الشفاعة . (البحر العميق : (۵/۲۹۰۳ ، ۲۹۰۴) الباب العشرون : في تاريخ المدينة وما يتعلق بمسجدها النبوی ، كيفية السلام عليه ﷺ حال الزيارة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

(۱) ويقول : غير مودع يا رسول اللّٰه ! ثم يقول : اللّٰهم لا تجعل هٰذا آخر العهد بنبيک ومسجده وحرمته ويسرلي العود إليه ، والعكوف لديه والعافية في الدنيا والآخرة . (غنية الناسک : (ص: ۳۸۸) خاتمة في زيارة الرسول ﷺ ، فصل : في آداب الرجوع ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساري : (ص: ۷۵۲) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، فصل في آداب الرجوع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ الفقه الإسلامي وأدلّته : (۳/۳۴۲) الباب الخامس ، الحج والعمرة ، الفصل الثاني : خصايص الحرمين ، المبحث الثاني ، حرم المدينة ، ط: دار الفكر .

(۲) ثم مسلما أي مريد السلام مقتصدًا أو متوسطًا في رفع كلامه كمابيّنه من غير رفع صوت لقوله تعالىٰ : ﴿ إنّ الّذين يغضون أصواتهم عند رسول اللّٰه ﴾الآية . ولاإخفاء أي بالمرة ، لفوت الإسماع الّذي هو السنة ، وإن كا لايخفىٰ شيئ على الحضرة ...... (إرشاد الساري : (ص: ۷۱۲) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ البحر العميق : (۵/۲۹۰۰) الباب العشرون : في تاريخ المدينة و مايتعلق بمسجدها النبوی ﷺ ، كيفية زيارته ﷺ وزيارة ضجيعيه (رضي اللّٰه عنهما) ، ط: إمؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

☜ غنية الناسک : (ص: ۳۸۲) خاتمة في زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن .

یوں کہنا چاہیئے:

السلام علیک یا رسول الله من فلان بن فلان یستشفع

بک الی ربک فاشفع لہ ولجمیع المو منین. (۱)

”اے اللہ کے رسول! آپ پر فلاں بن فلاں کی جانب سے سلام ہو، وہ آپ کے پروردگار کی بارگاہ میں آپ کی شفاعت کا طالب ہے پس اس کی اور تمام مسلمانوں کی شفاعت فرمائیں۔“

☆ اور اگر تمام سلام بھیجنے والوں کا نام لینا مشکل ہو تو اتنا ہی کہہ دے کہ حضور ﷺ آپ پر ایمان رکھنے والے اور آپ کا نام لینے والے میرے چند بزرگوں اور عزیزوں، دوستوں نے بھی سلام عرض کیا ہے، حضور ﷺ ان کا بھی سلام قبول فرمائیں اور ان کے لئے اپنے رب سے مغفرت مانگیں، وہ بھی حضور ﷺ کی شفاعت کے طلب گار اور امیدوار ہیں۔ (۲)

☆ پھر اس کے بعد تقریباً ایک ہاتھ داہنی جانب ہٹ کر آپ کے یار غار اور سب سے بڑے جانثار حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں سلام عرض کرے اور یہ کہے:

السلام علیک یا سید نا ابابکر الصدیق

السلام علیک یا خلیفہ رسول اللّٰہ

السلام علیک یا وزیر رسول اللّٰہ

السلام علیک یا صاحب رسول الله فی الغار

---

(۱) ثم لیبلغ سلام من أوصاه بتبلیغ سلامه، فیقول: السلام علیک یا رسول اللّٰہ من فلان بن فلان یستشفع بک إلی ربّک، أو فلان بن فلان یسلّم علیک یا رسول اللّٰہ ویستشفع بک إلی ربّک ...... (غنیة الناسک: (ص: ۳۷۹) خاتمة فی زیارة قبر الرّسول ﷺ، ط: إدارة القرآن)
☐ البحر العمیق: (۲۹۰۷/۵) الباب العشرون: فی تاریخ المدینة ومایتعلق بمسجدها النبوی، کیفیة السلام علیه ﷺ حال الزیارة، ط: مؤسّسة الریّان، المکتبة المکیّة.
☐ إرشاد الساری: (ص: ۷۲۳) باب زیارة سید المرسلین ﷺ، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة. ش
(۲) انظر الحاشیة السابقة، رقم: ۱.

السلام علیک یا رفیقه فی الاسفار ورحمة الله و بر کاته. (۱)

☆ اس کے بعد پھر ایک ہاتھ اور داہنی جانب ہٹ کر سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے روبرو سلام عرض کرے اور یوں کہے:

السلام علیک یا عمر بن الخطاب
السلام علیک یا امیر المومنین
السلام علیک یا عز الاسلام و المسلمین
السلام علیک یا ابا لفقراء و الضعفاء
والارام والاتیام، السلام علیک یا مظهر الاسلام
السلام علیک یا مکسر الاصنام، جزاک اللّٰه
عنا افضل الجزاء ورضی الله عنه، ورحمته الله وبرکاته. (۲)

---

(۱) ثم یتأخّر إلی صوب یمینه قدر ذراع ، فیسلّم علی خلیفة رسول اللّٰه ﷺ ، أبی بکر الصدیق رضی اللّٰه عنه فیقول : السلام علیک یاخلیفة رسول اللّٰه ، السلام علیک یا صفیّ رسول اللّٰه ، السلام علیک یا صاحب رسول اللّٰه ، السلام علیک یا وزیر رسول اللّٰه ، السلام علیک یا ثانی رسول اللّٰه فی الغار و رفیقه فی الأسفار ، وأمینه علی الأسرار ، السلام یا علم المهاجرین والأنصار ، السلام علیک یا أبابکر الصدیق ، السلام علیک ورحمة اللّٰه وبرکاته ، جزاک اللّٰه عن رسوله وعن الإسلام وأهله خیر الجزاء ، ورضی اللّٰه عنک أحسن الرضاء . (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری : (ص: ۷۱۸ ، ۷۱۹) باب زیارة سید المرسلین ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)
▭ غنیة الناسک : (ص: ۳۷۹) خاتمة فی زیارة قبر الرسول ، ﷺ ، ط: إدارة القرآن .
▭ البحر العمیق : (ص: ۲۹۰۵/۵) الباب العشرون : فی تاریخ المدینة ومایتعلق بمسجدها النبوی ، کیفیة السلام علیه ﷺ حال الزیارة ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة .
(۲) ثم یتأخّر کذٰلک قدر ذراع فیسلّم علی عمر رضی اللّٰه عنه ؛ لأنّ رأسه من الصدیق کرأس الصدیق من النّبیّ ﷺ ، فیقول : السلام علیک یا أمیر المؤمنین ، عمر الفاروق الّذی أعزّ اللّٰه به الإسلام ، إمام المسلمین حیا و میتًا ، جزاک اللّٰه عن أمة محمد خیرًا . ویزید علیه أو ینقص إن ضاق الوقت . (غنیة الناسک : (ص: ۳۷۹ ، ۳۸۰) خاتمة فی زیارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن)
▭ ثم یتأخّر عنه إلی یمینه قد رذراع فیسلّم علی خلیفة رسول اللّٰه ﷺ عمر بن الخطاب رضی =

اس کے بعد جو دعا یاد ہو وہ کرے اور جو دل چاہے مانگے۔(۱)

☆ روضۂ اقدس کی زیارت سے فارغ ہوکر ''بقیع'' کے قبرستان ''جنة البقیع'' کی جانب جاکر قبروں اور مزارات پر حاضر ہونا چاہیئے، یہاں پر حضرت عباسؓ، حسنؓ بن علیؓ، زین العابدینؒ، ان کے فرزند محمد باقر، اور ان کے بیٹے جعفر صادق، امیرالمومنین سیدنا عثمانؓ اور نبی کریم ﷺ کے فرزند ابراہیمؓ اور متعدد ازواج مطہراتؓ اور آپ ﷺ کی پھوپھی صفیہؓ نیز دوسرے بہت سے صحابہ وتابعین بالخصوص امام مالکؒ اور سیدنا نافع رحمہ اللہ کے مزارات کی زیارت کی جائے۔(۲)

= اللّٰه فيقول : السلام عليك يا أمير المؤمنين عمر الفاروق ، السلام عليك يا من كمّل به الأربعين ، السلام عليك يا من استجاب اللّٰه فيه دعوة خاتم النبيين ، السلام عليك يا من أظهر اللّٰه به الدين ، السلام عليك يا من أعزّ اللّٰه به الدين ، السلام عليك يا من نطق بالصواب و وافق قوله محكم الكتاب ، السلام عليك يا من عاش حميدًا و خرج من الدنيا شهيدًا ، جزاك اللّٰه عن نبيه و خليفته وأمّته خير الجزاء ، السلام عليك ورحمة اللّٰه وبركاته . (إرشاد الساری : (ص: ۷۱۹ ، ۷۲۰) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ البحر العميق : (۲۹۰۵/۵) الباب العشرون : فی تاريخ المدينة وما يتعلق بمسجدها النبوی ، كيفية السلام ﷺ حال الزيارة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكية .

(۱) ثم يرجع إلى حيال وجه النّبیّ ﷺ ويقف عند القبر الأقدس على قدر رمح فيحمد اللّٰه تعالىٰ ويثنى عليه ويمجّده ويصلى على النبیّ ﷺ ويستشفع به إلى ربّه ويدعو رافعًا يديه لنفسه ولوالديه ولمن شاء من أقاربه وأشياخه وإخوانه ولمن أوصاه و سائر المسلمين . (إرشاد الساری : (ص: ۷۲۰) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسك : (ص: ۳۸۰) خاتمة فی قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن .

▭ مراقی الفلاح : (ص: ۷۵۰) كتاب الحج ، فصل فی زيارة النّبیّ ﷺ ، ط: قديمی .

(۲) يستحب أن يخرج كل يوم إلى البيقع بعد زيارة النّبیّ ﷺ و صاحبيه رضی اللّٰه عنهما فيزور القبور الّتی به خصوصًا يوم الجمعة ، وقد قيل إنّه مات بالمدينة من الصحابة نحو عشرة آلاف غير أنّ غالبهم لايعرف ، وممن يعرف عينًا أو جهة بالبقيع مشهد عثمان و مشهد سيدنا إبراهيم ابن النّبیّ ﷺ و فيه رقية ابنته ﷺ وعثمان بن مظعون و عبد الرحمٰن بن عوف و سعد بن أبی وقاص و عبد اللّٰه بن مسعود ، وخُنيس بن حذافة ، وأسعد بن زرارة ، فينبغی أن يسلّم هناك على هؤلاء كلهم رضی اللّٰه عنهم ، ومشهد عبّاس بن عبد المطلب ، وهو عمّ النّبیّ ﷺ ، وفيه حسن=

☆اور مستحب یہ ہے کہ جمعرات کے روز شہدائے احد خاص طور پر سید الشہداء سیدنا حمزہؓ کے مزار کی زیارت کی جائے اور وہاں پر کہے:

سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار سلام علیکم

دار قوم مومنین وانا ان شآء للہ بکم لا حقون.

ترجمہ: ''اے قبر والے! وہ صبر اور استقامت جس کا تم نے مظاہرہ کیا اس پر تمہیں سلام ہو، آخرت کا گھر کیسی اچھی جگہ ہے، ایمان والوں کی اس اقامت کی جگہ پر سلام ہو، ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔''

یہاں پر آیت الکرسی اور سورۂ اخلاص (قل ھو اللہ احد) پڑھنی چاہیئے، اور ہفتہ کے دن مسجد قبا پر آنا مستحب ہے۔(۱)

= بن علی عند رجلی العباس ، قیل : و فاطمة الزهراء ، وقیل فی مسجدها بالبقیع ، قیل ورأس الحسین ، قیل وعلی أیضًا نُقل إلیهم رضی اللّٰه عنهم ولا بأس بالسلام علی هؤلاء کلهم ، وفیه أیضًا : زین العابدین وابنه محمد الباقر ، وابن محمد جعفر الصادق رضی اللّٰه عنهم ، ومشهد أزواج النّبیّ ﷺ وعلی اٰله وأزواجه ماعدا خدیجة ومیمونة وقیل لایعرف تحقیق من فیهنّ …… ومشهد الإمام مالک ومشهد یقال : إن به نافعًا مولیٰ ابن عمر رضی اللّٰه عنهم …… (إرشاد الساری : (ص: ۷۲۹ ، ۷۳۰ ، ۷۳۱ ، ۷۳۲) باب زیارة سیّد المرسلین ﷺ ، فصل : فی زیارة أهل البقیع ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۳۸۳ ، ۳۸۴ ، ۳۸۵) خاتمة فی زیارة قبر الرّسول ﷺ ، فصل : فی زیارة أهل البقیع ، ط: إدارة القرآن .

مراقی الفلاح : (ص: ۷۵۰) کتاب الحج ، فصل فی زیارة النّبیّ ﷺ ، ط: قدیمی .

(۱) فیأتی المشهد والمزارات خصوصًا قبر سید الشهداء حمزة رضی اللّٰه عنه …… وإن تیسّر یوم الخمیس فهو حسن ویقول : سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار ، ویقرأ آیة الکرسی ، والإخلاص إحدٰی عشر مرّة ، وسورة یٰس إن تیسّر ویهدی ثواب ذٰلک لجمیع الشهداء ومن بجوارهم من المؤمنین ویستحب أن یأتی مسجد قباء یوم السبت أو غیره ویصلی فیه …… (مراقی الفلاح : (ص: ۷۵۰ ، ۷۵۱) کتاب الحج ، فصل فی زیارة النّبیّ ﷺ ، ط: قدیمی)

غنیة الناسک : (ص: ۳۸۶ ، ۳۸۷) خاتمة قبر النّبیّ ﷺ ، فصل : فی زیارة شهداء أحد ، وفصل : فی زیارة مسجد قباء وما یقربه من الآبار ، ط: إدارة القرآن . =

☆جب تک مدینہ منورہ میں رہے تمام نمازیں مسجد نبوی میں ادا کرنا مستحب ہے، اور جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو تو دو رکعت نماز وداع مسجد نبوی میں ادا کرنا مستحب ہے، اور جو مراد ہو اس کے لئے دعا مانگی جائے اور پھر حضور ﷺ کی قبر پر آکر دعائیں مانگے، اللہ تعالی دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔(۱)

☆اور یہ تصور وخیال کرتے ہوئے کہ میں بارگاہ عالی مقام میں حاضر ہوں کہ آقا ﷺ میری گزارش بہ نفس نفیس سن رہے ہیں، پورے ادب کے ساتھ ہلکی آواز سے صلوۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرے، اور شفاعت کی درخواست پیش کرے، اور صلاۃ وسلام کے الفاظ اوپر لکھے گئے ہیں۔(۲)

= ▭ إرشاد الساری : (ص: ۷۳۳، ۷۳۷، ۷۳۸) باب زيارة سيّد المرسلين ﷺ ، فصل : فی المساجد المنسوبة إليه ﷺ ، و فصل : فی زيارة جبل أحد وأهله ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۱) وليغتنم أيّام مقامه بالمدينة المشرفة فيحرص على ملازمة المسجد والصلاة فيه بالجماعة ...... (غنية الناسک : (ص: ۳۸۲) خاتمة فی زيارة قبر الرّسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن)

▭ وأيضًا فيه : وإذا فرغ من زيارة سيّد الأنام عليه الصلاة والسلام و زيارة المساجد والمشاهد العظام يستحب أن يودع مسجد النبيّ ﷺ بصلاة و دعاء بماأحبّ وأولى أن يكون بمصلاه ﷺ ثم بما قرب منه إلى مايلي المنبر ، وأن يأتی القبر المقدّس ، فيزور كما حرّر ثم يدعو بما أحب من دين أو دنيا ، ويسأل الله تعالىٰ والوصول إلى الأهل سالمًا من بليات الدارين ...... (غنية الناسک : (ص: ۳۸۸) خاتمة فی زيارة قبر الرّسول ﷺ ، فصل فی آداب الرجوع ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۷۲۴) باب زيارة سيّد المرسلين ﷺ ، فصل : فی آداب المجاورة فی المدينة المنوّرة ، و(ص: ۷۵۲) فص فی آدب الرجوع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ شامی : (ص: ۶۲۸/۲) كتاب الحج ، باب الهدی ، خاتمة ، ط: سعيد .

(۲) متمثّلا صورته الكريمة فی خيالک مستشعرًا بأنّه عليه الصلاة والسلام عالم بحضورک وقيامک وسلامک ، مستحضرًا عظمته و جلالته وشرفه و قدره ﷺ ، ثم قال : مسلما مقتصدًا من غير رفع صوت ولا إخفاء بحضورٍ وحياء ...... ثم يطلب الشفاعة فيقول : يا رسول الله ! أسألک الشفاعة ثلاثًا ...... (إرشاد الساری : (ص: ۷۱۶، ۷۱۸) باب زيارة سيّد المرسلين ﷺ ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۳۷۸) خاتمة فی زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن .

▭ البحر العميق : (۲۹۰۳/۵) الباب العشرون : فی تاريخ المدينة وما يتعلق بمسجدها النبوی ، كيدية السلام عليه ﷺ ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

☆ مدینہ منورہ میں قیام کے ایک ایک لمحہ کو غنیمت سمجھا جائے، جس قدر ہو سکے طاعت و عبادت میں صرف کریں، ہر نماز جماعت کے ساتھ مسجد نبوی ﷺ میں ادا کرے بلکہ یہ کوشش کرے کہ ریاض الجنۃ یا اس حصے میں پڑھے جو حضور ﷺ کے زمانہ میں مسجد تھی، درود شریف کا ورد ہر وقت جاری رکھے، کثرت کے ساتھ روضۂ اقدس ﷺ پر حاضری دیتا رہے، اور سلام عرض کرتا رہے کیونکہ پھر یہ دولت کہاں نصیب ہوگی، اور زیادہ سے زیادہ وقت مسجد نبوی ﷺ میں گزارے۔

☆ اگر مواجہہ شریف میں اطمینان و سکون کے ساتھ صلوٰۃ و سلام کا موقع نہ مل سکے تو مسجد نبوی ﷺ میں جس جگہ سے سہولت سے ہو سکے صلوٰۃ و سلام اور درود شریف کا ورد رکھے۔(۱)

زیارت نبوی ﷺ کے آداب

نبی کریم ﷺ کی زیارت کے اداب میں سے یہ ہے کہ پہلے بارگاہ عالی میں

---

(۱) وإذا فرغ من الزيارة يأتي المنبر فيدعو عنده، ويأتي الروضة فيكثر فيها من الصلاة والدعاء، وعند الأساطين الفاضلة، وليغتنم أيّام مقامه بالمدينة المشرفة، فيحرص على ملازمة المسجد والاعتكاف والختم ولو مرّة منه ...... ويكثر من الصلاة والسلام على النبيّ ﷺ والصيام والصدقة عند الأساطين الفاضلة وغيرها (أى وغير الأسطوانات من المشاهد الكاملة من قرب محرابه ومنبره وقرب قبره وسائر أماكن الروضة الشريفة) مع تحرّى المسجد الأوّل ...... (إرشاد السارى: (ص: ۷۲۴، ۷۲۶) باب زيارة سيّد المرسلين ﷺ، ط: الإمداديه، مكّة المكرّمة)

🗀 وليغتنم أيّام مقامه بالمدينة المشرفة فيحرص على ملازمة المسجد والصلاة فيه بالجماعة ...... ويكثر من الصلاة والسلام على النبيّ ﷺ والصيام والصدقة ويكثر من السنن والنوافل فى الروضة الكريمة خصوصًا عند الأساطين الفاضلة وأفضل الأماكن للصلاة محرابه ﷺ، ثم ما قرب منه، ومن المنبر، قال مالک: أفضل مواقع الصلاة النافلة محرابه ﷺ، وأفضل مواضع الفرض الصف الأوّل، ويتحرّى المسجد الأوّل الّذى كان فى زمن النبيّ ﷺ ...... (غنية الناسک: (ص: ۳۸۲، ۳۸۳) خاتمة فى زيارة قبر الرّسول ﷺ، ط: إدارة القرآن)

1 الهندية: (۱/۲۶۶) كتاب المناسک، خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ، ط: رشيديه.

سلام پیش کرے اس کے بعد شفاعت کی درخواست کرے، امام جزریؒ ''حصن حصین'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس دعا قبول نہ ہوگی تو اور کہاں ہوگی؟(۱)

صلاۃ وسلام اور شفاعت کی درخواست پیش کرنے کے بعد قبلہ رخ ہوکر دعا مانگے اور مدینہ طیبہ میں درود شریف کثرت سے پڑھنا چاہیئے اور قرآن کریم کی تلاوت کی مقدار بھی بڑھا دینی چاہیئے ۔(۲)

---

(۱) ثم يطلب ...... الشفاعة أى فى الدنيا بتوفيق الطاعة وفى الآخرة بغفران المعصية ، فيقول يا رسول اللّٰه ! أسألك الشفاعه ، ثلاثًا ...... (إرشاد السارى : (ص : ۴۱۸) باب زيارة سيّد المرسلين ﷺ ، فصل : ولو توجه إلى الزيارة ،ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ وعند قبور الأنبياء عليهم السلام ، ولايصحّ قبر نبى بعينه سوى قبر نبينا ﷺ ، بالإجماع فقط . (حصن حصين : (ص: ۱۷۴) الباب الثانى : فى أوقات الإجابة وأحوالها وأماكناه ...... فصل : فى أماكن الإجابة وهو المواضع المباركة ، ط: مكتبة سيد أحمد شهيدؒ)

☜ غنية الناسك : (ص: ۳۷۹) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، فصل : وإذا تقجّه إلى الزيارة ، ط: إدارة القرآن .

☜ قال الحسن البصرى فى رسالته إلى أهل مكّة ان الدعاء يستجاب هناك فى خمسة عشر موضعًا : فى الطواف ، وعند الملتزم ، وتحت الميزاب ، و فى البيت ، و عند زم زم وعلى الصفا والمروة وفى المسعى وخلف المقام وفى عرفات وفى المزدلفة ، وفى منى وعند الجمرات الثلث ، قلت: وإن لم يجب الدعاء عند النّبى صلى اللّٰه عليه وسلم ففى أى موضع يستجاب على انا قد روينا فى استجابة الدعاء فى الملتزم حديثًا مسلسلاً من طريق أهل مكّة الخ . (حصن حصين : (ص: ۳۲ ، ۳۳) اماكن الإجابة ، المنزل الأوّل من ورد يوم الخميس ، ط: المطبع المجتبائى دهلى) .

(۲) ثم يتقدّم إلى رأس القبر الشريف فيقف بين القبر والأسطوانة الّتى هناك ، ويسقتبل القبلة ، ويجعل الرأس المقدّس عن يساره ويحمد اللّٰه تعالىٰ ويثنىٰ عليه ، ويصلى على النّبىّ ﷺ ويدعو لنفسهٖ ولمن أحبّ بما أحبّ ...... (البحر العميق : (۲۹۰۶/۵) الباب العشرون : فى تاريخ المدينة ومايتعلق بمسجدها النبوى ، كيفية السلام عليه ﷺ حال الزيارة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۴۲۰) باب زيارة سيّد المرسلين ﷺ ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ غنية الناسك : (ص: ۳۸۰) خاتمه فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن .

☜انظر الحاشية رقم : ۲ ، على نفس الصفحة ، أيضًا .

زیتون

☆احرام کی حالت میں زیتون کا تیل زخم پر یا ہاتھ پاؤں کی پھٹن پر لگانا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوتا۔(۱)

☆احرام کی حالت میں زیتون کا تیل کان یا ناک میں ٹپکانے سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوتا۔(۲)

☆زیتون کا خالص تیل اگر ایک بڑے عضو یا اس سے زیادہ پر خوشبو کے طور پر لگایا تو دم واجب ہے، اور اگر اس سے کم پر لگایا تو صدقہ واجب ہے، اور اگر اس کو کھالیا یا دوا کے طور پر لگایا تو کچھ بھی واجب نہیں ہے۔(۳)

☆زیتون کے تیل میں اگر خوشبو ملی ہوئی ہے، جیسے گلاب یا چمبیلی وغیرہ کے پھول ڈال دیئے جاتے ہیں اور اس کو روغن گلاب کہتے ہیں، یا کوئی اور خوشبو ڈالی گئی، اور اس تیل کو ایک کامل عضو پر لگایا گیا تو دم دینا واجب ہوگا اور اس سے کم پر لگایا تو صدقہ دینا لازم ہوگا۔(۴)

(۱، ۲، ۳) ولو ادّهن بزيت بحت أو خل بحت غير مطبوخ كل منهما ، وأكثر فعليه دم عند أبى حنيفة ، وصدقة عندهما وإن استقل منهما فصدقة اتّفاقًا ، هٰذا إذا استعملهما على وجه الطيب ، سواء استعملها فى الشعر أو الجسد عندنا ، أمّا إذا استعملهما على وجه التداوى ، أو الأكل فلا شيئ عليه بالإجماع فلو أكلهما وأ استعطهما ، أو داوىٰ بهما جراحته ، أو شقوق رجليه أو أقطر فى أذنيه ، فلا شيئ عليه ، وأمّا المطيب منهما وهو ما ألقى فيه الأنوار ، كدهن البنفسج ، والياسمين والورد والبان ، الخيرى وما أشبه ذٰلک ، فإذا دّهن به عضوًا كبيرًا كاملاً فعليه دم بالإجماع ؛ لأنّه طيب وفى الأقل منه صدقة ، وكذا إذا اادّهن بالمطبوخ منهما وأكثر منه فعليه دم اتّفاقًا ...... (غنية الناسک : (ص: ۲۴۸ ، ۲۴۹) باب الجنايات ، الفصل الأوّل : فى الطيب ، مطلب : فى الادّهان ، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۴۵۸ ، ۴۵۹) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى : فى الطيب ، فصل فى الدّهن ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

🗁 الهندية : (۱/ ۲۴۰) كتاب المناسک ، الباب الثامن : فى الجنايات ، الفصل الأوّل : فيما يجب بالتطيب ، والتدهّن ، ط: رشيديه .

زیتون کا تیل

''ناریل کا تیل'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(٤/ ٢٦١)

زیرناف

احرام کی حالت میں زیرناف کے پورے بال صاف کرنے سے دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

زیور

عورت کے لئے احرام کی حالت میں زیور پہننا جائز ہے، البتہ نہ پہننا بہتر ہے۔(۲)

---

(۱) وإن حلق عانته أو إبطيه أو نتفهما أو أحدهما فعليه دم . (الهندية : (۱/ ۲۴۳) كتاب المناسک ، الباب الثامن : فی الجنايات ، الفصل الثالث : فی حلق الشعر و قلم الأظفار ، ط: رشيديه)

مراقی الفلاح : (ص: ۷۴۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ،ط : قديمی .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۴۹) كتاب الحج ، باب الجنايات ،ط : سعيد .

(۲) وتلبس الحرير و الذهب وتتحلی بأی حلی شائت . (غنية الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

لها أن تلبس الحرير والذهب وتتحلی بأی حلی شائت عند عامة العلماء ، وعن عطاء أنّه كره ذٰلک ، والصحيح قول العامة لما روی أن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما كان يلبس نساء ه الذهب والحرير فی الإحرام ، وعن عائشة رضی اللّٰه عنها أنّها سئلت : ما تلبس المرأة ؟ قالت : تلبس من خزها و قزها وأصباغها وحليّها ، أخرجه البغوی فی شرح السنّة . (البحر العميق : (۲/ ۷۱۴ ، ۷۱۵) الباب السابع : فی الإحرام ، الفصل الثامن : إحرام المرأة والخنثٰی المشكل ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

إرشاد الساری : (ص: ۱۶۳) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .
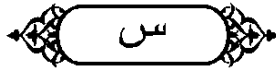
سات ستون

۱۔ستون حنانہ۔ ۲۔ستون عائشہ۔ ۳۔ستون ابولبابہ۔ ۴۔ستون سریر۔
۵۔ستون حرس۔ ۶۔ستون وفود۔ ۷۔ستون تہجد۔

یہ تمام ستون مسجد کے اس حصہ میں ہیں جو حضور اقدس ﷺ کے زمانے میں تھی، ان ستونوں کے پاس جا کر دعا اور استغفار کرے، اور جب بھی موقع ملے اگر مکروہ وقت نہیں تو ان کے پاس نوافل ادا کرے یہ بڑے متبرک مقامات ہیں، ان کی تفصیل اپنی اپنی جگہ پر دیکھیں۔(۱)

ساس کو حج پر لے جانا

”داماد“ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲٦٦)

سالی محرم نہیں

محرم وہ ہے جس سے نکاح کسی حال میں بھی جائز نہ ہو، سالی محرم نہیں ہے

---

(۱) ثم يأتی الروضة الكريمة ...... فليكثر فيها من الصلاة والدعاء خصوصًا عند المنبر جمعًا بين فضيلة الروضة والمنبر وعند الأساطين الفاضلة منها اسطوانة فی علم علی المصلی الشريف ...... وكان جذعه ﷺ الّذی كان يخطب إليه ويتكئ عليه أمامها ...... واسطوانة عائشة رضی اللّٰه عنها ، ...... واسطوانة التوبة ...... واسطوانة السرير ...... واسطوانة علی رضی اللّٰه عنه ويسمّٰی اسطوانة الحرس ...... واسطوانة الوفود ......واسطوانة مربعة القبر ، ويقال لها : مقام جبرئيل عليه السلام ...... واسطوانة التهجد كان ﷺ يصلی إليها ليلاً ...... (غنية المناسک : (ص: ۳۸۱ ، ۳۸۲) خاتمة فی زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۴۲۷ ، ۴۲۸) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، فصل : فی آداب المجاورة فی المدينة المنوّرة ، الأساطين الفاضلة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 البحر العميق : (۱/۲٦۵ ، ۲٦٦) الباب الأوّل : فی الفضائل ، فضل الأسطوانات المشهودة فی الروضة والصلاة إليها ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكية .

چنانچہ اگر شوہر بیوی کو طلاق دیدے اور عدت گزر جائے، یا بیوی کا انتقال ہوجائے تو سالی کے ساتھ نکاح ہوسکتا ہے، اور نا محرم کو ساتھ لے جانا جائز نہیں ہے بلکہ ایسی صورت میں بہنوئی گنہگار ہوگا، اس لئے بہنوئی حج میں سالی کو ساتھ نہ لے جائے۔(۱)

سامان

کسی کے پاس ضرورت سے زائد سامان ہے، اور اس کی اتنی مالیت ہے کہ اس کو بیچ کر حج کرسکتا ہے تو اس کو حج کے لئے بیچنا واجب ہے۔(۲)

سانپ

''موذی جانور'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۱۱/٤)

سایہ میں بیٹھنا

احرام کی حالت میں کسی بھی چیز کے سایہ میں بیٹھنا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) (ومنها المحرم للمرأة) شابة كانت أو عجوزًا إذا كانت بينها وبين مكّة مسيرة ثلاثة أيّام ...... والمحرم الزوج ومنها لا يجوز مناكحتها على التأبيد بقرابة أو رضاع أو مصاهرة، كذا في الخلاصة. (الهندية: (۲۱۸/۱، ۲۱۹) كتاب المناسك، الباب الأوّل، ط: رشيديه)

شامی: (۴٦۴/۲) كتاب الحج، مطلب في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۱۲۳/۲) كتاب الحج، فصل: وأمّا شرائط فرضيته، ط: سعيد.

(۲) وذكر ابن شجاع أنّه إذا كانت له دار لايسكنها ولا يواجرها ومتاع لا يمتهنه وعبد لايستخدمه وجب عليه أن يبيعه ويحج به ...... (بدائع الصنائع: (۱۲۳/۲) كتاب الحج، فصل: وأمّا شرائط فرضيته، ط: سعيد)

الهندية: (۲۱۷/۱) كتاب المناسك، الباب الأوّل، ط: رشيديه.

غنية الناسك: (ص: ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: في شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

(۳) لا بأس بأن يستظل بالبيت والمحمل كذا في الكافي. ولا بأس بأن يستظل في القسطاط، كذا في فتاوى قاضي خان. (الهندية: (۲۲۴/۱) كتاب المناسك، الباب الرابع فيما يفعله المحرم بعد الإحرام، ط: رشيديه) =

ستر عورت

جس طرح نماز میں ستر عورت واجب ہے اسی طرح طواف میں بھی ستر عورت واجب ہے، لہذا بدن کے جن حصوں کا چھپانا واجب ہے، اگر ان میں سے کسی عضو کا چوتھائی حصہ کھلا رہ گیا تو واجب ترک ہوگیا، لہذا اس صورت میں دوبارہ طواف کرنا یا دم دینا واجب ہوگا۔(۱)

ستون ابولبابہ

ایک صحابی حضرت ابولبابہؓ سے ایک قصور سرزد ہوگیا تھا، انہوں نے اپنے آپ کو یہاں بنے ہوئے ستون سے اس نیت سے باندھ لیا کہ جب تک اللہ کی جانب سے میرا قصور معاف نہیں ہوگا تب تک میں اپنے آپ کو اسی سے باندھ کر رکھوں گا، چنانچہ چند دن بعد انہیں معافی ملی نبی کریم ﷺ نے ابولبابہؓ کو ان کے قصور کی معافی کی خوشخبری سنائی، اب اسی مقام پر ایک ستون بنا ہوا ہے جسے ''ستون ابولبابہ'' کہتے ہیں۔(۲)

ستون تہجد

نبی کریم ﷺ اس جگہ تہجد کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔(۳)

= بدائع الصنائع : (۱۸۶/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان ما يحظره الإحرام ، ومالايحظره ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۹۲) باب الإحرام ، فصل فی مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

(۱) وأمّا ستر العورة فهو مثل الطهارة عن الحدث والجنابة أی أنّه ليس بشرط الجواز ، وليس بفرض ، لكنه واجب عندنا حتی لو طاف عريانا فعليه الإعادة مادام بمكة فإن رجع إلی أهله فعليه الدم . (بدائع الصنائع : (۱۲۹/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شروطه و واجباته (أی لطواف الزيارة) ط: سعيد)

الهندية : (۲۴۶/۱) كتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنايات ، الفصل الخامس فی الطواف والسعی والرمل ورمی الجمار ، ط: رشيديه .

الثانی : ستر العورة ، لوجوب الدم به وإلاّ فهو فرض مطلقًا ، والمانع كشف ربع العضو فمازاد ، كما فی الصلاة ، لا أقلّ ويجمع المتفرقات ، فلو طاف للفرض أو الواجب مكشوف العورة بقدر مالا تجوز معه الصلاة فعليه الإعادة أو الدم ، وفی التطوع الصدقة . (غنية الناسک : (ص: ۱۱۲) باب فی ماهية الطواف ...... فصل : فی واجبات الطواف ، ط: إدارة القرآن)

(۲، ۳) منها اسطوانة هی علم علی المصلی الشريف كان سلمة ابن الأكوع يتحری الصلاة =

ستون حرس

اس مقام پر حضرت علیؓ اکثر نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی جگہ بیٹھ کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسبانی کیا کرتے تھے، اس کو ''ستون علیؓ'' بھی کہتے ہیں۔(۱)

ستون حنانہ

یہ ستون ''محراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' کے قریب ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس ستون کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے یہیں وہ کھجور کا تنا دفن ہے جو لکڑی کا منبر بن جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی اور فراق میں بچوں کی طرح رویا تھا۔(۲)

عندها وكان جذعه صلى الله عليه وسلم الّذى يخطب إليه ويتكئ عليه أمامها فى موضع كرسى الشمعة عن يمين محرابه صلى الله عليه وسلم ، و اسطوانة عائشة رضى اللّه عنها ، ...... وتسمّى اسطوانة القرعة لما فى الأوسط للطبرانى أنّ رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم قال : إنّ فى مسجدى لبقعة لو يعلم النّاس ما صلوا فيها إلاّ أن يطير لهم القرعة ، فمن عائشة رضى اللّٰه عنها أنّها أشارت إليها ...... واسطوانة التوبة ...... واسطوانة السرير ، هٰذه اللاصقة بالشباك شرقى اسطوانة التوبة روى اعتكافه صلى الله عليه وسلم عندها ، كان سريره صلى الله عليه وسلم يوضع عندها مرة ، وعند ااسطوانة التوبة مرة أخرىٰ . واسطوانة على رضى اللّٰه عنه ويسمّٰى اسطوانة الحرس ...... وكان على كرم اللّٰه وجهه يصلى ويجلس فى صفحتها الّتى تلى القبر الشريف ، يحرس رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم ...... واسطوانة الوفود ...... وكان صلى الله عليه وسلم يجلس عندها للوفود ، واسطوانة مربّعة القبر ويقال لها : مقام جبرئيل عليه السلام ...... و اسطوانة التهجد ، كان صلى الله عليه وسلم يصلى إليها ليلاً ...... فهٰذه فى الأساطين الخاصة الّذى ذكرها أهل التواريخ ، وإلاّ فجميع سوارى المسجد يستحب الصلاة عندها ؛ لأنّها لاتخلو عن النظر النبوى إليه وصلاة الصحابة عندها . (غنية الناسک : (ص: ۳۸۱ ، ۳۸۲) خاتمة فى زيارة قبر الرسول صلى الله عليه وسلم ، ط: إدارة القرآن)

▭ ومنها اسطوانة التوبة ...... ومنها حل رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم أبا لبابة حين نزل توبته ، وأنزل اللّٰه فيه : ﴿ يٰأيّها الّذين اٰمنوا لاتخونوا اللّٰه والرّسول ﴾ ...... (البحر العميق : (۱/ ۲۶۶) ، وأيضًا : (ص: ۲۶۷) الباب الأوّل : فى الفضائل ، فضل الأسطوانة المشهورة فى الروضة ، ط:مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكية)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۷۲۸ ، ۷۲۹ ، ۷۳۰) باب زيارة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم ، فصل فى آداب المجاورة فى المدينة المنوّرة ، الأساطين الفاضلة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۱ ، ۲) منها اسطوانة هى علم على المصلى الشريف كان سلمة ابن الأكوع يتحرى الصلاة =

ستون سریر

اس جگہ پر نبی اکرم ﷺ اعتکاف فرماتے تھے اور رات کو یہیں آپ ﷺ کے لئے بستر بچھا دیا جاتا تھا۔(۱)

ستون عائشہؓ

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت کا علم ہو جائے تو وہ قرعہ اندازی کرنے لگیں'' اس جگہ کی نشاندہی حضرت عائشہؓ نے فرمائی تھی، ستون عائشہ اسی مقام پر بنا ہوا ہے۔(۲)

= عندها وكان جذعه ﷺ الّذى يخطب إليه ويتكئ عليه أمامها فى موضع كرسى الشمعة عن يمين محرابه ﷺ ، و اسطوانة عائشة رضى اللّٰه عنها ، ...... وتسمّٰى اسطوانة القرعة لما فى الأوسط للطبرانى أنّ رسول اللّٰه ﷺ قال : إنّ فى مسجدى لبقعة لو يعلم النّاس ما صلوا فيها إلاّ أن يطير لهم القرعة ، فمن عائشة رضى اللّٰه عنها أنّها أشارت إليها ...... واسطوانة التوبة ...... واسطوانة السرير ، هٰذه اللاصقة بالشباك شرقى اسطوانة التوبة روى اعتكافه ﷺ عندها ، كان سريره ﷺ يوضع عندها مرة ، وعند ااسطوانة التوبة مرة أخرىٰ . واسطوانة على رضى اللّٰه عنه ويسمّٰى اسطوانة الحرس ...... وكان على كرم اللّٰه وجهه يصلى ويجلس فى صفحتها الّتى تلى القبر الشريف ، يحرس رسول اللّٰه ﷺ ...... واسطوانة الوفود ...... وكان ﷺ يجلس عندها للوفود ، واسطوانة مربّعة القبر ويقال لها : مقام جبرئيل عليه السلام ...... و اسطوانة التهجد ، كان ﷺ يصلى إليها ليلاً ...... فهٰذه فى الأساطين الخاصة الّذى ذكرها أهل التواريخ ، وإلاّ فجميع سوارى المسجد يستحب الصلاة عندها ؛ لأنّها لاتخلو عن النظر النبوى إليه وصلاة الصحابة عندها . (غنية الناسک : (ص: ۳۸۱ ، ۳۸۲) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن)

☜ ومنها اسطوانة التوبة ...... ومنها حل رسول اللّٰه ﷺ أبا لبابة حين نزل توبته ، وأنزل اللّٰه فيه : ﴿ يأيّها الّذين اٰمنوا لاتخونوا اللّٰه والرّسول ﴾ ...... (البحر العميق : (۱/۱٦٦) ، وأيضًا : (ص: ۲٦۷) الباب الأوّل : فى الفضائل ، فضل الأسطوانة المشهورة فى الروضة ، ط:مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكية)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۷۲۸ ، ۷۲۹ ، ۷۳۰) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، فصل فى آداب المجاورة فى المدينة المنوّرة ، الأساطين الفاضلة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۱ ، ۲) منها اسطوانة هى علم على المصلى الشريف كان سلمة ابن الأكوع يتحرى الصلاة =

ستون وفود

اسی جگہ نبی اکرم ﷺ باہر سے آنے والے وفود سے ملاقات فرماتے تھے۔(۱)

سر

☆مرد کے لئے احرام کی حالت میں سر ڈھانکنا جائز نہیں بلکہ اس کو کھلا رکھنا ضروری ہے، اس لئے احرام کی حالت میں ٹوپی اور پگڑی نہ پہنے اور چادر وغیرہ سے بھی سر کو نہ ڈھانکے۔(۲)

= عندها وكان جذعه ﷺ الّذى يخطب إليه ويتكئ عليه أمامها فى موضع كرسى الشمعة عن يمين محرابه ﷺ ، و اسطوانة عائشة رضى اللّٰه عنها ، ...... وتسمّى اسطوانة القرعة لما فى الأوسط للطبرانى أنّ رسول اللّٰه ﷺ قال : إنّ فى مسجدى لبقعة لو يعلم النّاس ما صلوا فيها إلاّ أن يطير لهم القرعة ، فمن عائشة رضى اللّٰه عنها أنّها أشارت إليها ...... واسطوانة التوبة ...... واسطوانة السرير ، هٰذه اللاصقة بالشباك شرقى اسطوانة التوبة روى اعتكافه ﷺ عندها ، كان سريره ﷺ يوضع عندها مرة ، وعند ااسطوانة التوبة مرة أخرىٰ . واسطوانة على رضى اللّٰه عنه ويسمّى اسطوانة الحرس ...... وكان على كرم اللّٰه وجهه يصلى ويجلس فى صفحتها الّتى تلى القبر الشريف ، يحرس رسول اللّٰه ﷺ ...... واسطوانة الوفود ...... وكان ﷺ يجلس عندها للوفود ، واسطوانة مربّعة القبر ويقال لها : مقام جبرئيل عليه السلام ...... و اسطوانة التهجد ، كان ﷺ يصلى إليها ليلاً ...... فهٰذه فى الأساطين الخاصة الّذى ذكرها أهل التواريخ ، وإلاّ فجميع سوارى المسجد يستحب الصلاة عندها ؛ لأنّها لاتخلو عن النظر النبوى إليه وصلاة الصحابة عندها . (غنية الناسک : (ص: ۳۸۱ ، ۳۸۲) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن)

🗁 ومنها اسطوانة التوبة ...... ومنها حل رسول اللّٰه ﷺ أبا لبابة حين نزل توبته ، وأنزل اللّٰه فيه : ﴿ يأيّها الّذين اٰمنوا لاتخونوا اللّٰه والرّسول ﴾ ...... (البحر العميق : (۱/۱۶۶) ، وأيضًا : (ص: ۲۶۷) الباب الأوّل : فى الفضائل ، فضل الأسطوانة المشهورة فى الروضة ، ط:مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكية)

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۷۲۸ ، ۷۲۹ ، ۷۳۰) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، فصل فى آداب المجاورة فى المدينة المنوّرة ، الأساطين الفاضلة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم : ۱ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ۲۴۴ .

(۲) ولايغطى رأسه بالعمامة ولا غيرها مما يقصد به التغطية ؛ لأنّ المحرم ممنوع عن تغطية رأسه بمايقصد به التغطية . (بدائع الصنائع : (۲/۱۸۴) كتاب الحج ، وأمّا بيان مايحظره الإحرام ،ط : سعيد) =

☆عورت کے لئے احرام کی حالت میں سر ڈھانکنا واجب ہے، کھلا رکھنا جائز نہیں۔(۱)

☆عورتوں کو چاہئے کہ احرام کی حالت میں سر پر چھوٹا سا رومال باندھیں تا کہ سر کے بال نہ کھلیں، اور یہ سر پر رومال باندھنے کا حکم بالوں کو چھپانے کے لئے ہے احرام کے لئے نہیں، کیونکہ عورت کے سر کا یہ رومال احرام نہیں ہے، چنانچہ اگر سر کھلا رہے گا تو دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا۔واضح رہے کہ رومال باندھنا اور پردہ کرنا اجنبی مرد کے سامنے واجب ہے، اور سر کھولنا گناہ ہے۔(۲)

احرام کے بعد سر کھلا رکھے، اور احرام کی حالت میں نمازیں بھی ننگے سر پڑھے۔(۳)

= الهندية : (۱/۲۲۴) كتاب المناسک ، الباب الرابع فيما يفعله المحرم بعد الإحرام ، ط: رشيديه .

غنية الناسک : (ص: ۸۸) باب الإحرام ، فصل فی مباحات الإحرام ومحظوراته الّتی فی غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن .

(۱، ۲) هی فيه كالرجل غير أنّها لاتكشف رأسها وتكشف وجهها ، والمراد بكشف الوجه عدم مماسة شيئ له ، فلذٰلک يكره لها أن تلبس البرقع ؛ لأنّ ذٰلک يماس وجهها ، كذا فی المبسوط ، فلو سدلت عليه شيئًا وجافته عنه جاز من حيث الإحرام ، لعدم كونه سترًا وإلّا فسدل الشيئ مستحب ، كما فی الفتح ، لكن فی النهاية والمحيط : أنّه واجب ، والتوفيق أن الاستحباب عند عدم الأجانب وأمّا عند وجودهم فالإرخاء واجب عليها عند الإمكان ...... والكلام فی الشابة ، وأمّا العجوز الّذی لايخشى بها الفتنة ، فمستحب مطلقًا . (غنية الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

شامی : (۲/۵۲۸) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، ط: سعيد .

إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۳) ويتقی ستر الرأس والوجه . (الهندية : (۱/۲۲۴) كتاب المناسک ، الباب الرابع : فيما يفعله المحرم بعد الإحرام ، ط: رشيديه .

وتغطية الرأس أی كله أو بعضه لكنه فی حق الرجل ، والوجه أی للرجل والمرأة . (إرشاد الساری : (ص: ۱۶۷) باب الإحرام ، فصل فی مباحات الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

1 غنية الناسک : (ص: ۸۸) باب الإحرام ، فصل فی محرمات الإحرام ، ومحظوراته الّتی فی غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن .

سر پر اٹھانا

احرام کی حالت میں دیگ، طباق، چارپائی، سبزی وغیرہ سر پر اٹھانا جائز ہے۔(۱)

سر پر زخم ہے

اگر سر پر زخم ہے، اور استرہ پھیرنا مشکل ہے، تو اس سے استرہ پھیرنے کا واجب ساقط ہو جائے گا اور وہ ویسے ہی احرام سے نکل جائے گا۔(۲)

سر پر کپڑا رکھنا

احرام کی حالت میں سر پر کپڑا رکھنا ڈھانکنے کے حکم میں ہے۔

سردی

☆احرام کی حالت میں سردی کی وجہ سے لحاف اوڑھنا جائز ہے، مگر سر کھلا رکھنا ضروری ہے باقی تمام بدن پر لحاف رہے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) ولو حمل المحرم شيئًا على رأسهٖ فإن كان من جنس مالا يغطى به الرأس كالطست والإجانة و عدل بر و نحوها فلا شيئ عليه . (الهندية : (۱/۲۴۲) كتاب المناسک ، الباب الثامن : فيا لجنايات ، الفصل الثانی : فی اللبس ، ط: رشيديه)

🗀 بدائع الصنائع : (۲/۱۸۵) كتاب الحج ، فصل : وأمّا ما يحظره الإحرام ، ط: سعيد .

🗀 غنية الناسک : (ص: ۲۵۵) باب الجنايات ، الفصل الثالث : فی تغطية الرأس والوجه ، ط: إدارة القرآن .

(۲) قال محمد رحمه اللّٰه تعالیٰ : لو كان برأسه قروح لايستطيع معها أن يمرّ الموسٰى على رأسهٖ ولايصل إلى تقصيرهٖ فقد حل بمنزلة من حلق رأسه ؛ لأنّه عجز عن الحلق والتقصير فسقط عنه . (الهندية : (۱/۲۳۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۱۷۵) باب مناسک منٰى يوم النحر ، فصل فی الحلق ، ط: إدارة القرآن .

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰى ، فصل : فی الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

(۳) أی و بخلاف ستر بقية البدن سوى الرأس والوجه فإنّه لا شيئ عليه لو عصبه . (شامی : (۲/۴۸۸) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فيما يحرم بالإحرام ، ط: سعيد) =

☆احرام کی حالت میں سردی یا کسی اور وجہ سے کان میں روئی رکھنا جائز ہے، مگر خوشبو دار روئی رکھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

سردی کے وقت

سردی کے وقت گرم چادر، تولیہ، اور کمبل سے بھی احرام کا کام لینا جائز ہے۔(۲)

سر ڈھانپنا

احرام کی حالت میں مردوں کے لئے سر ڈھانپنا اور چھپانا جائز نہیں، البتہ اگر کسی مرد نے احرام کی حالت میں پوری رات یا دن سر کو ڈھانپے رکھا تو اس پر دم

= ▭ غنية الناسک : (ص: ۸۸) باب الإحرام ، فصل فی محظوراته الّتی فی غالبها الجزاء ، و كذا : (ص: ۹۳) فصل فی مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۷۵) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۱) وتغطية اللحية ما دون الذقن ، وأذنيه . (إرشاد الساری : (ص: ۱۷۴ ، ۱۷۵) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۹۳) باب الإحرام ، فصل فی مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

▭ البحر الرائق : (۸/۳) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

▭ ولبس ثوب مصبوغ بطيب أی بورس أو زعفران أ وعصفر أو غيرها مما يطيب به ، مخيطًا ، كان أو غير مخيط ، ...... والتطيب أی استعمال الطيب بعد الإحرام . (إرشاد الساری : (ص: ۱٦۷) باب الإحرام ، فصل : فی محرّمات الإحرام ،ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۸۹) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ، ومحظوراته الّتی فی غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۴۸۷/۲) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

(۲) ويجوز الإحرام فی ثوب واحدٍ ...... أو أكثر من ثوبين بأن يجعل واحد فوق واحد أو يبدّل أحدهما بالآخر ...... (إرشاد الساری : (ص: ۱۳۹) باب الإحرام ، فصل : فی التجرد عن الملبوس المحرم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۷۱) باب الإحرام ، فصل : فيما ينبغی لمريد الإحرام ...... ، ط: إدارة القرآن .

▭ منحة الخالق :علی البحر الرائق : (۳۲۱/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

واجب ہوگا، اور اگر پوری رات یا دن سے کم ہے تو صدقہ (تقریبا دو کلو گندم یا اس کی قیمت) دینا لازم ہوگا۔(۱)

سر ڈھانپنے کی جنایت

☆اگر مرد نے سر کپڑے وغیرہ سے ڈھانپ لیا، تو اگر پورا ایک دن یا ایک رات اسی طرح ڈھانپ کے رکھا ہے تو دم دینا لازم ہوگا، اور اگر ایک دن اور رات سے کم ہے تو صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

☆اور عورتوں کیلئے جس طرح احرام سے پہلے سر چھپانا ضروری ہے اسی طرح احرام کی حالت میں اور احرام کے بعد بھی سر چھپانا ضروری ہے، اگر عورت نے احرام کی حالت میں سر کھول دیا تو اس پر کچھ واجب نہیں ہوگا البتہ وہ عورت گنہگار ہوگی۔(۳)

☆اگر مرد نے سر کپڑے وغیرہ سے ڈھانپ لیا اور ایک دن یا ایک رات گزرنے کے بعد دم دے دیا لیکن سر کو بدستور کپڑوں سے ڈھانپ کر رکھا تو دوسرا دم دینا لازم ہوگا، اور اگر بیچ میں دم نہیں دیا تو آخر میں ایک ہی دم دینا کافی ہو جائے گا۔(۴)

(۱،۲) ولو غطّى المحرم رأسه أو وجهه يومًا فعليه دم ، وإن كان أقلّ من ذلک فعليه صدقة . (الهندية : (۲۴۲/۱) كتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنايات ، الفصل الثانی فی اللّبس ، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع : (۱۸۷/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان ما يحظره الإحرام ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۲۵۴ ، باب الجنايات ، الفصل الثالث : فی تغطية الرأس والوجه ، ط: إدارة القرآن.

(۳) والمرأة فی جميع ذلک كالرجل غير أنّها لاتكشف رأسها . (الهندية : (۲۳۵/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامی : (۵۲۸/۲) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ،ط : سعيد .

(۴) ولو لبس المحرم المخيط أيّاما فإن لم ينزعه ليلاً و نهارًا يكفيه دم واحد بالإجماع . وإن ذبح الهدی و دام على لبسه يومًا كاملا فعليه دم آخر بالإجماع ؛ لأنّ الدوام عليه لبس مبتدأ . (الهندية : (۲۴۲/۱) كتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنايات ، الفصل الثانی فی اللبس ، ط: رشيديه)

غنية الناسک : (ص: ۲۵۱) باب الجنايات ، الفصل الثانی : فی لبس المخيط ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد الساری : (ص: ۴۲۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الأوّل : فی حكم اللبس ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☆ سر کے چوتھائی حصے کو ڈھانکنا سارے سر کو ڈھانکنے کے حکم میں ہے۔(۱)

سر ڈھانک لیا

اگر کوئی محرم احرام کی حالت میں سر ڈھانک کر سو گیا اور اسی حالت میں ایک دن یا ایک رات گزر گئی تو دم دینا لازم ہوگا، اور اس سے کم ہوگا تو صدقہ دینا کافی ہوگا، اس مسئلہ میں سونا اور جاگنا دونوں برابر ہیں، ہاں اگر سونے کے وقت سر ڈھانکنے کا ارادہ نہ تھا لیکن سونے کی حالت میں بلا ارادہ سر ڈھانک لیا تو گناہ نہیں ہوگا البتہ دم یا صدقہ حسب شرائط لازم ہوگا۔(۲)

سر ڈھانکنا

احرام کی حالت میں نماز پڑھتے وقت سر پر کپڑا اڈالنا اور ٹوپی پہننا منع ہے۔(۳)

---

(۱) وجه رواية الأصل أنّ ربع الرأس له حكم الكل فى هٰذا الباب كحلق ربع الرأس . (بدائع الصنائع : (۲/۱۸۷) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان مايحظره الإحرام ، ومالايحظره ، ط: سعيد)

☐ وتغطية ربع الرأس أو الوجه كالكل . (شامى : (۲/۵۴۹) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۴۳۵) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الأوّل : فى حكم اللبس ، فصل : فى تغطية الرأس والوجه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) وكذا إذا غطاه ليلةً كاملةً سواء غطاه عامدًا أو ناسيًا أو نائمًا كذا فى السراج الوهاج . (الهندية : (۱/۲۴۲) كتاب المناسك ، الباب الثامن ، الفصل الثانى فى اللبس ، ط: رشيديه)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۴۳۵ ، ۴۳۶) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الأوّل : فى حكم اللبس ، فصل فى تغطية الرأس ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ غنية الناسك : (ص: ۲۵۵) باب الجنايات ، الفصل الثالث : فى تغطية الرأس و الوجه ، ط: إدارة القرآن .

(۳) وتغطية الرأس أى كله أو بعضه لكنه فى حق الرجال ، والوجه أى للرجال والمرأة . (إرشاد السارى : (ص: ۱۶۷) باب الإحرام ، فصل : فى محرمات الإحرام ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ البحر الرائق : (۲/۳۲۴) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

☐ غنية الناسك : (ص: ۸۸) باب الإحرام ، فصل : فى محرمات الإحرام و محظوراته الّتى فى غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن .

سرسوں کا تیل

احرام کی حالت میں سرسوں کا تیل کھانا، یا دوا کے طور پر لگانا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوتا۔(۱)

سر کا رومال

☆عورت کے لئے سر کا رومال احرام میں داخل نہیں ہے، لہذا اگر عورت وضو اور غسل میں سر پر مسح کرنے کے لئے رومال کھولے گی تو دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا، یہ رومال صرف اس لئے ہوتا ہے تا کہ سر کے بال ٹوٹنے سے محفوظ رہیں۔

☆عورتیں احرام میں سر پر رومال باندھنا ضروری سمجھتی ہیں، اور اس کو احرام سمجھتی ہیں یہ جہالت ہے، اس رومال کا احرام سے کوئی تعلق نہیں، یہ رومال اس لئے باندھا جاتا ہے تا کہ بال بکھرنے اور ٹوٹنے سے محفوظ رہیں، اور غیر محرم سے سر اور چہرہ

---

(۱) وتغطية الرأس ...... والوجه ، ...... والتطيب ...... والتدهين أی تدهين نفسه ...... أی استعمال الدهن مطيبًا ، أو غير مطيب فی بدنه ...... (إرشاد الساری : (ص: ۱٦٧) باب الإحرام ، فصل فی محرمات الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

ولو ادّهن ...... بدهن مطيب ...... عضوًا كاملًا ...... فعليه دم أی اتّفاقًا ، وفی الأقلّ من عضو صدقة...... وإن ادهّن بدهن غير مطيب كالزيت الخالص والحل وهو دهن السمسم ، وأكثر منه فعليه دم أی عند أبی حنيفة ، وصدقة عندهما وهذا ...... إذا استعمله علی وجه التطيب أمّا إذا استعمله علی وجه التداوی أو الأكل فلا شيئ عليه أی اتّفاقًا . (إرشاد الساری : (ص: ۴۵۸ ، ۴۵۹) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانی : فی الطيب ، فصل فی الدهن ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۴۸ ، ۲۴۹) باب الجنايات ، الفصل الأوّل : فی الطيب ، مطلب : فی الإدهان ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۴٦/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(فلو أكل الزيت الخالص عن الطيب أو الحل) أی : الخالص (أو داوی بهما شقوق رجليه)...... (أو جراحة ، أو أقطر فی إذنيه أو استعط) أی فی أنفه (فلا شيئ عليه . (إرشاد الساری : (ص: ۳٦۰) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانی فی الطيب ، فصل فی الدهن ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

کا پردہ فرض ہے اور بالوں کی حفاظت کے لئے سر پر رومال باندھنا جائز ہے لیکن اس کو احرام سمجھنا صحیح نہیں ہے۔(۱)

سرکاری دورہ پر حج کرنا

اگر سرکاری دورہ پر سعودی عرب جانے والے افراد نے سرکاری خرچے پر حج ادا کرلیا ہے تو حج کا فرض ادا ہوجائے گا، پھر صاحب استطاعت ہونے سے دوبارہ حج کرنا لازم نہیں ہوگا۔

ہاں اگر حج کرتے وقت نفل حج کی نیت کرے گا تو بعد میں صاحب استطاعت ہونے سے دوبارہ فرض حج ادا کرنا لازم ہوگا اس لئے جب بھی حج کرے فرض حج یا حج کی نیت سے حج کرے نفل کی نیت سے حج نہ کرے تاکہ فرض حج ادا ہوجائے۔(۲)

---

(۱) وهی فیه کالرجل غیر أنّها لا تکشف رأسها وتکشف وجهها ...... وتلبس من المخیط ما بدالها کالدروع والقمیص والسراویل والخفین والقفاذین . (غنیة الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

الدر مع الرد : (۲/۵۲۷ ، ۵۲۸) کتاب الحج ، قبیل : باب القران ، ط: سعید .

احسن الفتاویٰ : (۴/۵۷۶) کتاب الحج ، حج کے بعض ضروری مسائل ، ط: سعید .

(۲) والفقیر الآفاقی إذا وصل إلی میقات فهو کالمکی ...... وینبغی أن یکون الغنی الآفاقی کذٰلک إذا عدم المرکوب بعد وصوله إلی أحد المواقیت ...... ولیفید أنّه یتعین علی أن ینوی حج الفرض لیقع عن حجة الإسلام ولا ینوی نفلاً علی زعم أنّه فقیر لایجب علیه الحج ؛ لأنّه ماکان واجبًا علیه وهو آفاقی ، فلما صار کالمکی وجب علیه ، فلو حج نفلا یجب علیه أنّ یحجّ ثانیًا ، فلو أطلق یصرف إلی الفرض ...... (إرشاد الساری : (ص: ۵۶ ، ۵۷) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۸) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۲/۴۶۰) کتاب الحج ، ط: سعید .

سرکاری ڈیوٹی پر جانے والے کا حج

☆ بعض لوگوں کو حکومت کی طرف سے حج کے مقامات پر ڈیوٹی دینے کے لئے بھیجا جاتا ہے، اگر ایسے لوگ ڈیوٹی کے ساتھ ساتھ احرام باندھ کر حج کے تمام ارکان پوری طرح ادا کرلیں گے تو حج ہوجائے گا، اور دہرا ثواب ملے گا یعنی حج کا بھی اور حاجیوں کی خدمت کا بھی ثواب ملے گا۔

☆ اگر کوئی شخص فوج کی طرف سے حج کرنے کے لئے جائے گا تو اس کا فرض حج ادا ہوجائے گا۔

☆ مسلح افواج کے جو دستے ہر سال حجاج کرام کی خدمت کے لئے جاتے ہیں اور احرام باندھ کر حج کرتے ہیں ان کا فرض حج ادا ہوجاتا ہے۔(۱)

سرکاری روپیہ سے حج کرنا

☆ سرکاری ملازم، سرکاری خرچہ پر حج کریں، یا سرکاری دورہ پر جانے کی صورت میں سفر کے دوران حج کرلیں تو اس سے فرض حج ادا ہوجائے گا، دوبارہ ذاتی خرچے پر حج کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ حج زندگی میں صرف ایک دفعہ فرض ہوتا ہے بار بار فرض نہیں ہوتا۔(۲)

---

(۱) والفقير الآفاقي إذا وصل إلى ميقات فهو كالمكي ...... وينبغي أن يكون الغني الآفاقي كذٰلک إذا عدم المركوب بعد وصوله إلى أحد المواقيت ...... وليفيد أنّه يتعين على أن ينوى حج الفرض ليقع عن حجة الإسلام ولا ينوى نفلاً على زعم أنّه فقير لايجب عليه الحج ؛ لأنّه ما كان واجبًا عليه وهو آفاقي ، فلما صار كالمكي وجب عليه ، فلو حج نفلا يجب عليه أنّ يحجّ ثانيًا ، فلو أطلق يصرف إلى الفرض ...... (إرشاد الساري : (ص: ۵٦ ، ۵۷) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۱۸) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

🗁 شامي : (۴٦۰/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۲) وأدائه في العمر مرّةً ؛ لأنّ سببه البيت وهو واحد ومازاد فتطوع ، هٰذا عندنا ...... (غنية =

البتہ حج ادا کرتے وقت مطلق حج یا فرض حج ادا کرنے کی نیت کریں نفل حج ادا کرنے کی نیت نہ کریں ورنہ صاحب استطاعت ہونے کی صورت میں دوبارہ فرض حج ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

☆اگر کسی غریب آدمی نے سرکاری روپیہ سے حج کرلیا تو حج ادا ہوجائے گا پھر مالدار ہونے کے بعد اس کے ذمہ دوبارہ حج کرنا فرض نہیں ہوگا۔(۲)

سرکاری ملازم کا دورہ میں حج ادا کرنا

اگر کسی سرکاری ملازم نے سرکاری دورہ میں سرکاری مصارف پر حج کرلیا ہے تو حج کا فرض ادا ہوجائے گا، پھر مالدار ہونے سے دوبارہ حج کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۳)

سر کے بال

☆احرام کی حالت میں چوتھائی سر کے بال منڈوائے یا کتروائے یا کسی اور چیز کے ذریعہ دور کرے یا اکھاڑے خواہ اختیار سے ہو یا بلا اختیار ہر حال میں دم دینا لازم ہوگا۔(۴)

= الناسک : (ص: ۱۰) مقدمة فی تعریف الحج ومایتعلق بفرضیته ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۴۵۵/۲) کتاب الحج ، ط: سعید .

إرشاد الساری : (ص: ۳۴) باب شرائط الحج ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

انظر الحاشیة رقم : ۱ ، ۲ ، علی نفس الصفحة : أیضًا .

(۱،۲،۳) انظر الحاشیة السابقة رقم : ۱ ،۲ ، علی الصفحة السابقة .

(۴) وکذٰلک إذا حلق ربع رأسه أو ثلثه یجب علیه الدم . (الهندیة : (۲۴۳/۱) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الثالث فی حلق الشعر و قلم الأظفار ، ط: رشیدیه)

بدائع الصنائع : (۱۹۲/۲) کتاب الحج ، فصل : وأمّا ما یجری مجری الطیب ، ط: سعید .

إزالة الشعر أعم من الحلق والتقصیر ، فشمل النتف والتنور والقطع والحرق و نحو ذٰلک ، إذا حلق رأسه کله ، أو ربعه أی فصاعدًا ، فعلیه دم وإن کان أقلّ من الربع فعلیه صدقة . (إرشاد الساری : (ص: ۴۶۰) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثالث : فی الحلق وإزالة الشعر وقلم الأظفار ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

سر کے بال منڈوانا یا کتروانا

☆سعی سے فارغ ہونے کے بعد عمرہ اور تمتع کرنے والے حضرات سر کے بال منڈوا کر یا کتروا کر احرام کھول دیں گے، اور عام کپڑے پہن لیں گے، اب احرام کی پابندیاں ختم ہوگئیں۔(۱)

☆حلق یا قصر کے بغیر احرام کی پابندیاں ختم نہیں ہوسکتیں۔(۲)

حنفی مسلک میں کم از کم چوتھائی سر کا حلق یا قصر لازم ہے ورنہ احرام کی پابندیاں ختم نہیں ہوں گی، چوتھائی سر کا حلق یا قصر مکروہ تحریمی ہے، اگرچہ احرام سے حلال ہونے کے لئے کافی ہے، اس لئے پورے سر کے بالوں کا حلق یا قصر کرے۔(۳)

---

(۱) فإذا طاف و سعٰی وحلق يخرج عن إحرام العمرة . (الهندية : (۲۳۷/۱) كتاب المناسک، الباب السادس فی العمرة ، ط: رشيديه)

وشروط الخروج منه أی من إحرام العمرة والحج فی الجملة الحلق أو التقصير أی قدر ربع شعر الرأس فی وقتہٖ وهو باعتبار صحته : بعد طلوع الفجر فی الحج وبعد أكثر الطواف فی العمرة ، وأمّا باعتبار وجوبه فوقته بعد الرمی فی الحج وبعد السعی فی العمرة ...... (إرشاد الساری : (ص: ۱۳۱) باب الإحرام ، فصل : وحكم الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۱۵) باب التمتّع ، فصل فی كيفية أداء التمتّع المسنون ، ط: إدارة القرآن .

(۲) وأفاد أنّه لا يحلّ له بالرمی قبل الحلق شيئ ، وهو المذهب عندنا . (شامی : (۵۱۷/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ۲۶) باب الإحرام ، فصل : فی حكم الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد الساری : (ص: ۱۳۱) باب الإحرام ، فصل : وحكم الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۳) وأشار إلى أنّه لو اقتصر على حلق الربع جاز كما فی التقصير لكن مع الكراهة لتركه السنة ، فإنّ السنة حلق جميع الرأس أو تقصير جميعه . (شامی : (۵۱۶/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد)

والسنة حلق جميع الرأس أو تقصير جميعه ، وإن اقتصر على الربع جاز مع الكراهة أی لتركه السنة والاكتفاء بمجرد الواجب وهو الربع أقل الواجب فی الحلق . (إرشاد الساری : (ص: ۳۲۲ ، ۳۲۳) باب مناسک منٰی ، فصل : فی الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۷۴) باب مانسک منٰی يوم النحر ، فصل فی الحلق ، ط: إدارة القرآن .

☆ مروہ میں کچھ لوگ قینچی لئے کھڑے رہتے ہیں اور بہت سے لوگ ان سے چند بال کٹوا لیتے ہیں اس طرح چند بال کاٹنے سے آدمی احرام سے باہر نہیں ہوتا اور حلال بھی نہیں ہوتا، یہ بات سوچے کہ جب گھر سے اللہ کی رضا کیلئے نکل گیا، لباس بدل دیا، اور اپنی تمام ہیئت بدل دی تو آخری وقت میں ایک افضل ترین عمل سے اپنے آپ کو محروم کر دیا اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت سے بالوں کی محبت زیادہ ہے اور یہ یقیناً عقلمندی کی بات نہیں ہے، ہزاروں بالوں کو دے کر اگر اللہ ورسول کی محبت حاصل ہو جائے تو یہ سودا سستا ہے۔(۱)

☆ استرے سے اپنے تمام بال صاف کرانے کو حلق کہتے ہیں۔(۲)

اور سر کے تمام بالوں کو لمبائی میں انگلی کے ایک پور کے برابر کاٹ لینے کو قصر کہتے ہیں۔(۳)

---

(۱) ومراده أن يأخذ كل شعرة مقدار الأنملة . (شامي : (۵۱۶/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۱۷۴) باب مناسک منٰی یوم النحر ، فصل فی الحلق ، ط: إدارة القرآن .

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۳۲۲ ، ۳۲۳ ، ۳۲۴) باب مناسک منٰی، فصل فی الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

🗀 قل إن كنتم تحبّون الله فاتّبعوني يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم والله غفور رحيم . (سورة آل عمران : رقم الآية : ۳۱)

🗀 عن أنس رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : لايؤمن أحدكم حتىٰ أكون أحب إليه من والده و ولده والنّاس أجمعين . متفق عليه . (مشكوٰة المصابيح : (ص:۱۲) كتاب الإيمان ، الفصل الأوّل ، ط: قديمی)

(۲) " حلق " ...... ورأسه ، أزال الشعر عنه فهو محلوق و حليق (المعجم الوسيط : (۱۹۲/۱) باب الحاء ، ط: دار الدعوة .

(۳) والتقصير أن يأخذ الرجل و المرأة من رؤوس الشعر ربع الرأس مقدار الأنملة . (الهندية : (۲۳۱/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشيديه)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۱۷۴) باب مناسک منٰی یوم النحر ، فصل : فی الحلق ، ط: إدارة القرآن .

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰی ، فصل : فی الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

اور قصر سے زیادہ حلق کی فضیلت ہے اس لئے حلق کرنے کی کوشش کرے۔(۱)

☆جس کے سر کے بال انگلی کے پور سے کم ہوں اس کے لئے حلق کرانا واجب ہے، اس کے بغیر حلال نہیں ہوگا۔(۲)

☆حلق یا قصر حرم کی حدود میں ہونا ضروری ہے ورنہ دم لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) وحلق الكل أفضل اقتداءً ا بالنّبیّ ﷺ . (الهندية : (۲۳۱/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

☜ لكن الحلق أفضل : لأنّ اللّٰه تعالىٰ بدأ به فی قوله : " محلّقين رؤوسكم و مقصرين " واقتداءً برسول اللّٰه ﷺ ؛ لأنّ النّبیّ ﷺ دعا للمحلقين ثلاثًا وللمقصرين واحدة ...... (البحر العميق : (۱۷۸۳/۳) الباب الثانی عشر : فی الأعمال المشروعة يوم النحر ، الحلق ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۳۱۹) باب مناسک منىٰ ، فصل : فی الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۷۳) باب مناسک منىٰ يوم النحر ، فصل فی الحلق ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ومثله ما لو كان الشعر قصيرًا فيتعين الحلق . (شامی : (۵۱۶/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد)

☜ أو تعذّر التقصير بأن يكون شعره قصيرًا ، أو لبده بصمغ ، فلا يعمل فيه المقراض تعين الحلق ، وكذا لو كان معقوصًا أو مضفورًا ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۷۵) باب مناسک منىٰ يوم النحر ، فصل فی الحلق ، مطلب : لو تعذر الحلق أو التقصير ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منىٰ ، فصل : فی الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۳) ...... حتىٰ لو أخّر الحلق عن أيّام النحر أو حلق خارج الحرم يجب عليه الدم فی قول أبی حنيفة . (بدائع الصنائع : (۱۴۱/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان زمانه ، (أی الحلق) ومكانه ، ط: سعيد)

☜ ويختصّ حلق الحاج بالزمان والمكان عند أبی حنيفة رضی اللّٰه تعالىٰ عنه ، وحلق المعتمر بالمكان فالزمان أيّام النحر الثلاثة ، والمكان الحرم ، والتخصيص للتضمين لا لتحلل ، فلو حلق أو اقتصر فی غير ما توقت به لزمه الدم ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۷۵) باب مناسک يوم النحر ، فصل فی الحلق ، مطلب : يختص حلق الحاج بالمكان والزمان ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۳۲۵) باب مناسک منىٰ ، فصل : فی زمان الحلق ومكانه ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

☆ اگر کوئی شخص گنجا ہے اور اس کے سر کے بال بالکل نہیں ہیں یا سر پر زخم ہیں تو سر پر صرف استرا پھرانا واجب ہے۔(۱)

اگر زخموں کی وجہ سے استرا بھی نہ چلا سکے تو یہ واجب ساقط ہو جائے گا۔(۲)

☆ عمرہ کرنے والا یا حج کرنے والا سب ارکان ادا کر چکے اور صرف حلق یا قصر باقی رہ جائے تو ایسا محرم مرد یا عورت اپنے بال خود بھی حلق کر سکتا ہے اور اپنے جیسے کسی دوسرے محرم مرد یا عورت سے بھی حلق یا قصر کرا سکتا ہے، اور اس دوسرے محرم کا بھی حلق یا قصر کر سکتا ہے۔(۳)

☆ حلق یا قصر کرتے یا کراتے وقت تکبیر کہنا اور دعا مانگنا مستحب ہے۔(۴)

---

(۱) وإذا جاء وقت الحلق ولم يكن على رأسه شعر بأن حلق قبل ذٰلک أو بسبب آخر ذكر في الأصل أنّي يجري الموسىٰ على رأسه . (الهندية : (۱/ ۲۳۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

ويجب إجراء الموسىٰ على الأقرع وذي قروح إن أمكنه هو المختار . (غنية الناسک : (ص: ۱۷۴) باب مناسک منٰى يوم النحر ، فصل في الحلق ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰى ، فصل في الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

(۲) قال محمد رحمه اللّٰه لو كان برأسه قروح لايستطيع أن يمر الموسىٰ على رأسه ولا يصل إلى تقصيره فقد حلّ بمنزلة من حلق رأسه لأنّه عجز عن الحلق والتقصير فسقط عنه . (الهندية : (۱/ ۲۳۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس : في كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

غنية الناسک : (ص: ۱۷۵) باب مناسک منٰى يوم النحر ، فصل : في الحلق ، مطلب : لو تعذّر الحلق أو التقصير ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد الساري : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰى ، فصل في الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۳) ولو حلق رأسه أو رأس غيره من حلال أو محرم جاز له الحلق لم يلزمهما شيئ . (غنية الناسک : (ص: ۱۷۴) باب مناسک منٰى يوم النحر ، فصل : في الحلق ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰى ، فصل في الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۴) ويدعو عند الحلق ، فيقول : الحمد للّٰه على ما هدانا ، وأنعم علينا ، اللّٰهم هٰذه ناصيتي =

☆حلق یا قصر سے پہلے ناخن وغیرہ نہ کاٹے ورنہ دم لازم ہو جائے گا۔(۱)

سر منڈوانے سے پہلے صحبت کرنا

وقوف عرفات کے بعد سر منڈوانے سے پہلے صحبت کرنے سے حج فاسد نہیں ہوتا مگر ایک اونٹ یا ایک گائے حدود حرم میں ذبح کرنا لازم ہوگا اور استغفار بھی کرنا ہوگا۔(۲)

= بيدك فتقبل منى واغفر لى ذنوبى اللّٰهم اكتب لى بكل شعرة حسنة ، وامح بها عنى سيئة ، وارفع لى بها درجة ، اللّٰهم اغفرلى وللمحلقين والمقصرين يا واسع المغفرة آمين ، وإذا فرغ فليكبر وليقل الحمد للّٰه الّذى قضٰى عنا نسكنا ، اللّٰهم زدنا إيمانًا ويقينًا ويدعو لوالديه وللمسلمين . (غنية الناسک : (ص: ۱۷۳) باب مناسک منٰى يوم النحر ، فصل : فى الحلق ، ط: إدارة القرآن)

ويدعو ويكبّر عند الحلق وبعده . (مناسک الملا على القارى مع شرحه إرشاد السارى : (ص: ۳۲۱) باب مناسک منٰى ، فصل : فى الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

البحر العميق : (۱۸۲۳/۳) الباب الثانى عشر : فى الأعمال المشروعة يوم النحر ، الحلق ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۱) وليس للمحرم أن يقصّ أظفاره ، فإذا قصّ أظافير يد واحدة أو رجل واحدة عن غير ضرورة فعليه دم . (الهندية : (۲۴۴/۱) كتاب المناسک ، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الرابع فى حلق الشعر و قلم الأظفار ،ط : رشيديه)

غنية الناسک : (ص: ۲۵۹) باب الجنايات ،ا لفصل الخامس : فى قص الأظفار ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد السارى : (ص: ۴۶۸) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثالث : فى الحلق وإزالة الشعر وقلم الأظفار ، فصل : فى قلم الأظفار ،ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

(۲) (قوله : أو جامع بعد الحلق) معطوف على قوله أول الفصل قبل أى يجب شاة إن جامع بعد الحلق قبل الطواف لقصور الجناية لوجود الحل الأوّل بالحلق . ثم اعلم أنّ أصحاب المتون على ماذكره المصنف من التفصيل فيما إذا جامع بعد الوقوف فإن كان قبل الحلق فالواجب بدنة ، وإن بعده فالواجب شاة ومشى جماعة من المشائخ كصاحب المبسوط والبدائع والاسبيجابى على وجوب البدنة مطلقًا و قال فى فتح القدير أنّه الأوجه . (البحر الرائق : (۱۶/۳ ، ۱۷) كتاب الحج ، باب الجنايات ،ط : سعيد)

شامى : (۵۶۰/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۲۶۹ ، ۲۷۰ ، ۲۷۱) باب الجنايات ، الفصل السادس : فى الجماع و دواعيه ، مطلب : وأمّا لو جامع بعد وقوف بعرفة ...... ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۴۸۱ ، ۴۸۲) باب الجنايات وأنواعها ، فى حكم الجماع ع دواعيه ، فصل : وإن جامع بعد الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

سر منڈوانے کے بعد صحبت کرنا

اگر سر منڈوانے کے بعد طواف زیارت سے پہلے صحبت کرلی تو اس صورت میں بھی حج فاسد نہ ہوگا، لیکن اس صورت میں بعض حضرات کے نزدیک ایک بکری واجب ہوگی، اور بعض حضرات کے نزدیک ایک پورا اونٹ یا گائے حدود حرم میں ذبح کرنا واجب ہوگا، اور یہ زیادہ صحیح ہے۔(۱)

سرمہ

☆احرام باندھنے سے پہلے سرمہ لگانا جائز ہے۔(۲)

☆اگر سرمہ خوشبودار نہیں تو احرام کی حالت میں لگانا جائز ہے، اور اگر سرمہ خوشبودار ہے تو لگانا منع ہے، ایک یا دو مرتبہ خوشبودار سرمہ لگانے کی صورت میں صدقہ

---

(۱) (قوله : أو جامع بعد الحلق) معطوف على قوله أول الفصل قبل أى يجب شاة إن جامع بعد الحلق قبل الطواف لقصور الجناية لوجود الحل الأوّل بالحلق . ثم اعلم أنّ أصحاب المتون على ماذكره المصنف من التفصيل فيما إذا جامع بعد الوقوف فإن كان قبل الحلق فالواجب بدنة ، وإن بعده فالواجب شاة ومشى جماعة من المشائخ كصاحب المبسوط والبدائع والاسبيجابى على وجوب البدنة مطلقًا و قال فى فتح القدير أنّه الأوجه . (البحر الرائق : (۱۶/۳ ، ۱۷) كتاب الحج ، باب الجنايات ،ط : سعيد)

☐ شامى : (۵۶۰/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

☐ غنية الناسک : (ص: ۲۶۹ ، ۲۷۰ ، ۲۷۱) باب الجنايات ، الفصل السادس : فى الجماع و دواعيه ، مطلب : وأمّا لو جامع بعد وقوف بعرفة ...... ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۴۸۱ ، ۴۸۲) باب الجنايات وأنواعها ، فى حكم الجماع ع دواعيه ، فصل : وإن جامع بعد الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) ويسنّ بعد الغسل أن يستعمل الطيب فى بدنه إن كان عنده ، وإلاّ فلا يطلبه ...... (غنية الناسک : (ص: ۷۰) باب الإحرام ، فصل : فيما ينبغى لمريد الإحرام ...... ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۱۳۸) باب الإحرام ، فصل فى صفة الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ الدر مع الرد : (۴۸۱/۲) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ،ط : سعيد .

دینا ہوگا، اور دو مرتبہ سے زیادہ لگانے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

سسر

سسر محرم ہے، اگر فاسق وفاجر نہیں تو اس کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز ہے۔(۲)

سسرالی رشتہ

آج کل فتنے کا زمانہ ہے، سسرالی رشتہ داروں کے ساتھ حج کا سفر کرنے سے

---

(۱) لو اكتحل بكحل ليس فيه طيب ، فلا بأس به ، وإن كان فيه طيب فعليه صدقة ، إلّا أن يكون مرارًا كثيرة فدم ، كذا في الحاكم والمحيط ، فلايلزم الدم بمرة أو مرتين ، وإن كان الطيب كثيرًا في الكحل ...... (غنية الناسک : (ص: ۲۴۹) باب الجنايات ، الفصل الأوّل : فيا لطيب ، مطلب : في الكحل المطيب ، ط: إدارة القرآن)

(ان اكتحل بكحل فيه طيب فإن كان) ...... (مرارا كثيرة) ......وقيل : وهي) ...... (ثلاث) ...... (فعليه دم) ...... (وإن كان مرة أو مرتين فعليه صدقة) ...... أنّ المراد بالكثرة المعتبرة هي ما فوق المرتين من الثلاثة ...... (ولو اكتحل بكحل ليس فيه طيب فلا بأس به ...... (ولا شيئ عليه) . (إرشاد الساري : (ص: ۴۴۳ ، ۴۴۴) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثاني في الطيب ، فصل : في الكحل المطيب ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

البحر العميق : (۸۲۹/۲ ، ۸۳۰) الباب الثامن : في الجنايات وكفاراتها ، الفصل الثاني : التطيب والدهن ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكية .

(۲) والمحرم من لايجوز له مناكحتها على التأبيد بقرابة أو رضاع أو مصاهرة بنكاح فاسد أو سفاح على الأصح ...... ونقل أبو السعود رحمه اللّٰه تعالىٰ عن البزازية : لاتسافر بأخيها رضاعًا في زماننا، قال في رد المحتار : أي لفساد الزمان ، ويؤيده كراهة الخلوة بها كالصهرة الشابة ، فينبغي استثناء الصهرة الشابة هنا أيضًا ؛ لأنّ السفر كالخلوة . (غنية الناسک : (ص: ۲۷) با شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

شامي : (۴۶۴/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

البحر العميق : (۴۰۲/۱ ، ۴۰۳) الباب الثالث : في مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

احتیاط کی ضرورت ہے، خصوصا جب کہ جوان ہوں۔(۱)

سرسوں کا تیل

''ناریل کا تیل'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(٤/ ٢٦١)

سعودی عرب میں ملازمت کرنے والوں کا حج

جو لوگ نوکری کے لئے سعودی عرب جاتے ہیں، وہاں رہ کر حج یا عمرہ کرتے ہیں ان کا حج اور عمرہ صحیح ہے، اگر حج اور عمرہ کے ارکان کو صحیح ادا کرتے ہیں اور اخلاص کے ساتھ حج کرتے ہیں تو ان کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ وطن سے جانے والوں کو ملتا ہے، اور حج کا فرض بھی ساقط ہو جائے گا۔(۲)

سعودیہ میں رہنے والے

☆ اگر سعودیہ میں رہنے والے میقات سے باہر رہتے ہیں، اور ان کا مکہ مکرمہ

---

(١) والمحرم من لايجوز له مناكحتها على التأبيد بقرابة أو رضاع أو مصاهرة بنكاح فاسد أو سفاح على الأصح ...... ونقل أبو السعود رحمه الله تعالىٰ عن البزازية : لاتسافر بأخيها رضاعًا في زماننا، قال في رد المحتار : أي لفساد الزمان ، ويؤيده كراهة الخلوة بها كالصهرة الشابة ، فينبغي استثناء الصهرة الشابة هنا أيضًا ؛ لأنّ السفر كالخلوة . (غنية الناسک : (ص: ٢٧) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

☐ شامي : (٢/ ٤٦٤) كتاب الحج ، ط: سعيد .

☐ البحر العميق : (١/ ٤٠٢ ، ٤٠٣) الباب الثالث : في مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(٢) والفقير الآفاقي إذا وصل إلى الميقات صار كالمكي ، فيجب عليه ، ...... وكذا الغني الآفاقي إذا عدم الركوب بعد وصوله إلى الميقات يتعين عليه أن لاينوي بحجة نفلا ليقع عن حجة الإسلام ، فلو نوى نفلا يكره تحريما ، وعليه الحج من قابل . (غنية الناسک : (ص: ١٨) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساري : (ص: ٥٦ ، ٥٧) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرمّة .

☐ شامي : (٢/ ٤٦٠) كتاب الحج ، ط: سعيد .

یا حرم شریف آنے کا ارادہ ہے یا حج یا عمرہ کا ارادہ ہے تو آتے ہوئے جس میقات سے گزر کر آئیں گے وہاں سے احرام باندھنا لازم ہوگا، اگر ایسے لوگ قانون کی گرفت سے بچنے کے لئے میقات سے احرام کے بغیر آئیں گے تو دم دینا لازم ہوگا، اگر دم ساقط کرنا چاہیں تو واپس کسی میقات میں آکر احرام باندھنا لازم ہوگا۔(۱)

اور اگر میقات میں یا میقات اور حرم کی حدود کے درمیان میں ہیں اور حج یا عمرہ کا ارادہ ہو تو احرام باندھنا لازم ہوگا ورنہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) وهن أى هٰذه المواقيت لهن أى لأهلهنّ ...... ولمن أتى عليهنّ أى على هٰذه المواقيت من غير أهلهنّ ، أى من غير أصحاب هٰذه المواقيت من المواضع المذكورة ، وحكمها وجوب الإحرام منها لأحد النسكين ...... وتحريم تأخيره عنها ...... لمن أراد دخول مكّة أو الحرم و إن كان لقصد التجارة أو غيرها ...... ولزوم الدم بالتأخير ...... (إرشاد السارى : (ص: ۱۱۳) باب المواقيت ، فصل : فى مواقيت الصنف الأوّل ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك: (ص: ۵۲، ۵۳) باب المواقيت ، فصل : أمّا مواقيت أهل الآفاق ، ط: إدارة القرآن.

الهندية : (۱/ ۲۲۱) كتاب المناسك ، الباب الثانى : فى المواقيت ، ط: رشيديه .

من جاوز وقته ، أى ميقاته الّذى وصلى إليه سواء كان ميقاته الموضع المعيّن له شرعًا أم لا ، غير محرم ...... ثم أحرم بعد المجاوزة أو لا أى لم يحرم بعدها ، فعليه العود أى يجب عليه الرجوع إلى وقت أى إلى ميقات من المواقيت ولو كان أقربها إلى مكّة ولم يتعين عليه العود إلى خصوص ميقاته الّذى تجاوز عنه بلاإحرام إلاّ فى رواية عن أبى يوسف ...... وإن لم يعد أى مطلقا فعليه دم أى لمجاوزة الوقت ...... (إرشاد السارى : (ص: ۱۱۸ ، ۱۱۹) باب المواقيت ، فصل فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

شامى : (۲/ ۴۷۷) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ،ط : سعيد .

الهندية : (۱/ ۲۲۱) كتاب المناسك ، الباب الثانى فى المواقيت ، ط: رشيديه .

(۲) وهم الّذين منازلهم فى نفس الميقات أو داخل الميقات إلى الحرم فوقتهم الحل ...... للحج والعمرة ...... ولهم دخول مكة بغير إحرام إذ الم يريدوا نُسكا وإلا أى وإن أرادوا نسكا ، فإن نفى النفى إثبات فيجب أى الإحرام ...... (إرشاد السارى : (ص: ۱۱۶ ، ۱۱۷) باب المواقيت ، فصل فى الصنف الثانى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص: ۵۵) باب المواقيت ، فصل : أمّا ميقات أهل الحل ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۴۷۸) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، قبيل : فصل فى الإحرام ،ط : سعيد .

سعی

☆ ''سعی'' کے لفظی معنی دوڑنے کے ہیں، اور شرعاً صفا و مروہ کے درمیان مخصوص طریقہ پر سات چکر لگانے کو ''سعی'' کہتے ہیں۔(۱)

یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ہاجرہ علیہا السلام کے ایک خاص عمل کی یادگار ہے۔(۲)

عمرہ اور حج دونوں میں یہ سعی کرنا واجب ہے۔(۳)

---

(۱) والسعی بین المروتین أی بین الصفاء والمروة ...... (إرشاد الساری : (ص: ۹۴ ، ۹۵) باب فرائض الحج ، فصل : فی واجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۴۵) باب فرائض الحج و واجباته ، ...... فصل : وأمّا واجباته ، ط: إدارة القرآن .

☐ الدر مع الرد : (۲/۴٦۸) كتاب الحج ، مطلب : فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد .

☐ (سعی) ...... فی مشيه ، عدا ، وبين الصفا والمروة ، تردد بينهما . (المعجم الوسيط : (۱/۴۳۱) باب السين ، حرف : سعی ، ط: دار الدعوة .

(۲) وجه السعين بين الصفا والمروة غير ما فی هٰذا الحديث ، وذٰلک قصة هاجر ، وكانت هاجر تمشی من الصفا إلى الميل الأخضر ، وتسعى من الميل إلى الميل الثانی بغيبوبة إسماعيل عن نظرها ثم تمشی من الميل إلى المروة ، وجرت سنتها إلى قيام القيامة . (العرف الشذی للكشميری ؒ على سنن الترمذی : (۱/۱۷۹) أبواب الحج ، باب ماجاء فی السعی بين الصفا والمروة ، ط: قديمی)

☐ أخبار مكّة للأزرقی : (۱/۳۲) باب ماجاء فی إسكان إبراهيم ابنه إسماعيل وأمّه هاجر ...... ط: مكتبة الثقافة الدينية .

(۳) والسعين بين المروتين أی بين الصفا والمروة ......(إرشاد الساری : (ص: ۹۴ ، ۹۵) باب فرائض الحج و واجباته ، فصل فی واجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ و واجباتها السعی أيبين الصفاء والمروة ...... (إرشاد الساری : (ص: ۲۵۴) باب العمرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۴۵) باب فرائض الحج و واجباته ...... فصل : وأمّا واجباته ، و: (ص: ۱۹٦) باب العمرة وتسمّى الحج الأصغر ، ط:إدارة القرآن .

☐ الدر مع الرد : (۲/۴٦۸) كتاب الحج ، مطلب : فی فروض الحج و واجباته ، و: (۲/۴۷۲) ، مطلب : فی أحكام العمرة ،ط : سعيد .

صفا ومروہ دو پہاڑیاں ہیں جو کعبۃ اللہ کے مشرقی جانب جنوب اور شمال میں واقع ہیں، اور اب ان کو مسجد حرام میں شامل کرلیا گیا ہے۔

☆ عمرہ کرنے والے کو صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنا واجب ہے، لیکن اس سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرنا ضروری ہے، طواف کے بغیر سعی معتبر نہیں ہوگی ۔(۱)

سعی بغیر وضو کرلی

سعی کے دوران وضو شرط نہیں ہے، اگر کسی نے وضو کے بغیر سعی کرلی تو سعی ادا ہوجائے گی دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا البتہ وضو کے ساتھ سعی کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔(۲)

---

(۱) (قوله : ثم اخرج إلى الصفا ......) وقد قدمنا أن هٰذا السعي واجب ...... أشار بثم إلى تراخي السعي عن الطواف فلو سعى ثم طاف أعاده ؛لأنّ السعي تبع ولايجوز تقدم التبع على الأصل ...... وبهٰذا علم أنّ تأخير السعي عن الطواف واجب . (البحر الرائق : (۲/۳۳۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

الثاني : أن يكون أى السعي بعد طواف أى كامل ولو نفلاً أى بعد أكثره أى أكثر أشواطه فلو سعى قبل الطواف أى أكثر جنسه أو بعد أقله ، لم يصح ؛ لعدم تحقق ركنه ...... (إرشاد السارى : (ص: ۲۴۷) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في شرائط صحة السعي ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

شامي : (۲/۵۰۰) كتاب الحج ، مطلب في السعي بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

(۲) الخامس : أن يكون السعي بعد طواف على طهارة عن الجنابة والحيض ...... وأمّا الطهارة عن الحدث الأصغر في الطواف وكذا طهارة البدن والثوب والمكان فليست بشرط لصحة السعي ...... (إرشاد السارى : (ص: ۲۵۰ ، ۲۵۱) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في شرائط صحة السعي ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

والطهارة فيه عن الجنابة والحيض ، أمّا عن الحدث الأصغر وعن النجاسة في الثوب والبدن فمستحب . (غنية الناسك : (ص: ۱۳۵) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل في سنن السعي ، ط: إدارة القرآن)

البحر العميق : (۳/۱۲۹۵) الباب العاشر : في سخول مكّة و في الطواف والسعي ، فصل : الكلام في السعي ، ومن مستحابته ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

سعی پہلے کی طواف بعد میں کیا

☆ اگر کسی نے سعی پہلے کی اور طواف بعد میں کیا تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا ایسی صورت میں طواف کے بعد سعی دوبارہ کرلے ورنہ دم دینا لازم ہوگا۔

اگر کسی نے دس ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ کے اندر طواف زیارت کرتے ہوئے پہلے سعی کی پھر بعد میں طواف کیا تو سعی کا اعتبار نہیں ہوگا، طواف زیارت کے بعد سعی دوبارہ کرنی ہوگی ورنہ دم لازم آئے گا۔(۱)

سعی پیدل کرنا

سعی پیدل کرنا واجب ہے، کوئی عذر ہو تو سواری وغیرہ پر بھی کرسکتے ہیں، اگر بلا عذر سواری پر سعی کی تو دوبارہ سعی کرنا یا حدود حرم میں ایک بکرا ذبح کرنا لازم ہوگا۔(۲)

سعی خود کرے

سعی خود کرے، اگر معذور ہے تو کسی سواری پر سوار ہوکر کرے، کسی کو نائب بنا کر

---

(۱) (قوله : ثم اخرج إلى الصفا ......) وقد قدمناأن هٰذا السعي واجب ...... أشار بثم إلى تراخي السعي عن الطواف فلو سعى ثم طاف أعاده ؛لأنّ السعي تبع ولايجوز تقدم التبع على الأصل ...... وبهٰذا علم أنّ تأخير السعي عن الطواف واجب . (البحر الرائق : (۳۳۲/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

☐ الثاني : أن يكون أى السعي بعد طواف أى كامل ولو نفلاً أى بعد أكثرهٖ أى أكثر أشواطهٖ فلو سعى قبل الطواف أى أكثر جنسهٖ أو بعد أقلهٖ ، لم يصح ؛ لعدم تحقق ركنهٖ ...... (إرشاد السارى : (ص: ۲۴۷) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : فى شرائط صحة السعي ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ شامي : (۵۰۰/۲) كتاب الحج ، مطلب فى السعي بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

(۲) (قوله : ثم اخرج إلى الصفا ......) ...... وقد قدمنا أن المشي فيه واجب حتى لو سعى راكبًا من غير عذر لزمه دم . (البحر الرائق : (۳۳۲/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

☐ البدائع : (۱۳۴/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا ركنه ، ط: سعيد .

☐ إرشاد السارى : (ص: ۲۵۳) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : فى واجباته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

☐ غنية الناسک: (ص: ۱۳۳) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: فى واجبات السعي، ط: إدارة القرآن.

سعی نہ کرائے کیونکہ سعی میں نیابت جائز نہیں ہے ہاں اگر کوئی شخص بے ہوش ہو گیا ہے او رسعی کے وقت تک ہوش میں نہ آئے تو اس کی طرف سے دوسرا آدمی سعی کر سکتا ہے۔(۱)

سعی حیض کی حالت میں کی

''حیض کی حالت میں سعی کی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۲٤٦)

سعی دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں

''طواف زیارت دوبارہ کیا تو سعی دوبارہ کرے یا نہیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ٦٤)

سعی سوار ہو کر کرلی

''سعی کی غلطی'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ٤٥١)

سعی سے پہلے حلق کرلیا

''عمرہ کرنے والے نے سعی سے پہلے حلق کرلیا'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۲۰۹)

سعی سے فارغ ہو کر کیا کرنا چاہیئے

☆ اگر احرام صرف عمرہ کا ہے، یا حج میں تمتع کا ہے، تو اب احرام اور عمرہ کے

---

(۱) وأمّا ركنه فكينونته بين الصفا والمروة سواء كان بفعل نفسهٖ أو بفعل غيره عند عجزهٖ عن السعي بنفسهٖ بأن كان مغمى عليه أو مريضًا فسعى بهٖ محمولاً أو سعى راكبًا لحصولهٖ كائنا بين الصفا والمروة . وإن كا قادرا على المشي بنفسهٖ فحمل أو ركب يلزمه الدم ...... اهـ . (البدائع : ۱۳۴/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا ركنه ، ط: سعيد)

🗁 إرشاد الساري : (ص: ۲۳۶ ، ۲۳۷) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في شرائط صحة السعي ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗁 غنية الناسك : (ص: ۱۳۱) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في ركن السعي و شرائطهٖ ، ط: إدارة القرآن .

تین عمل مکمل ہوگئے، ایک احرام، دوسرا طواف، تیسرا سعی اس کے بعد اگر مکروہ وقت نہیں ہے، تو مسجد حرام میں آکر دو رکعت نماز پڑھے، یہ مستحب ہے، اگر کسی نے ادا نہیں کی تو اس کی قضا نہیں ہے، اور یہ نماز مروہ میں نہ پڑھے بلکہ مسجد حرام میں یا مطاف میں پڑھے۔(۱)

اس کے بعد صرف آخری کام رہ گیا، حلق یعنی بال منڈوانا یا ایک پور کے برابر کٹوانا، مرد نائی کی دکان پر جا کر اپنے بال منڈوائیں یا چھوٹے کروائیں یا اگر ساتھ کچھ ساتھی ہوں اور وہ آپس میں مونڈ لیں تو بھی جائز ہے اس میں بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوتی ہے کہ اگر دو ساتھی ہیں تو ایک دوسرے کے بال کیسے بنائیں؟ لہذا پہلے نائی سے ایک بنواتا ہے تب وہ دوسرے کے بال بناتا ہے، یہ بات درست نہیں بلکہ جب عمرہ اور حج کے سب کام کر چکا ہے صرف حلق رقصر کرنا باقی ہے تو اب اس کے لئے حلق کرنا اور کرانا سب جائز ہے چاہے تو اپنے ساتھی کے پہلے بنا دے، یا خود اپنے بنا لے، یا ساتھی اس کے پہلے بنا دے ہر صورت جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۲)

عورت کے بال کاٹنے کی صورت یہ ہے کہ سر کے سب بال اکٹھے کر کے آخر

---

(۱) وندب أن يختم السعي بركعتين في المسجد كالطواف ، كما أن مبدئهما بالاستلام ، ولا يصليهما على المروة ؛ لأنّه ابتداع شعارٍ . (غنية الناسك : (ص: ۱۳۰) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في كيفية أداء السعي ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساري : (ص: ۲۵۵ ، ۲۵۶) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في مستحباته ، و فصل : حكم صلاة ركعتين بعد السعي ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ شامي : (۲/ ۵۰۱) كتاب الحج ، مطلب : في السعي بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

(۲) ولو حلق رأسه أو رأس غيره من حلال أو محرم جاز له الحلق ، لم يلزمهما شيئ . (غنية الناسك : (ص: ۱۷۴) باب مناسك منىٰ يوم النحر ، فصل : في الحلق ، ط: إدارة القرآن)

☐ (وإذا حلق) أي المحرم (رأسه) أي : رأس نفسهٖ (أو رأس غيره) أو لو كان محرمًا (عند جواز التحليل) ...... لم يلزمه شيئ . (إرشاد الساري : (ص: ۳۲۴) باب مناسك منىٰ ، فصل : في الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

کے بال مٹھی میں پکڑے جو دو چار بال کچھ لمبے ہوں ان کو پہلے کاٹ کر نکال دے، پھر اس کے بعد تقریباً انگلی کے ایک پور کے برابر قینچی سے چاہے عورت خود ہی کاٹ لے یا اس کا شوہر یا ایک عورت دوسری عورت کے بال کاٹ دے۔(۱)

لیکن کسی غیر محرم سے نہ کٹوائے۔(۲)

اور نہ مسجد میں بال گرائے۔(۳)

بلکہ اپنے کمرہ میں یا مروہ کے باہر بال کاٹنے کی جگہ پر کاٹے، اور حرم کی حدود میں بال کاٹنا ضروری ہے۔(۴)

---

(۱) ومراده أن يأخذ من كل شعرة مقدار الأنملة (محيط) ومراده من كل شعرة من شعر الربع وجوبًا أو من الكل ندبًا، فأقلّ الواجب فی التقصير قدرا لأنملة من جميع شعر ربع الرأس كما صرّح فی اللباب لكن أصحابنا قالوا يجب أن يزيد فی تقصير الربع على قدر الأنملة؛ لأنّ أطراف الشعر غير متساوية عادة، فلو قصر قدر الأنملة من الربع لم يستوف قدر الأنملة من جميع شعر الربع، بل من بعضہ فوجب أن يزيد على قدرا لأنملة حتى يستوفی قدر الواجب بيقين، وكذا ينبغی أن يزيد فی تقصير الكل على قدر الأنملة يستوفی فی قدر الأنملة من كل شعرة برأسه، فيستوفی قدرا لمندوب بيقين. (غنية الناسک: (ص: ۱۷۵) باب مناسک منٰی يوم النحر، فصل: فی الحلق، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰی، فسل فی الحلق والتقصير، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ شامی: (۵۱۵/۲، ۵۱۶) كتاب الحج، قبيل: مطلب: فی طواف الزيارة، ط: سعيد.

(۲) لكل ابن آدم حظة من الزنا بهٰذه القصة، قاال: واليدان تزنيان فزناهما البطش ......(سنن أبی داؤد: (۳۱۰/۱) كتاب النكاح، باب مايؤمر به من غض البصر، ط: رحمانيه)

▭ (ولاتقرب الحجر فی الزحام) لمنعها من مماسة الرجال. (الدر مع الرد: (۵۲۸/۲) كتاب الحج، باب القران، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق: (۳۵۵/۲) كتاب الحج، ط: سعيد.

(۳) ولكون المسجد يصان عن القاذورات، ولو كانت طاهرة، يكره البصاق فيه ولو فوق البواری ولاتحتها ...... (البحر الرائق: (۳۵/۲) كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ، فصل: لما فرغ من بيان الكراهة فی الصلاة، ط: سعيد)

▭ شامی: (۶۵۷/۱) كتاب الصلاة، مطلب فی أحكام المساجد، ط: سعيد.

(۴) ويختص حلق الحاج بالزمان والمكان عند أبی حنيفة رضی الله عنه وحلق المعتمر بالمكان =

بال کاٹنے کے بعد عمرہ کا عمل مکمل ہوگیا، حج تمتع میں دو چیزیں تھیں ایک حج دوسرا عمرہ تو عمرہ کا عمل مکمل ہوگیا۔

اب یہ شخص مکہ مکرمہ میں مقیم ہے، مکہ کے باشندے کی طرح وہاں پر رہنا ہے، مکہ مکرمہ میں جس طرح مکی شخص حج کا احرام اپنے گھر سے باندھتا ہے اسی طرح یہ شخص بھی اپنی قیام گاہ یا مسجد حرام سے حج کا احرام باندھے گا۔(۱)

مکہ مکرمہ کے قیام کو غنیمت سمجھے اس قیام کے دوران کثرت سے نفل طواف کرے، جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا پورا اہتمام کرے کم از کم ایک قرآن کریم حرم شریف میں ختم کرنے کی کوشش کرے اور اگر سہولت ہو تو مکہ والوں کی طرح مسجد عائشہ جا کر نفلی عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر نفلی عمرہ کی سعادت حاصل کرتا رہے اور مکہ مکرمہ کے قیام کے زمانہ میں جو نفلی طواف کئے جائیں گے ان میں اضطباع اور رمل نہیں ہوگا، اضطباع اور رمل ہر اس طواف کے بعد ہوتا ہے جس طواف کے بعد سعی ہوتی ہے البتہ ہر نفلی طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہوگا۔(۲)

= فالزمان أيّام النحر الثلاثة ، والمكان الحرم . (غنية الناسک : (ص:۱۷۵) باب مناسک منٰى يوم النحر ، فصل فى الحلق ، مطلب : ويختص حلق الحاج بالزمان والمكان ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۳۲۵) باب مناسک منٰى ، فصل : فى زمان الحلق ومكانه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

البحر العميق : (۱۷۹۸/۳) الباب الثانى عشر : فى الأعمال المشروعة يوم النحر ، الحلق، زمان الحلق ومكانه ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۱) وإذا كان يوم التروية أحرم أى المتمتع بنوعيه بالحج وقبله أفضل ...... والأفضل أن يحرم من المسجد والحطيم أفضل أماكنه ويجوز من جميع الحرم ، ومن مكّة أفضل من خارجها أى بالنسبة إلى سائر الحرم . (إرشاد السارى :(ص: ۴۰۸ ، ۴۰۹) باب التمتع ، فصل : المتمتع على نوعين ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۱۶) باب التمتّع ، فصل : فى كيفية أداء التمتّع المسنون ، ط: إدارة القرآن .

شامى : (۵۳۷/۲) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

(۲) وأقام بمكّة حلالاً يطوف بالبيت ما بدا له ، ويعتنى بسائر ما سبق له فى فصل ما ينبغى =

جب مفرد طواف قدوم سے اور قارن سعی سے فارغ ہوجائے تو احرام کی حالت میں ہی مکہ مکرمہ میں رہے، اور احرام کے ممنوعات سے بچتا رہے، اور تمتع کرنے والا جب عمرہ کے طواف اور سعی سے فارغ ہوجائے تو بال منڈوالے یا قصر کروالے، اس کے بعد وہ حلال ہوجائے گا، جو چیزیں احرام کی وجہ سے منع ہوگئی تھیں اب وہ حلال ہوجائیں گی، جب تک دوبارہ احرام نہیں باندھے گا وہ حلال رہیں گی۔(۱)

= الاعتناء به بعد السعی ، ویعتمر قبل الحج ماشاء ...... (غنية الناسک : (ص: ۲۱۵) باب التمتّع ، فصل : فی کیفیة أداء التمتّع المسنون ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۴۰۷ ، ۴۰۸) باب التمتّع ، فصل : التمتّع علی نوعین ، ط: الإمدادیة مكّة المكرّمة .

شامی : (۵۳۷/۲) کتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعید .

ویطوف بالبیت ما بدا له بلارمل ، ولا اضطباع ، ولا سعی بعده ؛ لأنّ التنفّل بالسعی غیر مشروع ویصلی لکل أسبوع رکعتین . (غنية الناسک : (ص: ۱۳۷) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فیما ینبغی له الاعتناء به بعد الفراغ من السعی أیّام مقامه بمكّة ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۲۵۷) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : حکم صلاة رکعتین بعد السعی ، ط: الإمدادیة ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۵۰۲/۲) کتاب الحج ، مطلب فی السعی بین الصفا والمروة ، ط: سعید .

ویستحب ختم القرآن بالمساجد الثلاثة ، بأن یختم فی کل منها ولو مرة ...... والإکثار من الإعتمار أی عند الجمهور والطواف بلا خلاف بمكّة المشرفة ...... والصلاة مع الجماعة أی لزیادة المضاعفة ...... (إرشاد الساری : (ص: ۷۵۱ ، ۷۵۲) باب زیارة سید المرسلین ﷺ ، فصل : استحباب الإکثار من أعمال البر بالحرمین ، ط: الإمدادیة ، مكّة المكرّمة)

البحر العمیق : (۱۳۷۴/۳) الباب العاشر : فی دخول مكّة و فی الطواف والسعی ، فصل : ما یستحب للحاج فی مدة مقامه بمكّة ، ط: مؤسّسه الریّان ، المکتبة المکیّة .

(۱) ثم إذا کان الفارغ منه أی من السعی قارنًا أو متمتّعًا لکن لا مطلقًا بل مقیدًا بما وصفه بقوله : ساق الهدی ، أو مفردًا بالحج أی من أوّل الوهلة ، فإنّه یقیم بمكّة حرامًا أی محرمًا محرّمًا علیه محظورات الإحرام ، فلایقصر و لایحلق ولا یلبس المخیط ...... وإن کان الفارغ متمتّعًا أی من وصفه أنّه لم یسق الهدی أو مفردًا بعمرة أی فی غیر الأشهر سواء ساق الهدی أم لا ، فعلیه أن یحلق ، ویحلّ ...... وهو أی المتمتّع المذکور أی بعد حلقه کما فی نسخة حلال أی خارج عن الإحرام یفعل أی مایرید فعله من =

اورحج کے لئے آٹھ ذی الحجہ کو یا اس سے پہلے حج کی نیت سے احرام باندھ لےاورمنی کے لئے روانہ ہوجائے۔(۱)

سعی طواف کے بعد

سعی طواف کے بعد ہے اگرسعی طواف سے پہلے کرلی اورطواف بعد میں کیا تو وہ سعی شمار میں نہیں آئے گی ،اورجہاں تک ممکن ہواس کو پھرکرنا واجب ہے۔(۲)

سعی کا ''چکر'' چھوڑدیا

اگرسعی کا ایک ''چکر'' چھوڑدیا تو ایک صدقہ فطر کے برابر صدقہ ادا کردے اسی طرح دو یا تین چکر چھوڑدینے کی صورت میں ہر چکر کے عوض ایک ایک صدقہ فطر کے برابر صدقہ ادا کرنا واجب ہوگا، چار یا اس سے زیادہ چکر چھوڑدینے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا۔(۳)

= الحلال كما تفعل الحلال أى مايجوز له من الأفعال ......(إرشاد السارى : (ص: ٢٥٧ ، ٢٥٨) باب السعى بين الصفا والمروة ، حكم صلاة ركعتين بعد السعى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

شامى : (٢/ ٥٠٢) كتاب الحج ، مطلب : فى السعى بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

البحر العميق : (٣/ ١٣٠٢ ، ١٣٠٣ ، ١٣٠٤) الباب العاشر : فى دخول مكّة و فى الطواف والسعى ، فصل : بعد الفراغ من السعى ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(١) انظر الحاشية السابقة، رقم: ١ ، على الصفحة السابقة رقم: ٣٣٨.

(٢) (قوله : ثم اخرج إلى الصفا ......) و قد قدمنا أنّ هٰذا السعى واجب ...... أشار بثم إلى تراخى السعى عند الطواف فلو سعى ثم طاف أعاده ؛ لأنّه السعى تبع ولايجوز تقدم التبع على الأصل ...... بهٰذا علم أنّ تأخير السعى عن الطواف واجب . (البحر الرائق : (٢/ ٣٣٢) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

إرشاد السارى : (ص: ٢٤٧) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى شرائط صحة السعى ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

شامى : (٢/ ٥٠٠) كتاب الحج ، مطلب : فى السعى بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

(٣) ولو ترك السعى كله أو أكثره فعليه دم ، وحجّه تام عندنا ولو تركه لعذر كالزمن إذا لم يجد من يحمله لاشيئ عليه ، ولو ترك منه ثلاثة أشواط ، أو أقلّ ، فعليه لكل شوط صدقة ، إلاّ أن =

سعی کا طریقہ

☆ جس طواف کے بعد سعی ہو، تو طواف سے فارغ ہوکر حجر اسود کا ''استلام'' کرے جیسے طواف کے شروع میں اور طواف کے آخر میں استلام کیا تھا (دونوں ہاتھوں کو حجر اسود کے برابر کر کے ان کو بوسہ دے اور **بسم اللّٰہ و الصلاۃ و السلام علی رسول اللہ** کہے) یہ استلام ایک مرتبہ سعی کرنے والوں کے لئے مستحب ہے۔

استلام کرنے کے بعد آنحضرت ﷺ کی سنت کے مطابق باب الصفا سے صفا کی طرف آئے، اور اگر کسی دوسرے دروازے سے جائے تو یہ بھی جائز ہے (باب الصفاء حجر اسود کی سمت پر ہے) پھر صفا پر اتنا چڑھے کہ بیت اللہ شریف بھی نظر آسکے اوپر چڑھتے وقت یہ پڑھے ''**ابدأ بما بدأ اللہ تعالی بہ ان الصفا و المروۃ من شعائر اللہ**'' موجودہ زمانے میں چند ستون ہیں ان میں سے مغربی ستون کے قریب سے کعبۃ اللہ واضح طور پر نظر آتا ہے۔(۱)

= يبلغ ذٰلک دمًا فله الخيار بين الدم وتنقيص الصدقة . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۷) باب الجنايات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ...... المطلب الخامس : فی ترک الواجب فی السعی ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۵۰۳) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج ، فصل : فی الجناية فی السعی ،ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامی : (۵۵۶/۲ ، ۵۵۷) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط : سعيد .

(۱) فإذا خرج من الطواف ونحوه كما ذكرنا ، فالسنة أن يخرج للسعی علی فوره إن أراده ، ويسن أن يبتدئ بالحجر الأسود فيسلمه كما مرّ ، ثم يخرج من باب الصفا ندبًا فإن خرج من غيره لا بأس به ، ويقول عند خروجه : بسم اللّٰه والصّلاة والسلام علی رسول اللّٰه ، اللّٰهم اغفر لی ذنوبی وافتح له أبواب فضلک كما هو سنة عند الخروج من أی مسجد كان ...... وإذا دنٰی من الصفا يستحب أن يقول : أبدأ بما بدأ اللّٰه به : ﴿ إنّ الصفا والمروة من شعائر اللّٰه ﴾ ويصعد عليه حتی يری البيت من الباب لا من فوق الجدار إن أمكنه الصعود لرؤية البيت حقيقة أو محاذاة ، وإلاّ فقدر مايمكنه ، فالواجب هو البداءة بالصفا ...... وأمّا رؤية البيت فشرط الكمال ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۲۸) باب السعی بين الصفا والمروة ، كيفية أداء السعی ، ط: إدارة القرآن) =

پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر سعی کی نیت اس طرح کرے کہ ”یا اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے صفا مروہ کے درمیان سعی کے سات چکر کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان بنائیں اور قبول فرمائیں“ (نیت زبان سے یا دل میں کسی بھی زبان میں کرسکتا ہے، عربی زبان میں نیت کرنا ضروری نہیں) اور یہ نیت دل میں کرنا کافی ہے مگر زبان سے بھی کہنا افضل ہے، نیت کے وقت ہاتھ نہ اٹھائے۔(۱)

☆ پھر دونوں ہاتھوں کو اس طرح اٹھائے جیسے دعا میں اٹھائے جاتے ہیں، نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے وقت جس طرح ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں اس طرح نہ اٹھائے جیسے بہت سے ناواقف لوگ اٹھاتے ہیں یہ درست نہیں اور بیت اللہ شریف کی طرف ہاتھ سے اشارہ بھی نہ کرے۔(۲)

= ▭ إرشاد الساری : (ص: ۲۴۲) باب السعی بین الصفا والمرة ، کیفیة السعی بین الصفا والمرة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

▭ شامی : (۲/۵۰۰) کتاب الحج ، مطلب فی السعی بین الصدا والمروة ، ط: سعید .

(۱) والنیة : الأولیٰ ذکرها فی السنن ، لیترتب علی فعله المثوبة الکاملة ، ولکونها شرطًا عند الحنابلة خلافًا للثلاثة ...... (إرشاد الساری : (ص: ۲۵۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی مستحباته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۱۳۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی مستحباته ، ط: إدارة القرآن.

▭ البحر العمیق : (۳/۱۲۵۷) الباب العاشر ، فصل فی رکعتی الطواف ، ط: ، مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة .

▭ وشرط النیة أن تکون بالقلب ، وذکره باللسان مع ذلک أفضل ولیس بشرط ولو نوی بقلبه ولم یتکلّم بلسانه صحّ ...... (إرشاد الساری : (ص: ۱۴۳) باب الإحرام ، فصل و شرط النیة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۷۸) باب الإحرام ، فصل : فی نیة الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

▭ شامی : (۲/۴۸۳) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، ط: سعید .

(۲) ویرفع یدیه حذو منکبیه أی مقابلهما جاعلاً بطنهما نحو السماء لأنّها قبلة الدعاء ، کما للدعاء أی کما یرفعهما لمطلق الدعاء فی سائر الأمکنة والأزمنة علی طبق ماوردت به السنة لا کما یفعله الجهلة خصوصًا معلمی الغرباء من رفع أیدیهم إلی آذانهم واکتافهم ثلاثًا کل مرّة مع=

☆ پھر بلند آواز میں تین مرتبہ ”الله اكبر الله اكبر ولله الحمد“ پڑھے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے”لا الــه الاالـلــه وحـده لا شـريك لـه لـه الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير“.

”لااله الا الله وحده انجزوعده ونصر عبده وهزب الاحزاب وحده“.

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے اور یہ دعا پڑھے

سبحان الله والحمد لله ولا اله الاالله والله اكبر ولا حول ولا قوة الابالله.

اس کے بعد آہستہ آواز سے درود شریف پڑھے، پھر اپنے لئے اور اپنے دوستوں کے لئے خوب خشوع وخضوع سے دعا مانگے کیونکہ یہ دعا قبول ہونے کی مقدس جگہ ہے، اور جو چاہے دعا مانگے، اور دعاء مانگنا سعی کے آداب میں سے ہے۔(۱)

= تكبيرة ، فإنّ السنة الثابتة بخلافه ، فيرفع يديه من غير إرسال إليه . (إرشاد السارى : (ص: ۲۴۲) باب السعى بين الصفا والمروة ، كيفية السعى ...... ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص: ۱۲۹) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل :فى كيفية أداء السعى ، ط: إدارة القرآن .

شامى : (۲/۵۰۰) كتاب الحج ، مچلط فى السعى بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

(۱) فكبّر ثلاثًا كما رواه ابن المنذر بإسناد صحيحٍ ، وهلّل رفع صوته بهما ، وفى حديث مسلم أنّه ﷺ قال هنا : لا إلٰه إلاّ اللّٰه وحده ، ألله أكبر لا إلٰه إلاّ اللّٰه وحده لاشريك له له الملك وله الحمد يحيى ويميت وهو على كل شيئ قديرٍ ، لا إلٰه إلاّ اللّٰه وحده أنجز وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده ثم دعا فعل ذٰلک ثلاث مرات ...... ثم خفض صوته فيحمد اللّٰه تعالىٰ ويثنى عليه ويصلّى على النّبىّ ﷺ ، ويدعو بما شاء لنفسهٖ وللمسلين ، ويكرر التكبير والتهليل والحمد والصلاة والدعاء ثلاث مرّات حتٰى يكون التكبير تسع مرّات ...... ويأتى بالأدعية والأذكار ما أحب و يطيل المقام عليه بإطالة ذٰلک ولايعجل ، ويجتهد فى الدعاء فإنّه موضع إجابة ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۲۹) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى كيفية أداء السعى ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۲۴۲ ، ۲۴۳) باب السعى بين الصفا والمروة ، كيفية السعى ...... ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

1 البحر العميق : (۳/۱۲۵۷ ، ۱۲۵۸ ، ۱۲۵۹) الباب العاشر : فى دخول مكّة وفى الطواف والسعى ، فصل : فى ركعتى الطواف ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

☆اس کے بعد سعی شروع کر دے، سعی کے دوران اضطباع نہ کرے بلکہ مونڈھا ڈھکے ہونے کی حالت میں سعی کرے، اور ذکر اور دعا مانگتے ہوئے صفا سے مروہ کی طرف چلے یا چوتھا کلمہ پڑھتا رہے۔(۱)

☆تھوڑی دور چلنے کے بعد جب صفا اور مروہ کے درمیان وہ جگہ آنے لگے جہاں دیوار اور چھت پر صرف ہرے رنگ کی ٹیوب لائٹ کی پٹی لگی ہوئی ہے، اور بقدر چھ ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جائے تو صرف مرد حضرات درمیانی چال سے دوڑنا شروع کریں اور دوسری طرف سبز ٹیوب لائٹ کی پٹی کے بعد بھی چھ ہاتھ تک دوڑتا رہے، پھر اپنی چال چلنے لگے۔(۲)

☆تیز دوڑنا مسنون نہیں ہے بلکہ متوسط طریقہ سے اتنا دوڑنا چاہیئے کہ رمل

---

(۱) ثم يهبط نحو المروة داعيًا ذاكرًا ماشيًا على هيئته ...... ولا اضطباع فى السعى مطلقًا عندنا خلافًا للشافعية . (غنية الناسك : (ص: ۱۲۹ ، ۱۳۰) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى كيفية أداء السعى ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۲۴۳ ، ۲۴۶) باب السعى بين الصفا والمروة ، كيفية السعى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ شامى : (۵۰۰/۲ ، ۵۰۱) كتاب الحج ، مطلب : فى السعى بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

(۲) ثم يهبط نحو المروة داعيًا ذاكرًا ، ماشيًا على هيئته ، حتى إذا كان دون الميل المعلّق فى ركن المسجد ، قيل : بنحو ستة أذرع ، سعى سعيًا شديدًا (وما ذكره البرجندى من أن السعى بين الصفا والمروة واجب عندنا على الرجال دون النّساء ، فخطأ واضح ، إذ السعى المخصوص بالرجال هو الإسراع بين الميلين وإلاّ فالسعى المطلق بين الصفا والمروة واجب إجماعًا على الرجال والنّساء) فى بطن الوادى حتى يجاوز الميلين (أى الأخضرين أو يحاذيهما والأوّل أحوط) بفناء المسجد وفناء دار العبّاس ، ثم يمشى على هينته حتّى يأتى المروة ...... (مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۲۴۳ ، ۲۴۴) باب السعى بين الصفا والمروة ، كيفية السعى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسك : (ص: ۱۲۹) باب السعى بين الصفا والمروة ، ط: فصل فى كيفية أداء السعى ، ط: إدارة القرآن .

☜ الهندية : (۲۲۶/۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

سے زیادہ اور بہت تیز دوڑنے سے کم رفتار ہو، بعض لوگ تمام سعی میں جھپٹ کر چلتے ہیں اور بعض سبز ستونوں کے درمیان بہت تیزی سے دوڑتے ہیں، یہ دونوں باتیں غلط اور بری ہے، لیکن اس سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوگا۔(۱)

☆ سبز لائٹوں کے درمیان درمیانی چال سے دوڑنا صرف مردوں کے لئے ہے دیکھا گیا ہے کہ عورتیں بھی دوڑنے لگتی ہیں، یہ صحیح نہیں ہے۔(۲)

☆ سبز لائٹوں کے درمیان رسول اللہ ﷺ سے یہ دعا منقول ہے اس کے علاوہ جو بھی دعا چاہے مانگے کیونکہ یہ دعا قبول ہونے کی مقدس جگہ ہے دعا یہ ہے:

رب اغفر وارحم انک انت الاعزا لاکرم. (۳)

---

(۱) ویستحب أن یکون السعی بین المیلین فوق الرمل دون العدو وهو جری شدید کجری الفرس (شرح) وهو سنة فی کل شوط ، فلو ترکه أو هرول فی جمیع السعی فقد أساء ولا شیئ علیه . (غنیة الناسک : (ص: ۱۳۰) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی کیفیة أداء السعی ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۲۴۵ ، ۲۴۶) باب السعی بین الصفا والمروة ، کیفیة السعی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☐ شامی : (۲/ ۵۰۱) کتاب الحج ، مطلب فی السعی بین الصفا والمروة ، ط: سعید .

(۲) ولا تسعی بین المیلین ...... قوله : ولا ترمل الخ ؛ لأنّ أصل مشروعیته لإظهار الجلد وهو للرجال ، ولأنّه یخل بالستر ، وکذا السعی : الهرولة بین المیلین فی المسعی ...... (الدر مع الرد : (۵۲۸/۲) کتاب الحج ، قبیل : باب القران ، ط: سعید)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ۱۱، فصل فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن .

☐ إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ،ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

(۳) وهو یقول فی سعیه : رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم إنّک أنت الأعز الأکرم ...... (غنیة الناسک : (ص: ۱۲۹) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی کیفیة أداء السعی ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۲۴۴) باب السعی بین الصفا والمروة ، کیفیة السعی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☐ بدائع الصنائع : (۱۴۹/۲) کتاب الحج ، وأمّا بیان سنن الحج و بیان الترتیب فی أفعاله ، ط: سعید .

☆ جب دونوں سبز لائٹوں کی پٹیوں سے نکل جائے تو اس کے بعد مروہ تک کی مسافت اپنی چال اور میانہ روی سے چل کر پوری کرے، یہاں تک کہ مروہ پہنچ جائے اور کشادہ جگہ پر رک جائے، ذرا دائیں جانب کو مائل ہوکر اندازہ سے بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے، پھر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر جس طرح صفا پر ذکر اور دعا کی تھی یہاں پر بھی کرے، یہاں بھی دعا قبول ہوتی ہے، یہ صفا سے مروہ تک ایک ''چکر'' ہوگیا، اس کے بعد مروہ سے صفا کی طرف چلے، اور دونوں ہری لائٹوں کی پٹیوں کے درمیان پہلے کی طرح مرد دوڑ کر چلیں اور وہی دعا پڑھیں، پھر صفا پر پہنچ کر اسی طرح ہاتھ اٹھا کر دعا اور ذکر کرے جیسے شروع میں کیا تھا البتہ نیت دوبارہ نہ کرے کیونکہ نیت شروع میں ایک دفعہ کی جاتی ہے، یہ مروہ سے صفا تک دو ''چکر'' ہوگئے، اس طرح سات چکر کرے۔(۱)

☆ پھر سعی کے سات ''چکر'' مکمل ہونے کے بعد اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو حلق رقصر سے پہلے حرم میں آکر دو رکعت نفل نماز پڑھے۔(۲)

---

(۱) ثم يمشي على هينته حتٰى يأتي المروة فيصعد عليها إن كان ثم مصعد إلى أن يبدو له البيت إن أمكن ويفعل على المروة جميع ما فعله على الصفا من الاستقبال والتكبير والذكر والدعاء ثم ينزل منها داعيًا ذاكرًا ويمشي على هينته، فإذا بلغ الميلين سعى كما مرّ، هٰكذا يفعل ذٰلک سبعة أشواط يبدأ بالصفا ويختم بالمروة، من الصفا إلى المروة شوط، والعود منها إلى الصفا شوط آخر ...... (إرشاد السارى: (ص: ۲۴۴، ۲۴۵) باب السعى بين الصفا والمروة، كيفية السعى، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۳۰) باب السعى بين الصفا والمروة، فصل: فى كيفية أداء السعى، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر مع الرد: (۲/ ۵۰۱) كتاب الحج، مطلب: فى السعى بين الصفا والمروة، ط: سعيد.

(۵) وندب ختمه بركعتين فى المسجد كختم الطواف. (الدر مع الرد: (۲/ ۵۰۱) كتاب الحج، مطلب: فى السعى بين الصفا والمروة، ط: سعيد)

▭ الهندية: (۱/ ۲۲۷) كتاب المناسک، الباب الخامس: فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۳۰) باب السعى بين الصفا والمروة، فصل فى كيفية أداء السعى، ط: إدارة القرآن.

☆طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے اور سعی کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے، اگر کسی نے سعی کے بعد دو رکعت نماز نہیں پڑھی تو قضاء لازم نہیں ہوگی، اس نماز کو مروہ میں پڑھنا مکروہ اور بدعت ہے اس لئے مسجد حرام میں آکر پڑھے۔(۱)

☆طواف میں ایک چکر مکمل ہوتا ہے خانہ کعبہ کے چاروں طرف ایک چکر لگا نے کے بعد، اور سعی میں صفا سے مروہ تک ایک ''چکر'' اور مروہ سے صفا تک دوسرا ''چکر'' ہوتا ہے، صفا سے صفا تک پورا پھیرا کرنے کا نام ''چکر'' نہیں۔(۲)

(۱) وواجبه نيف و عشرون ...... وصلاة ركعتين لكل أسبوع من أى طواف كان فلو تركها هل عليه دم ؟ قيل : نعم، فيوصى به . (الدر المختار : (۴۷۰/۲) كتاب الحج ، مطلب فى فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد)

إرشاد السارى : (ص: ۲۱۸) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل فى ركعتى الطواف ، وأحكامهما ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

غنية الناسک : (ص: ۱۱٦) باب ماهية الطواف وأنواعه ...... فصل : ومن الواجبات ركعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن .

ونـدب أن يـختم السعى بركعتين فى المسجد ...... ولايصليهما على المروة ؛ لأنّه ابتداع شعار . (غنية الناسک : (ص: ۱۳۰) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى كيفية أداء السعى ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۲۵۵) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى مستحابته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

البحر الرائق : (۱۳۰۱/۳ ، ۱۳۰۲) الباب العاشر : فى دخول مكّة وفى الطواف والسعى ، فصل : الكلام فى السعى ، قبيل : فصل بعد الفراغ من السعى ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۲) يبدأ بالصفا ويختم بالمروة ، من الصفا إلى المروة شوط ، والعود منها إلى الصفا شوط آخر ، لا أنّهما شوط كما قاله الطحاوى و بعض الشافعية رحمهم اللّٰه تعالىٰ ، وقد صرحوا بأن الخروج عن هٰذا الخلاف لايستحب لضعفه (شرح) ، (غنية الناسک : (ص: ۱۳۰) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى كيفية أداء السعى ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۲۴۵) باب السعى بين الصفا والمروة ، كيفية السعى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامى : (۵۰۱/۲) كتاب الحج ، مطلب : فى السعى بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

(فيطوف سبعة أشواط) ...... (وراء الحطيم) أى الحِجر وجوبا (ومن الحجر الأسود) أى الركن الأسعد (إليه) أى إلى وصوله إليه ثانيًا (شوطٌ) . (إرشاد السارى : (ص: ۱۸۸) باب دخول مكّة ، فصل : فى صفة الشروع فى الطواف ،ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☆اگر سعی کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو سعی جاری رکھے، بے وضو سعی ہو جاتی ہے اور اس سے کوئی دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔(۱)

سعی کرتے ہوئے جماعت کھڑی ہوگئی

اگر سعی کرتے ہوئے جماعت کھڑی ہو جائے یا جنازہ کی نماز ہونے لگے تو سعی چھوڑ کر جماعت کی نماز میں شریک ہو جائے اور پھر باقی پھیرے نماز سے فارغ ہونے کے بعد پورے کرلے، اسی طرح اگر کوئی عذر پیش آجائے تو باقی پھیرے پھر پورے کرسکتا ہے۔(۲)

سعی کرتے ہوئے جنازہ کی نماز ہونے لگے

''سعی کرتے ہوئے جماعت کھڑی ہوگئی'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ٤٤٨)

سعی کی ابتداء

سعی کو صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا واجب ہے۔(۳)

---

(۱) ومن مستحابته السعی علی طهارة ، حتی لو سعی محدثًا ، أو جنبًا أو كانت المرأة حائضًا ، أو نفساء ، صحّ ولا شيئ عليه ...... الأصل أن كل عبادة تؤدی لا فی المسجد من أحكام المناسک ، فالطهارة ليست من شرطها كالسعی والوقوف بعرفة ، ومزدلفة ورمی الجمار ، وكل عبادة تؤدی فی المسجد فالطهارة من شرطها ، كالطواف . (البحر العميق : (۳/ ۱۲۹۵ ، ۱۲۹۶) الباب العاشر : فی دخول مكّة و فی الطواف ، والسعی ، فصل : الكلام فی السعی ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۲۵۰، ۲۵۱) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل : فی شرائط صحة السعی ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۳۵) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل : فی سنن السعی ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ولو خرج منه أی من السعی إلی جنازة أو مكتوبة أو تجديد وضوء ثم عاد بنی . (الدر مع الرد : (۲/ ۴۹۷) كتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعيد)

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۲۷) باب فی ماهية الطواف ، ...... فصل : وأمّا مكروهاته ، ط: إدارة القرآن .

☐ البحر الرائق : (۲/ ۳۲۹) كتاب الحج ، قبيل : (قوله : ترمل فی الثلاثة الأوّل فقط) ط: سعيد .

(۳) (وطف بينهما سبعة أشواط تبدأ بالصفا وتختم بالمروة) كما صح فی حديث جابر الطويل ،=

سعی کی شرائط

☆سعی کا طواف کے بعد ہونا شرط ہے، اگر کوئی شخص طواف سے پہلے سعی کرلے تو وہ سعی معتبر نہیں ہوگی، طواف کے بعد دوبارہ سعی کرنی ہوگی۔(۱)

☆سعی طواف کے بعد فوراً کرنا ضروری نہیں، مگر طواف کے بعد متصل کرنا سنت ہے، اگر تھکان، کمزوری، یا کسی اور ضرورت کی وجہ سے درمیان میں کچھ وقفہ کرلے تو مضائقہ نہیں، لیکن بلا وجہ تاخیر کرنے کی صورت میں سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ہوگا۔(۲)

= وقوله :تبدأ بالصفا ، بيان للواجب حتى لو بدأ بالمروة لايعتد بالأوّل ...... (البحر الرائق : (۳۳۳/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد)

الثانى : الترتيب ، بأن تبدأ بالصفا ويختم بالمروة ......(غنية الناسک : (ص: ۱۳۳) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى واجبات السعى ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۲۴۸ ، ۲۴۹) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى شرائط صحة السعى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۱) الثانى : أن يكون أى السعى بعد طواف أى كامل ولو نفلاً أو بعد أكثرهٖ أى أكثر أشواطهٖ فلو سعى قبل الطواف أى أكثر جنسهٖ أو بعد أقلّه ، لم يصح لعدم تحقق ركنهٖ . (إرشاد السارى : (ص: ۲۴۷) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى شرائط صحة السعى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

البحر الرائق : (۳۳۲/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۱۳۲) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل فى ركن السعى و شرائطهٖ ،ط : إدارة القرآن .

(۲) والموالاة بينه وبين الطواف ......(غنية الناسک : (ص: ۱۳۵) باب السعى بين الصفاوالمروة ، فصل فى سنن السعى ، ط: إدارة القرآن)

وأيضًا فيه : وتأخيره عن الطواف من غير عذر ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۳۶) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل فى مكروهاته ، ط: إدارة القرآن)

الموالاة بينه وبين الطواف ، كما قاله ابن العجمى ، وعز الدين بن جماعة ، حتى لو تخلّل بين الطواف والسعى فصل كثير لا يضرّه ويكره لمافيه من ترک السنة . (البحر العميق : (۱۲۹۴/۳) الباب العاشر : فى دخول مكّة و فى الطواف والسعى ، فصل : الكلام فى السعى ، وأمّا سننه ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة) =

☆ جو سعی وقوف عرفات کے بعد طواف زیارت کے ساتھ کی جاتی ہے اس میں احرام شرط نہیں بلکہ افضل اور مستحب یہ ہے کہ دسویں تاریخ کو منیٰ میں قربانی اور حلق کر کے احرام کھول لینے کے بعد سلے ہوئے کپڑے پہننے کے بعد طواف زیارت کرے، اگرچہ احرام کھولنے سے پہلے احرام کے کپڑے پہن کر طواف زیارت کرنا جائز ہے لیکن حج کی جو سعی منیٰ روانگی سے پہلے یا وقوف عرفات سے پہلے کی جائے، اس میں احرام شرط ہے، اسی طرح عمرہ کی سعی کے لئے بھی احرام شرط ہے۔(۱)

☆ سعی پیدل کرنا واجب ہے، کوئی عذر ہو تو سواری وغیرہ پر بھی کر سکتے ہیں، اگر بلا عذر سواری پر سعی کی تو دم یعنی حدود حرم میں ایک بکرا ذبح کرنا لازم ہوگا۔(۲)

= ▭ وإذا فرغ من الطواف فالسنة أن يخرج للسعي على فوره فإن أخّره لعذر أو ليستريح فلابأس به وإن أخّره لغير عذر فقد أساء (أى لتركه الموالاة الّتى هى سنة بين الطواف والسعى) ولا شيئ عليه. (لباب المناسک مع إرشاد السارى: (ص: ۲۴۱) باب السعى بين الصفا والمروة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

(۱) الرابع: تقديم الإحرام عليه، وأمّا بقاء الإحرام حالة السعى، فإن كان سعيه للحج قبل الوقوف فيشترط، أو بعد الوقوف فلايشترط، بل عدمه، فإنّه يسنّ الترتيب بين الرمى والحلق و بين الطواف والسعى، وإن كان سعيه للعمرة فلايشترط بقائه، بل يجب حتى لو طاف كله أو أكثره، ثم حلق، ثم سعى صح سعيه، وعليه دم لتحلله قبل أوانه. (غنية الناسک: (ص: ۱۳۲) باب السعى بين الصفا والمروة، فصل: فى ركعتى السعى و شرائطه، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى: (ص: ۲۴۷، ۲۴۸) باب السعى بين الصفا والمروة، ط: فصل: فى شرائط السعى، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۲) المشى فيه، فإن سعى راكبا أو محمولاً أو زحفًا أى بجميع أنواعه ممالايطلق عليه أنه مشى بغير عذر فعليه دم، ولو بعذر فلا شيئ عليه. (إرشاد السارى: (ص: ۲۵۳) باب السعى بين الصفا والمروة، فصل: فى واجباته، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ بدائع الصنائع: (۱۳۴/۲) كتاب الحج، واجبات الحج، فصل: وأمّا ركنه، ط: سعيد.

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۳۳) باب السعى بين الصفا والمروة، فصل: فى واجبات السعى، ط: إدارة القرآن.

سعی کی غلطی

اگر پوری سعی یا سعی کے اکثر چکر بلا عذر ترک کر دیئے، یا بلا عذر سوار ہو کر سعی کی تو حج ہو جائے گا لیکن دم دینا واجب ہوگا، اور پیدل سعی کا اعادہ کرنے سے دم ساقط ہو جائے گا، اور اگر عذر کی وجہ سے سوار ہو کر سعی کی تو کچھ واجب نہیں ہوگا۔ اور اگر سعی کے ایک یا دو یا تین چکر چھوڑ دیئے یا بلا عذر ایک، دو یا تین چکر سوار ہو کر کئے تو ہر چکر کے بدلے میں صدقہ دینا لازم ہوگا، اور ایک صدقہ ایک صدقہ فطر کے برابر ہے۔ (۱)

سعی کے چکروں کا حکم

طواف کے بعد سعی کے سات چکر ہیں اور ان میں سے ہر پھیرا واجب ہے۔ (۲)

---

(۱) ولو ترک السعی کله أو أکثره فعلیه دم، وحجّه تام وإن ترکه لعذر فلا شیئ علیه ولو ترک منه ثلاثة أشواط أو أقلّ، فعلیه لکل شوط صدقة إلاّ أن یبلغ ذٰلک دمًا فله الخیار بین الدم و تنقیص الصدقة، ولو سعی کله أو أکثره راکبًا أومحمولاً بلا عذر، فعلیه دم، وإن کان بعذر فلا شیئ علیه، وإن سعی أقلّه راکبا بلا عذر فعلیه صدقة، ولو سعی قبل الطواف لم یعتد به، فإن لم یعده فعلیه دم،...... وإذا أعاده سقط الدم ...... (لباب المناسک مع إرشاد الساری: (ص: ۵۰۳، ۵۰۴) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات فی أفعال الحج، فصل: فی الجنایة، فی السعی، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک: (ص: ۲۷۷، ۲۷۸) باب الجنایات، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج، المطلب الخامس فی ترک الواجب فی السعی، ط: إدارة القرآن.

☜ الدر مع الرد: (۵۵۳/۲) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید.

(۲) واجبات السعی، منها أو أوّلها إکمال عدد سبع مرّات، وهو إتیان ثلاثة أشواط من آخره، فإن ترکه أقلّه صحّ سعیه؛ لأنّه أتٰی برکنه کما فی الطواف، وعلیه صدقة لترک ما بقی ...... (إرشاد الساری: (ص: ۲۵۲) باب السعی بین الصفا والمروة، فصل: فی واجباته، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک: (ص: ۱۳۴) باب السعی بین الصفا والمروة، فصل: فی واجباته، ط: إدارة القرآن.

☜ البحر العمیق: (۱۲۹۳/۳) الباب العاشر: فی سخول مکّة وفی الطواف والسعی، فصل: الکلام فی السعی، وأمّا واجباته، ط: مؤسّسة الریّان، المکتبة المکیة. =

سعی کے چکروں میں فاصلہ کرنا

☆اگر کسی نے متفرق طور پر سعی کی مثلا ایک دن میں سعی کا ایک چکر اور سات دن میں سات چکر کیے تو ایسا کرنا بھی جائز ہے، لیکن ایسا کرنا عذر کی وجہ سے بلا کراہت جائز ہے اور بلا عذر خلاف سنت ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے۔(۱)

سعی کے دوران وضو ٹوٹ گیا

اگر سعی کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو سعی جاری رکھے، بے وضو سعی ہو جاتی ہے اور اس سے کوئی دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔(۲)

سعی کے سات چکر

سعی کے سات چکر ہیں: صفا سے مروہ تک ایک چکر ہوتا ہے، اور مروہ سے

= ☜ بدائع الصنائع : (۱۳۴/۲، ۱۳۵) کتاب الحج ، واجبات الحج ، وأمّا شرائط جوازه (أی السعی) ط: سعید .

(۱) والموالاة بين أشواطه و أجزاء الأشواط وهو أوسع من الموالاة بين أشواط الطواف وأجزاء أشواطه لتجويزهم ، نحو الأكل فيه لا فی الطواف ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۳۵) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل : فی السعی ، ط: إدارة القرآن)

☜ وتفريقه تفريقًا كثيرًا أی فإنّه ينافی الموالاة المعدودة من السنة . (إرشاد الساری : (ص: ۲۵۶) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل : فی مكروهاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ ومنها : الموالاة بين أشواط السعی ، فلو فرّق السعی تفريقًا كثيرًا لم يبطل سعيه ...... (البحر العميق : (۱۳۹۴/۳) الباب العاشر فی دخول مكة و فی الطواف و السعی ، فصل : الكلام فی السعی ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

(۲) وأمّا عن الحدث الأصغر وعن النجاسة فی الثوب والبدن فمستحب . (غنية الناسک : (ص: ۱۳۵) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل : فی سنن السعی ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص:۲۵۵) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل فی مستحباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ البحر العميق : (۱۲۹۵/۳) الباب العاشر : فی دخول مكّة وفی الطواف والسعی ، فصل : الكلام فی السعی ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

صفا تک دوسرا چکر ہوتا ہے، اسی طرح سات چکر ہونے چاہئیں۔(۱)

سعی کے لئے گھر سے واپس آنے کا طریقہ

اگر کسی آفاقی حاجی نے طواف زیارت کے بعد سعی نہیں کی اور گھر واپس آ گیا تو سعی نہ کرنے کی وجہ سے حرم کی حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا، اور اگر گھر سے واپس آ کر سعی کرے گا تو دم ساقط ہو جائے گا۔

اور گھر سے واپس آنے کا طریقہ یہ ہے کہ حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ آئے اور پہلے حج یا عمرہ کر کے احرام سے نکلے، پھر اس کے بعد سابقہ سعی جو ذمہ میں رہ گئی تھی وہ کرے تو دم دینا لازم نہیں ہوگا۔

واضح رہے کہ ایسی صورت میں واپس آ کر سعی کرنے سے دم دینا بہتر ہے تا کہ فقیروں کا فائدہ ہو۔(۲)

سعی مقدم کرنا

اگر ہجوم کی وجہ سے ساتویں، آٹھویں ذی الحجہ کو منی روانہ ہونے سے پہلے سعی سے فراغت حاصل کرنا چاہتا ہے تو سعی سے فارغ ہو جانا بلا کراہت جائز ہے لیکن

---

(۱) ثم يمشي على هينته حتى يأتي المروة فيصعد عليها إن كان ثم مصعد إلى أن يبدو له البيت إن أمكن ويفعل على المروة جميع ما فعله على الصفا من الاستقبال والتكبير، والذكر والدعا ثم ينزل منها داعيًا ذاكرًا ويمشي على هينته، فإذا بلغ الميلين سعى كما مرّ. هٰكذا يفعل ذٰلک سبعة أشواط، يبدأ بالصفا ويختم بالمروة، من الصفا إلى المروة شوط، والعود منها إلى الصفا شوط آخر. (لباب المناسک مع إرشاد الساری: (ص: ۲۴۴، ۲۴۵) باب السعی بين الصفا والمروة، كيفية السعی، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک: (ص ۱۳۰) باب السعی بين الصفا والمروة، فسل فی كيفية أداء السعی، ط: إدارة القرآن.

☐ الدر مع الرد: (۲/ ۵۰۱) كتاب الحج، مطلب: فی السعی بين الصفا والمروة، ط: سعيد.

(۲) تخریج "طواف زیارت کے بعد سعی نہیں کی" عنوان کے تحت دیکھیں۔

اس کے لئے شرط یہ ہے کہ سعی کرنے سے پہلے حج کا احرام باندھ کر ایک نفلی طواف کرے، کیونکہ ہر سعی سے پہلے ایک طواف کا ہونا بھی شرط ہے۔(۱)

اوراس طواف میں مردوں کیلئے احرام کی چادر کا اضطباع کرنا اور طواف کے دوران ''رمل'' کرنا بھی مسنون ہے۔(۲)

اس صورت میں طواف زیارت کے بعد دوبارہ سعی کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور اگر اس طرح پہلے سعی نہیں کی تو طواف زیارت کے بعد سعی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

(۱، ۲) ولو أراد تقديم السعي تنفل بطواف واضطبع ورمل فيه ...... ثم سعى بعده ثم راح إلى عرفات. (إرشاد الساری : (ص: ۴۰۹) باب التمتّع ، فصل المتمتّع على نوعين ، قبيل : باب الجمع بين النسكين ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۲۱۶) باب التمتّع ، فصل : كيفية أداء التمتّع المسنون ، ط: إدارة القرآن .

☜ الثانی : أن يكون أی السعی بعد طواف أی كامل ولو نفلاً أو بعد أكثره أی أكثر أشواطه ...... (إرشاد الساری : (ص: ۲۴۷) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل : فی شرائط صحة السعی ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۳۲) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل فی ركن السعی و شرائطه ، ط: إدارة القرآن .

☜ البحر العميق : ۱۲۸۷/۳ ، ۱۲۸۸) الباب العاشر : فی دخول مكّة ، و فی الطواف والسعی ، فصل الكلام فی السعی ، وأمّا شرائط جوازه ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

☜ والاضطباع ، والرمل فی الثلاثة والمشیئ على هينته فی الباقی فی طواف الحج والعمرة ، (قيد للاضطباع والرمل ، لكونهما من سنن طواف بعده سعیٌ) . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۲۲۵) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی سنن الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ والأصل أنّ كل طواف بعده سعی ، فمن سنته الاضطباع والرمل فی الثلاثة الأشواط الأوّل ...... (البحر العميق : (۱۱۶۵/۲) الباب العاشر : فصل : فی بيان أنواع الأطوفة ، وأمّا سنن الطواف ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۱۸ ، ۱۱۹) باب فی ماهية الطواف وأنواعه وأركانه وشرائطه وأحكامه ، فصل : وأمّا سنن الطواف ، ط: إدارة القرآن .

(۱) فإذا دخل المسجد أی المسجد الحرام ...... بدأ بالطواف ...... فيطوف سبعة أشواط بلارمل فيه وسعی أی ، وبلا سعی بعده أی بعد الطواف ، إن قدّمهما أی الرمل والسعی ؛ لأنّهما لم يشرعا =

سعی میں ایک چکر نہیں کیا احرام سے نکل گیا

''سعی کا''چکر''چھوڑ دیا''عنوان کو دیکھیں۔(۲/۴۴۰)

سعی میں بات چیت کرنا

سعی کے دوران جائز اور ضروری بات چیت کرنے کی گنجائش ہے بشرطیکہ باتوں میں مشغول ہونا خشوع اور خضوع کے منافی نہ ہو ورنہ مکروہ ہے۔(۱)

سعی میں باوضو ہونا

☆سعی میں باوضو ہونا اور کپڑوں کا پاک ہونا مستحب ہے، اس کے بغیر بھی سعی ہو جاتی ہے۔

☆سعی کے دوران وضو شرط نہیں ہے، اگر وضو کے بغیر سعی کر لی تو سعی ادا ہوا جائیگی۔(۲)

= إلاّ مرّةً ، وإلاّ أى وإن لم يقدمهما رمل فيه وسعى بعده ، وإن قدم السعى لا ارمل ، سقط الرمل ، وأمّا الاضطباع فساقط مطلقا فى هٰذا الطواف . (إرشاد السارى : (ص: ٣٢٧) باب طواف الزيارة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (٢/٥١٨) كتاب الحج ، مطلب : فى طواف الزيارة ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ١٧٦) باب طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن .

(١) الكلام أى المباح الّذى لايشغله لما سيأتى ، والأفضل ترک الفضول ومالايعنيه فى جميع أوقاته ، فكيف فى سعيه الّذى من جملة عباداته . (إرشاد السارى : (ص: ٢٥٥) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى مباحاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

والبيع والشراء والحديث إذا كان يشغله ، قيد للثلاثة ، والمعنى : يشغله عن الحضور ، ويدفعه عن الذكر والدعاء ، أو يمنعه عن الموالاة . (أيضًا : (ص: ٢٥٦) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى مكروهاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ١٣٥ ، ١٣٦) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى مباحاته ، ط: إدارة القرآن .

(٢) ومستحباته : السعى على طهارة ، حتى لو سعى محدثًا ، أو جنبًا ، أوكانت المرأة حائضًا أو=

سعی میں تاخیر

☆سعی واجب ہے، طواف کے فوراً بعد کرنا سنت ہے واجب نہیں، اگر کسی عذر یا تھکان کی وجہ سے فورا طواف کے بعد سعی نہ کر سکے تو مضائقہ نہیں، بلا عذر تاخیر کرنا مکروہ ہے۔(۱)

☆طواف زیارت۔(۲)

= نفساء، صحّ ولاشيئ عليه، كالوقوف؛ لأنّ السعي ليس في معنى الصلاة ...... وفي المرغيناني: الأصل أن كل عبادة تؤدى لا في المسجد من أحكام المناسك، فالطهارة ليست من شرطها، كالسعي والوقوف بعرفة، ومزدلفة ورمي الجمار ...... (البحر العميق: (۳/ ۱۲۹۵) الباب العاشر: في دخول مكّة، وفي الطواف والسعي، فصل: الكلام في السعي، ومن مستحابته، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة)

▭ غنية الناسك: (ص: ۱۳۵) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل في سنن السعي، ط: إدارة القرآن.

▭ إرشاد الساري: (ص: ۲۵۵) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: في مستحباته، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۱) ومنها: الموالاة بينه و بين الطواف، كما قال ابن العجمي، وعز بن جماعة: حتى لو تخلل بين الطواف والسعي فصل كثير لايضره، ويكره، لما فيه من ترک السنة. (البحر العميق: (۳/۱۲۹۴) الباب العاشر، فصل: الكلام في السعي، وأمّا سننه، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة)

▭ وتأخيره عن الطواف من غير عذر. (غنية الناسك: (ص: ۱۳۶) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: في مكروهاته، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساري: (ص: ۲۵۶) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: مفي مكروهاته، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۲) أوّل وقت طواف الزيارة: طلوع الفجر الثاني من يوم النحر، فلايصحّ قبله ولاآخر له في حق الصحة، فلو أتىٰ به بعد سنين صحّ، ولكن يجب فعله في أيّام النحر، ...... (لباب المناسك مع إرشاد الساري: (ص: ۳۲۸) باب طواف الزيارة، فصل: في وقت طواف الزيارة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسك: (ص: ۱۷۷، ۱۷۸) باب طواف الزيارة، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر مع الرد: (۲/۵۱۷) كتاب الحج، مطلب في طواف الزيارة، ط: سعيد.

حلق ۔(۱)

رمی ۔(۲)

قربانی ۔(۳)

حج کے یہ سارے اعمال ایام نحر کے اندر اندر کرنا واجب ہے لیکن صفا مروہ کی سعی ایام نحر کے اندر کرنا لازم نہیں بلکہ بعد میں کرنا بھی جائز ہے، لہذا اگر کسی عذر یا تھکاوٹ دور کرنے کے لئے آرام کرنا چاہیئے تو آرام کرسکتا ہے، آج نہیں تو کل یا دس پندرہ دن بعد سعی کرنا جائز ہے، اسی طرح سعی کے ساتوں چکروں کو پے در پے (مسلسل) کرنا سنت ہے واجب نہیں، لہذا اگر چند چکر کے بعد تھکاوٹ کی وجہ سے بقیہ کو موقوف کرے اور بعد میں کسی موقع پر ان چکروں کی تکمیل کرے تو سعی مکمل اور

---

(۱) يختصّ حلق الحاج بالزمان والمكان ...... فالزمان أى فى حلق الحاج أيّام النحر الثلاثة أى ولياليها ...... فلو حلق أو قصر فى غير ما توقت به لزمه الدم ...... (إرشاد السارى : (ص: ۳۲۵) باب مانسک منیٰ ، فسل فى زمان الحلق ومكانه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۷۵) باب مناسک منیٰ يوم النحر ، فصل فى الحلق ، مطلب : فى زمان الحلق ومكانه ،ط : إدارة القرآن .

البحر العميق : (۱۶۹۸/۳) الباب الثانى عشر : فى الأعمال المشروعة يوم النحر ، الحلق، وأمّا بيان زمانه ومكانه ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۲) ....

(۳) وأمّا وقت الوجوب فأيّام النحر ، فلا تجب قبل دخول الوقت ؛ لأنّ الواجبات المؤقتة لاتجب قبل أوقاتها ، كالصلاة والصوم و نحوهما ...... (البحر العميق : (۱۷۰۹/۳ ، ۱۷۱۰) الباب الثانى عشر : فى الأعمال المشروعة يوم النحر ، الكلام فى الأضحية ، مطلب : شرائط الوجوب ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

غنية الناسک : (ص: ۴۶) باب فرائض الحج و واجباته ، فصل : وأما واجباته ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد السارى : (ص: ۱۰۰) باب فرائض الحج ...... فصل : فى واجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

صحیح ہوجائے گی اوراس پر کوئی دم وغیرہ بھی واجب نہیں ہوگا۔(۱)

سعی میں تلاوت

سعی میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا جائز ہے۔(۲)

سعی میں تلبیہ

حج کی سعی اگر طواف قدوم کے بعد، طواف زیارت سے پہلے کرے تو سعی میں تلبیہ پڑھے اور عمرہ کی سعی میں تلبیہ نہ پڑھے، تمتع کرنے والا بھی تلبیہ نہ پڑھے، کیونکہ عمرہ کرنے والے اور تمتع کرنے والے کا تلبیہ طواف شروع کرنے سے پہلے ختم ہوجاتا ہے، اور حج کرنیوالے کا رمی شروع کرنے کے وقت ختم ہوجاتا ہے۔(۳)

---

(۱) فإذا دخل المسجد أی المسجد الحرام ...... بدأ بالطواف ...... فیطوف سبعة أشواط بلارمل فیه وسعی أی ، وبلا سعی بعده أی بعد الطواف ، إن قدّمهما أی الرمل والسعی ؛ لأنّهما لم یشرعا إلاّ مرّةً ، وإلاّ أی وإن لم یقدمهما رمل فیه وسعی بعده ، وإن قدم السعی لا ارمل ، سقط الرمل ، وأمّا الاضطباع فساقط مطلقا فی هٰذا الطواف . (إرشاد الساری : (ص: ۳۲۷) باب طواف الزیارة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

الدر مع الرد : (۵۱۸/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف الزیارة ، ط: سعید .

غنیة الناسک : (ص: ۱۷۶) باب طواف الزیارة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) وجاز فیهما أکل و بیع وإفتاء و قراء ة ، لکن الذکر أفضل منها ، وفی منسک النووی الذکر المأثور أفضل ، وأمّا غیر المأثور فالقراء ة أفضل . (الدر مع الرد : (۴۹۷/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعید)

إرشاد الساری : (ص: ۲۵۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی مستحباته ، و فصل : فی مباحاته ، ط : الإمدادیة مکّة المکرّمة .

غنیة الناسک : (ص: ۱۳۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی مستحباته ، و فصل : فی مباحاته ، ط: إدارة القرآن .

(۳) (ویلبی فی السعی الحاج) أی : ان وقع سعیه بعد طواف القدوم (لا المعتمر) ولو کان متمتّعًا ؛ لأنّ تلبیته تنقطع بالشروع فی طوافه ، ولا الحاج إذا سعی بعد طواف الإفاضة لانقطاع تلبیته بأوّل رمی الجمرة . (إرشاد الساری : (ص: ۲۴۶) باب السعی بین الصفا والمروة ، قبل : فصل فی شرائط صحة السعی ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة) =

سعی میں دوڑنا

☆سعی میں پیدل یا سواری کا دوڑنا اس حد تک سنت ہے کہ اس سے دوسروں کو تکلیف دینے کا سبب نہ بنے۔(۱)

☆میلین اخضرین (سبز ٹیوب کی پٹی) کے درمیان زیادہ تیز دوڑنا مسنون نہیں بلکہ متوسط طریقے سے اتنا تیز چلنا چاہیئے کہ رمل سے زیادہ اور بہت تیز دوڑنے

= ☜ ويلبى فى السعى الحاج ان سعى بعد طواف القدوم لا المعتمر . (غنية الناسک : (ص: ۱۳۰) فصل فى كيفية أداء السعى ، ط: إدارة القرآن .

☜ ويلبّى أى حال إحرامه فى مسجد مكّة ...... ومنى ...... لا فى الطواف ...... وسعى العمرة أى ولا فى سعى العمرة ، فإنّ التلبية تقطع بأوّل شروعه فى طوافها ، وأمّا ما أطلق بعضهم من أنّه لايلبّى حالة السعى ، فمتعين حمله على سعى العمرة أو سعى الحج إذا أخّره ، صرّح به فى الأصل من أنّه لايلبّى فى السعى ، فيحمل على سعى الحج إذا قدّمه . (إرشاد السارى : (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : و شرط التلبية أن تكون باللسان ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ ويلبّى فى سعى الحج إذا قدمه ، ولا يلبى حالة الطواف فى طواف القدوم وطواف الإفاضة على فرض تقديمه على الرمى ...... (غنية الناسک : (ص: ۷۵ ، ۷۶) باب الإحرام ، فى كيفية الإحرام وصفة التلبية ، ط: إدارة القرآن)

☜ شامى : (۲/۵۰۰) كتاب الحج ، مطلب فى السعى بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

(۱) وإن عجز عن السعى بين الميلين أى بسبب الازدحام صبر أى من أوّل الوهلة حتى يجد فرجة أى فرصة من الأزمة الخاليّة ، وإلا تشبه بالساعى فى حركته ، أى فى الجملة ؛ لأنّ ما لايدرک كله لايترک كله ، وإن كان على دابة ، أى لعذر ، فإن المشى فى السعى واجب عندنا ، حرّكها من غير أن يؤذى أحدًا ، أى من الركبان والمشاة وليتحرز أى كل الاحتراز عن أذى غيره أى بكل وجه من وجوهه ، فإنّه حرام مجمع عليه .وداخل تحت الفسوق المنهىّ عنه . وتعريض نفسه للأذٰى أى للتأذى من غيره مع عدم تحمّله وحصوله جَزَعه و وصول نزاعه . (إرشاد السارى : (ص: ۲۴۶) باب السعى بين الصفا والمروة ، كيفية السعى ، قبيل : فصل فى شرائط صحّة السعى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۳۰) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل فى كيفية أداء السعى ،ط : إدارة القرآن .

☜ البحر العميق: (۳/۱۲۹۳) الباب العاشر : فى دخول مكة و فى الطواف والسعى ، فصل :

سے کم رفتار ہو۔(۱)

☆میلین کے درمیان ہر چکر میں جھپٹ کر تیز چلنا مسنون ہے۔(۲)

☆میلین کے درمیان جھپٹ کر نہ چلنا یا تمام سعی میں جھپٹ کر چلنا برا ہے، لیکن اس سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔(۳)

☆اگر ہجوم کی وجہ سے میلین کے درمیان دوڑنے میں دوسروں کو یا اپنے نفس کو تکلیف ہو تو دوڑنا سنت نہیں ہے، جہاں موقع پائے دوڑے یا تیز چلنے والوں کی طرح حرکت کرے۔(۴)

سعی میں ستر

ستر عورت یعنی مردوں کے لئے ہر حال میں ناف سے گھٹنے تک چھپانا فرض

(۱، ۲، ۳) ویستحب أن یکون السعی بین المیلین فوق الرمل دون العدو ، وھو جری شدید کجری الفرس ، وھو سنة فی کل شوط ، فلو ترکه أو ھرول فی جمیع السعی ، فقد أساء ولا شیئ علیه . (غنیة الناسک : (ص: ۱۳۰) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی کیفیة أداء السعی ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۲۴۵ ، ۲۴۶) باب السعی بین الصفا والمروة ، کیفیة السعی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

🗀 شامی : (۲/۱ ۵۰) کتاب الحج ، مطلب فی السعی بین الصفا والمروة ، ط: سعید .

(۴) وإن عجز عن السعی بین المیلین أی بسبب الازدحام صبر أی من أوّل الوھلة حتی یجد فرجة أی فرصة من الأزمة الخالیّة ، وإلا تشبه بالساعی فی حرکته ، أی فی الجملة ؛ لأنّ ما لایدرک کله لایترک کله ، وإن کان علی دابة ، أی لعذر ، فإن المشی فی السعی واجب عندنا ، حرّکھا من غیر أن یؤذی أحدًا ، أی من الرکبان والمشاة ولیتحرز أی کل الاحتراز عن أذی غیره أی بکل وجه من وجوھه ، فإنّه حرام مجمع علیه . وداخل تحت الفسوق المنھیّ عنه . وتعریض نفسهٖ للأذیٰ أی للتأذی من غیرهٖ مع عدم تحمّله وحصوله جزعه و وصول نزاعه . (إرشاد الساری : (ص: ۲۴۶) باب السعی بین الصفا والمروة ، کیفیة السعی ، قبیل : فصل فی شرائط صحّة السعی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

🗀 غنیة الناسک : (ص: ۱۳۰) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل فی کیفیة أداء السعی ،ط : إدارة القرآن .

🗀 البحر العمیق: (۱۲۹۳/۳) الباب العاشر : فی دخول مکة و فی الطواف والسعی ، فصل : الکلام فی السعی ، وأمّا سننه ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة .

ہے، احرام میں اور زیادہ اہتمام کے ساتھ چھپانے کی ضرورت ہے کیونکہ بعض مرتبہ طواف اور سعی کے دوران یا عام حالت میں بھی کبھی احرام ہوا سے اڑنے لگتا ہے یا سوتے وقت بے پردگی ہوجاتی ہے۔(۱)

سعی میں کپڑوں کا پاک ہونا

سعی میں کپڑوں کا پاک ہونا مستحب ہے، اوراس کے بغیر بھی سعی ہوجاتی ہے۔(۲)

سعی میں کھانا پینا

☆......سعی کے دوران ایسا کھانا پینا جو سعی کے چکروں میں فصل کا موجب نہ ہو جائز ہے، اور اگر چکروں کے درمیان فصل کا باعث بنے گا تو مکروہ ہے۔(۳)

---

(۱) وستر العورة فيه مع أنّه فرض فى كل حال ، فلو تركه فيه يأثم إثم تارك لاسنة ، لأجل السعى مع ثبوت ثم ترك الفرض . (غنية الناسک : (ص: ۱۳۵) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل فى سنن السعى ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۲۵۴) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل فى سننه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ البحر العميق : (۱۲۹۶/۳) الباب العاشر : فى دخول مكّة وفى الطواف والسعى ، فصل : الكلام فى السعى ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكية .

(۱)

▭ والطهارة فيه عن الجنابة والحيض ، أمّا عن الحدث الأصغر ، وعن النّجاسة فى الثوب والبدن فمستحب . (غنية الناسک : (ص: ۱۳۵) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل فى سنن السعى ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۲۵۵) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى مستحباته ، ط:الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ البحر العميق : (۱۲۹۵/۳) الباب العاشر : فصل الكلام فى السعى ، مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۳) والشرب والأكل بحيث لايقطع الموالاة مع أنّه مكروه فى الطواف ، نعم سومح الشرب فى=

☆ ...... سعی کے دوران کھانا پینا مباح ہے، اور خرید وفروخت مکروہ ہے۔(۱)

سعی میں مسائل کا تذکرہ

سعی میں اللہ کا ذکر کرنا چاہیے، البتہ مسائل کا تذکرہ اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا جائز ہے۔(۲)

سعی میں نیابت

☆ ''سعی'' میں نیابت جائز نہیں ہے، مگر یہ کہ احرام سے پہلے کوئی شخص بے ہوش ہو گیا تو اس کی طرف سے دوسرا شخص سعی کر سکتا ہے بشرطیکہ سعی کے وقت تک ہوش نہ آیا ہو۔

☆ صفا اور مروہ کے دمیان سعی میں نیابت جائز نہیں ہے، اگر عذر ہو تو سعی سواری پر کی جا سکتی ہے۔(۳)

= الطواف لقلة زمانه . (غنية الناسک : (ص: ۱۳۵) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل فی مباحاته ، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد الساری : (ص: ۲۵۵) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل فی مباحاته ،ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗁 شامی : (۲/۴۹۷) كتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ،ط : سعيد .

(۱ ، ۲) ''سعی میں تلاوت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۳) الأوّل : أی الشرط الأوّل ...... كينونته بين الصفا والمروة أی بأن لاينحرف عنهما إلى أطرافهما سواء كان بفعل نفسه أی ماشيًا أو راكبًا ، أو بفعل غيره بأن كان مّغمًى عليه ولو بغير أمره ، وكذا إذا كان مجنونًا أو صغيرًا غير مميز ، أو مريضًا أو صحيحًا بأمره ، أی بأمر كل منهما ، فسعى به أی بكل منهم محمولاً أو راكبًا يصحّ سعيه لحصوله أی لحصول سعيه كائنًا بينهما أی بين المكانين ، ولاتجوز فيه النيابة إلا للمغمى عليه قبل الإحرام ، إذا دام إغماؤه إلى حال سعيه ، أو أفاق حينئذٍ ، وفيه أنّه إذا حدث له الإغماء بعد إحرامه مفيقًا ينبغی أن يكون كذٰلک ، لكن لا ضرورة فی نيابته للسعی إذيمكنه سعيه محمولاً ، بخلاف نية الإحرام ، فإنّ النيابة فيه جوزت للضرورة . (إرشاد الساری : (ص: ۲۴۶ ، ۲۴۷) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل :فی شرائط صحة السعی ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة) =

سعی میں وضو ٹوٹ جائے

☆ اگر سعی کے درمیان میں وضو ٹوٹ جائے تو سعی جاری رکھے، بے وضو سعی ہو جاتی ہے اور اس سے کوئی دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔(۱)

☆ اگر سعی کے درمیان وضو ٹوٹ جانے کی صورت میں دوبارہ وضو کر کے آیا تو شروع سے دوبارہ سعی کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی بلکہ صرف بقیہ چکر پورے کر لے خواہ سعی کے شروع میں وضو ٹوٹا ہو یا بعد میں اس سے حکم میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۲)

سعی نہیں کی

اگر کسی نے حج ادا کیا لیکن اس نے حج کی سعی نہیں کی، اور وہ طواف کرنے کے بعد سعی کے بغیر حلال ہو کر گھر واپس آ گیا تو اس پر سعی کی قضا لازم نہیں ہوگی بلکہ حرم کی حدود میں ایک دم دینا واجب ہوگا البتہ اگر کسی عذر شدید کی وجہ سے سعی نہ کر سکا تو اس پر دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا۔(۳)

= غنية الناسک : (ص: ۱۳۱) باب السعی بين الصفا والمروة، فصل فی ركن السعی و شرائطه، ط:إدارة القرآن .

البحر العميق : (۱۲۸۷/۳) الباب العاشر : فصل الكلام فی السعی، وأمّا ركنه، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة السابقة رقم: ۴۵۵.

(۲) ولو خرج منه أو من السعی إلى جنازة أو مكتوبة أو تجديد وضوء ثم عاد، بنی . (الدر مع الرد : (۴۹۷/۲) كتاب الحج، مطلب فی طواف القدوم ،ط : سعيد)

فتح القدير : (۳۸۹/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، وهذه فروع تتعلق بالطواف ،ط : رشيديه .

غنية الناسک : (ص: ۱۲۷) باب فی ماهيّة الطواف وأنواعه و أركانه، فصل :وأمّا مكروهاته، قبيل باب السعی، ط: إدارة القرآن .

(۳) ولو ترک السعی كله أو أكثره فعليه دم، وحجه تام عندنا ولو تركه لعذر كالزمن إذا لم يجد من يحمله لا شيئ عليه . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۷) باب الجنايات، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج، ...... المطلب الخامس : فی ترک الواجب فی السعی، ط: إدارة القرآن) =

سعی نہیں کی طواف زیارت کے بعد

''طواف زیارت کے بعد سعی نہیں کی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ٦٩)

سعی وقوف عرفات سے پہلے کرلی

اگر کسی نے حج کا احرام باندھنے کے بعد منی روانہ ہونے سے پہلے نفلی طواف کے بغیر صرف سعی کرلی تو اس سعی کا اعتبار نہیں ہوگا، اس سعی کو وقوف عرفات کے بعد دوبارہ کرنا لازم ہوگا ورنہ دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

سفارش بیت اللہ کی

''بیت اللہ کی سفارش'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۲۱٤)

سفر حج میں انتقال ہونے والے کے لئے خوشخبری

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو حج کے لئے نکلا اور راستہ میں انتقال کر گیا اس کو قیامت تک حج کا ثواب ملتا رہے گا، اور جو عمرہ کے نکلا اور راستہ میں انتقال کر گیا، اس کو قیامت تک عمرہ کرنے کا ثواب ملتا رہے گا۔''(۲)

= إرشاد الساري : (ص: ۵۰۳) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس: الجنايات في أفعال الحج ، فصل : في الجناية في السعي ، ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۵۳) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۱) ولو سعى قبل الطواف لم يعتد به ، فإن لم يعده فعليه دم . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۷) باب الجنايات ، الفصل السابع : في ترک الواجب في أفعال الحج ، المطلب الخامس في ترک الواجب في السعي ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۵۰۳ ، ۵۰۴) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات في أفعال الحج ، فصل : الجنايات في السعي ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

البحر العميق : (۳/ ۱۲۸۸) الباب العاشر : فصل الكلام في السعي ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من خرج مجاهدًا فمات كتب الله أجره إلى يوم القيامة ، ومن خرج حاجًا فمات كتب الله أجره إلى يوم القيامة ، ومن خرج معتمرًا=

ایک اور حدیث میں ہے کہ ”جس شخص کو جس چیز اور جس عمل پہ موت آئے گی قیامت کے دن وہی کرتا ہوا اٹھے گا۔“ (۱)

اس لئے خوش نصیب اور قسمت کے دھنی ہیں وہ لوگ جو کوئی نیک عمل کرتے ہوئے دنیا سے چلے جائیں (اور قیامت میں اسی حالت پر اٹھیں)

سفر سے عاجز ہے

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے، مگر اس کوئی ایسی تکلیف ہے کہ اس کی وجہ سے حج کے سفر سے بالکل عاجز ہے، تو حج بدل کے لئے کسی کو اپنی زندگی میں بھیج دینا جائز ہے پھر اگر یہ شخص اسی عجز کی حالت میں ہی انتقال کر گیا تو یہ حج بدل کافی ہو جائے گا، اور اگر زندگی میں وہ عجز زائل ہو گیا تو دوبارہ اس آدمی کو حج ادا کرنے کے لئے جانا لازم ہوگا، اور پہلے جو حج بدل کرایا تھا وہ نفلی حج ہو جائے گا۔ (۲)

= فمات كتب الله أجره إلى يوم القيامة، أخرجه أبو ذر. (البحر العميق: (۱/ ۹۸، ۹۹) الباب الأوّل: في الفضائل، فصل: من مات في طريق الحج والعمرة، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة)

معجم الأسط للطبرني: (۵/ ۲۸۲) رقم الحديث: ۵۳۲۱، من اسمه محمد، ط: دار الحرمين.

كنز العمال: (۵/ ۱۵) رقم الحديث: ۱۱۸۴۷، كتاب الحج، الباب الأوّل: في فضال الحج، الفصل الأوّل ...... ط: مؤسّسة الرسالة.

(۱) عن جابر قال سمعت النبيّ ﷺ يقول: يبعث كل عبد على ما مات عليه. (صحيح المسلم: (۲/ ۳۸۷) كتاب صفة المنافقين وأحكامهم، باب الأمر بحسن الظن بالله تعالىٰ عند الموت، ط: قديمى)

مسند أحمد: (۳/ ۳۳۱) رقم الحديث: ۱۴۵۸۳، مسند المكثرين من الصحابة، مسند جابر بن عبد الله رضى الله عنه، ط: مؤسّسة قرطبه.

التعليق الممجد على مؤطا محمد: (ص: ۲۳۷) كتاب الحج، باب تكفين المحرم، ط: قديمى.

(۲) واعلم أنّ كل من وجب عليه الحج وعجز عن الأداء بنفسه يجب عليه الإحجاج أى بأن يحج عنه في حال حياته أو بعد مماته إن فرط أى قصّر في التأخير ...... ويتحقق العجز بالموت والحبس والمنع، والمرض الّذى لايرجى زواله أى كالزمن والفالج ...... كل ذلك إذا استمرّ إلى الموت ...... الثاني: العجز المستدام من وقت الإحجاج إلى وقت الموت، فلو أحجّ المعذور، كان أمره موقوفًا، إن استمرّ عذره إلى الموت جاز، وإن زال عذره وجب عليه الأداء بنفسه، =

سفر کی تکلیف کے ڈر سے حج بدل کرانا

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے، اور وہ معذور نہیں ہے، تو حج کے لئے خود جانا ضروری ہے، صرف سفر کی تکلیف کے ڈر سے حج بدل کرانا صحیح نہیں ہے اس طرح حج بدل کرانے سے فرض ادا نہیں ہوگا اور حج کرنے کی ذمہ داری ساقط نہیں ہوگی، اس لئے معذور نہ ہونے کی صورت میں اپنا فرض حج خود کرے کسی اور کو نہ بھیجے۔(۱)

سفر کے دوران قصر کرے

اپنے وطن کے ائیر پورٹ سے جہاز پرواز کرنے کے بعد سے مکہ مکرمہ تک سفر ہے اس لئے اس دوران نماز قصر کرے گا۔(۲)

اگر مکہ مکرمہ میں سات ذی الحجہ تک پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا موقع

= وظهرت نفليّة الأوّل ، (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۲۱۱ ، ۲۱۲ ، ۲۱۳) باب الحج عن الغير ، وفصل : فی شرائط جواز الإحجاج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير ، فصل فی شرائط النيابة فی الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن .

☜ الدر مع الرد : (۵۹۸/۲ ، ۵۹۹) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ،ط : سعيد .

(۱) الثانی : عجزه عن الأداء بنفسه بزوال أحدهما ، فلو أحج عنه فرضًا وهو صحيح ، وله مال ، ثم عجز بزوال الصحّة ، واستمرّ لا يجزئه عن فرضه ، وهو تطوع له . (غنية الناسک : (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير ، فصل فی شرائط النيابة فی الحج الفرض ،ط : إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۲۱۳) باب الحج عن الغير ، فصل فی شرائط جواز الإحجاج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ شامی : (۵۹۸/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ،ط : سعيد .

(۲) أقلّ مدّ سفرٍ تتغير به أی السفر ، الأحكام وهی لزوم قصر الصلاة ...... مسيرة ثلاثة أيّام من أقصر أيّام السنة ...... بسير وسط ...... فيقصر المسافر الفرض العلمی الرباعی . (مراقی الفلاح : (ص: ۴۱۹ ، ۴۲۱ ، ۴۲۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمی)

☜ الحلبی الكبير : (ص: ۴۶۱ ، ۴۶۲) فصل : فی صلاة المسافر ، ط: نعمانيه .

☜ الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

ہوتو مقیم ہوگا اور منی، عرفات اور مزدلفہ میں بھی مقیم ہوگا اور پوری نماز پڑھے گا، اور اگر سات ذی الحجہ تک مکہ مکرمہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا موقع نہیں ملا تو مکہ مکرمہ میں بھی مسافر رہے گا منی، عرفات اور مزدلفہ میں بھی مسافر رہے گا اور نمازیں قصر کرے گا۔(۱)

البتہ مقیم امام کے پیچھے پوری نماز پڑھے گا۔(۲)

سفر محرم کے بغیر کرنا

خواتین کے لئے محرم کے بغیر سفر کرنا ناجائز، حرام اور کبیرہ گناہ ہے جس عورت کا کوئی محرم نہ ہو اس پر حج فرض نہیں ہوتا، بلکہ اگر محرم ہو بھی لیکن حج پر قادر نہ ہو یا یہ عورت اس کے مصارف برداشت کرنے کے قابل نہ ہو تب بھی حج فرض نہ ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلد أو قرية خمسة عشر يوما أو أكثر كذا فى الهداية ...... ونية الإقامة إنّما تؤثر بخمس شرائط، ترك السير، ...... وصلاحية الموضع ...... واتحاد الموضع، والمدّة والاستقلال بالرأى ...... ولو نوى الإقامة خمسة عشر يومًا فى موضعين فإن كان كل منهما أصلاً بنفسه، نحو مكّة، ومنٰى، والكوفة والحيرة لايصير مقيمًا ...... ذكر فى كتاب المناسك: أنّ الحاجّ إذا دخل مكّة فى أيّام العشر ونوى الإقامة نصف شهر لاتصح؛ لأنّه لا بدّ له من الخروج إلى عرفات، فلايتحقق الشرط. (الهندية: (۱/۱۳۹، ۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر: فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

مراقى الفلاح: (۴۲۵، ۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمى.

الدر مع الرد: (۲/۱۲۵، ۱۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

(۲) وإن اقتدى مسافر بمقيم يصلى رباعية ولو فى التشهد الأخير فى الوقت صحّ اقتداؤه وأتمّها أربعًا، تبعًا لإمامه ...... (مراقى الفلاح: (ص: ۴۲۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمى)

الحلبى كبير: (ص: ۴۶۷) فصل فى صلاة المسافر، الثالث: اعتبار حال الصلاة فى التغيّر ومايبتنى عليه من اقتداء المسافر بالمقيم، ط: نعمانيه.

الدر مع الرد: (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

(۳) الرابع: المحرم أو الزوج لامرأةٍ بالغةٍ ولو عجوزًا ومعها غيرها من النساء الثقات والرجال الصالحين فى مسيرة سفر ...... وتجب عليها النفقة والراحلة لمحرمها؛ لأنّه محبوس عليها، =

سگریٹ

اگر ''سگریٹ'' میں خوشبودار چیز کی ملاوٹ نہیں ہے تو احرام کی حالت میں سگریٹ پینے سے دم تو لازم نہیں ہوگا، البتہ سگریٹ نوشی کی جو کراہت ہے وہ بدستور باقی رہے گی، اس لئے احرام کے دوران جہاں تک ممکن ہو اس سے پرہیز کرنے کی مکمل طور پر کوشش کرنی چاہیئے۔

اور اگر سگریٹ میں خوشبودار چیز ملائی گئی ہے تو اس صورت میں احرام کی حالت میں خوشبودار سگریٹ پینے سے دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

= فیشترط أن تكون قادرة على نفقتها ونفقته الشاملة للراحلة ...... هٰذا إذا أبى أنّ يحج معها إلا بالنفقة منها والراحلة أمّا إذا حجّ معها من غير اشتراط ذٰلک ، فلا تجب . (غنية الناسک : (ص: ٢٦ ، ٢٧) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد الساری : (ص: ٧٦ ، ٧٧ ، ٧٨) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمين أو الزوج للمرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

ـــ 🗁 الدر مع الرد : (٢/٤٦٤) كتاب الحج ،ط : سعيد .

(١) لو أكل طيبًا كثيرا وهو أی الأكل الكثير أن يلتصق أی يلتزق بأكثر فمه ...... يجب الدم ...... وإن كان ...... قليلاً بأن لم يلتصق بأكثر فمه ...... فعليه الصدقة ، أی عنده ...... (إرشاد الساری : (ص: ٤٤٤ ، ٤٤٥) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانی : فی الطيب ، فصل : فی أكل الطيب وشربه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 وشرح الوهبانية للشرنبلالی : ويمنع من بيع الدخان وشربه و شاربه فی الصوم لاشک يفطر ...... فهو داخل تحت قاعدة الأصل فی الأشياء الإباحة ، وأن فرض إضراره للبعض لايلزم منه تحريمه على كل أحد ...... فالّذی ينبغی للإنسان إذا سئل عنه سواء كان ممن يتعاطاه أو لا كهٰذا العبد الضعيف و جميع من فی بيته أن يقول هو مباح ، لكن رائحته تستكرهها الطباع فهو مكروه طبعًا لا شرعًا ...... (شامی : (٦/٤٥٩) كتاب الأشربة ، ط: سعيد)

🗁 غنية الناسک : (ص: ٢٤٦) باب الجنايات ، الفصل الأوّل : فی الطيب ، مطلب : فی أكل الطيب وشربه ، ط: إدارة القرآن .

🗁 الدر مع الرد: (٢/٥٤٤) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

سلام کرنا تلبیہ پڑھنے والے کو

اگر کوئی شخص تلبیہ پڑھ رہا ہے تو اس کو سلام کرنا مکروہ ہے۔(۱)

سلا ہوا کپڑا

☆......اگر محرم احرام کی حالت میں سلا ہوا کپڑا سارا دن پہنا رہا، اور اس کا دم دے دیا مگر کپڑا بدستور استعمال کرتا رہا تو دوسرا دم دینا لازم ہوگا، اور اگر بیچ میں دم نہیں دیا تو آخر میں ایک ہی دم کافی ہو جائے گا۔(۲)

☆......عورت کے لئے احرام کی حالت میں سلا ہوا کپڑا پہننا جائز ہے اور مردوں کے لئے جائز نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) سلامک مکروه علی من ستسمع ، ومن بعد أبدیٰ یسن ویشرع ...... وفی الرد : (قوله : کذٰلک أستاذ) ...... (ولا تنس من لبّی هنالک صرحوا ، فکن عارفًا یا صاح تحظی و ترفع . (الدر مع الرد : (۶/۶۱۷) کتاب الصلاة ، باب مایفسد الصلاة ، ومایکره فیها ، مطلب فی المواضع الّذی یکره فیها السلام ، ط: سعید)

☐ روح المعانی للآلوسی : (۵/۱۰۲) سورة الناساء ، رقم الآیة : ۸۶ . ط: دار إحیاء التراث .

(۲) ولو لبسه أی المخیط أیّامًا أی من غیر نزع وأداء جزاء فعلیه دم واحد ...... فإن أراق أی الدم لذٰلک أی لأجل ذٰلک اللبس ثم ترکه علیه یومًا آخر فعلیه دم آخر. (إرشاد الساری : (ص: ۴۲۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الأوّل : فی حکم اللبس ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۲۵۱) باب الجنایات ، الفصل الثانی : فی لبس المخیط ، ط: إدارة القرآن .

☐ الهندیة : (۱/۲۴۲) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الثانی : فی اللبس ، ط:رشیدیه .

(۳) قوله : وخفین : أی للرجال فإن المرأة تلبس المخیط والخفین . (إرشاد الساری : (ص:۲/۴۹۰) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : مایحرم بالإحرام ومالایحرم ، ط: سعید)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: المدادیة مکّة المکرّمة .

☐ غنیة الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن .

سلیپر

☆اگر ''سلیپر'' قدم کے بیچ میں ابھری ہوئی ہڈی کو نہ چھپائے تو مردوں کے لئے احرام کی حالت میں پہننا جائز ہے اور اگر سلیپر قدم کے بیچ میں ابھری ہوئی ہڈی کو چھپائے گا تو مردوں کے لئے احرام کی حالت میں پہننا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

اگر ایسا ''سلیپر'' احرام کی حالت میں ایک دن یا ایک رات پہنا رہا تو دم واجب ہوگا، اوراس سے کم میں صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

مزید تفصیل ''جوتا'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

سلے ہوئے کپڑے

اگر احرام کے دوران ایک دن یا ایک رات تک سلے ہوئے کپڑے پہن لے تو دم دینا لازم ہوگا، اس سے کم میں صدقہ دینا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولبس الخفين ، والجوربين وكل مايوارى الكعب الّذى عند معقد شراک النعل أى فى المفصِل الّـذى هو فى وسط القدم لا الكعب المعبّر عند غسل الرجلين . (لباب المناسک مع إرشاد السارى : (ص: ۱۶۶) باب الإحرام ، فصل فى محرمات الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية النـاسک : (ص: ۸۶ ، ۸۷) بـاب الإحرام ، فصل فى محرمات الإحرام ومحظوراته الّتى فى غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن .

الـدر مـع الـرد : (۲/۴۹۰) كتـاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

(۲) ولو لبس الخفين قبل القطع يومًا فعليه دم ، وفى أقلّ من يوم صدقة ، وكذا الجوربين . (غنية النـاسک : (ص: ۲۵۴) بـاب الـجـنـايـات ، الفصل الثانى فى لبس المخيط ، مطلب : فى لبس الخفين ،ط: إدارة القرآن)

إرشـاد السـارى : (ص: ۴۳۸) بـاب الـجـنايات وأنواعها ، النوع الأوّل : فى حكم اللبس ، فصل فى لبس الخفين ، ط: الإمدادية مكة المكرّمة .

البـحـر الـعميق : (۲/۷۹۷ ، ۷۹۸) الباب الثامن فى الجنايات وكفاراتها ، الفصل الأوّل : حكم اللبس ، ط:مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۳) انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة السابقة ، رقم : ۴۶۹.

سلے ہوئے کپڑوں میں احرام باندھ لیا

اگر کسی نے سلے ہوئے کپڑے پہن کر احرام باندھ لیا، اور احرام کی نیت کرنے کے بعد پورا دن پہنا رہا تو دم دینا لازم ہوگا، اور اس سے کم میں صدقہ فطر کی مقدار صدقہ کرنا کافی ہو جائے گا۔(۱)

سلے ہوئے کپڑوں میں احرام کی نیت کرنا

☆ اگر کسی مرد نے سلے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیا تو اگر تلبیہ پڑھنے کے بعد پورا دن سلے ہوئے کپڑے پہنے رہا تو دم واجب ہوگا اور اگر ایک دن سے کم پہنا رہا تو صدقہ فطر کی مقدار تقریبا دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

☆ آدھی رات سے آدھے دن تک ایک دن شمار ہوتا ہے۔(۳)

☆ جو کپڑا بدن کی ہیئت پر سلا یا بنا ہوا ہو اگر اس کو احرام کی حالت میں پہنا اور پورا دن یا پوری رات پہنا رہا تو دم دینا لازم ہوگا، اس سے کم استعمال کیا تو صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۴)

اور یہ صدقہ کہیں بھی ادا کر سکتا ہے، صدقہ کے لئے حدود حرم ہونا ضروری نہیں ہے۔(۵)

(۱،۲،۴) انظر الحاشية السابقة رقم : ۳ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ۲۷۶ .

(۳) فإذا لبس مخيطًا يوماً كاملاً أى نهارًا شرعيًا وهو من الصبح إلى الغروب ، أو ليلة كاملة فعليه دم أى اتّفاقًا ، والظاهر أنّ المراد مقدار أحدهما ، فيفيد أن من لبس من نصف النّهار إلى نصف الليل من غير انفصال وكذا فى عكسه لزمه دم ...... (إرشاد السارى : (ص: ۴۲۴ ، ۴۲۵) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الأوّل : فى حكم اللبس ،ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۲۵۱) باب الجنايات ، الفصل الثانى : فى لبس المخيط ، ط: إدارة القرآن .

🗁 شامى : (۲/۵۴۷) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۵) ولاتختصّ الصدقة بزمان ولا مكان . (لباب المناسک مع إرشاد السارى : (ص: ۵۶۵)=

سلے ہوئے کپڑے ایک سے زائد پہن لئے

اگر احرام کی حالت میں ایک سے زائد سلے ہوئے کپڑے پہن لئے جیسے کرتہ، پاجامہ، ٹوپی، عمامہ پہن لئے، اور ایک ہی سبب سے سب کو پہنا ہے، چاہے ضرورت کے لئے پہنا ہے یا بلا ضرورت پہنا تو ایک ہی دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

سلے ہوئے کپڑے پر سونا

محرم احرام کی حالت میں سلے ہوئے کپڑے مثلاً فرش کی چادر وغیرہ پر سو سکتا ہے۔(۲)

= باب فی جزاء الجنايات وكفاراتها ، فصل : فی أحكام الصدقة وشرائط جوازها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۲٦۴) باب الجنايات ، فصل فی شرائط كفاراتها الثلاث ، مطلب : فی شرائط جواز الصدقة ، ط : إدارة القرآن .

☜ البحر العميق : (۸۱۲/۲) الباب الثمن فی الجنايات ، الفصل الأوّل : حكم اللبس ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۱) ويتحدد الجزاء ...... مع تعدد اللبس بأمور أی ثلاثة منها : اتحاد السبب بأن لبس فی موضعين من الجسد كليهما بعذر أو كليهما بغير عذر ...... أنّه ن لبس الثياب كلها معًا ولبس خفين فعليه دم واحد . (إرشاد السارى : (ص: ۴۳۳ ، ۴۳۴) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الأوّل : فی حكم اللبس ، ط: الإمداديه مكّة المكرّمة)

☜ ولو جمع اللباس أی أنواعه كله معًا أی فی مجلس واحد (من قميص و قباء و عمامة وقلنسوة وسراويل وخف ، بيان لجنس اللباس ولبس أی دوام على لبس جميعها يومًا أو أيّامًا ...... فعليه دم واحد . (أيضًا : (ص: ۴۲۸) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الأوّل : فی حكم اللبس ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۲۵۱ ، ۲۵۲) باب الجنايات ، الفصل الثانی فی لبس المخيط ، ط: ادارة القرآن .

☜ الدر مع الرد : (۵۱۸/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط :سعيد .

(۲) ولا بأس للمحرم أن يغطى من لحيته ما دون الذقن ، وأن يضع يده على أنفهٖ وأن يغطى أذنه وقفاه وأن يلقى على نفسهٖ القباء والفروة ونحوهما وهو مضطجع إذا كان لايعد لابسًا إذا قام . =

سلے ہوئے کپڑے دوبارہ پہننے کی نیت سے اتارے

☆ مرد حضرات کے لئے احرام کی حالت میں سلے ہوئے کپڑے پہننا منع ہے، اگر پورا ایک دن یا پوری ایک رات یا اس سے زیادہ پہن کر رکھے ہیں تو دم دینا لازم ہوگا اس سے کم میں اگر ایک گھنٹہ بھر ہو تو صدقۂ فطر کے برابر صدقہ دیدے، اور اگر ایک گھنٹہ سے بھی کم ہے تو ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کردے۔

☆ اگر سلے ہوئے کپڑے کو رات میں اس نیت سے اتارا ہے کہ دن کو پھر پہنے گا اور اسی طرح روز رات کو اتارتا ہے اور فجر میں پہنتا ہے تو اس طرح متعدد ایام پہننے کی صورت میں بھی ایک ہی دم دینا واجب ہوگا جب تک کہ ترک کی نیت سے نہ اتارے۔

☆ اگر ایک دن یا ایک رات سلے ہوئے کپڑے پہننے کے بعد ترک کی نیت سے اتار کر پھر پہنے اور پھر دوبارہ ایک دن یا ایک رات گزر گئے تو دوسرا دم بھی دینا لازم ہوگا، پہلے کا کفارہ دیدیا ہو یا نہ دیا ہو دونوں صورتوں میں دو دم دینا لازم ہوں گے۔(۱)

= (البحر العميق : (۲/ ۱۰۷) الباب السابع فی الإحرام ، الفصل السابع : مایحرم علی المحرم وما يباح له ، ط: مؤسّسه الريّان ، المكتبة المكيّة)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۱۷۴) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 غنية الناسک : (ص: ۹۲) باب الإحرام ، فصل فی مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

(۱) (أو لبس مخيطًا) لبسًا معتادًا ...... (يومًا كاملاً) أو ليلةً كاملة وفی الأقل صدقة (والزائد) على اليوم (كاليوم) وإن نزعه ليلا وأعاده نهارًا ولو جميع مايلبس (مالم يعزم على الترک) للبسه (عند النزع ، فإن عزم عليه) أى الترک (ثم لبس تعدد الجزاء كفر للأوّل أولا ، وكذا) يتعدد دما للبسه (ثم دام على الجزاء لو لبس يومًا فأراق لبسه يومًا آخر فعليه الجزاء)

(قوله : وفی الأقل صدقة) أى نصف صاع من برّ ، وشمل الأقل الساعة الواحدة أى الفلكية وما دونها خلافًا لما فی خزانة الأكمل ، أنّه فی ساعة نصف صاع و فی أقلّ من ساعة قبضة من بر ...... (قوله : مالم يعزم على الترک) فإن نزعه على قصد أن يلبسه ثانيًا أ ليلبس بدله لايلزمه كفارة أخرىٰ ، لتداخل لبسه وجعلهما لبسًا واحدًا . (الدر مع الرد : (۲/ ۵۴۷ ، ۵۴۸) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)=

سلے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے دم دیا

اگر سلے ہوئے کپڑے پہنے ہی رہا، اور ایک رات گزرنے کے بعد دم دے دیا لیکن کپڑے پہنے ہی رہا اتارے نہیں تو مزید ایک دن یا ایک رات گزرنے کے بعد دوسرا دم دینا لازم ہوگا، اور اگر بیچ میں دم نہیں دیا تو ایک ہی دم دینا کافی ہوگا۔(۱)

سمجھ دار بچہ

☆اگر نابالغ بچہ ہوشیار اور سمجھ دار ہے تو خود حج کے احرام کی نیت کرے، اور حج کے افعال خود ادا کرے، اور بالغ کی طرح سب افعال ادا کرے۔(۲)

= إرشاد الساری : (ص: ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الأوّل، فی حکم اللبس ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

الهندية : (۱/ ۲۴۲) كتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنايات ، الفصل الثانی فی اللبس ، ط: رشيديه .

(۱) ولو لبس المحرم المخيط أيّاما فإن لم ينزعه ليلاً ونهارًا يكفيه دم واحد بالاجماع ، وإن ذبح الهدى و دام على لبسه يوماً كاملاً فعليه دم آخر بالاجماع لأن الدوام عليه لبس مبتدأ . (الهندية : (۱/ ۲۴۲) كتاب المناسک ، الباب الثامن ، فی الجنايات ، الفصل الثانی : فی اللبس ، ط: رشيديه)

إرشاد الساری : (ص: ۴۲۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الأوّل : فی حکم اللبس، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۴۸) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) ينعقد إحرام الصبی المميز للنفل لا للفرض إذا أحرم بنفسه ...... فالمميّز لايصلح النيابة عنه فی الإحرام ، ولا فی أداء الأفعال ، إلاّ فيما لا يقدر عليه فيحرم بنفسه ، ويقضى المناسک كلها بنفسه ، ويفعل كما يفعل البالغ . (غنية الناسک : (ص: ۸۳) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام الصبی ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۱۵۷، ۱۵۸) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام الصبی ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

البحر العميق : (۲/ ۶۸۶) الباب السابع فی الإحرام ، الفصل الخامس ، إحرام الصبی والمجنون والسفيه ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

☆ سمجھ دار بچہ کی طرف سے ولی احرام کی نیت نہیں کرسکتا، بلکہ سمجھ دار بچہ خود اپنے احرام کی نیت کرے گا۔(۱)

☆ سمجھ دار بچہ حج کے جو افعال خود کرسکتا ہے خود کرے، اور جو افعال وہ خود نہیں کرسکتا ہے وہ اس کا ولی کردے، البتہ طواف کے بعد دو رکعت نماز بچہ خود پڑھے اس کی طرف سے ولی نہ پڑھے، کیونکہ نماز میں نیابت جائز نہیں ہے۔(۲)

☆ سمجھ دار بچہ خود طواف کرے، وقوف عرفہ، سعی اور رمی بھی خود کرے۔(۳)

سنت کا حکم

سنت کا حکم یہ ہے کہ ان کو قصدا چھوڑنا برا ہے اور کرنے سے ثواب ملتا ہے، اور ترک کرنے سے دم یا صدقہ لازم نہیں آتا لیکن بلا عذر چھوڑنا بدقسمتی ہے، آخرت میں سختی اور ڈانٹ بھی ہوگی۔(۴)

(۱،۳) ینعقد إحرام الصبی الممیز للنفل لا للفرض إذا أحرم بنفسہ ...... فالممیّز لایصلح النیابة عنه فی الإحرام، ولا فی أداء الأفعال، إلاّ فیما لا یقدر علیه فیحرم بنفسہ، ویقضی المناسک کلها بنفسہ، ویفعل کما یفعل البالغ. (غنیة الناسک: (ص: ۸۳) باب الإحرام، فصل: فی إحرام الصبی، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری: (ص: ۱۵۷، ۱۵۸) باب الإحرام، فصل: فی إحرام الصبی، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

☜ البحر العمیق: (۲/۶۸۲) الباب السابع فی الإحرام، الفصل الخامس، إحرام الصبی والمجنون والسفیه، ط: مؤسّسة الریّان، المکتبة المکیّة.

(۲) وکل ما قدر الصبی علیه أی الممیز بنفسہ لاتجوز فیه النیابة عنه، بل یفعله هو بنفسہ، وإلا أی وإن لم یقدر بنفسہ علیه سواء کان ممیزًا أو غیر ممیزٍ جاز، أی فی النیابة عنه، إلاّ رکعتی الطواف، فإنّ الولی لایصلیهما عن الصبی مطلقًا ...... (إرشاد الساری: (ص: ۱۵۹) باب الإحرام، فصل فی إحرام الصبیّ، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

☜ البحر العمیق: (۲/۶۸۵) الباب السابع فی الإحرام، الفصل الخامس: فی إحرام الصبی، ط: موسّسة الریّان المکتبة المکیّة.

☜ غنیة الناسک: (ص: ۸۴) باب الإحرام، فصل فی إحرام الصبی، ط: إدارة القرآن.

(۴) وحکم السنن أی المؤکّدة الإساءة بترکها أی لو ترکها عمدًا و عدم لزوم شیء من دم أو صدقة علی فاعلها (أی تارکها)، وحصول الأجر علی الإتیان بالسنن. (إرشاد الساری: =

سنتیں حج کی

"حج کی سنتیں" کے عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ۱۹۱)

سنن چھوڑنا عذر کی وجہ سے

"عذر کی وجہ سے سنن وواجبات چھوڑنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۱۵۵)

سوار ہو کر سعی کی

"سعی کی غلطی" عنوان کو دیکھیں۔

سواری پر سعی کر رہا ہے

اگر عذر کی وجہ سے سواری پر سعی کر رہا ہے یعنی وہیل چیئر وغیرہ پر تو سعی کے دوران دونوں سبز بتیوں کی پٹی کے درمیان سواری کو تیز کر دے بشرطیکہ اپنے آپ کو اور دوسرے لوگوں کو اس سے تکلیف نہ پہنچے۔(۱)

= (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج، وواجباته، وسننه...... فصل: فی سننه، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ وحكمها الإساءة بتركها و عدم لزوم الجزاء . (غنية الناسک : (ص: ۴۷) باب فرائض الحج ، و واجباته ، و سننه ، ...... فصل : وأمّا سننه ، ط: إدارة القرآن)

▭ البحر العميق : (۱/ ۳۵۴) الباب الثالث : فی مناسک الحج ، و أمّا سنن الحج ، ط: مؤسّسة الريّان ،، المكتبة المكيّة .

▭ سنة الهدى و تاركها يستوجب إساءة أی جزاء إساءة كاللوم والعتاب أو سمی جزاء الإساءة كما فی قولہٖ تعالیٰ : ﴿ جزاء سيئة سيئة مثلها ﴾ كالجماعة والأذان والإقامة ، فإنّ هٰؤلاء كلها من جملة شعائر الدين واعلام الاسلام ، ولهٰذا قالوا إذا أصر أهل مصر على تركها يقاتلوا بالسلاح من جانب الامام ، وقد وردت فی كل منها آثار لاتحصى . (نور الأنوار : (ص: ۱۷۹) باب الرخصة والعزيمة ، فصل المشروعات على نوعين ، ط: مكتبه رحمانيه)

(۱) وإن كان على دابة أی لعذر ، فإن المشيء فی السعی واجب عندنا ، حرّكها من غير أن يؤذی أحدًا ...... وليحترز أی كل الاحتراز عن أذى غيره ...... و تعريض نفسه للأذى . (إرشاد السارى : (ص: ۲۴۶) باب السعی بين الصفا والمروة ، كيفية السعی ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۳۰) باب السعی بين الصفا والمروة، فصل فی كيفية أداء السعی، ط: إدارة القرآن.

▭ شامی : (۲/ ۵۰۱) كتاب الحج ، مطلب فی السعی بين الصفا والمروة ، ط: سعد .

سوتن کے نواسے کے ساتھ حج پر جانا

سوتن کا نواسا محرم ہے، اور یہ سوتیلی نانی ہے، اس لئے سوتیلی نانی کے لئے سوتیلے نواسے کے ساتھ حج پر جانا جائز ہے۔(۱)

سوتیلا داماد

سوتیلا داماد اپنی سوتیلی ساس کے لئے محرم نہیں ہے، اس لئے سوتیلی ساس سوتیلے داماد کے ساتھ حج کے لئے نہیں جاسکتی۔(۲)

سوتیلی ساس

سوتیلی ساس اپنے سوتیلے داماد کیساتھ حج کا سفر نہیں کرسکتی، کیونکہ سوتیلا داماد محرم نہیں ہے۔(۳)

سودی رقم سے حج کرنا

سودی رقم حرام رقم ہے اور حرام رقم سے حج کرنا جائز نہیں، اگر کسی نے سودی

---

(۱) والمحرم من لا یجوز له مناکحتها علی التأبید لقرابة أو رضاع أو مصاهرة بنکاح فاسدٍ علی الأصح .
(غنیة الناسک : (ص: ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)
شامی : (۲/۴۶۴) کتاب الحج ، مطلب : فی قولهم یقدم حق العبد علی حق الشرع ، ط: سعید ،
الهندیة : (۱/۲۱۹) کتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسیر الحج و فرضیته و وقته و شرائطه ، ط: رشیدیه .
التاتارخانیة : (۲/۴۳۴) کتاب المناسک ، الفصل الأوّل : فی بیان شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن.

(۲،۳) الرابع : المحرم الأمین وهو کل رجل مأمون عاقل بالغ مناکحتها حرام علیه بالتأبید سواء کان بالقرابة أو الرضاعة أو الصهریة بنکاح أو سفاح فی الأصح . (إرشاد الساری : (ص: ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)
غنیة الناسک : (ص: ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الشرط الرابع ، ط: إدارة القرآن .
شامی : (۲/۴۶۴) کتاب الحج ، ط: سعید .

رقم سے حج کرلیا ہے تو حج ادا ہو جائے گا لیکن حج کا ثواب نہیں ملے گا اور یہ حج اللہ کے دربار میں قبول بھی نہیں ہوگا۔(۱)

سوڈا

''بوتل'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/ ۲۰۵)

سوکس

''موزہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(٤/ ۲۱۱)

سوئی

احرام کی چادر اور تہبند میں سوئی لگانا مکروہ ہے۔(۲)

سوئیٹر

''ٹوپی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۳۰۵)

---

(۱) وقد يتصف بالحرمة كالحج بمال حرام ، ...... فقد يقال إن الحج نفسه الّذى هو زيارة مكان مخصوص الخ، ليس حرام بل الحرام هو إنفاق المال الحرام ولا تلازم بينهما...... ولذا قال فى البحر: ويجتهد فى تحصيل نفقة حلال ، فإنّه لايقبل بالنفقة الحرام ، كما ورد فى الحديث ، مع أنّه يسقط الفرض عنه معها ، ولا تنافى بين سقوطه وعدم قبوله فلايثاب لعدم القبول ، ولايعاقب عقاب تارك الحج ...... (الدر مع الرد : (۲/ ۴۵٦) كتاب الحج ، مطلب : فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد السارى : (ص: ۸) مقدمة فى آداب مريد الحج ، فصل : ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) وعقد الإزار والرداء أى ربط طرف أحدهما بطرفه الآخر وأن يغلّه أى كل واحد منهما بخلال كنحو إبرة أو شدهما بحبل و نحوه من رباط ومنطقة . (إرشاد السارى : (ص: ۱٦۹ ، ۱۷۰) باب الإحرام ، فصل : فى مكروهاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۹۱) باب الإحرام ، فصل : فى مكروهات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۴۸۹) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

سیاسی حج

اگر حکومت اپنے پارٹی ورکروں کو سرکاری خرچ پر حج کے لئے بھیجنا چاہے تو بھیج سکتی ہے لیکن صرف اپنے ورکروں کو سیاسی رشوت کے طور پر حج کرانا مناسب نہیں۔(۱)

سیٹ کنفرم نہیں

''فلائٹ یقینی نہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۲۶۱)

سیدھا منٰی چلا گیا

''منٰی چلا گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴/ ۱۶۰)

سینہ

طواف کرتے وقت سینہ یا پیٹھ بیت اللہ شریف کی طرف کرنا مکروہ تحریمی ہے، اگر اسی حالت میں طواف کا کچھ فاصلہ طے کیا تو طواف کے اتنے حصے کا اعادہ واجب ہوگا ورنہ ایک چکر مزید کرنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولا تثبت الاستطاعة بالعادة والاباحة ...... فلو قبل وجب علیه الحج إجماعًا ...... ولا بمال حرام ولو حج به سقط عنه الفرض لكنه لاتقبل حجته، كما ورد فی الحديث. (غنية الناسک: (ص: ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد: (۲/ ۴۶۱) كتاب الحج، ط: سعيد.

إرشاد السارى: (ص: ۶۱، ۶۲) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

عن عبد الله بن عمرو قال: لعن رسول الله ﷺ الراشی والمرتشی، رواه أبو داؤد وابن ماجه. (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۳۲۶) كتاب الإمارة والقضاء، باب رزق الولاة وهداياهم، الفصل الثانی، ط: قديمی)

(۲) وأداء شئ من الطواف مع استقبال البيت، قيل: الا قبالة الحجر الأسود فی ابتداء الطواف خاصة كما مرّ. (غنية الناسک: (ص: ۱۲۶) باب فی ماهية الطواف وأنواعه ...... فصل: وأمّا = محرماته، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى: (ص: ۲۱۶) باب أنواع الأطوفة، فصل: فی واجبات الطواف، الخامس: التيامن، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

الدر مع الرد: (۲/ ۴۹۴) كتاب الحج، مطلب فی دخول مكّة، ط: سعيد.